جامع الاحادیث
(جلد دوم)
مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ
تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ
مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
ناشر
مرکز اہل سنت برکات رضا
امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

لقد من الله علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

جلد دوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب.................... **مقدمہ جامع الاحادیث (جلداول)**

اصلاح ونظر ثانی.............. بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج.............. مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدرالمدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ.............. مولانا عبدالسلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوزڈ سیٹنگ........... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد.................. (۱۰۰۰)

سن اشاعت.............. ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت..................

ملنے کے پتے

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دارالاشاعت آنند وہار بریلی شریف
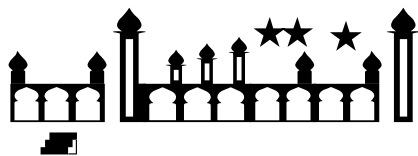
اس عظیم ہستی کے نام جس نے لاکھوں گم گشتگان راہِ منزل کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا ـــــــ جس نے بے شمار انسانوں کو عشق رسول کی دولتِ لازوال سے مالا مال کیا ـــــــ جس کی بارگاہ سے ہزاروں علماء و مشائخ نے اکتسابِ فیض کیا ـــــــ اور جس کے دستِ حق پرست پر کروڑوں اہل سنت و جماعت نے شرفِ بیعت حاصل کر کے دارین کی سعادتیں حاصل کیں

یعنی

تاجدار اہل سنت، شہزادہ ء اعلیٰ حضرت، آفتابِ رشد و ہدایت، واقفِ اسرارِ شریعت، امام المشائخ والفقہا، مخدوم الاکابر والعلماء، سیدی و مرشدی و ذخری لیومی و غدی حضور مفتیء اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ ابوالبرکات آل رحمٰن محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ برکاتی نوری رضوی بریلوی نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ ۔ گر قبول افتدز ہے عزو شرف

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیبِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے طفیل میری اس خدمت کو شرفِ قبولیت سے مشرف فرمائے ۔ امین

اجمالی فہرست جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله المسلسل احسانه ، المتصل انعامه، غير منقطع ولا مقطوع فضله واكرامه، ذكره سند من لا سند له ، واسمه احد من لا احد له۔

فافضل الصلوات العوالى النزول ، واكمل السلام المتواتر الموصول، على اجل مرسل ، كشاف كل معضل، العزيز الاعزالمعز الحبيب، الفردفى وصل كل غريب، فضله الحسن مشهور مستفيض ، وبا لا ستناد اليه يعود صحيحاً كل مريض ، قدجاء جوده المزيد ، فى متصل الاسانيد، ، بل كل فضل اليه مسند، عنه يروى واليه يرد، فسموط فضائله العليه ، مسلسلات با لاولية، وكل درجيد من بحره مستخرج، وكل مدر جودفى سائليه مدرج، فهو المخرج من كل حرج، وهو الجامع، وله الجوامع، علمه مرفوع، وحديثه مسموع، و متابعة مشفوع، والاصر عنه موضوع، وغيره من الشفاعة قبله ممنوع، فاليه الاسناد فى محشر الصفوف، وامر الموقف على رايه موقوف، حوضه المورود، لكل وارد مسعود ، فيافوز من هو منه منهل، ومعلول فيه كل علة من معلل، تزول حزبه المعتبر، والشذوذ منه منكر ،وطريق الشاذ الى شواظ سقر،حافظ الامة من الامور الدلهمة الذاب عناكل تلبيس و تدليس ، والجابر لقلب بائس مضطرب من عذاب بئيس ، الحاكم الحجة الشاهد البشير ، معجم فى مدحه كل بيان و تقرير، علوه لا يدرك ، وما عليه مستدرك ، مقبوله يقبل ، ومتروكه يترك ، تعدد طرق الضعيف اليه ، فمن سننه الصحاح التعطف عليه ، فيجبر باعتضاده قلبه الجريح ، ويرتقى من

یہ خطبہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کا تحریر کردہ ہے، جس میں تقریباً اسی مصطلحات حدیث کو بطور براعۃ استہلال نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ جو آپ کی ذہانت وفطانت اور جودت طبع پر دال ہے۔ مصطلحات مشمولہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆حدیث ☆خبر ☆تقریر ☆مسموع

ضعفه الى درجة الصحيح، مداراسانيد الجود والاكرام ، منتهى سلاسل الانبياء الكرام ، صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم، ملأ اٰفاق السماء و اطراف العالم ، و على اله وصحبه وكل صالح من رجله وحزبه ، رواة علمه ودعاة شرعة ووعاة ادبه ، و على كل من له وجادة ومنا ولة ، من افضاله الواصلة الدارة

☆سند ☆اسناد ☆طریق ☆متواتر

☆مشہور ☆مستفیض ☆عزیز ☆غریب

☆فرد ☆احد ☆مقبول ☆مردود

☆صحیح ☆متصل ☆موصول ☆وصل

☆متصل الاسانید ☆معلل ☆علت ☆شاذ

☆شذوذ ☆ضبط ☆حسن ☆ضعیف

☆اعتضاد ☆محفوظ ☆منکر ☆متابع

☆شاہد ☆معتبر ☆مرسل ☆معضل

☆منقطع ☆مدلس ☆موضوع ☆متروک

☆معلول ☆مدرج ☆مضطرب ☆مزید فی متصل الاسانید

☆اختلاط ☆وہم ☆مرفوع ☆موقوف

☆مقطوع ☆منتہی ☆عوالی ☆نوازل

☆علیۃ ☆علو ☆رجال ☆مسلسل بالاولیت

☆رواۃ ☆دعاۃ ☆صحب ☆روی

☆یروی ☆اجازۃ ☆مناولۃ ☆وجادۃ

☆مجاز ☆صالح ☆جید ☆حافظ

☆حاکم ☆حجت ☆جامع ☆جوامع

☆سنن ☆مسند ☆معجم ☆مستخرج

☆مستدرک ☆صحاح ☆مخرج

ان سب کی تفصیل مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

المتوا صلة ، بحسن ضبط محفوظ النظام، من دون وهم ولا ايهام، ولا اختلاط با لا عداء اللیام ، ماروی خبر و ھوی اجازۃ ، و غلب حقیقۃ الکلام مجازۃ۔ آمین۔اما بعد۔

ا۔نیت

(ا)اعمال کا مدار نیتوں پر ہے

۱ ۔ **عن** عمربن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : إنّمَا الأعْمَالُ بِاالنّیَاتِ وَ إنّمَالِکُلِّ اِمْرَءٍ مَا نَوٰی ۔

فتاوی رضویہ۲/۴۷۵☆فتاوی رضویہ۹/۲۲۷

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کے ثواب کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اسکی نیت کے مطابق ہی اجر ملتا ہے۔

۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ،	باب کیف کان بدئو الوحی ،	۲/۱
الصحیح لمسلم ،	باب قولہ ﷺ انما الاعمال الخ	۱۴۰/۱
السنن لابی داؤد ،	کتاب الطلاق باب ما عنی بہ الطلاق و النیات ،	۳۰۰/۱
السنن لابن ماجہ ،	ابواب الذھد ،	۳۲۱/۱
السنن للنسائی ،	کتاب الطھارۃ	۲۴/۱
السنن للنسائی ،	کتاب الطلاق ،	۱۰۴/۳
السنن للنسائی ،	کتاب الایمان والنذور ،	۱۴۴/۲
السنن الکبری للبیھقی ،	کتاب الطھارۃ	۴۱/۱
المؤطا لمالك		

المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۵/۱	☆	الترغیب و الترھیب للمنذری ،	۵۶/۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم	۳۴۲/۶	☆	کتاب الزھد و الرقائق ،	۲۲۸/۱
التفسیر للبغوی ،	۴۳۱/۱	☆	تلخیص الجیر لابن حجر ،	۵۵/۱
المسند للحمید ی	۲۸/۱	☆	تاریخ بغداد للخطیب،	۲۴۴/۴
فتح الباری،	۹/۱	☆	تاریخ اصفھان لابی نعیم ،	۱۵/۲
شرح السنۃ للبغوی ،	۴۰۱/۱،	☆	علل الحدیث لابن ابی حاتم	۳۶۲
اتحاف السادۃ للمتقین	۳۸۰/۲	☆		
التفسیر لابن کثیر ،	۳۴۵/۲	☆	المغنی للعراقی ،	۳۵۱/۴
روح المعانی	۹۲/۳	☆	البدایۃ و النھایۃ لابن کثیر ۱۱۸/۱۰،	۵۵/۱۱

اقول: اس حدیث کی عظمت وصحت پر اجماع مسلمین ہے۔امام شافعی وغیرہ نے اسکو تہائی اسلام فرمایا۔اور تمام ابواب فقہ کو اس میں داخل مانا۔

دیگر ائمہ کرام اسکو چوتھائی اسلام قرار دیتے ہیں۔ حضرت عبد الرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: ہر مصنف کو اس حدیث سے اپنی کتاب شروع کرنا چاہیئے تا کہ طالب علم کو اس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ علم دین حاصل کرنے میں نیت خالص رضائے الٰہی ہو۔امام خطابی نے اس قول کو تمام ائمہ کرام کی طرف منسوب کیا۔اسی لئے امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی کتاب بخاری شریف کو اس حدیث سے شروع فرمایا۔نیز دیگر سات مقامات پر اس حدیث کو روایت کیا۔

حفاظ حدیث فرماتے ہیں: یہ حدیث امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت یحیی بن سعید انصاری تک خبر واحد صحیح ہے۔یعنی حضرت فاروق اعظم سے صرف حضرت علقمہ بن وقاص تابعی نے اور ان سے فقط محمد ابن ابرہیم تیمی تابعی نے اور ان سے یحیی بن سعید انصاری تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہی روایت کی۔ ہاں حضرت یحیی کے بعد اسکی سندیں کثیر ہوگئیں کہ صرف ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد دوسو سے زائد بتائی جاتی ہے۔ان میں اکثر ائمہ کرام ہیں۔

مثلا امام بخاری، امام ابوداؤد اور امام احمد بن حنبل حضرت سفیان بن عیینہ کی روایت سے ذکر کی۔

امام مسلم نے امام مالک کی روایت نقل فرمائی۔

امام ابن ماجہ نے لیث بن سعد اور یزید بن ہارون سے سند ذکر کی۔

امام نسائی نے عبد اللہ بن مبارک، سلیم بن حبان اور امام مالک سے روایت فرمائی۔

اور خود امام عبد اللہ بن مبارک مروزی نے بھی کتاب الزہد میں اپنی سند بیان کی البتہ حافظ ابونعیم نے ایک دوسری سند ذکر کی جس میں امام مالک کے طریق سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی لیکن اسکو غریب کہہ کر فرمایا کہ یحیی بن سعید انصاری کی حدیث ہی صحیح ہے۔

بعدہٗ اس حدیث کی سندیں ائمہ حدیث کے نزدیک سات سو تک شمار کی گئی ہیں۔

بہر حال یہ حدیث مشہور صحیح ہے لیکن متواتر نہیں کہ شرائط ابتدائے سند میں مفقود

رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲م

(۲) نیت خیر پر اجر

۲ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم: نِيَّةُ الْمُؤمِنِ خَيُرٌ مِنُ عَمَلِهٖ ۔ **فتاوی رضویہ ۲/۶۸۰**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بے شک جو علم نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔ مثلا، جب نماز کیلئے مسجد کو چلا اور صرف یہ ہی قصد ہے کہ نماز پڑھونگا تو بیشک اسکا یہ چلنا محمود، ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے۔ اور دوسرے پر گناہ محو کریں گے، مگر عالم نیت اس ایک فعل میں اتنی نیتیں کر سکتا ہے۔

(۱) اصل مقصود یعنی نماز کو جاتا ہوں۔

(۲) خانۂ خدا کی زیارت کرونگا۔

(۳) شعار اسلام ظاہر کرونگا۔

(۴) داعی الی اللہ کی اجابت کرتا ہوں۔

(۵) تحیۃ المسجد پڑھنے جاتا ہوں۔

(۶) مسجد سے خس وخاشاک وغیرہ دور کرونگا۔

(۷) اعتکاف کرنے جاتا ہوں کہ مذہب مفتی بہ پر اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں۔ ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے، جب سے داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کرے۔ انتظار نماز وادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔

(۸) امر الٰہی " خُذُوا زِيُنَتَكُمُ عِنُدَ كُلِّ مَسُجِدٍ" (اپنی زینت لو جب مسجد جاؤ) کے

۲۔ حلیۃ الاولیاء،	۳/۲۵۵	☆	المعجم الکبیر للطبرانی ،	۶/۲۲۸
اتحاف السادۃ المتقین ،	۱۰/۱۵	☆	تاریخ بغداد للخطیب ،	۹/۲۳۷
الفوائد للشوکانی،	۲۵۰	☆	الاسرار المرفوعہ لعلی القاری	۳۷۵
کشف الخفا للعجلونی ،	۲/۴۳۸	☆	الدرر المنتشرۃ للسیوطی ،	۱۶۶

امتثال کو جاتا ہوں۔

(۹) جو وہاں علم والا ملے گا اس سے مسائل پوچھونگا۔ دین کی باتین سیکھونگا۔

(۱۰) جاہلوں کو مسئلہ بتاؤنگا، دین سکھاؤنگا۔

(۱۱) جو علم میں میرے برابر ہوگا اس سے علم کی تکرار کرونگا۔

(۱۲) علماء کی زیارت۔

(۱۳) نیک مسلمان کا دیدار۔

(۱۴) دوستوں سے ملاقات۔

(۱۵) مسلمانوں سے میل۔

(۱۶) جو رشتہ دار ملیں گے ان سے بکشادہ پیشانی مل کر صلہ رحمی۔

(۱۷) اہل اسلام کو سلام۔

(۱۸) مسلمانوں سے مصافحہ کرونگا۔

(۱۹) ان کے سلام کا جواب دونگا۔

(۲۰) نماز باجماعت میں مسلمانوں کی برکتیں حاصل کرونگا۔

(۲۱) و(۲۲) مسجد میں جاتے نکلتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرونگا۔

بسم الله و الحمدللّٰه و السلام علی رسول الله ،

(۲۳) و (۲۴) دخول وخروج میں حضور و آل حضور و ازواج حضور پر درود بھیجونگا ۔

اللهم صل علی سیدنا محمد و علی اٰل سیدنا محمد و علی أزواج سیدنا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

(۲۵) بیمار کی مزاج پرسی کرونگا۔

(۲۶) اگر کوئی غمی والا ملا تعزیت کرونگا۔

(۲۷) جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے 'الحمد لله' کہا اسے 'یرحمك الله' کہونگا۔

(۲۸) و(۲۹) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرونگا۔

(۳۰) نمازیوں کو وضو کا پانی دونگا۔

(۳۱) و(۳۲) خود مؤذن ہے، یا مسجد میں کوئی مؤذن مقرر نہیں تو نیت کرے کہ اذان واقامت

کھونگا۔اب یہ کہنے نہ پایا یا دوسرے نے کہہ دی تاہم اپنی نیت کا ثواب پاچکا،فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ۔

(۳۳)جوراہ بھولا ہوگا اسے راستہ بتاؤنگا۔

(۳۴)اندھے کی دستگیری کرونگا۔(۳۵)جنازہ ملاتو نماز پڑھونگا۔

(۳۶)موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاؤنگا۔

(۳۷)دومسلمانوں میں نزاع ہوئی تو حتی الوسع صلح کراؤنگا۔

(۳۸) و (۳۹) مسجد میں جاتے وقت داہنے ، اور نکلتے وقت بائیں پاؤں کی تقدیم سے اتباع سنت کرونگا۔

(۴۰) راہ میں جولکھا ہوا کاغذ پاؤنگا اٹھا کرادب سے رکھ دونگا۔ الی غیر ذلك من نیات کثیرہ ۔تو دیکھئے کہ جوان ارادوں کے ساتھ گھر سے مسجد کو چلا وہ صرف حسنۂ نماز کیلئے نہیں جاتا بلکہ ان چالیس حسنات کیلئے جاتا ہے۔تو گویا اس کا یہ چلنا چالیس طرف چلنا ہے۔اور ہر قدم چالیس قدم،پہلے اگرایک نیکی تھااب چالیس نیکیاں ہوگا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۶۸۱ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۷۵

(۳)اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے

۳۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لا یَنظُرُ إِلٰی صُوَرِکُم وَ أَمْوَالِکُمْ وَ لٰکِنْ إِنَّمَا یَنظُرُ إِلٰی قُلُوبِکُمْ وَ أَعْمَالِکُمْ۔ ذیل المدعا لاحسن الوعاء ص ۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا۔ہاں البتہ تمہارے دلوں کو اور عملوں کو دیکھتا ہے۔۱۲م

۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب البر و الصلہ تحریم الظن و التجسس ، ۲/۳۱۷
السنن لابن ماجہ ، کتاب الزہد با ب القناعۃ ، ۲/۳۰۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۸۵ ، ۵۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۱۴

(۴) دل کا حال خدا جانتا ہے

٤ ـ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال : بعثنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى سرية فصبحنا الحرقات من جهينة فأدركت رجلا فقال لا إله إلا الله فطعنته فوقع فى نفسى من ذلك فذكرته للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أ قَالَ **لَا إلٰهَ إلّا اللهُ** وقتلته قال : قلت يا رسول الله ! إنما قالها خوفا من السلاح قال : أ فَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتّٰى تَعلمَ أقالَها أم لا، فمازال يكررها على حتى تمنيت أنى أسلمت يومئذ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمکو ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ ہمارا قبیلۂ جہینہ کی ایک شاخ حرقات سے مقابلہ ہوا، میں نے ایک شخص پر حملہ کیا اس نے بیساختہ کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر ہلاک کردیا۔ پھر میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا اور تم نے اس کو قتل کردیا؟ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے پڑھا۔ حضور نے فرمایا تو تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟ کہ تم جان لیتے کہ صدق دل سے پڑھا یا یونہی محض خوف سے۔ حضور یہ ہی جملہ بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ اس تشدیدی حکم سے متأثر ہو کر میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔　　فتاوی رضویہ ۸/۳۲۳

---

٤ ـ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان ٦٧ باب تحريم قتل الكافر بعد قوله لا اله الا الله

السنن لابى داؤد　كتاب الجهاد ،　٣٥٥/١

السنن لابن ماجه ،　كتاب الفتن ،　٢٩٠/٢

المسند لاحمد بن حنبل ،　٤٣٩/٤ ، ٢٠٧/٥

۲۔ توحید وصفات الٰہی

(۱) کلمہ توحید کی فضیلت

۵۔ قال الإمام علی رضا حدثنی أبی موسی الکاظم عن أبیه جعفر الصادق عن أبیه محمد الباقر عن أبیه زین العابدین عن أبیه الحسین عن أبیه علی بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم قال : حدثنی حبیبی و قرة عینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : حدثنی جبرئیل قال : سمعت رب العزة یقول : **لا إله إلا الله** حِصُنِی، فَمَنُ قَالَ دَخَلَ حِصُنِی، وَ مَنُ دَخَلَ حِصُنِی أَمِنَ مِنُ عَذَابِی ۔

سیدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ امام موسی کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا، کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے۔ تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر مکی نے اس حدیث کی روایت وسند کا پس منظر اس طرح بیان فرمایا کہ جب امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشا پور میں تشریف لائے چہرۂ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظان حدیث امام ابو زرعہ رازی ۔ امام محمد بن اسلم طوسی اور انکے ساتھ بیشمار طالبان علم حدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑ گڑا کر عرض کی: کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے بیان فرمایئے ۔ امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں ۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک سے ٹھنڈی ہوئیں ۔ دو گیسو شانے پر لٹک رہے تھے ۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے ۔ کوئی خاک پر لوٹتا ہے ۔ کوئی روتا ہے ۔ کوئی سواریٔ مقدس کا سم چومتا ہے ۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش ۔

۵۔ الصواعق المحرقه لابن حجر المکی ، ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳/۱۲۹

سب لوگ خاموش ہورہے۔ دونوں امام مذکور نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی تو یہ حدیث بیان فرمائی۔ یہ حدیث بیان فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے تو بیس ہزار سے زائد تھے۔امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لو قرأت هذا الاسناد على مجنون لبرأ من جنته ۔ یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب کہف کے نام تحصیل نفع و دفع ضرر اور آگ بجھانے کے واسطے ہیں۔ایک پارچہ میں لکھ کر بیچ آگ میں ڈالدیں اور بچہ روتا ہو تو لکھ کر گہوارے میں اسکے سر کے نیچے رکھ دیں۔اور کھیتی کی حفاظت کیلئے کاغذ پر لکھ کر بیچ کھیت میں ایک لکڑی گاڑ کر اس پر باندھیں۔اور رگیں تپکنے اور تجاری اور دردسر اور حصول تونگری و وجاہت اور سلاطین کے پاس جانے کیلئے دہنی ران پر باندھیں۔اور دشواری ولادت کیلئے عورت کی بائیں ران پر نیز حفاظت مال اور دریا کی سواری اور قتل سے نجات کیلئے۔

اقول: فی الواقع جب اسمائے اصحاب کہف قدست اسرارہم میں وہ برکات ہیں حالانکہ وہ اولیائے عیسوبین میں سے ہیں۔تو اولیائے محمدیین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا کیا کہنا۔انکے اسمائے کرام کی برکت کیا شمار میں آسکے۔اے شخص تو نہیں جانتا کہ نام کیا ہے۔ مسمی کے انحائے وجود سے ایک نحو ہے۔امام فخر الدین رازی وغیرہ علماء نے فرمایا: کہ وجود شئی کی چار صورتیں ہیں۔وجود اعیان میں۔علم میں۔تلفظ میں۔کتابت میں۔تو ان دو شق اخیر میں وجود اسم ہی کو وجود مسمی قرار دیا ہے، بلکہ کتب عقائد میں لکھتے ہیں۔الاسم عين المسمى۔ نام عین مسمی ہے۔امام رازی نے فرمایا۔المشهور عن اصحابنا ان الاسم هو المسمى۔ مقصود اتنا ہے کہ نام کا مسمی سے اختصاص کپڑوں کے اختصاص سے زائد ہے اور نام کی مسمی پر دلالت تراشۂ ناخن کی دلالت سے افزوں ہے۔تو خالی اسماء ہی ایک اعلی ذریعۂ تبرک وتوسل ہوتے نہ کہ اسامی سلاسل علیہ کہ اسناد اتصال بمحبوب ذوالجلال وبحضرت عزت وجلال ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔اور اللہ ومحبوب واولیاء کے سلسلۂ کرام وکرامت میں انسلاک

کی سند، تو شجرۂ طیبہ سے بڑھ کر اور کیا ذریعۂ توسل چاہئے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۷

(۲) کلمۂ طیبہ کے تصدیق کرنے کی فضیلت

٦ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم و معاذ ردیفه علی الرحل قال : یا معاذ بن جبل! قال : لبیك یا رسول الله و سعد یك! قال : یا معاذ ! قال : لبیك یا رسول اللّٰه و سعدیك! قا ل: یا معاذ! قال : لبیك یا رسول الله و سعدیك ثلثا! قال : مَا مِنْ أَحَدٍ یَشْهَدُ أن لَا إلٰهَ اِلّا اللهُ وَ أن مُحَمّد رَّسُوْلُ اللهِ صَدَقَ مِنْ قَلْبِهٖ إلّاحَرّمَه اللهُ علی النَّارِ قَالَ : یَا رسول الله ! أفلا أخبر به الناس فیستبشرون؟ قال: اذاً یَتَّكِلُوا، وأَخْبَرَ بِهَا مُعاذعِنْدَ مَوتِهٖ تَأثّماً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور آپ کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں اور فرمانبرداری کیلئے تیار ہوں۔ تین مرتبہ حضور نے اسی طرح فرما کر ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلمہ طیبہ لا اله الاالله محمد رسول الله، کی صدق دل سے گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ پر حرام فرمادیا ہے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: تو عام طور پر لوگ اسی پر بھروسہ کر لینگے۔ پھر حضرت معاذ نے اپنے انتقال سے کچھ پہلے کتمانِ علم کے گناہ سے بچنے کیلئے یہ حدیث بیان فرمادی۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۴

٧ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

٦۔ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب العلم ، ١/ ٢٤ ☆ الصحیح لمسلم، کتا ب الایما ن، ١/ ٤٦

٧۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٣/ ٦١٣ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ٣/ ٢٦٦

کنز العمال للمتقی ، ٥٦٥٢۔ ٣/ ٩٣

الله تعالی علیه و سلم: یاأ یُها النَّاسُ! إنَّ رَبَّکُم وَاحِدٌ وَ إنَّ أبَاکُم وَ احِدٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور باپ ایک

فتاوی افریقہ ص ٣٦

(۴) توحید پرست سب جنتی ہیں

٨۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: إذَا کَانَ یَومُ الْقِیَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعضُهُم إلٰی بَعضِهِم فَیأتُونَ آدَمَ عَلَیهِ السَّلاَمُ فَیَقُولُونَ: إشفَعْ لَذُرِّیَتِكَ فَیَقُولُ: لَستُ لَهَا وَ لٰکِن عَلَیکُم بِإبرَاهِیمَ فَإنَّهُ خَلِیلُ اللهِ تَعَالٰی فَیَأتُونَ إبرَاهِیمَ عَلَیهِ السَّلاَمُ فَیَقُولُ: لَستُ لَهَا وَ لٰکِن عَلَیکُم بِمُوسٰی فَإنَّهٗ کَلِیمُ اللهِ تَعَالیٰ ، فَیُؤتٰی مُوسٰی عَلَیهِ السَّلاَمُ فَیَقُولُ: لَستُ لَهَا وَ لٰکِن عَلَیکُم بِعِیسٰی فَإنَّهٗ رُوحُ اللهِ وَ کَلِمَتُهٗ ، فَیُؤتٰی عِیسٰی عَلَیهِ السَّلاَمُ فَیُقولُ: لَستُ لَهَا لٰکِن عَلَیکُم بِمُحَمَّدٍصَلَّی اللهُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ، فَأُوتٰی فَأقُولُ: أنَا لَهَا، أنطَلِقُ فَأستَاذِنُ عَلٰی رَبِیّ فَیُؤذَنُ لِی ، فَأقُومُ بَینَ یَدَیهِ فَأحمَدُهٗ بِمَحَامِدَ لَا أقدِرُ عَلَیهِ الآنَ یُلهِمُنِیهِ اللهُ تَعَالٰی، ثُمَّ أخِرُّ لَهٗ سَاجِداً، فَیُقَالُ لِیُ: یَا مُحَمَّدُ! إرفَعْ رَأسَكَ، وَ قُلْ یُسمَعُ لَكَ ، وَسَلْ تُعطَهُ وَ إشفَعْ تُشَفَّعْ فَأقُولُ: یَا رَبِّ !أمَّتِیُ أمَّتِیُ فَیُقَالُ: إنطَلِقُ فَمَنُ کَانَ فِیُ قَلبِهِ مِثقَالُ حَبَّةٍ مِنُ بُرَّةٍ أوُ شَعِیرَةٍ مِنُ إیمَان فَأخرِجهُ مِنهَا، فَأنطَلِقُ فَأفعَلُ ثُمَّ أرُجِعُ إلٰی رَبِیّ تَعَالیٰ فَأحَمَدُهٗ بِتِلُكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أخِرُّ له سَاجِداً فَیُقَالُ لِیُ: یَامُحَمَّدُ ! إرُفَعُ رَأسَكَ ، وَ قُلُ یُسمَعُ لَكَ، وَ سَلُ تُعطَهُ، وَإشفَعُ تُشَفَّعُ، فَأقُولُ: یَا رَبِّ أمّتِیُ أمّتِیُ، فَیُقَالُ لِیُ: إنطَلِقُ فَمَنُ کَانَ فِیُ قَلُبِهِ مِثقَالُ حَبَّةٍ مِنُ خَردَلٍ مِنُ إیمَان فَأخرِجهُ مِنهَا، فَأنطَلِقُ فَأفعَلُ، ثُمَّ أعُودُ إلٰی رَبِی فَأحمَدُهٗ بِتِلُكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَیُقَالُ لِیُ: یَا مُحَمَدُ! إرفَعُ رَأسَكَ، وَ قُلُ یُسمَعُ لَكَ، وَ سَلُ تُعطَهُ، وَ إشفَعُ تُشَفَّعُ، فَأقُولُ: یَا رَبُ! أمَّتِیُ أمَّتِیُ، فَیُقَالُ لِیُ: إنطَلِقُ فَمَنُ کَانَ فِیُ قَلُبِهِ أدنٰی أدنٰی

٨۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ١/١١٠ ☆ المسند لابی عوانه ، ١/١٨٤
الجامع الصحیح للبخاری، صفة الجنة ،٢/٩٧١ ☆ التفسیر للبغو ی ، ٤/١٧٧

أَدْنٰی مِنْ مِثْقَالِ حَبَّة مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَان فَأُخْرِجُهُ مِنَ النَّارِفَأنْطَلِقُ فَأفْعَلُ، ثُمَّ أَرْجِعُ اِلٰی رَبِّی فِی الرَّابِعَةِفَأحْمَدُهٗ بِتِلْكَ المَحَامِدِ، ثُمَّ أخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَيُقَالُ لِیْ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ ،وَ قُلْ يُسْمَعُ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهُ، وَ إشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ :يَا رَبِّ! إئْذَنْ لِیْ فِيْمَنْ قَالَ :**لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ** ، قَالَ : لَيْسَ ذَاكَ لَكَ أوْ قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ إِلَيْكَ ، وَ لٰكِنْ وَ عِزَّتِیْ وَ كِبْرِيَائِیْ وَ عَظْمَتِیْ وَ جَبْرِيَائِیْ! لأُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ : **لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ** ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔سب سے پہلے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ عرض کریں گے: آپ اپنی اولاد کی بارگاہ خداوند قدوس میں شفاعت کیجئے۔آپ جواب میں ارشادفرمائیں گے: میں اس کام کیلئے متعین نہیں۔تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دو۔وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔سب ملکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گےلیکن یہاں سے بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کے لئے نہیں،تم حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں سب کی حاضری ہوگی۔وہ بھی فرمائیں گے میں اس کام کیلئے نہیں۔تم سب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاکر دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح اوراس کا کلمہ ہیں۔ تمام لوگ انکی خدمت میں حاضری دیں گےلیکن یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کیلئے نہیں۔ہاں تم سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ اقدس میں حاضری دو۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ پھر وہ سب میرے پاس آئیں گے تو انکوخوشخبری سناؤں گا کہ ہاں میں اس کام کیلئے چنا گیا ہوں۔میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دونگا۔اورخداوند قدوس سے اجازت چاہوں گا،تو مجھے اللہ کے حضور کھڑے ہونے کی اجازت ملے گی۔میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ جس پر میں اس وقت قادر نہیں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت خصوصی الہام ہوگا جو میں بیان کرونگا،پھر میں خداوند قدوس کے حضور سجدہ کرونگا۔پھر مجھے حکم ہوگا۔اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا،مانگو دیا جائے گا،شفاعت کرو ہم قبول کریں گے،میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت بخش دے

بخش دے، رب عزوجل کی طرف سے حکم ہوگا۔ جاؤ جسکے دل میں دانۂ گندم یا جو کے مانند ایمان ہواسکو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ اس طرح کے تمام لوگوں کو میں نکال لونگا۔ اسکے بعد پھر میں اپنے رب کے حضور حاضری دونگا اور اسی طرح خداوند قدوس کی حمد وثناء بیان کرونگا اور سجدہ میں گر جاؤنگا، حکم ہوگا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، اور جو چاہو کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو مانگوگے دیا جائیگا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسکو جہنم سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور پھر اپنے رب کے حضور حاضر ہونگا۔ پھر اسی طرح اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا، مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں پھر عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، مجھے حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم نہایت کم ایمان ہو اسکو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں دوزخ سے اس طرح کے لوگوں کو نکال کر چوتھی مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضری دونگا۔ اور حسب سابق اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائیگی، اس وقت میں عرض کرونگا: اے پروردگار! مجھے اس بات کی اجازت عطا فرما کہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لوں جس نے کلمہ طیبہ لا اله الا الله پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: اس کام کیلئے تم متعین نہیں یا تمہارے سپرد نہیں۔ بلکہ مجھے اپنی عزت و جلال اور عظمت و بڑائی کی قسم! کہ میں **لا اله الا الله** پڑھنے والے ہر شخص کو دوزخ سے نکال لونگا۔ **لا اله الا الله محمد رسول الله۔**

۹۔ **عن** أبی ذر الغِفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ،	۱۶۶/۵	☆	المسند لابی عوانه ،	۱۹/۱
التفسیر للبغوی ،	۵۴۴/۱	☆	فتح الباری للعسقلانی ،	۲۸۳/۱۰
السنة لابی عاصم ،	۴۶۴/۲	☆	الدر المنثور للسیوطی ،	۱۷۰/۲
تلخیص الحبیر لابن حجر ،	۱۰۳/۲	☆	التمهید لابن عبد البر ،	۲۴۱/۹
التفیسر لابن کثیر ،	۲۸۷/۲	☆		

تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِن عَبدٍ قَالَ :لَا إله إلا الله، ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ إلّا دَخلَ الجَنّةَ، قلتُ : و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قال : و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قلت : و إن زنٰی و سَرقَ ، قال و إن زنٰی و إن سَرقَ ، قلتُ: و إِن زنٰی و إن سرق ، قال: و إن زنٰی و إن سَرقَ ، ثُم قال فی الرّابِعةِ علٰی رَغُمِ أنُفِ أبِی ذَرٍّ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ 'لا إله إلا الله' صدق دل سے کہے پھراسی پر اسکا انتقال ہوتو وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے۔ میں نے کہا: خواہ وہ چوری کرے خواہ وہ زنا کرے، فرمایا: اگر چہ وہ چوری کرے اگر چہ وہ زنا کرے۔ تین مرتبہ یہی فرما کر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اگر چہ تمہیں ناپسند ہے لیکن حکم یہی ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرات ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت وہ صرف اہل توحید واہل لا اله الا الله تھے۔ تو نہی از قبیل ' ليس ذلك لك ' ہے۔ بعدہ رب العزۃ عز جلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے مین ان پر اتمام نعمت کیلئے اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح انہیں زندہ کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر شرف صحابیت پاکر آرام فرمایا۔

ولہذا حکمت الٰہیہ کہ یہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقع ہوا جبکہ قرآن عظیم پورا اتر لیا۔ اور'' أليومَ أكمَلتُ لَكُمُ دِينَكُمُ وَ أتمَمتُ عَلَيُكُمُ نِعمَتِي '' نے نزول فرما کر دین الٰہی کو تام وکامل کردیا تاکہ ان کا ایمان پورے دین کامل شرائع پر واقع ہو۔ حدیث احیاء کی غایت ضعیف ہے۔ كما حققه خاتم الحفاظ الجلال السيوطی و لا عطر بعد عروس۔ اور حدیث ضعیف دربارۂ فضائل مقبول ۔ كما حققناه بما لا مزيد عليه فی رسالتنا ''ألهاد الكاف فی حكم الضعاف '' بلکہ امام ابن حجر مکی نے فرمایا۔ متعدد حفاظ نے اسکی تصحیح کی۔　　أ فضل القرى لقراء ام القرئ میں فرماتے ہیں۔

إن آباء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم غیر الأنبیاء و أمهاته إلی آدم و حواء لیس فیهم کافر ۔لأن الکافر لا یقال فی حقه أنه مختار ولا کریم و لا طاهر بل نجس۔ و قد صرحت الأحادیث بأنهم مختارون و أن الآباء کرام و الأمهات طاهرات و أیضا قال تعالیٰ و تقلبك فی الساجدین ۔ علی أحد التفاسیر فیه أن المراد تنقل نوره من ساجد إلی ساجد و حینئذ فهذا صریح فی أن أبوی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أهل الجنّة و هذا هو الحق بل فی حدیث صححه غیر واحد من الحفاظ و لم یلتفتوا لمن طعن فیه أن اللہ تعالیٰ أحیاهما فآمنا به ألخ ۔ مختصرا و فیه طول ۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں۔انکے سوا حضور کے جس قدر آباء کرام وامہات طاہرات آدم وحوا علیہما الصلوۃ والسلام تک بھی ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی۔کہ وہ سب پسندیدۂ الٰہی ہیں۔آباء سب کرام ہیں۔مائیں سب پاکیزہ ہیں۔اور آیت کریمہ ''و تقلبك فی الساجدین'' کی بھی ایک تفسیر یہ ہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا۔تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ وحضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں۔یہ ہی قول حق ہے بلکہ ایک حدیث میں جسے متعدد حافظان حدیث نے صحیح کہا ہے اور اس مین طعن کرنیوالے کی بات کو قابل التفات نہ جانا تصریح ہے کہ اللہ عزوجل نے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے زندہ فرمایا یہاں تک وہ ایمان لائے۔

اپنا مسلک اس باب میں یہ ہے

و من مذهبی حب الدیار لأهلها ÷ و للناس فیما یعشقون مذاهب

جسے یہ پسند ہو'' فبها و نعمت '' ورنہ آخر اس سے تو کم نہ ہو کہ زبان روکے دل صاف رکھے۔إن ذلکم کان یوذی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم سے ڈرے۔

امام ابن حجر مکی شرح میں فرماتے ہیں:

ما أحسن قول المتوقفين فى هذه المسئلة الحذر من ذكرهما بنقص فان ذلك قد يوذيه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لخبر الطبرانى لا تؤذوا الأحياء بسب الأموات ـ

یعنی کیا خوب فرمایا ان بعض علما نے جنہیں اس مسئلہ میں توقف تھا کہ دیکھ بچ! والدین کریمین کو کسی نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے کہ اس سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا ہونے کا اندیشہ ہے کہ طبرانی کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا نہ دو۔ یعنی حضور تو زندۂ ابدی ہیں۔ ہمارے تمام افعال واقوال پر مطلع۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

و الَذِيۡنَ يُؤذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللهِ لَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيۡمٌ

جولوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے۔

عاقل کو چاہیئے ایسی جگہ سخت احتیاط سے کام لے۔

رسالہ شمول الاسلام مشمولۂ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۳

(۵) غیر خدا کی عبادت حرام وکفر ہے

۱۰ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : إجتمعت نصارى نجران و أحبار يهود عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتنازعوا عنده فقالت الأحبار: ما كان إبرٰهيم إلايهوديا ، و قالت النصارى ما كان إبرٰهيم إلانصرانيا فأنزل الله فيهم" يَا أهلَ الكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِى إبرٰهيم و ما أنزِلَتِ التورٰة و الإنجيلُ إلّا مِن بَعدهٖ " إلى قولهٖ : " و اللهُ و لىُّ المُؤمِنِيۡنَ "فقال أبو رافع القرظى حين إجتمع عنده النصارى و الأحبار فدعا هم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم إلى الإسلام أتريد مِنّا يا محمد! أن نعبد ك كما تعبد النصارى عيسى بن مريم " فقال رجل من أهل نجران نصرانى ، يقال له الرئيس و ذلك تريد و إليه

۱۰ـ دلائل النبوة للبيهقى ، ۳۸٤/٥ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ٤٠/٢

التفسير لابن كثير ، ٥٤/٢ ☆ التفسير للطبرانى ، ٣٠٥/٣

تدعو، او کما قال ،فقال رسول الله : مَعاذَ اللهِ أن أعبدَ غير الله أو آمُرَ بِعِبادَةِ غير ، ما بذلك بعثنى و لا أمرنى ـ فأنزل الله عزوجل فى ذلك من قولهما ـ ما كان لِبَشَرٍأن يؤتِيَه اللهُ الكِتَابَ وَ الحُكمَ و النُّبُوَّةَ ثُم يقولُ للنّاسِ كُونُوا عِباداً لِي مِن دُونِ الله لٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِما كُنتم تعلَمُونَ الكِتَابَ و بِما كُنتم تَدرُسُونَ و لا يأمُرَكم أن تَتخِذُوا المَلاَئِكَةَ و النّبِيِّينَ أَرْبَاباً أَيَأمُرُكُم بِالكُفرِ بَعدَ إذ أنتمُ مُسلِمُونَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نجران کے نصاری اور یہودی عالم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے پاس ہی آپس میں جھگڑنے لگے۔ یہودی عالم بولے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی ہی تھے۔ نصاری نے کہا: حضرت ابرہیم علیہ السلام نصرانی ہی تھے۔تو اللہ تعالیٰ نے انکے اختلاف کو دفع کرنے کیلئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔۱۲م

اے کتاب والو! ابراہیم کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو؟ توریت وانجیل تو نہ اتری مگر انکے بعد۔تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ سنتے ہو یہ جو تم ہواس میں جھگڑے جسکا تمہیں علم تھا تواس میں کیوں جھگڑتے ہوجسکا تمہیں علم ہی نہیں۔اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ابرہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے۔اور مشرکوں سے نہ تھے۔ بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو انکے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔(کنزالایمان)

جب یہودی اور نصرانی حضور کی خدمت میں جمع ہوئے اور حضور نے انکو اسلام کی دعوت دی تو ابو رافع قرظی نے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جس طرح نصاری عیسی ابن مریم کی عبادت کرتے ہیں؟ اور ایک نجرانی عیسائی نے جس کا نام رئیس مشہور تھا اس نے کہا۔کیا آپ یہ ہی چاہتے ہیں اور اسی کی دعوت دے رہے ہیں؟ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ اللہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں یا اسکے غیر کی عبادت کا حکم دوں۔ نہ مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے اور نہ مجھے اسکا حکم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں دونوں کے قول کی تردید اس طرح نازل فرمائی۔۱۲م

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ۔اس سبب سے کہ تم

کتاب سکھاتے ہواوراس سے کہ تم درس کرتے ہو۔اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کوخدا ٹھہرالو۔کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اسکے کہ تم مسلمان ہوئے۔

(کنزالایمان)۔فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۸۳/۹

(٦) معصیت خدا میں کسی کی اطاعت نہیں

١١۔ **عن** أمير المؤمنين علی کرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا طاعةَ لِأحدٍ فِی مَعصيَةِ الله تعالٰی، إنّمَا الطّاعةُ فِی المَعْرُوْفِ ۔ فتاوی رضویہ،۲/۴۴۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔اطاعت تو اچھے کاموں ہی میں ہوتی ہے۔۱۲م

١٢۔ **عن** عمران بن حصين رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى

١١۔ الجامع الصحيح للبخاری ، كتاب الاحكام ، ١٠٥٨/٢ ايضاً كتاب اخبار الاحاد ، ١٠٧٨/٢
ايضاً ، كتاب المغازی ، ٦٢٢/٢ ☆ السنن للنسائی ، كتاب البيعة ، ١٦٦/٢
١١۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الامارة، ١٢٥/٢ ☆ السنن لابی داؤد ، كتاب الجهاد ، ٣٨٣/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٨٠٢/١، ٩٤، ١٢٤، ١٢٩، ١٣١، ٤،
ايضاً ، ٤٢٦/٤، ٤٢٧، ٤٣٦،
الجامع الصغير ، ٥٨٥/٢، صحيح
المستدرك للحاكم ، ١٢٣/٣ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٣٣/٣، ١٨٥/١٨
مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٢٦/٥ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ١١٨/١، ١٧٧/٢
المصنف لعبد الرزاق ، ٣٣٥/١١ ☆
كنز العمال لعلی المتقی ، ١٤٨٧٤، ٦٧/٦ ☆ ايضاً ١٤٩١١، ٧٧/٦
علل الحديث لابن ابی حاتم الرازی ، ١٢٩٢، ١٣٠٠
كشف الخفاء للعجلونی ، ٥١٠/٢ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ١٧٩
١٢۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٢٩/١، ١٣١، ٤٢٦/٤، ٤٢٧، ٤٣٢، ٦٦/٥، ٧٠
الجامع الصغير للسيوطی، صحيح ٥٨٥/٢، ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ١٧٧/١
٣٣٧٠٦۔ المصنف لابن ابی شيبة ، ٥٤٩/٦ ☆ تاريخ بغداد للخطيب البغدادی، ١٤٥/٣
تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ١٣٣/١ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا طَاعۃَ لِمَخُلُوقٍ فِی مَعصِیَۃِ الخَالِقِ ۔

فتاوی رضویہ،۲/۴۵

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَن کَانَ یُحِبُّ أن یَعلَمَ مَنزِلتَہٗ عِندَ اللہ فَلیَنظُر کَیفَ مَنزِلَۃُ اللہِ عِندَہ، فإنّ اللہ یُنزِلُ العَبدَ مِنہُ حَیثُ أنزَلَہٗ مِن نِفسِہٖ ۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اسکا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدر اسکے دل میں کتنی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے۔

و فی الباب عن أبی ہریرۃ و سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۸) وتر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴ ۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إن اللہَ وِترٌ وَیُحِبُّ الوِترَ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ

۱۳۔ السنن لابی داؤد ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۲۴، ۲۵

اتحاف السادہ للزبیدی ،، ۷/۵۷۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی ،، ۵/۱۸۰

الطبقات الکبری لابن سعد ، ۱/۲، ۵۲ ☆ الکامل لابن عدی ،، ۲/۵۹۳

دلائل النبوۃ للبیہقی ، ۵/۳۱۸ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للألبانی ، ۲/۴۵۵

عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی، ۳۸۱ ☆ الاسماء و الصفات للبیہقی، ۲۲

کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/۵۶۱ ☆ مشکوۃ المصابیح ، ۴۹۰۱

۱۴۔ المستدرک للحاکم ، العلم ، ۱/۴۹۴ ☆ الدرالمنثور للسیوطی، ۱/۱۵۲

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو دوست رکھتاہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۲

و فی الباب عن أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها و عن عبد الله بن مسعود و عن عبد الله بن عمر و عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهم۔

(۹) بعض صفات باری تعالیٰ

۱۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : إن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یدعو بهؤلاء الکلمات، أللّٰهم! أنتَ الأوّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیٌٔ وَ أَنْتَ الآخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیٌٔ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات طیبہ کے ذریعہ دعا کرتے۔ أللّٰهم! أنت الأول فلیس قبلك شئ ،و أنت الآخر فلیس بعدك شئ ۔　رسالہ المبین ختم النبین ص ۱۱۷

(۱۰) حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے

۱۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَقُولُ الْعَبدُ لِسَیِّدِہٖ مَولَائی فإنّ مَولَاکُم اللّٰهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا۔غلام اپنے آقا کو'مولائی ' نہ کہے کہ حقیقی مولی اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۵۔ السنن لابی داؤد، الادب، باب فی تغیر الاسم القبیح، ۶۷۷/۲
السنن الکبری للبیهقی ، ۱۴۵/۱۰ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیهقی، ۸۰
المستدرك للحاکم ، کتاب الایمان ، ۲۴/۱ ☆ الاذکار النوویه، ۲۵۹
کنز العمال لعلی المتقی، ۱۳۱۸ ، ۲۶۳/۱ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۱۹۳۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری ۸۱۱
التاریخ الکبیر للبخاری ، ۲۲۸/۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۴۴/۳
مشکوۃ المصابیح ، ۴۷۶۶ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۷۴/۱
۱۶۔ الصحیح لمسلم ،باب الالفاظ، ۲۳۸/۲ ☆ اتحا ف السادۃ ا المتقین للزبیدی ، ۵۷۷/۷

(۱۱) حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے

۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لَا مَلِكَ إلّا اللهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے۔

(۱۲) حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہے

۱۸۔ **عن** عبد الله بن الشخير العامری رضی الله تعالىٰ عنه قال : جاء إلی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و فد بنی عامر فقالوا : أنتَ سيِدُنا ، فَقالَ : السّيدُ الله

حضرت عبداللہ بن شخیر عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفد بنی عامر نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور ہمارے سردار ہیں۔ فرمایا: سید تو خدائے تعالیٰ ہی ہے۔

(۱۳) حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے

۱۹۔ **عن** أبی شريح الهانی رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۷۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الادب ، ۲۰۸/۲ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۲۱۱

۱۸۔ السنن لابی داؤد ، باب فی كراهية المتاج، ۶۶۲/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵،۲٤/٤
اتحاف السادة للزبيدی، ۵۷۶/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۰/۵
الطبقات الكبری لابن سعد، ۵۷۶ ۲/۲۱، ☆ الكامل لابن عدی، ۵۹۳/۲
دلائل النبوة للبيهقی، ۳۱۸/۵ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۵۹۳/۲
عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ۳۱ ☆ الاسماء و الصفات للبيهقی، ۲۲
كشف الخفاء للجعلونی، ۵٦۱/۱ ☆ مشكوة المصابيح، ٤۹۰۱

۱۹۔ السنن لابی داؤد، الادب باب فی تغير الخ ٦۷۷/۲ ☆ السنن للنسائی،
السنن الكبری للبيهقی، ۱٤۵/۱ ☆ كتاب الاسماء و الصفات للبيهقی، ۸۰
المستدرك للحاكم، كتاب الايمان ، ۲٤/۱ ☆ الاذكار النوويه ۲۵۹
كنز العمال لعلی للمتقی، ۱۳۱۸، ۲٦۳/۱ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۱۹۳۷
جمع الجوامع للسيوطی، ۵۰٦۸ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۸۱۱
مشكوة المصابيح ، ٤۷٦٦ ☆ الكنی و الاسماء للدولابی، ۷٤/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : إن الله هُو الْحَکَمُ فَلِمَ تُکَنِّی بِأبِی الْحَکَمِ ؟

حضرت ابوشریح ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہی حکم ہے(اور حکم کا اختیار اسی کو ہے) تو تیری کنیت ابوالحکم کیوں ہے؟

(۱۴) اللہ تعالیٰ حکیم وعلیم ہے

۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَا تُسَمّوا أبناء َکُم حَکِیُمٌ وَ لَاأبَا الْحِکَم، فَإنَّ اللهَ هُوُ الْحَکِیُمُ الْعَلِیُمُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابوالحکم نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم وعلیم ہے۔

(۱۵) اللہ ملک الملوک ہے

۲۱۔ **عن** أبی هریرة قال: إن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سمع رجلایقول: شاهان شاه، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أللّٰه مَلِکُ الْمُلُوکِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا: اے شاہان شاہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: شاہان شاہ اللہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ اصل منشاء منع اس لفظ کا استغراق حقیقی پر حمل ہے۔یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں۔اسکے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور یہ معنی قطعا مختص بحضرت عزت جل جلالہ ہیں۔اوراسی معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہوتو صراحۃ کفر ہے۔کہ استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہوگا۔یعنی معاذ اللہ موصوف کواس پر بھی

۲۰۔ مجمع الزائد للهیثمی، ۱۰۵/۸ ☆ عمدة القاری للعینی،

۲۱۔ کنز العمال لعلی المتقی، ۵۹۶/۱۶ ☆ ابن البخار،

سلطنت ہے۔ یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے۔ مگر حاشا نہ ہرگز کوئی مسلمان اسکا ارادہ کرسکتا ہے۔ نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سنکر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے۔ بلکہ قطعا قطعا عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینۂ قاطعہ ہے۔ جیسا کہ علماء نے موحد کے ۔ أنبت الربيع البقل ۔موسم ربیع نے سبزہ اگایا۔ کہنے میں تصریح فرمائی۔

اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگر چہ نہ مراد نہ مفہوم ۔مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے۔ یہ قطعا باطل ہے۔ یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر وسائر ہیں منع ہوجائیں گے۔ پہلے خود اسی لفظ شہنشاہ کی وضع وترکیب لیجئے۔ مثلا قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، عالم العلماء ،صدر الصدور، امیر الامراء خان خاناں، بگاربگ وغیرہا کہ علماء ومشائخ وعامہ سب میں رائج ہیں۔ آخری تین لفظ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں۔ اور معنی ایک یعنی سرور سروراں، سردار سرداراں، سید الاسیاد، اوراگر امیر امر بمعنی حکم سے لیجئے تو امیر الامراء بمعنی حاکم الحاکمین، شک نہیں کہ ان الفاظ کو عموم واستغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ، حاکم الحاکمین، عالم العلماء اور سید الاسیاد قطعا حضرت رب العزت عزوجل ہی کیلئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر بلکہ بنظر حقیقت اصلیہ صرف قاضی وحاکم وسید وعالم بھی اسی کے ساتھ خاص۔

اسی طرح امام الائمہ، شیخ الشیوخ اور شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقیناً حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق یقیناً کفر۔ کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہوں گے اور معنی یہ ٹھہریں گے۔ کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید عالم امام العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی شیخ وامام ہے، اور یہ صراحتاً کفر ہے۔ مگر حاشا۔ ان تمام الفاظ میں ہرگز یہ معنی قائلین کی مراد، نہ ان کے اطلاق سے مفہوم ومفاد۔ اور اس پر دلیل ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر مغرور جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو ما بدولت واقبال اور اپنے بڑے عہدہ داروں وامراء وزراء کو بندۂ حضور وفدوی خاص لکھتے ہیں جنکے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ ورسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کرجائیں۔ مگر ہرگز اپنی ادنی سی توہین پر درگزر نہ کریں۔ یہ ہی جبار۔ انہیں امراء کو قاضی القضاۃ امیر الامراء خان خاناں اور

بگاز بگ خطاب دیتے ہیں،اور خود لکھتے ،اور اوروں سے لکھواتے ،اور لوگوں کو کہتے لکھتے دیکھتے سنتے اور پسند و مقرر رکھتے ہیں، بلکہ جو انکے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے۔اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنی ایہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود سلاطین پر بھی حاکم و افسر بالا و برتر اور سردار وافسر ہیں ۔تو کیا امکان تھا اسے ایک آن کیلئے بھی روا رکھتے ۔

تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃً وافادۃً ہر طرح قطعا یقیناً متروک ومہجور ہے ۔جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ بعینہ بداہۃً یہی حال شہنشاہ کا ہے۔کیا پکے مجنون کے سوا کوئی گمان کرسکتا ہے کہ امام اجل ابوالعلاء علاء الدین ناصحی ،امام اجل ابوبکر رکن الدین کرمانی ، علامہ اجل خیر الملت والدین رملی، عارف باللہ شیخ مصلح الدین، عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی، عارف باللہ حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی ،فاضل جلیل مخدوم شہاب الدین وغیرہم قدست اسرارہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا درکنار اسے سن کر کسی مسلمان کا وہم بھی اس طرف جاسکتا ہے؟ تو بے ارادہ و بے افادہ اگر مجرد احتمال منع کیلئے کافی ہوتا وہ الفاظ بھی حرام ہوتے ،حالانکہ خواص وعوام سب میں شائع وذائع ہیں خصوصا قاضی القضاۃ، کہ فقہائے کرام کا لفظ اور قدیماً وحدیثاً ان کے عامۂ کتب میں موجود ہے۔اس میں اور شہنشاہ میں کیا فرق ہے۔

امام اجل علامہ بدر الملت والدین محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں۔

سب سے پہلے جس کا لقب قاضی القضاۃ ہوا، امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف ہیں ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔اس جناب نے یہ لقب قبول فرمایا۔اور ان کے زمانہ میں فقہاء وعلماء و محدثین کے اکابر وعمائد تھے ان میں کسی سے بھی اس کا انکار منقول نہ ہوا۔

اب ثابت ہوا کہ وہ (حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنے پر) طعن نہ فقط انہیں ائمہ وفقہاء واولیاء پر ہوگا جن سے لفظ شہنشاہ کی سندیں بے شمار کتب میں مذکور، بلکہ ائمہ تبع تابعین اور انکے اتباع اور امام مذہب حنفی ابو یوسف اور اس وقت سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا۔اور اس پر جرأت ظلم شدید

اور جہل مدید ہوگی۔

لاجرم بات وہی ہے کہ لفظ جب ارادۃً وافادۃً ہر طرح شناعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع نہ کردے گا ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں "تعالیٰ جدك" حرام ہو کہ دوسرے معنی کس قدر شنیع وفضیح رکھتا ہے۔

ہاں صدر اسلام میں کہ شرک کی گھٹائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں، نقیر وقطمیر کے ساتھ نہایت تدقیق فرمائی جاتی کہ توحید بروجہ اتم اذہان میں متمکن ہو۔ ولہذا نہ فقط شہنشاہ بلکہ أنت سیدنا کے جواب میں ارشاد فرمایا 'ألسید الله ' سید اللہ ہی ہے۔ ابوالحکم کنیت رکھنے کو منع فرمایا۔ حالانکہ یہ الفاظ واوصاف غیر خدا کیلئے خود قرآن عظیم واحادیث واقوال علماء میں بکثرت وارد۔

وہابیہ وخوارج اسی نکتۂ جلیلہ سے غافل ہوکر شرک وکفر میں پڑے۔ اللہ تعالیٰ تو "إن الحکم اِلالله" حکم اللہ ہی کا ہے۔ فرماتا ہے۔ مولیٰ علی نے کیسے ابوموسی کو حکم فرمایا۔ (یہ مقولۂ خوارج ہے)

اللہ تعالیٰ تو "إِيّاكَ نَسْتَعِينُ" فرماتا ہے۔ مسلمانوں نے انبیا واولیا سے کیسے استعانت کی۔ اللہ تعالیٰ تو "قُلْ لَا يَعْلَمُ ألآيَة" فرماتا ہے اہل سنت نے کیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اطلاع غیوب مان لی۔ (یہ وہابیہ کے اقوال ہیں)

ان اندھوں نے نہ جانا کہ وہی خدائے تعالیٰ "فَابْعَثُو ا حَكَماً" ایک پنچ بھیجو، فرماتا ہے۔ اور "تَعاوَنُو عَلى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى" اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور "إِسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ" اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اور "إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَسُوْلٍ" سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ اور "يَجْتَبِى مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَّشَاءُ" چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ اور "تِلْكَ مِنْ أَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوحِيْهَا إِلَيْكَ" یہ غیب کی خبریں ہم تمہارطرف وحی کرتے ہیں۔ اور "يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ" بے دیکھے ایمان لائے۔ وغیرہا فرمارہا ہے۔ "أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ" تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اس مقصد کی شرع میں نظیر واقعۂ تحریم خمر ہے۔ کہ ابتداء میں نقیر، مزفت، جرہ، اور حنتم یعنی مضبوط برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔ کہ تساہل واقع نہ ہو۔

جب اسکی حرمت اوراس سے نفرت مسلمانوں کے دلوں میں جم گئی اوراس سے کامل تحفظ واحتیاط نے قلوب میں جگہ پائی تو فرمایا: إنّ ظَرفاً لَا یُحِلُّ شَیْئاً وَ لَا یُحَرِّمُہٗ ۔ برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتا۔　　فقہ شہنشاہ ص ۱۱ تا ۲۴ ملخصا۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ بندوں پر نہایت مہربان ہے

۲۲ ۔ **عن** رجل من الصحابة قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال الله تبارك و تعالیٰ: یَا إبنَ آدمَ! قُمْ إلیّ أَمْشِ إلَیْكَ، وَ امْشِ إلیّ أهَرْوِلُ إلَیْكَ ۔
فتاوی رضویہ ۲/۲۸۳

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے: اے ابن آدم! تو میری طرف آنے کیلئے کھڑا ہو میں تیری طرف آؤنگا۔ اور تو میری طرف آنے کیلئے چل میری رحمت تجھے تیزی سے اپنی آغوش میں لے لیگی۔ ۱۲م

(۱۷) اللہ تعالیٰ بندوں سے قریب ہے

۲۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یَا أیها النَّاسُ ! أرْبِعُوا علٰی أنْفُسِکُمْ فَإنّکُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَ لَا غَائِباً ۔ إنّکُمْ تَدْعُونَ سَمِیْعاً قَرِیْباً وَ هُوَ مَعَکُمْ ۔

۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التوحید ، ۲/۱۱۰۱
الصحیح لمسلم ، کتاب التوحید ، ۲/۳۵٤
السنن لابن ماجه ، االادب ، ۲/۲۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۷٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ، ۱/۱۹۲ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ، ۱/۲۲٦
المسند لاحمد بن حنبل، ، ۳/٤۷۸ ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ۲۷/۳۱
الاتحافات السنیة، ۳۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی،

۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا حول و لا قوة الا بالله، ۲/۹۷۸
الصحیح لمسلم ، کتاب الذکر ، ۲/۳٤٦ ☆ السنن لابی داؤد، ابواب الوتر ، ۲۱٤
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۱۸٤ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۳۲٤۳، ۲/۸۲
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۵/۳٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۵۰۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/۱۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/۳۹٤ ، ٤۰۲، ٤۰۳، ٤۰۷، ٤۱۸، ٤۱۹

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر مہربانی کرو (بلند آواز سے رب کو نہ پکارو) کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ بلا شبہ تم سمیع وقریب خداوند قدوس کو پکار رہے ہو جو تمہارے ساتھ ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۱۱/ ۲۵۶

(۱۸) اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں تمام خزانے ہیں

۲۴۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أللّٰھم! إنّی أسئلُکَ مِن کُلِّ خَیرٍ خَزَائِنُہٗ بِیَدَیْکَ وَ أعُوذُبِکَ مِنُ کُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُہٗ بِیَدَ یْکَ ۔　　صفائح اللجین ص ۲۰

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الٰہی ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ان سب بھلائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان سب برائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔

۲۵۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَدُ اللہِ بَیُسُطَانِ ۔　　صفائح اللجین ص ۱۷

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں۔

۲۶۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۔ المستدرک للحاکم کتاب الدعاء ۱/ ۷۰٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳٦۷۹، ۲/ ۱۸۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۸٦، ۱/ ۹۲

۲۵۔ الصحیح لمسلم ، التوبۃ ، ۲/ ۳۴٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۳۹۵، ۴۰۴
الفردوس للدیلمی، ۵/ ۲۵٦ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۱/ ۹۹۸
شرح السنۃ للبغوی، ۵/ ۸۲ ☆ السنۃ لابن ابی عاصم ۱/ ۲۷۳
کنز العمال للمتقی، ۲۵۲ ۱۰ ، ۴/ ۲۲۱ ☆ الزھد لابن مبارک ، ۳۸۵
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۳/ ۱۸۱ ☆

۲٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر، ۲/ ٦۷۷ ☆ الصحیح لمسلم ، الزکوۃ، ۱/ ۳۲۲
الجامع للترمذی،التفسیر ، ۲/ ۱۳۰ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ، ۲/ ۴۸

علیه وسلم : ید الله ملأیٰ لَا تَغِیظُھَا نَفُقَةُ سَحَاءِ اللَّیلِ وَ النَّھارِ۔ أفرأیتُم مَا أنفَقَ مُنذُ خلقَ السَّماءَ وَ الأرضَ فَإنهُ لَم یَغِض مَا فِی یَدِہٖ وَ کَانَ عَرشُهُ علی الُمَاءِ وَ بِیَدِہٖ الُمِیزَانُ یَخفِضُ وَ یَرفَعُ ۔ صفائح اللجین ص ۱۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ غنی ہے۔اس کے رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتا فرمایا: بکیا تم نہیں دیکھتے؟ جب سے زمین اور آسمان کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اسکے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی،اور اس وقت اسکا عرش پانی پر تھا،اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرائے اور جسکو چاہے اٹھائے۔۱۲م

(۱۹) اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں زمین وآسمان ہیں

۲۷ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و هو علی المنبر یقول: یأخذ الجبارُ سَموٰتِهٖ وَأرضِهٖ بِیَدَیہِ، وَ قبض رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یدیه و جعل یقبضهما و یبسطهما ، قال : ثم یقول : أنا الرحمن أناالملك ، أین الجبارون ، أین المتکبرون؟ و تمایل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن یمینه و عن شماله حتی نظرت إلی المنبر یتحرك من أسفل شئ منه حتی إنی أ قول أساقط هو برسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔ حاشیة معالم ص ۳۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر اقدس پر فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ رب العزت زمین وآسمان کو اپنے دونوں دست قدرت میں لیگا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے پکڑا اوران کو تنگ اور کشادہ کیا اور فرمایا۔ پھر اللہ رب العزت فرمائے گا۔ میں رحمٰن ہوں۔ میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنی عظمت کا اظہار کرنیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی جتانے والے؟ پھر حضور اپنی داہنی اور بائیں جانب جھکے۔ یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا کہ نیچے

۲۷ـ التفسیر للطبری، ۲۷/۲٤

السنن لابن ماجه ، کتاب الزهد، ۳۱٦

سے ہٹنے لگا۔ میں سمجھا کہیں منبر گر نہ جائے۔۱۲م

۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَطْوِی الله تعالیٰ السَّمواتِ یومَ القِیامَةِ ثُم یأخُذُهُنّ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی ثُم یقولُ أنا الملكُ ـأین الجبارون ؟أین المتکبرون ؟ ثم یَطْوِی الأرْضِیْنَ ثُم یأخُذُهُنّ ،قَالَ إبن العَلاءِ : بِیَده الأُخرٰی ـ ثُم یقولُ : أنا المِلكُ ـ أین الجبارونَ ؟ أین المتکبرونَ؟ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ دیگا، پھرانکو اپنے دست قدرت میں لیگا، پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔کہاں ہیں اپنی شاہی عظمت جتانیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی ہانکنے والے؟ پھر زمینوں کو لپیٹے گا، پھر انکو اپنی گرفت میں لے گا ابن العلاء نے کہا: اپنے دوسرے دست قدرت میں لے گا، پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔کہاں ہیں اپنے شاہی خمار میں سرکشی کرنیوالے؟ اور کہاں ہیں اپنی بڑائی کی ڈینگ مارنیوالے؟۱۲م حاشیہ معالم ۳۹

(۲۰) اللہ عزوجل وسیلہ بننے سے پاک ہے

۲۹۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال: أتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أعرابی فقال: یا رسول الله ! جهدت الأنفس و ضاعت العیال و نهت الأموال و هلکت الأنعام ، فاستسق الله لنا ، فإنا نستشفع بك علی الله و نستشفع بالله علیك ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :وَیُحكَ ، أتدرِی ما تقولُ : و سبّح رسولُ اللهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وَ ما زالَ یُسبِّحُ حتّٰی عُرِفَ ذلك فی وجوه أصحابه ثم قال : و یحك إنه لَا یُسْتَشْفَعُ بِالله علٰی أحد مِّنْ

۲۸۔ الصحیح لمسلم ، المنافقین ، ۲/ ۳۷۰ ☆ الضعفاء للعقیلی ۳/ ۱۵۴
السنن لابی داؤد ، السنة ، ۲/ ۶۵۱ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ۲۳۷
الاتحافات السنیة ، ۳۱۷ ☆ زار المسیر لابن الجوزی ، ۷/ ۹۶
السنن لابن ابی العاصم ، ۱/ ۲۴۱
۲۹۔ السنن لابی داؤد السنة، ۲/ ۶۵۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۳۲، ۱/ ۲۲۴
دلائل النبوة للبیهقی، ۶/ ۱۴۳ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۷/ ۱۴۱

خَلُقِهٖ ، شَانُ الله أعظمُ مِنهُ۔ برکات الامداد ص۴

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں، اہل وعیال ضائع ہوگئے، اموال میں کمی آگئی، اور جانور ہلاک ہوگئے، ہم حضور کو اللہ کی طرف شفیع بناتے ہیں، اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان الله ، سبحان الله فرماتے رہے یہاں تک کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس چہروں سے بھی اس اعرابی کے قول کی ناپسندیدگی کا اظہار ہونے لگا۔ پھر فرمایا؛ ارے ناداں! اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس شفارشی نہیں لاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

استعانت وفریاد رسی کی حقیقت خاص بخدا، اور وسیلہ وتوسل وتوسط غیر کیلئے ثابت اور قطعا روا۔ بلکہ یہ معنی تو غیر خدا کیلئے ہی خاص ہیں۔ اللہ عزوجل وسیلہ وتوسط بننے سے پاک ہے۔ اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اسکی طرف وسیلہ ہوگا، اور اسکے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ ہوگا۔ اہل اسلام انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اسکا رسول غضب فرمائیں، اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں، اور حق تو یہ ہے کہ اس معنی کا اعتقاد کر کے جناب الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہوجائے۔ مگر وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہیئے نہ اللہ کا ادب، نہ رسول سے خوف، نہ ایمان کا پاس۔ خواہی نخواہی اس استعانت کو" إِيَاكَ نَسْتَعِينُ "میں داخل کر کے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کئے دیتے ہیں۔ ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا:

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کہا:

توسل کر نہیں سکتے خدا سے اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا سے توسل کر کے اسے کسی کے یہاں وسیلہ بنایئے اسی وسیلہ

بننے کو ہم اولیاء کرام سے مانگتے ہیں۔ کہ وہ بارگاہ الٰہی میں ہمارا وسیلہ وذریعہ وواسطہ قضائے حاجات ہو جائیں۔ اس بے وقوفی کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں دیا

و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول لو جدوا الله توابا رحيما ۔ اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کرکے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں۔ اور معافی مانگے انکے لئے رسول تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

کیا اللہ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا؟ پھر کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں، اور تو اللہ سے انکی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے۔ یہ ہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرمارہی ہے۔ مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدارا انصاف! اگر آیت کریمہ ایاك نستعین ''میں مطلق استعانت کا ذات الٰہی جل وعلا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیا واولیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی۔ کیا یہ ہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص واشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں، یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا گیا ہے۔ کہ ان سے شرک، اوروں سے روا ہے۔ نہیں نہیں۔ جب مطلقا ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی۔ کہ انسان ہوں یا جمادات، احیاء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔

برکات الامداد ص۴ تا ۵

(۲۱) اللہ ورسول مشورہ سے بے نیاز ہیں

۳۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لما نزلت هذه الآية وَ شَاوِرْهُمْ فِی الأمرِ ألآية ۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أما إن الله وَ رسُولَه غَنِیّان عَنهُما وَ لٰکِن جَعلَهَا اللهُ رَحْمَةً لأمَّتِی، فَمَن شَاوَرَ مِنهُم لَم یَعدِم رُشْداً، وَ مَن تَرَكَ الْمَشوَرَةَ مِنهُم لَم یَعْدِم عناءً ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت

۳۰۔ شعب الایمان للبیهقی، ۶/۷۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۹۰/۲

کریمہ" شاورھم فی الامر" نازل ہوئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالٰی نے میری امت پر غایت مہربانی فرماتے ہوئے حکم فرمایا: تو جس نے مشورہ کیا ہدایت پر رہا اور جس نے مشورہ نہیں کیا دشواری میں مبتلا ہوا۔

فتاوی رضویہ ۴۸۱/۷

۳۔ دین حق

(۱) دین نصیحت ہے

۳۱ ۔ **عن** تمیم الداری قال: قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :
أَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَ لِكِتَابِهٖ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِأَئمَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ۔

دوام العیش ۴۶

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین یہ ہے کہ اللہ اور اسکی کتاب اور اسکے رسول سے سچا دل رکھے اور سلاطین اسلام اور جملہ مسلمانوں کی خیر خواہی کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام۔ نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔ مگر ہر تکلیف بقدر استطاعت اور ہر فرض بقدر قدرت ہے۔ نامقدور بات پر مسلمان کو ابھارنا، جو نہ ہو سکے اور ضرر دے اسے فرض ٹھہرانا شریعت پر افتراء اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، ۱۳/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ۵٤/۱
الجامع للترمذی، ابواب البرو الصلة، ۱٤/۲ ☆ السنن للنسائی، کتاب البیعة، ۱٦٥/۲
السنن للدارمی، ۳۱۱/۲ ☆ السنة لابن ابی العاصم ، ٥۱۹/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۷/۱ ☆ المسند للحمیدی، ۸۳۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ٥۳/۲، ۱۰۸/۱ ☆ المسند للشافعی، ۲۳۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۷/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۹۲/۱۳
الدرالمنثور للسیوطی، ، ۲٦۷/۳ ☆ ارواء الغلیل للآلبانی، ٦۲/۱
التاریخ الصغیر للبخاری، ۳٥/۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ، ۱۸۸/۲
الاذکار النوویه، ۲۷۹ ☆ تغلیق التعلیق للعسقلانی، ۲۲۷/۸
التفسیر للقرطبی، ۲۲۷/۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۰۷/۱٤ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۳۷/۳
المطالب العالیة للعسقلانی، ۱۹۷۹ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۱۸۹/۱
الدر المنتثره للسیوطی، ۸٥ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۲۰۱۹

(۲) دین آسان ہے

۳۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: إنَّ الدِّيْنَ يُسُرٌ، وَ لَن يُّشَادَّ الدِّيْنَ أحَدٌ الّاغَلَبَه، فَسَدِّدُوْا، وَ قَارِبُوْا ،وَ أبُشِرُوْا ،وَ اسُتَعِيُنُوْا بِالُغُدْوَةِ وَ الرَّوْحَةِ وَ شَئِ مِنَ الدَّلُجَةِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک دین آسان ہے،اور جوشخص دین میں بے جا سختی برتے گا دین اس پر غالب آجائیگا۔لہذا تم میانہ رو رہو،لوگوں سے قریب رہو،بشارت سناؤ،اور آخر شب کے کچھ حصہ میں عبادت اور خیرات کر کے دینی قوت حاصل کرو۔۱۲م

۳۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: ألدِّيْنُ يُسُرٌ،وَ لَن يُّغَالِبَ الدِّيْنَ أحَدٌ اِلّاغَلَبَه ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دین آسان ہے،اور دین پر جس نے بھی غالب آنیکی کوشش کی دین اس پر غالب آگیا۔۱۲م

۳۲۔ الجامع الصحيح للبخاری ، كتاب الايمان ،۱/ ۱۰ ☆ السنن للنسائی، کتاب الايمان، ۲/ ۲۳۳

الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۱۲۱ ☆ كنز العمال لعلی المتقی،۵۳٤۳،۳/ ۳۵

اتحاف السادة للزبيدی، ٦/ ۳٦۸ ☆ التفسير للبغوی، ۳/ ۲۵٦

فتح الباری للعسقلانی، ، ٦/ ۱۲٤ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ۵٤۸٤

التمهيد لابن عبد البر ، ۵/ ۱۲۱ ☆ مشكوة المصابيح ، ۱۲٤٦

۳۳۔ شعب الايمان للبيهقی، ۳/ ٤۰۱ ☆ الجامع الصغير ، ۲/ ۲٦۱

الدر المنثو ر للسيوطی، ۱/ ۱۹۲ ☆ التفيسر للقرطبی، ۳/ ٤۳۲

كشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ٤۹۸ ☆

۳۴ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِیَّاکُمْ وَ الْغُلُو فِی الدِّیْنِ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِالْغُلُوِّ فِی الدِّیْنِ ـ

فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو، کہ تم سے پہلے لوگ دین کی حدود پار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے ۔۱۲م

۳۵ـ **عن** محجن بن الأدرع الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّکُمْ لَنْ تُدْرِکُوا هٰذَا الأَمْرَ بِالْمُغَالَبَةِ ـ

فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم اس دین کو غلبہ حاصل کرکے نہیں پاسکوگے ۔۱۲م

(۳) دین میں آسانی بہتر ہے

۳۶ـ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی

۳۴ـ السنن لابن ماجه ، ۲۲۴/۲ ☆ السنن للنسائی ، کتاب الحج ، ۴۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱۵/۱، ۳۴۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ، ۱۲/۳
نصب الرایة للزیلعی ۷۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۴۷ ، ۳۵/۳
التمهید لابن عبد البر، ۱۹۶/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۹۳۴۷
المستدرك للحاکم، المناسك، ۶۳۸/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۴/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۱/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۲/۱
الدرالمنثور للسیوطی، ۲۲۵/۱ ☆ السنة لابن ابی عاصم ، ۴۶/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۶/۱۲ ☆ موارد الظمئان للهیثمی، ۱۰۱۱
۳۵ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲۷/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۴۴ ، ۳۵/۳
شعب الایمان للبیهقی، ۴۱۶/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۵۳/۱
۳۶ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۰/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۰/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۹۴/۱ ☆ جامع العلم لابن عبد البر، ۲۱/۱
الفقیه و المتفقه للخطیب، ۲۲/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۰۷/۲
التفسیر للقرطبی، ۹۹/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۵۲ ، ۳۶/۳

الله تعالیٰ علیه وسلم : خير دينكم أيسره ۔　　فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا بہتر دین وہ ہے جس میں آسانی ہو۔

۳۷ ۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِيَّاكُمْ وَ التَّعَمُّقَ فِي الدِّيْنِ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَهٗ سَهْلاً فَخُذُوْا مِنْهُ مَا تُطِيْقُوْنَهٗ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ يُحِبُّ مَا دَامَ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ وَ إِنْ كَانَ يَسِيْراً ۔　　فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں زیادہ باریکیاں نکالنے سے بچو کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو آسان بنایا ہے۔ لہذا جسکی طاقت ہو وہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس نیک عمل کو محبوب رکھتا ہے جس میں مداومت ہو اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہو۔ ۱۲م

و فى الباب عن أنس رضى الله تعالىٰ عنه

(۴) آسانی پیدا کرو دشواری نہیں

۳۸ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَ لَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ۔　　فتاوری رضویہ ۲/ ۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ تمہیں آسانی کیلئے بھیجا گیا ہے، دشواری کیلئے نہیں۔ ۱۲م

---

۳۷ ۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۱۷۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۵۳۴۸، ۳/ ۳۵

۳۸ ۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الوضوء، ۱/ ۳۵ ☆ السنن لابى داؤد ، الطهارة، ۱/ ۵۴
الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/ ۲۱ ☆ السنن للنسائى، الطهارة، ۱/ ۹
المسند لاحمدبن حنبل، ۲۸۲ ، ۲/ ۲۳۹ ☆ المسند للحميدى، ۹۳۸
السنن الكبرى للبيهقى، ۲/ ۴۲۸ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱/ ۳۲۳
التمهيد لابن عبد البر ، ۱/ ۳۱۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳/ ۴۱۷
الشفا للقاضى عياض، ۲/ ۴۹۷ ☆ كنز العمال لعلى المتقى ، ۴۹۳۶، ۲/ ۶۲۸
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/ ۱۵۵ ☆

(۵) حضور آسان دین لائے

۳۹۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَ مَنْ خَالَفَ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ مِنِّى ۔

فتاوی رضویہ۲/۱۴۲

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نرمی والا دین لیکر مبعوث کیا گیا ،تو جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں ۔۱۲م

(۶) اللہ تعالیٰ کو دین حنیف پسند ہے

۴۰ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحَبُّ الْأَدْيَانِ إِلَى اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُالسَّمْحَةُ۔

فتاوی رضویہ۲/ ۱۱۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کونرمی والا دین حنیف پسند ہے۔

(۷) حق کوکوئی چیز باطل نہیں کرتی

۴۱۔ **عن** أبی العوام البصری قال : قال أمیر المؤمنین عمر الفاروق رضی

۳۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۶/۵ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱۲۸/۱
التفسیر للقرطبی، ۱۹/ ۳۹ ☆ الاتحافات السنیة، ۱۸۴/۹
التفسیر لابن کثیر ، ۳۱۲/۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۰۹/۷
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۵۱/۱ ☆ تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ۲۸۹
۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، الایمان ، ۱۰/۱ ☆ السنن للنسائی، الایمان ، ۲۳۳/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۹۳/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۴۰/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴۷/۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۸۴/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲/۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۸ ☆
۴۱۔ السنن للدار قطنی، ۵۱۲/۲ ☆

الله تعالیٰ عنه : إنَّ الْحَقَّ قَدِیْمٌ لَا یُبْطِلُ الْحَقَّ شَیْءٌ، مُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَیْرٌ مِّنَ التَّمَادِّیْ فِی الْبَاطِلِ۔ فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

حضرت ابوالعوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حق قدیم ہے، حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی، حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔

یہ فرمان حضرت امیر المؤمنین نے اپنے قاضی ابوموسی اشعری کو ارسال فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(۸) اسلام غالب رہتا ہے

۴۲۔ **عن** عائذ بن عمر المزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلإِسْلَامُ یَعْلُو وَ لا یُعْلیٰ ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تکفیر اہل قبلہ واصحاب کلمہ طیبہ میں جرأت وجسارت محض جہالت بلکہ سخت آفت جس میں وبال عظیم ونکال کا صریح اندیشہ۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

فرض قطعی ہے کہ اہل کلمہ کے قول وفعل کو اگر چہ بظاہر کیسا ہی شنیع وفضیح ہو حتی الامکان کفر سے بچائیں، اگر کوئی ضعیف سی ضعیف، نحیف سی نحیف تاویل پیدا ہو جسکی رو سے حکم اسلام نکل سکتا ہو تو اسی کی طرف جائیں اور اسکے سوا اگر ہزار احتمال جانب کفر جاتے ہوں خیال میں نہ لائیں۔ احتمال اسلام چھوڑ کر احتمالات کفر کی جانب جانے والے اسلام کو مغلوب اور کفر کو غالب کرتے ہیں۔ والعیاذ بالله رب العالمین ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

۴۲۔ السنن للدار قطنی، ۲/۳۹۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶/۲۰۵
فتح الباری للعسقلانی، ۳/۲۱۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۲۱۲
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۳/۲۱۸ ☆ تلخیص الحبیر للعسقلانی، ۴/۱۲۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۸۳

(۹) اسلام میں ضرر کی تعلیم نہیں

٤٣ ۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم:لَا ضَرَرَوَ لَا ضِرَارَ فِی الإِسُلَامِ ۔ **فتاوی رضویہ۹/۱۳۰**

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا اسلام میں سختی اور تکلیف پہونچانے کی اجازت نہیں۔۱۲م

و فی الباب عن عبد الله بن عباس و عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنهما۔

(۱۰) اسلام تمام گناہوں کومٹا دیتا ہے

٤٤۔ **عن** عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم: إِنَّ الإِسُلَامَ یَهُدِمُ مَا کَانَ قَبُلَهٗ ۔ **جدالممتار ۲/۱۷۰**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اسلام پہلے کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔۱۲م

(۱۱) ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

٤٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

٤٣۔ السنن لابن ماجه ، ۲/ ۱۷۰ ☆ حلیة الأولیاء لأبی نعیم، ۹/۷٦
نصب الرایة للزیلعی، ٤/۳۸٤ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳/٤۱۱
کنز العمال لعلی المتقی ، ۹٤۹۸، ٤/٥۹، المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۱۳
المستدرك للحاکم ، ۲/٦٦ ☆

٤٤۔ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ۱/۷٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۹۸
الدرالمنثور للسیوطی، ۱/۲۱۰ ☆ المسند لابی عوانة ۱/۷۰

٤٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز ، ۱/۱۸۱ ☆ الجامع للترمذی، القدر ، ۲/۳٦
الصحیح لمسلم ،القدر، ۲/۲۳٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۳۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۲۱۸ ☆ جامع مسانید ابی حنیفة ۱/۱۸۸
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۲/۲۱۸ ☆ مسند ابی حنیفة، ٦
الدرا لمنثور للسیوطی، ٥/۱٥٥ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹/۲۲۸

علیه وسلم : كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّولَدُ عَلیٰ الْفِطْرَةِ ۔ فتاوی رضویہ ۷/ ۵۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے۔۱۲م

(۱۲) غیب پر ایمان قوی ہے

٤٦ ـ **عن** عبد الرحمن بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ذَكَرُوا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِيْمَانَهُم قَالَ:فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:إِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ كَانَ بَيّناً لِّمَن رَّآهُ وَ الَّذِىْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا آمَنَ مُؤمِنٌ أَفْضَلَ مِنْ إِيْمَانٍ بِغَيْبٍ ثُمَّ قَرَأَ "الٓمٓ ۰ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ" إِلیٰ قَوْلِهٖ تَعَالیٰ يُؤمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور انکے ایمان کا تذکرہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور انکا لایا ہوا دین ان لوگوں کیلئے بالکل واضح تھا جنہوں نے حضور کو دیکھا۔قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں سب سے افضل واقوی ایمان بالغیب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیات کریمہ تلاوت کیں۔الٓمٓ ۰ ذلك الكتاب لا ريب فيه إلى قوله تعالىٰ يؤمنون بالغيب۔ مالی الجیب ص۶۴

(۱۳) فضیلت کا مدار ایمان وعمل ہیں

٤٧ ـ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه إن رسول الله صلى الله تعالىٰ

---

٤٥ التفسير للقرطبى، ٥/ ٣٩٥ ☆ المؤطا لمالك، ٢٤١
تاريخ اصفهان لابى نعيم ٢/٢٢٦ ☆ التفسير لابن كثير ، ٢/٢٦٨
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٣٩٦ ☆ المسند للحميدى ، ١١١٣
٤٦ ـ المستدرك للحاكم ، تفسير ، ٢/٢٨٦ ☆
٤٧ ـ المسند لاحمد بن حنبل ٤/ ١٤٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٧/٢٩٥
مجمع الزوائد للهيثمى، ٨/٨٣ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٦٣٠٠
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٣/٦١٢ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٤٥١
كنز العمال للمتقى، ١٣٠٠ ، ١/٢٦٠ ☆

عليه و سلم قال : إِنَّ أَنُسَابَكُمُ هٰذِهِ لَيُسَتُ بِسِبَابٍ عَلىٰ أَحدٍ، وَ إِنَّمَا أَنُتُمُ آدَمُ كَطَفِّ الصَّاعِ أَنُ تَمُلَؤهُ ، لَيُسَ لِأَحَدٍ فَضُلٌ عَلىٰ أَحَدٍ اِلّا بِالدِّيُنِ أَوُ عَمَلٍ صَالِحٍ ـ

الزلال الانقی ۱۹۰

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارا یہ نسب کسی کیلئے گالی نہیں، تم تو آدم کی اولاد ہو پیمانے کی طرح جو بالکل ہموار کر کے بھرا گیا۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں مگر دین یا عمل صالح کے سبب۔

(۱۴) سواد اعظم کی پیروی کرو

۴۸ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم:لَا يَجُمَعُ اللّٰهُ هٰذِهِ الأُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَداً وَ قَالَ : يَدُ اللّٰهِ عَلَى الُجَمَاعَةِ ،فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الأَعُظَمَ، فَإِنَّهٗ مَنُ شَذَّ شَذَّ فِى النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائیگا۔ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے۔ لہذا مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کرو، جو اس سے جدا ہوا وہ جہنم میں جدا ہوا۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۶

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مقلد ہے۔ غیر مقلدین نہایت قلیل ہیں، **حجة الله البالغه** میں صاف لکھا ہے۔ کہ ان چار مذہب کی تقلید درست ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اگر کوئی اسکا مخالف ہے بھی تو ایسا کہ وہ کسی گنتی شمار میں نہیں۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۶

(۱۵) ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی

۴۹ ـ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قا ل

---

۴۸ ـ المستدرك للحاكم ، ۱/۱۱۵ ☆

۴۹ ـ الجامع الصحيح للبخارى، كتاب فرض الخمس ، ۱/۴۳۹

السنن لابى داؤد ، كتاب الجهاد، باب فى دوام الجهاد، ۱/۳۳۶

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنُ أُمَّتِیُ ظَاهِرِیُنَ عَلَی الُحَقِّ لَایَضُرُّهُمُ مَنُ خَذَلَهُمُ وَ لَا مَنُ خَالَفَهُمُ حَتی یَاتِیَ أَمُرُ اللّٰهِ وَ هُمُ عَلیٰ ذٰلِكَ ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۶۳

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، انکو وہ لوگ نقصان نہیں پہونچاسکیں گے جو رسوا کرنا چاہیں گے، اور نہ کسی کی مخالفت سے کوئی فرق پڑے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) کی نشانیاں پوری ہوجائیں گی اور وہ اس پر قائم رہیں گے ۱۲ام

(۱۶) غنی کے سامنے انکساری نقصان دین کا سبب

۵۰۔ **عن** بعض الصحابة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :مَنُ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ لِاجَلِ غِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِيُنِهٖ ۔ ذیل المدعا ۱۴

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غنی کیلئے اس کے غنا کے سبب تواضع کرے اسکا دوتہائی دین چلا جاتا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وجہ یہ ہے کہ مال دنیا کیلئے تواضع رو بخدا نہیں۔ یہ حرام ہوئی اور یہی تواضع لغیر اللہ ہے، اور علم دین کیلئے تواضع رو بخدا ہے، اسکا حکم آیا اور یہ عین تواضع للہ ہے۔ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ اسی کو بھول کر وہابیہ اور مشرکین افراط وتفریط میں پڑے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین ۔ ذیل المدعا ص ۱۴

			☆		
۴۹ الصحيح لمسلم ،	الامارة ،	۱۴۳/۲	☆	تاريخ دمشق لابن عساكر،	۶۵/۱
الجامع للترمذى،	الفتن ،	۴۲/۲	☆	السنن لابن ماجه ، المقدمة ،	۲/۱
الجامع الصغير للسيوطى،		۵۷۹/۲	☆	المسند لاحمد بن حنبل ،	۱۰۴/۴
مجمع الزوائد للهيثمى،		۲۸۷/۲	☆	كنز العمال للمتقى،، ۳۴۵۰۱،	۱۶۵/۱۲
الشفا للقاضى،		۶۵۵/۱	☆	المستدرك للحاكم ، الفتن ،	۵۵۰/۴
السلسلة الصحيحة للالبانى،		۲۷۰	☆		
۵۰۔ الدر المنثور للسيوطى،		۱۵۷	☆	كشف الخفاء للعجلونى،	۳۳۴/۲
الاسرار المرفوعة للقارى ،		۳۳۹	☆	تذكرة الموضوعات للفتنى،	۱۷۵

۴۔سنت کی اہمیت

(۱)سنت رسول کولازم جانو

۵۱۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئاً عَلىٰ أَرِيْكَتِهٖ يَاتِيْهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهِيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ:لَا أَدْرِىْ مَا وَجَدْ نَا فِى كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

فتاوی رضویہ۹/۱۱۹

حضرت ابو ارفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:تم میں سے کسی کونہ پاؤں مسہری پر تکیہ لگا کر یہ کہتے ہوئے حالانکہ اسکے پاس میرے احکام میں سے جس کا میں نے حکم دیا،یا جس سے میں نے منع کیا کوئی حکم پہونچے اوروہ کہہ دے کہ ہم نہیں جانتے،جوقرآن کریم میں پائینگے ہم اسکی پیروی کریں گے۔۱۲م

۵۲۔ **عن** المقداد بن معدی کرب الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَلَااِنِّى أُوْ تِيْتُ الْكِتَابَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ ـأَلَا يُوْشَكُ رَجُلٌ يَنْثَنِى شَبْعَاناً عَلىٰ اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحَلُّوْهُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ ، اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَ هْلِى وَ لَا كُلُّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، اَلَا وَ لَا لُقْطَةٌ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ اِلّا أَنْ يَّسْتَغْنِىَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوْهُمْ، فَاِنْ لَمْ يَقْرُوْهُمْ فَلَهُمْ أَنْ يُعَقِّبُوْهُمْ

۵۱۔ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/۹۱ ☆ السنن لابی داؤد ، السنة ، ۲/۶۳۵
السنن لابن ماجه ، المقدمة، ۱/۳ ☆ المسند للشافعی، ۱۵۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۶۷ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۲۰۹
المسند للحمیدی، ۵۵۱ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۱/۱۵۱
دلائل النبوة للبیهقی، ۱/۲۴ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱/۱۰۸
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۷ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱/۲۰۱
كنز االعمال لعلی المتقی، ۸۷۹، ۱/۱۷۴ ☆ جامع العلم لابن عبد البر، ۲/۱۸۹
المعجم الكبیر للطبرانی، ۱/۲۹۵ ☆
۵۲۔ السنن لابی داؤد ، السنة ، ۲/۶۳۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۱۳۱
التمهید لابن عبد البر ، ۱/۱۵۰ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۴۷۱
الفقیه و المتفقه للخطیب، ۱/۸۹ ☆ الشریعة للآجری، ۱/۵۱

وَ زَادَ بَعضٌ۔ وَ اِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰہُ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت مقداد بن معدی کرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک مجھے قرآن کریم دیا گیا اور اسکے مثل بھی (یعنی حدیث شریف) خبردار! قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسہری پر تکیہ لگا کر کہے: صرف قرآن کو تھام لو، اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا حرام فرمایا ہوا، دیکھو! نہ تمہارے لئے پالتو گدھا حلال ہے اور نہ کیلے والا درندہ جانور، اور نہ ذمی کافر کی گمشدہ چیز۔ ہاں جب اس چیز کا مالک اس سے لا پرواہ ہوجائے، اور سنو! جو کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو ان پر اسکی مہمانی لازم ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی مقداران سے وصول کرے۔۱۲م

۵۳۔ **عن** العرباض بن سارية رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَيَحسِبُ أَحدُكُم مُتَّكِئاً عَلىَ أَرِيكَتِهِ بِظَنٍّ أَنَّ اللّٰهَ لَم يُحَرِّمُ شَيئاً إِلّا مَا فِي هٰذَا الْقُرآنِ۔ أَلَا إِنِّي وَ اللّٰهِ قَدأَمَرتُ وَوَعَظتُ وَ نَهِيتُ عَنُ أَشيَاءَ اِنَّهَا كَمَثلِ الْقُرآ نِ أَوأَكثَرَ۔　　فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بس یہ ہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں، سن لو! خدا کی قسم! میں نے حکم دئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔

۵۴۔ **عن** علقمة عن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشُمَاتِ الْمُوتَشِمَاتِ وَ الْمُتَنمصَاتِ وَ الْمُتفَلِّجَاتِ لِلْحُسنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذَلِك

۵۳۔ السنن لابی داؤد ، السنة ، ۲/۴۳۲ ☆

۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، التفسیر ، /۷۲۵ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس، ۲/۲۰۴

الجامع للترمذی، الادب ، ۱/۲۰۸ ☆ السنن لابن ماجه ، النکاح ، ۱/۱۴۴

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۴۳۴ ☆ السنن للنسائی، الزینة ، ۲/۲۳۸

السنن لابی داؤد ، الترجل، ۲/۵۷۴ ☆

اِمرأ ةً من بنی أسد یقال لها أُم یعقوب فجاء ت فقالت :اِنه بلغنی أنك لعنت كيت و كيت فقال: و ما لی لا ألعن من لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و من هو فی کتاب الله فقالت : لقد قرأت ما بین اللوحین فما وجدت فیه ما تقول، قال: لئن کنت قرأتیه لقد وجدتیه ، أما قرأت "وَ مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" قالت :بلی ، قال : فاِنه قد نهی عنه ، قالت : فاِنی أری أهلك یفعلونه ، قال : فاذهبی و انظری ، فذهبت و نظرت فلم ترمن حاجتها شیئا فقال: لو کانت کذلك ماجا معتها ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۲۲/۹

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت بدن گودنیوالیوں اور گدوانے والیوں پر، منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کیلئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔ یہ سن کر ایک بی بی اسدیہ جنکی کنیت ام یعقوب تھی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں، عرض کی: میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔ ان بی بی نے کہا: میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اسکا ذکر نہ پایا۔ فرمایا: تم نے قرآن پڑھا ہوتا تو یہ آیت ضرور پڑھی ہوتی۔ کیا تم نے نہ پڑھا کہ ''جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں، تو آپ نے فرمایا: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ کہنے لگیں: میں نے تو آپ کی اہلیہ کو بھی اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ فرمایا: جاؤ، اور دیکھو۔ وہ گئیں اور دیکھا تو انکے مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرتیں تو میں کبھی انکو اپنے پاس نہ رکھتا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر حدیث دیکھے! کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب ہے۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں، کبار تابعین وثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام نہیں، اور حافظ الشان نے فرمایا: صحابیہ معلوم ہوتی ہیں ۔بہر حال انکی فضیلت وصلاح قبول حق پر باعث ہوئی۔ سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اس حدیث کو

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں ۔ ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہیئے ۔

ع　　دلا مردانگی زیں زن بیاموز

ولکن الهداية لن تنالا ۔ بلا فضل من المولی تعالیٰ

ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظّمہ میں فرمایا:
مجھ سے جو چاہو پوچھو! میں قرآن سے جواب دونگا۔ کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم ـ مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا
اللہ عزوجل نے تو فرمایا: کہ ارشاد رسول پر عمل کرو۔

وحدثنا سفيان بن عيينة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي بن خراش عن حذيفة بن اليمان عن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال: اِقْتَدَوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِی أَبِی بَكْرٍ وَّ عُمَرَ ـ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہونچی کہ حضور نے فرمایا: ان دو کی پیروی کر جو میرے جانشین ہونگے ،ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ’’ و حدثنا سفيان بن مسعر بن كدام عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه أنه أمر بقتل المحرم الزنبور ـ
یعنی ہمیں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہونچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔ ذكره الامام السيوطی فی الاتقان ـ

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۲

۵۵ـ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِی فَلَيْسَ مِنِّی ـ
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۳۵

۵۵ـ السنن لابن ماجه ، 　النكاح ، 　　۱/ ۱۳٤ ☆

۵۶۔ **عن** أبی أيوب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَيسَ مِنِّی ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ خَالَفَ سُنَّتِی فَلَيسَ مِنِّی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۳۵

۵۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ؛. قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :مَنْ أخَذَ بِسُنَّتِی فَهُوَ مِنِّی وَ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَيْسَ مِنِّی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۳۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

۵۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب النكاح ، ۲ / ۷۵۸
الصحيح لمسلم ، كتاب النكاح، ۱/۴۴۹
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۵۸ ☆ السنن للنسائی، النكاح ، ۲/۸
المسند للدارمی، ۲/۱۳۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ، ۷/۷۷
الدر المنثور للسيوطی، ۲/۱۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۷/۷
اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۵۴ ☆ التفسير للقرطبی، ۲/۱۹
الشفا للقاضی، ۲/۳۷ ☆ الترغيب والترهيب ، ۱/۸۷
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۱۰۴ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ۱/۹۹
مشكل الآثار للطحاوی ، ۲/۱۳۶ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۳/۳۳۰
حلية الاولياء لابی نعيم ، ۳/۲۲۸ ☆ التفسير لابن كثير، ۳/۱۶۰
۵۷۔ تاريخ بغداد ، للخطيب، ۷/۲۰۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ، ۹/۱۸۵
۵۸۔ كنز العمال للمتقی، ، ۹۳۴، ۱ / ۱۸۴ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲/۳۰۷
التفسير لابن كثير ، ۳/۱۶۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۰۹

۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ لِکُلِّ عَمَلٍ شَرَّةٌ وَ لِکُلِّ شَرَّةٍ فَتُرَةٌ، فَمَنُ کَانَتُ فَتُرَتُهٗ اِلیٰ سُنَّتِی فَقَدِ اهُتَدٰی، وَ مَنُ کَانَتُ اِلیٰ غَیرِ ذٰلِکَ فَقَدُ هَلَکَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرعمل کیلئے ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کا ایک فتور، تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے ۔اور جو سنت چھوڑ کر دوسری طرف جائے ہلاک ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹

(۲) خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے

۶۰۔ **عن** العرباض بن سارية رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :عَلَیُکُم بِسُنَّتِی وَ سُنَّةِ الُخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیُنَ وَ عَضُّوُا عَلَیُهَا بِالنَّوَاجِذِ۔ فتاوی رضویہ ۶۷۲/۵

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے، اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ ۱۲م

(۳) احیائے سنت پر اجر

۶۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنُ اَحیَا سُنَّتِی فَقَدُ أحَبَّنِی وَ مَنُ أحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الُجَنَّةِ ۔

۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸۸/۲ ☆ مشکل الآثار للطحای، ۸۹/۲
موارد الظمئان للهیثمی، ۶۵۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۶
۶۰۔ الجامع للترمذی، ابواب العلم ، ۹۲/۲ ☆ السنن لابی داؤد، السنة ، ۶۳۵/۲
الستدرك للحاکم ، کتاب الایمان ، ۹۷/۱ ☆ السنن لا بن ماجه، المقدمه ، ۵/۱
التفسیر للبغوی، ۲۰۶/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۴۶/۱۸
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۹۰/۴ ☆ نصب الرایة للزیعلی، ۱۲۶/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۴۱۸/۳ ☆ الشفا للقاضی، ۲۴/۲
۶۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۱۸۸/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۳۳ ، ۱۸۴/۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت کی بیشک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

٦٢ ۔ **عن** بلال رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنۡ أَحۡیَا سُنَّةً مِنۡ سُنَّتِی قَدۡ أُمِیۡتَتۡ بَعۡدِی فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الۡأُجۡرِ مِثۡلَ أُجُوۡرِ مَنۡ عَمِلَ بِهَا مِنۡ غَیۡرِأنۡ یَنۡقُصَ مِنۡ أُجُوۡرِهِمۡ شَیۡئاً ۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے بعد میری مردہ سنت کو زندہ کیا تو اسکو عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور عمل کرنیوالوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔۱۲م

٦٣ ۔ **عن** عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنۡ أَحۡیَا سُنَّةً مِنۡ سُنَّتِی فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ کَانَ لَهٗ مِثۡلُ أَجۡرِ مَنۡ عَمِلَ بِهَا لَا یُنۡقَصُ مِنۡ أُجُوۡرِهِمۡ شَیۡئاً، وَ مَنِ ابۡتَدَعَ بِدۡعَةً فَعَمِلَ بِهَا کَانَ عَلَیۡهِ وِزۡرُ مَنۡ عَمِلَ بِهَا لَا یُنۡقَصُ مِنۡ أَوۡزَارِ مَنۡ عَمِلَ بِهَا شَیۡئاً۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا پھر لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا، اوران لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔اور جس نے خلاف سنت ناپسندیدہ راستہ ایجاد کیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کر کے گنہگار ہوں گے سب کے گناہ اس پر اور انکے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔۱۲م

٦٤ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله

---

٦٢ ۔ الجامع للترمذی، العلم ، ۹۲/۲، ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱۵/ ۹۱
مشکوة المصابیح، الاعتصام بالکتاب و السنة، ۱۸٤/۱
٦٣ ۔ السنن لابن ماجه المقدمة ، ۱۹/۱ ☆
٦٤ ۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۸۰/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۲/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِی عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِی فَلَهٗ أجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۹۳

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنت کی جائے گی جو مردہ ہوگئی ہو، اور سنت مردہ جبھی ہوگی کہ اسکے خلاف رواج پڑ جائے۔ احیاء سنت علماء کا تو خاص فرض منصبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہوا سکے لئے حکم عام ہے۔ ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی مساجد میں اس سنت (اذان بیرون مسجد) کو زندہ کریں اور سو سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ اس پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے۔ یوں ہوتو کوئی سنت زندہ ہی نہ کرسکیں گے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی سنتیں زندہ فرمائیں۔ اس پر انکی مدح ہوئی نہ کہ الٹا اعتراض۔ کہ تم سے پہلے تو صحابہ و تابعین تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۴) چار چیزیں سنت سے ہیں

٦٥ ۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :أَرْبَعٌ مِن سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ ، اَلْخِتَانُ وَ التَّعَطُّرُ وَ النِّکَاحُ وَ السِّوَاكُ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۲٦

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انبیاء کرام کی سنت ہیں۔ ختنہ، خوشبو کا استعمال، نکاح، اور مسواک۔ ۱۲م

---

٦٥ ۔ الجامع للترمذی، النکاح، ۱۲۸/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤۲۱/٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ٦۲/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/٤
شرح السنة للبغوی، ٥/۹ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٦٦/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸/۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱٦٦/۱

(۵) اہل سنت حق پر ہیں

٦٦ـ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سَیَأتِی عَلیٰ اُمَّتِی مَا أتیٰ عَلیٰ بَنِی اِسْرَائِیْلَ مِثْلاً بِمِثْلٍ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، وَ اِنَّهُمْ تَفَرَّقُوا عَلیٰ اِثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً، کُلُّهَا فِی النَّارِ غَیْرُ وَاحِدَةٍ ، فَقِیْلَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!وَ مَا تِلْكَ الْوَاحِدَةُ ، قَالَ : مَا نَحْنُ عَلَیْهِ الْیَوْمَ وَ أَصْحَابِی ـ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے عنقریب وہی حالات ہونگے جو بنی اسرائیل کے گذرے۔ وہ تو بہتر جماعتوں میں تقسیم ہوگئے تھے اور عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سب جہنمی ہوں گے ایک کے سوا، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ ایک فرقہ کون ہوگا؟ فرمایا: جس طریقے پر آج میں اور میرے صحابہ چل رہے ہیں وہ اسی پر گامزن ہوگا۔ ۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس پہچان کی رو سے بھی غیر مقلدین اہل حق سے نہیں کہ اجماع، قیاس اور تقلید کا اثبات جو طریقہ صحابہ کرام کا تھا یہ اس سے منکر ہیں۔　　اظہار الحق الجلی ص ۴

٦٦ـ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ٤/١٨١ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠٥٧ ، ١/٢١٠
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/٣٣٢ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ١٣/٣١٠
مجمع الزوائد للھیثمی، ١/١٨٩ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ٥٠٢
اتحاف السادة للزبیدی، ٨/١٤٠ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ١٦١
تذکرة الموضوعات للفتنی، ١٥ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ١/١٢٨
المستدر للحاکم ، ٤/٤٣٠ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ٤/٢٩١
مسند الربیع بن حبیب، ١/١٣ ☆ شرف اصحاب الحدیث للخطیب، ٤٠

۵۔ بدعت

(۱) بدعت وضلالت

٦٧۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَن دَعَا اِلیٰ ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیۡهِ مِنَ الۡاِثۡمِ مِثۡلَ آثَامِ مَنۡ تَبِعَهٗ لَا یُنۡقَصُ ذٰلِكَ مِنۡ آثَامِهِمۡ شَیۡئاً ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی امر ضلالت کی طرف بلائے تو جتنے اسکے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۱۳/۹

(۲) بدعت کی مذمت

٦٨۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَقۡبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدۡعَةٍ صَلٰوةً وَ لَا صَوۡماً وَ لَا صَدَقَةً وَ لَا حَجّاً وَ لَا عُمۡرَةً وَ لَا جِهَاداً وَ لَا صَرۡفاً وَ لَا عَدۡلًا، یَخۡرُجُ مِنۡ الۡاِسۡلَامِ کَمَا تَخۡرُجُ الشَّعۡرَةُ مِنَ الۡعَجِیۡنِ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کی نہ نماز قبول فرماتا ہے اور نہ روزہ، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ فرض، نہ نفل۔ بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

فتاوی رضویہ ۲۹۳/۴

٦٧۔ الصحیح لمسلم ، العلم ، ٣٤١/٢ ☆ السنن لابن ماجه ، المقدمة ، ١٩/١
الجامع للترمذی، العلم ، ٩٢/٢ ☆ السنن لابی داؤد ، السنة ، ٦٣٥/٢
المسندلاحمد بن حنبل ، ٣٩٧/٢ ☆ السنة لابن ابی عاصم ، ٥٢/١
٦٨۔ السنن لابن ماجه ، المقدمة ، ٦/١ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٨٧/١
کنز العمال للمتقی، ١١٠٨ ، ٢٢٠/١

(۳) بدعت کی دو قسمیں حسنہ اور سیئہ

٦٩ ـ **عن** أبی حجیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَن سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عَمِلَ بِها بَعُدَهٗ کَانَ لَهٗ أجرُهٗ مِثْلَ أجُورِهِمُ مِنُ غَیُرِ أنُ یَنُقُصَ مِنُ أجُورِهِمُ شَیْئاً، وَمَنُ سَنَّ سُنَّةً سَیِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعُدَهٗ کَانَ عَلَیُهِ وِ زُرُهٗ مِثْلَ أوُزَارِهِمُ مِن غَیُرِ أنُ یَنُقُصُ مِن أوُزَارِهِمُ شَیُئاً ـ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھا طریقہ ایجاد کیا کہ اسکے بعد لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے تو سب عمل کرنیوالوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے برا طریقہ نکالا کہ لوگ اس کے بعد اس روش پر چلے تو سب کا گناہ اسکے سر ہوگا جبکہ انکے گناہوں سے کچھ کم نہ ہوگا۔۱۲م

(۴) اچھی بات بدعت حسنہ اور جمع قرآن

۷۰ ـ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال : أرسل اِلیّ أبو بکر مقتل أهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال أبو بکر: اِن عمر أتانی فقال : اِن القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن و اِنی أخشی أن استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیر من القرآن، و اِنی أری أن تامر بجمع القرآن ، قلت لعمر: کیف تفعل شیئا لم یفعله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قال عمر: هذا و الله خیر! فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح الله صدری لذلك، و رأیت فی ذلك الذی رأی عمر، قال زید : قال أبو بکر: اِنك رجل شاب عاقل لانتهمك و قد کنت تکتب الوحی لرسول الله فتتبع القرآن فأجمعه فوالله لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان أثقل علی مما أمرنی به من جمع القرآن ، قلت: کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قال : هو والله خیر، فلم یزل أبو بکر یراجعنی حتی شرح الله صدری للذی شرح له صدر أبی بکر و عمر فتتبعت القرآن أجمعه من العسب واللخاف و صدور الرجال حتی وجدت آخر سورة

---

٦٩ ـ السنن لابن ماجه ، المقدمة ، ۱۹/۱
۷۰ ـ الجامع الصحیح للبخاری، فضائل القرآن ، ۷٤٥/۱

التوبةمع أبی خزیمة الأنصاری لم أجدها مع أحد غیر ہ" لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ " حتی خاتمة برآء ة ، فکانت الصحف عند أبی بکر حتی توفاہ اللہ ثم عند عمر حیاته ثم عند حفصة بنت عمر ۔

فتاوی رضویہ ۱۲/ ۸۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یمامہ والوں سے جنگ کے ایام میں مجھے امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا۔اس وقت سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انکے ساتھ تھے۔فرمایا: حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہوگئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ مختلف مقامات پر قاریوں کے شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا ۔لہذا میری رائے ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم صادر فرمادیں۔میں نے ان سے کہا: میں وہ کام کیسے کروں جسکو خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے اس پر کہا: خدا کی قسم! کام تو پھر بھی اچھا ہے۔چنانچہ حضرت عمر مجھ سے اس بارے میں بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کیلئے میرا سینہ کھولدیا اور میں حضرت عمر کی رائے سے متفق ہوگیا۔حضرت زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا: تم نوجوان آدمی ہو اور صاحب عقل و دانش بھی نیز تمہاری قرآن فہمی کے بارے میں مجھے پورا اعتماد ہے۔اور تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہے ہو۔لہذا مکمل کوشش کے ساتھ قرآن کریم جمع کردو۔خدا کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اسے اس کام سے زیادہ بھاری نہ سمجھتا۔میں عرض کرنے لگا: آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔آپنے فرمایا: خدا کی قسم! پھر بھی یہ کام تو اچھا ہے، پھر برابر حضرت صدیق اکبر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کیلئے کھولدیا تھا۔چنانچہ میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کرکے جمع کیا یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی ۔یعنی" لقدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ

مَاعَنِتُّمْ اَلْاٰیَہ‘‘ پھر یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس پھر حضرت حفصہ بنت عمر کی تحویل میں رہا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ یہ نئی بات نکالنے کی اجازت نہ ہوتا تو پچھلے (آئندہ) زمانہ میں ہوگا، ہم صحابہ ہیں، ہمارا زمانہ تو خیر القرون ہے، بلکہ یہ جواب فرمایا کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا پر وہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے، پس کیونکر ممنوع ہوسکتا ہے۔ اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق حضرات صحابہ جمع ہوا۔ اب غضب کی بات ہے کہ ان حضرات کو سودا اچھلے اور جو بات کہ صحابہ کرام میں طے ہوچکی پھر اکھیڑیں۔ جو ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا تم صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے محبت و تعظیم میں زیادہ ہو۔ کہ جو کچھ انہوں نے نہ کیا تم کرتے ہو۔ لطف یہ ہے کہ بعینہ وہی اعتراض اگر قابل تسلیم ہو تو تبع تابعین پر باعتبار تابعین اور تابعین پر باعتبار صحابہ اور صحابہ پر باعتبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارد۔ مثلا جس فعل کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین کسی نے نہ کیا اور تبع تابعین کے زمانہ میں پیدا ہوا، تو تم اسے بدعت نہیں کہتے۔ ہم کہتے ہیں اس کام میں بھلائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین ہی کرتے۔ تبع تابعین کیا ان سے زیادہ دین کا اہتمام رکھتے ہیں۔ جو انہوں نے نہ کیا یہ کریں گے۔ اسی طرح تابعین کے زمانہ میں جو کچھ پیدا ہوا اس پر وارد ہوگا کہ بہتر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کیوں نہ کرتے۔ تابعین کچھ ان سے بڑھ کر ٹھہرے۔ علی ہذا القیاس، جو نئی باتیں صحابہ نے کیں انہیں بھی تمہاری طرح کہا جائے گا۔

بزہد و ورع کوش وصدق وصفا
ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ

کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم کو معاذ اللہ انکی خوبی معلوم نہ ہوئی یا صحابہ کو افعال خیر کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ غرض یہ بات ان مدہوشوں نے ایسی کہی جس کی بنا پر عیاذا باللہ، عیاذا باللہ، تمام صحابہ وتابعین بھی بدعتی ٹھہرے جاتے ہیں۔ مگر اصل وہی ہے کہ نہ کرنا اور بات

اور منع کرنا اور چیز۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اگر ایک کام نہ کیا اور اسکو منع بھی نہ فرمایا تو صحابہ پر کون مانع ہے کہ اسے نہ کریں، تو تبع تابعین پر الزام نہیں اور وہ نہ کریں تو ہم پر مضائقہ نہیں۔ بس اتنا ہونا چاہیئے کہ شرع کے نزدیک وہ کام برا نہ ہو۔

عجب لطف کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین کا قطعا نہ کرنا تو حجت نہ ہو اور تبع تابعین کو باوجود ان سب کے نہ کرنے کے اجازت ملی، مگر تبع تابعین میں وہ خوبی ہے کہ جب وہ بھی نہ کریں تو اب پچھلوں کیلئے راستہ بند ہو گیا۔

اس بے عقلی کی کچھ حد بھی ہے۔ اس سے تو اپنے یہاں کے ایک بڑے امام نواب صدیق حسن خاں شوہر ریاست بھوپال ہی کا مذہب اختیار کرلو تو بہت اعتراضوں سے بچو، انہوں نے بے دھڑک فرمادیا: جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا سب بدعت و گمراہی ہے۔ اب چاہے صحابہ کریں خواہ تابعین، کوئی ہو بدعتی ہے، یہاں تک کہ بوجہ تروتج تراویح امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ گمراہ ٹھہرایا۔ اور اعدائے دین کے پیرومرشد عبد اللہ کی روح مقبوح کو بہت خوش کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

مجلس قیام کا انکار کرتے کرتے کہاں تک نوبت پہونچی۔ اللہ تعالی اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔ آمین

امام علامہ احمد بن محمد عسقلانی شارح بخاری مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں:

الفعل یدل علی الجواز و عدم الفعل لا یدل علی المنع ۔

کرنے سے تو جواز سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے سے ممانعت نہیں سمجھی جاتی۔

شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں

نکردن چیزے دیگر است ومنع فرمودن چیزے دیگر

یہ تمہاری جہالت ہے کہ تم نے فعل کے نہ کرنے کو اس فعل سے ممانعت سمجھ رکھا ہے۔

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

حقیقۃ الامر یہ ہے کہ صحابہ وتابعین کو اعلاء کلمۃ اللہ وحفظ بیضۂ اسلام، نشر دین متین، قتل وقہر کافرین، اصلاح بلاد وعباد، اطفائے آتش فساد، اشاعت فرائض وحدود الہیہ، اصلاح ذات البین، محافظت اصول ایمان، حفظ روایت حدیث وغیرہا امور کلیہ مہمہ سے فرصت نہ تھی۔

لہذا یہ امور جزئیہ مستحبہ تو کیا معنی بلکہ تاسیس قواعد واصول، تفریع جزئیات وفروع، تصنیف وتدوین علوم، نظم دلائل حق ردشبہات اہل بدعت وغیرہا امور عظیمہ کی طرف بھی توجہ کامل نہ فرماسکے۔ جب بفضل اللہ تعالیٰ ان کے زور بازو نے دین الہی کی بنیاد مستحکم کردی، اور مشارق ومغارب میں ملت حنفیہ کی جڑ جم گئی، اس وقت ائمہ وعلمائے مابعد نے تخت وبخت سازگار پاکر بیخ وبن جمانے والوں کی ہمت بلند کے قدم لئے، اور باغبان حقیقی کے فضل پر تکیہ کر کے اہم فالاہم کاموں میں مشغول ہوئے۔ اب تو بے خلش صرصر واندیشۂ سموم اور ہی آبیاریاں ہونے لگیں۔

فکر صائب نے زمین تدقیق میں نہریں کھودیں، ذہن رواں نے زلال تحقیق کی ندیاں بہائیں، علماء واولیاء کی آنکھیں ان پاک مبارک نونہالوں کیلئے تھالے بنیں، ہوا خواہان دین وملت کی نسیم انفاس متبرکہ نے عطر باریاں فرمائیں۔ یہاں تک کہ یہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باغ ہرا بھرا پھلا پھولا لہلہایا، اور اسکے بھینے پھولوں، سہانے پتوں نے چشم وکام ودماغ پر عجب ناز سے احسان فرمایا۔ الحمد لله رب العالمين ۔

اب اگر کوئی جاہل اعتراض کرے، یہ کنپھیاں جواب پھوٹیں پہلے کہاں تھیں، یہ پتیاں جواب نکلیں پہلے کیوں نہاں تھیں، یہ پتلی پتلی ڈالیاں جواب جھومتی ہیں نو پیدا ہیں، یہ ننھی ننھی کلیاں جواب مہکتی ہیں تازہ جلوہ نما ہیں، اگر ان میں کوئی خوبی پاتے تو اگلے کیوں چھوڑ جاتے، تو اس کی حماقت پر اس الہی باغ کا ایک ایک پھول قہقہہ لگائے گا کہ او جاہل! اگلوں کو جڑ جمانے کی فکر تھی، وہ فرصت پاتے تو یہ سب کر دکھاتے۔ آخر اس سفاہت کا نتیجہ یہ ہی نکلے گا۔ کہ وہ نادان اس باغ کے پھل پھول سے محروم رہیگا۔

بھلا غور کرنے کی بات ہے۔ ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگی، اسکے چھوٹے چھوٹے بچے بھولے بھالے اندر مکان کے گھر گئے اور لاکھوں روپیہ کا مال واسباب بھی تھا، اس دانشمند نے مال کی طرف مطلق خیال نہ کیا، اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا۔ یہ واقعہ چند بے خرد بھی دیکھ رہے تھے، اتفاقاً ان کے یہاں بھی آگ لگ گئی۔ یہاں نرا مال ہی مال تھا کھڑے ہوئے دیکھتے رہے اور سارا مال خاکستر ہوگیا۔ کسی نے اعتراض کیا، تو بولے: تم احمق ہو، ہم اس حکیم دانشور کو آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں، اسکے گھر آگ لگی تھی تو اس نے مال

کب نکالا تھا جو ہم نکالتے ؟ مگر بے وقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس اولوالعزم حکیم کو بچوں کے بچانے سے فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا، نہ یہ کہ اس نے مال نکالنا برا جانکر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اوندھی سمجھ نہ دے۔ آمین

ہم نے مانا جو کچھ قرون ثلثہ میں تھا سب منع ہے۔ اب ذرا حضرات مانعین اپنی خبر لیں۔ یہ مدرسے جاری کرنا، لوگوں سے چندہ لینا، طلبہ کے لئے مطبع نول کشور سے فیصدی دس روپیہ کمیشن لیکر کتابیں منگانا، بہ تخصیص روز جمعہ بعد نماز جمعہ وعظ کا التزام کرنا، جہاں وعظ کہنے جائیں نذرانہ لینا، دعوتیں اڑانا، مناظروں کے لئے جلسے اور پنچ مقرر کرنا، مخالفین کے رد میں کتابیں چھپوانا لکھوانا، واعظوں کا شہر بشہر گشت لگانا، صحاح کے دو دو ورق پڑھ کر محدثی کی سند لینا، اور انکے سوا ہزاروں باتیں کہ اکابر واصاغر طائفہ میں بلا نکیر رائج ہیں قرون ثلثہ میں کب تھیں؟ ان پیشوایان فرقۂ جدیدہ کا تو ذکر ہی کیا ہے جو دو دو روپے نذرانہ لیکر مسئلوں پر مہر ثبت کریں، مدعی اور مدعی علیہ دونوں کے ہاتھ میں حضرت کا فتوی، حج کو جائیں تو کمشنر دہلی و بمبئی کی چٹھیاں ضرور ہوں۔ کیا یہ باتیں قرون ثلثہ میں تھیں یا تمہارے لئے پروانہ معافی آ گیا کہ جو چاہو کرو، تم پر کچھ مواخذہ نہیں، یا یہ نکتہ چینیاں انہیں باتوں میں ہیں جنہیں تعظیم ومحبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علاقہ ہو، باقی سب حلال وشیر مادر۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔　　فتاوی رضویہ، ۱۲/۸۴تا۸۷

(۵) بدعتی کی تعظیم حرام ہے

۷۱۔ **عن** عبد الله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اَعَانَ عَلیٰ هَدَمِ الْاِسْلَامِ ۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی بیشک اس نے اسلام کو ڈھادینے میں مدد کی۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶

۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲، ۲۱۹/۱ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱۳۰/۱
التفسیر للقرطبی، ۱۳/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴۵/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۱۸/۵ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ۲۱۱

۷۲ ـ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَشیٰ اِلیٰ صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِیُؤَقِّرَہٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلیٰ هَدَمِ الْاِسْلَامِ۔

فتاوی رضویہ ۶/۱۰۴

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کی طرف اسکی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت کی۔

و فی الباب عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها و عن ابراهیم بن میسرة رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا۔

(۶) بدعتی جہنمی کتے ہیں

۷۳ ـ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَهْلُ الْبِدَعِ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ ـ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۲۲۹

(۷) بدعتی بدترین مخلوق ہیں

۷۴ ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَهْلُ الْبِدَعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِیْقَةِ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بد مذہب تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۲۹

۷۲ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ۰ ۲ / ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۲۳، ۱/ ۲۲۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ، ۱/ ۱۸۸ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۶/ ۹۷
اللآلی الصنوعة للسیوطی ۱/ ۱۳۱ ☆
۷۳ـ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۵ ، ۱/ ۲۲۳ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/ ۱۶۳
۷۴ـ حلیه الاولیاء لابی نعیم ، ۸/ ۲۹۱ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲/ ۹۰
کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۵ ، ۱/ ۲۱۸ ☆ میزان الاعتدال ، ۱۳۰

(۸) گمراہ وبدعتی کی عیادت نہ کرو

۷۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ ،وَ مَجُوسُ أُمَّتِي الَّذِيْنَ يَقُولُونَ:لَا قَدَرَ ، اِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَ اِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُ وُ هُمْ ۔

اظہار الحق الجلی ص ۱۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور میری امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو تقدیر کے منکر۔ اگر بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جاؤ اور اگر مر جائیں تو انکے جنازہ پر نہ جاؤ۔۱۲م

(۹) گمراہ اور بدعتی سے قطع تعلق کرو

۷۶۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَابِ رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدْرِ وَ لَا تُفَاتِحُوْهُمْ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کے منکرین کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے کلام کرو۔

اظہار الحق الجلی ص ۱۸

(۱۰) گمراہ اور گمراہ گر کی مجلس سے بچو

۷۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنَأْ عَنْهُ ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَ هُوَ

۷۵۔ المسندلاحمد بن حنبل ، ۸٦/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۵۵۵، ۱۱۸/۱

۷٦۔ السنن لابی داؤد ، السنة ، ٦٤٩/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰/۱

المستدرك للحاكم ، ۸۵/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ٥٦٤ ، ۱۱۹/۱

العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱٤۱/۱ ☆ موارد الظمئان، للهيثمی، ۱۸۲۵

۷۷۔ السنن لابی داؤد ، الملاحم ، ۵۹۳/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۳۱/٤

المستدرك للحاكم ، ۵۳۱/٤ ☆ الكنی و الاسماء للدولابی ، ۱۷۰/۱

يَحْسَبُ أَنَّهٗ مُؤمِنٌ فَيَتبَعُهٗ فَمَا يَبْعَثُ بِه مِنَ الشُّبُهَاتِ ـ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے ۔ کہ خدا کی قسم ! آدمی اسکے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں (یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہونچے گا) وہاں اسکے دھوکوں میں پڑ کر اسکا پیرو ہو جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا دجال اسی ایک دجال اخبث کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے؟ حاشا ! تمام گمراہوں کے داعی منادی سب دجال ہیں، اور سب سے دور بھاگنے کا حکم فرمایا، اور اس میں یہ ہی اندیشہ بتایا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۲

۷۸ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَكُونُ فِي آخِرِالزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَا تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَ لَا آبَاءُ كُمْ ، فَإِيَّاكُمْ وَ إِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَ لَا يَفْتِنُوْنَكُمْ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں جھوٹے فریبی لوگ پیدا ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے ، تو ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۲

۷۹ـ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَا أَبَا ذَرٍ ! تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِيْنِ الْإِنْسِ وَ الْجِنِّ ، قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَلِلْإِنْسِ شَيَاطِيْنُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ـ

۷۸ـ الصحيح لمسلم ، المقدمة ، ۱/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۲۹۰۲٤ ، ۱۰/۱۹٤
مشكل الآثار للطحاوى، ٤/۲۰٤ ☆ مشكوة المصابيح ، ۱٥٤
۷۹ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ٥/۱۷۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۸/۳۱۹
الدرا لمنثور للسيوطى، ۳/۳۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۱٦۰
التفسير لابن كثير، ۳/۳۱۲ ☆

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اللہ کی پناہ چاہو انسانوں اور جنات کے شیطانوں سے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا انسانوں میں سے بھی شیطان ہوتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۰

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے مختصر لفظ فرمائیں اور معانیٔ کثیرہ پر مشتمل ہوں۔ شیطان دو قسم ہیں۔

(۱) شیاطین الجن، کہ ابلیس لعین اور اسکی اولاد ملاعین ہیں۔ اعاذنا الله تعالیٰ والمسلمین من شرهم و شر الشياطين اجمعين۔

اے اللہ! ہم کو اور تمام مسلمانوں کو انکے شر اور تمام شیاطین کے شر سے پناہ دے۔

(۲) شیاطین الانس، کہ کفار و مبتدعین کے داعی و منادی ہیں۔ لعنهم الله و خذلهم الله ابدا و نصرنا عليهم نصرا مؤبدا ۔آمين بجاه سيدالمرسلين صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اجمعين ۔ آمين

ہمارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِي بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔

یونہی ہم نے ہر نبی کا دشمن کیا شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کو، آپس میں ایک دوسرے کے دل میں بناوٹ کی بات ڈالتے ہیں دھوکا دینے کیلئے ائمہ دین فرمایا کرتے: شیطان آدمی شیطان جن سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ آیت کریمہ میں "شیاطین الانس" کی تقدیم بھی اسی طرف مشیر، ایک حدیث پاک میں ہیکہ "جب شیطان وسوسہ ڈالے اتنا کہہ کر الگ ہو جاؤ کہ تو جھوٹا ہے۔" دونوں قسم کے شیطانوں کا علاج فرمادیا۔ شیطان آدمی ہو خواہ جن اسکا قابو اسی وقت تک چلتا ہے جب تک اسکی سنیئے۔ اور تنکا توڑ کر ہاتھ پر رکھدیجئے کہ تو جھوٹا ہے خبیث اپنا سا منہ لیکر رہ جاتا ہے۔

آج کل ہمارے عوام بھائیوں کی سخت جہالت یہ ہے کہ کسی آریہ نے اشتہار دیا کہ

اسلام کے فلاں مضمون کے رد میں فلاں وقت میں لکچر دیا جائیگا۔ یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں۔ کسی پادری نے اعلان کیا کہ نصرانیت کے فلاں مضمون کے ثبوت میں فلاں وقت ندا ہوگی یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں

بھائیو! تم اپنے نفع ونقصان کو زیادہ جانتے ہو، یا تمہارا رب عزوجل اور تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ انکا حکم تو یہ ہے کہ شیطان تمہارے پاس وسوسہ ڈالنے آئے تو سیدھا جواب دیدو کہ تو جھوٹا ہے۔ نہ یہ کہ تم آپ دوڑ دوڑ کر انکے پاس جاؤ اور اپنے رب عزوجل، اپنے قرآن، اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کلمات ملعونہ سنو۔

یہ آیت جو ابھی تلاوت ہوئی اسی کا تتمہ اور اسکے متصل کی آیات کریمہ تلاوت کرتے جاؤ دیکھو قرآن کریم تمہاری اس حرکت کی کیسی کیسی شناعتیں بتاتا اور ان ناپاک لکچروں نداؤں کی نسبت تمہیں کیا کیا ہدایت فرماتا ہے۔ آیت کریمہ مذکورہ کے تتمہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَ لَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۔

اور تیرا رب چاہتا تو وہ یہ دھوکے بناوٹ کی باتیں نہ بناتے پھرتے، تو تو انہیں اور انکے بہتانوں کو یک لخت چھوڑ دے۔

دیکھو! انہیں اور انکی باتوں کو چھوڑنیکا حکم فرمایا: یا انکے پاس سننے کیلئے دوڑنے کا۔

اور سنئے! اسکے بعد کی آیت میں فرماتا ہے۔

وَ لِتَصْغىٰ اِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُوا مَاهُمْ مُقْتَرِفُوْنَ ۔

اور اس لئے کہ ان کے دل اسکی طرف کان لگائیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور جو کچھ ناپاکیاں وہ کررہے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔

دیکھو! انکی باتوں کی طرف کان لگانا ان کا کام بتایا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اور اسکا نتیجہ یہ فرمایا کہ وہ ملعون باتیں ان پر اثر کرجائیں اور یہ بھی ان جیسے ہوجائیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ ۔

لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر انکا کیا اثر ہوگا حالانکہ حدیث شریف میں اس طرح کے دجالوں سے دور بھاگنے کی تعلیم گذر چکی۔

اور سنئے ! اسکے بعد کی آیات میں فرماتا ہے۔

أفغَيۡرَ اللّٰهِ أبۡتَغِي حَكماً وَّ هُوَ الَّذِیٓ أنۡزلَ اِلَيۡكُم الۡكِتٰبَ مُفصَّلًا وَّ الَّذِيۡنَ آتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنۡ رَّبِّكَ بِالۡحَقِّ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ۔ وَ تَمَّتۡ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدۡقاً وَّ عَدۡلًا، لَامُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۔وَ اِنۡ تُطِعۡ اَكۡثَرَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ يُضِلُّوۡكَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ أعۡلَمُ مَنۡ يَّضِلُّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَ هُوَ أعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ۔

تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا ڈھونڈوں حالانکہ اس نے مفصل کتاب تمہاری طرف اتاری، اور اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ وہ تیرے رب کے پاس سے حق کیساتھ اتری تو خبردار! تو شک نہ کرنا۔

اور تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں کامل ہے کوئی اسکی باتوں کا بدلنے والا نہیں اور وہ شنوا اور دانا ہے۔

اور زمین والوں میں زیادہ وہ ہیں کہ تو انکی پیروی کرے تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکا دیں۔ وہ تو گمان کے پیرو ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانیوالوں کو۔

یہ تمام آیات کریمہ انہیں مطالب کے سلسلۂ بیان میں ہیں۔ گویا ارشاد ہوتا ہے: تم جوان شیطان آدمیوں کی باتیں سننے جاؤ کیا تمہیں تلاش ہے کہ دیکھیں اس مذہبی اختلاف میں یہ منادی یا لکچرار کیا فیصلہ کرتا ہے؟ ارے خدا سے بہتر فیصلہ کس کا ہے، اس نے مفصل کتاب قرآن عظیم تمہیں عطا فرمادی۔ اسکے بعد تم کو کسی لکچر یا ندا کی کیا حاجت ہے۔

لکچر والے جو کسی کتاب دینی کا نام نہیں لیتے کس گنتی شمار میں ہیں۔ یہ کتاب والے دل میں خوب جانتے ہیں کہ قرآن حق ہے۔ تعصب کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہے کہ ہٹ دھرمی سے مکر جاتے ہیں۔ تو تجھے کیوں شک ہوا کہ تو انکی سننا چاہے۔ تیرے رب کا کلام صدق وعدل میں بھرپور ہے۔ کل تک جو تجھے اس پر کامل یقین تھا آج کیا اس میں فرق آیا کہ اس پر اعتراض سنا چاہتا ہے۔ کیا خدا کی باتیں کوئی بدل سکتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ میرا کوئی مقال کوئی خیال خدا سے چھپ رہے گا۔ وہ سنتا جانتا ہے۔

دیکھ! اگر تو نے انکی سنی تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکا دیں گے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ انکا علم دیکھوں انکا علم کہاں تک ہے۔ یہ کیا کہتے ہیں ارے انکے پاس علم کہاں۔ وہ تو اپنے اوہام کے پیچھے لگے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ جنکا تھل نہ بیڑا۔

جب اللہ تعالیٰ واحد قہار کی گواہی ہیکہ ان کے پاس نری مہمل اٹکلوں کے سوا کچھ نہیں تو انکے سننے کے کیا معنی۔ سننے سے پہلے وہی کہہ دے جو تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''کذبت'' شیطان تو جھوٹا ہے اور اس گھمنڈ میں نہ رہنا کہ مجھے کیا گمراہ کریں گے میں تو راہ پر ہوں۔ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور کون راہ پر ہے۔ تو پورا راہ پر ہوتا تو بے راہوں کی سننے ہی کیوں جاتا۔

حالانکہ تیرا رب فرما چکا۔

ذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۔ چھوڑ دے انہیں اور انکے بہتانوں کو

تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما چکے۔

ایاکم وا یاھم ۔ ان سے دور رہو اور انکو اپنے سے دور رکھو۔

فتاوی رضویہ جدید ا/ ۷۸۳

(۱۱) آئندہ گذشتہ سے بدتر ہے

۸۰ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَايَأتِی عَلَيُكُمْ زَمَانُ اِلَّاالَّذِی بَعْدَهٗ شَرٌّمِّنْهُ حَتیٰ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ

فتاوی رضویہ ۲/ ۱۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر ہر آنے والا وقت گذشتہ سے برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔

۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، الفتن ، ۲/ ۱۰۴۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۱۱۷
الشفا للقاضی، ۱/ ٦٦٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/ ۱٦
الدر المنتثرہ للسیوطی، ۱۲٤ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۹/ ۱۳۵

۸۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: أَمْسِ خَيْرٌ مِنَ الْيَوْمِ وَ الْيَوْمُ خَيْرٌ مِنَ الْغَدِ،وَ كَذٰلِكَ حَتىٰ تَقُوْمَ السَّاعَةُ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گذشتہ کل آج سے بہتر ہوگا اور آج آئندہ کل سے۔ یہ سلسلہ جاری رہےگا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۰۰

۸۱۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۸۶/۷ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۲۰/۱۳
تنزيه الشريعة لابن عراق، ۲۶۸/۲ ☆

۶۔ شرک وکفر

(۱) بت پرستی کی ابتداء کس طرح ہوئی

۸۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال۔ صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِی كَانَتْ فِی قَوْمِ نُوحٍ فِی الْعَرَبِ بَعْدُ، أَمَّا وَدٌّ كَانَتْ لِكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ، وَ اَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهُذَيْلٍ، وَ اَمَّا يَغُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِی غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَا،وَ اَمَّا يَعُوقُ فَكَانَتْ لِهَمْدَان، وَ اَمَّا نَسْرٌفَكَانَتْ لِحَمِيرٍ لِاٰلِ ذِی الْكَلَاعِ، وَ نَسْراً أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا اَوْحَی الشَّيْطَانُ اِلیٰ قَوْمِهِمْ اَنْ اَنْصِبُوا اِلیٰ مَجَالِسِهِمُ الَّتِی كَانُوا يَجْلِسُونَ أَنْصَابَا وَ سَمُّوهَا بِأَسْمَاءِ هِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّیٰ اِذَا هَلَكَ اُولٰئِكَ وَ تَنَحَّ الْعِلْمُ عُبِدَتْ۔ اعالی الافادۃ ص ۱۳

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں جو بت پوجے جاتے تھے وہی اہل عرب نے بعد میں اپنے معبود بنا لئے، ود، بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا، سواع، بنو ہزیل کا بت تھا، یغوث بنو مراد کا بت تھا، پھر بنو غطیف نے اسکو اپنا بنالیا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یعوق ہمدان کا ،اورنسر، ذوالکلاع کی آل حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں۔ جب وہ وفات پاگئے تو شیطان نے انکی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن مقامات پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں انکے مجسمے بنا کر رکھ دو۔ اوران بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت کی بنیاد پر ایسا کر دیا لیکن انکو وہ پوجتے نہیں تھے جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہوگیا تو انکی پوجا ہونے لگی۔ ۱۲م

۸۳۔ **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :أَوَّلُ مَاحَدَثَتِ الْأَصْنَامُ عَلیٰ عَهْدِ نُوحٍ وَ كَانَتِ الْأَبْنَاءُ تَبِرُّالْآبَاءُ فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَزَعَ عَلَيْهِ ابْنُهٗ فَجَعَلَ لَايَصْبُرُ عَنْهُ فَاتَّخَذَ مِثَالاً عَلیٰ صُوْرَتِهٖ فَكُلَّمَا اشْتَاقَ اِلَيْهِ نَظَرَهٗ ثُمَّ مَاتَ فَفُعِلَ بِهٖ كَمَا فَعَلَ، ثُمَّ تَتَابَعُوا

۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر، ۷۳۲/۲
۸۳۔ یہ حدیث مجھے نہیں ملی

عَلیٰ ذٰلِکَ الآبَاءِ فَقَالَ الْاَبْنَاءُ مَا اتَّخذَ هٰذِهٖ آبَاءُ نَااِلَّا اَنّهَا کَانَتْ اٰلِهَتُم فَعَبَدُوْهَا۔

اعالی الافادہ ص ۱۳

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بت حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں ایجاد ہوئے۔ اس زمانہ میں بیٹے اپنے آباء واجداد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔ بیٹے نے جزع فزع کی اور صبر نہیں کرسکا تو اس نے باپ کی صورت بنا کر رکھ لی۔ جب والد کو دیکھنا چاہتا اس تمثال کو دیکھ لیتا۔ پھر جب یہ مرا اسکی اولاد نے بھی ایسا ہی کیا۔ یونہی سلسلہ چل پڑا اور اس درمیان کافی آباء واجداد مر گئے۔ چنانچہ بعد کی نسل نے کہا: ہمارے آباء واجداد نے ان کے مجسمے اسی لئے بنائے تھے کہ یہ ان کے معبود تھے تو ان سب نے انکی پوجا شروع کردی۔ ۱۲م

(۲) مشرک سے میل جول منع ہے

۸۴۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیَ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَافَحَ الْمُشْرِکُوْنَ اَوْ یُکَنَّوْ اَوْ یُرَحَّبَ بِهِمْ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں، اسے کنیت سے ذکر کریں، یا اسے آتے وقت مرحبا کہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ادنی درجہ تکریم کا ہے کہ نام لیکر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا، یا آتے وقت جگہ دینے کو آیئے کہا۔ اللہ اکبر حدیث اس سے بھی منع فرماتی ہے۔ ائمہ دین ذمی کافر کی نسبت وہ احکام تحقیر و تذلیل فرماتے ہیں کہ اسے محرر بنانا حرام، کوئی ایسا کام سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اسکی بڑائی ہو حرام، اسکی تعظیم حرام، مسلمان کھڑا ہو تو اسے بیٹھنے کی اجازت نہیں، بیماری وغیرہ ناچاری کے باعث سواری پر ہو تو جہاں مسلمانوں کا مجمع آئے فوراً اتر پڑے حتی کہ

۸۴۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹/۲۳۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۸

فتاوی ظہیریہ، الاشباو النظائر، تنویر الابصار، اور درمختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے۔

لو سلم علی الذمی تبجیلا یکفر۔ لان تبجیل الکافر کفر۔

اگر ذمی کو تعظیما سلام کرے گا کافر ہو جائیگا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاوی امام ظہیر الدین اشباہ اور درمختار وغیرہا میں ہے۔

لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر۔

اگر مجوسی کو اے استاذ تعظیما کہا کافر ہو گیا۔

المحجۃ المؤتمنہ ص ۸۵

(۳) مشرک کی صحبت بری ہے

۸۵۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَ سَكَنَ مَعَهٗ فَإِنَّهٗ مِثْلُهٗ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ بھی انہیں جیسا ہے۔

۸۶ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قال؛ قال رسو اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَ لَا تُجَامِعُوْهُمْ، فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی صحبت میں نہ رہو اور ان سے میل جول نہ رکھو، جس نے انکی صحبت اختیار کی یا میل جول رکھا وہ انہیں کے مثل ہے۔۱۲م

۸۵۔ السنن لابی داؤد، کتاب الجهاد، ۳۸۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۹، ۳۸۳/٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷٤/۱۰
۸٦۔ الجامع للترمذی، ، السیر، ۱۹٤/۱ ☆ السمتدرك للحاكم، ۱٤۱/۲

٨٧ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسۡتَضِيۡئُوۡا بِنَارِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ـ

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۸۹/۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔۱۲م

(۴) کفار ومشرکین کی معیت جائز نہیں

٨٨ـ **عن** قيس بن أبى حازم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلَا اِنِّى بَرِئٌ مِّنۡ كُلِّ مُسۡلِمٍ مَعَ مُشۡرِكٍ ، قَالُوۡا : لِمَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ ! قَالَ : لَا تَرَايَا نَارهُمَا ـ

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں کے ساتھ ہو، مسلمان اور کافر کی آگ آمنے سامنے نہیں ہونی چاہیئے ۔

(۵) مشرکین سے عہد و پیمان نہ کرو

٨٩ـ **عن** عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تُحۡدِثُوۡا فِى الۡاِسۡلَامِ حَلۡفاً ـ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٨٧ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ٩٩/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٦٦/٢
كنز العمال للمتقى، ٤٣٧٥٩، ٢١/١٦ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ٢٧٨/١
التاريخ الكبير للبخارى، ٤٥٥/١ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ٢٦٣
السنن الكبرى للبيهقى، ٢٧/١٠ ☆
٨٨ـ الجامع للترمذى ، ابو اب السير ، ١٩٣/١ ☆ السنن للنسائى ، القيامة ، ٢١٢/٢
المعجم الكبير للطبرانى، ١٣٤/٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ١٣١/٨
كنز العمال للمتقى، ١١٠٣١، ٣٨٤/٤ ☆ التفسير لابن كثير ، ٤١/٤
التفسير للقرطبى، ٦٣/٨ ☆ شرح السنة للبغوى، ٣٧٣/١٠
مجمع الزوائد للهيثمى، ٣٥٣/٥ ☆
٨٩ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢١٣/٢ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں کوئی حلف پیدا نہ کرو۔١٢م

(٦) مشرک سے استعانت نہ کرو

٩٠۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم : اِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِمُشْرِكٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے استعانت نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ ٦/ ٤٥٨

٩١ ۔ **عن** حکیم بن حزام رضی الله تعالیٰ عنه قال:۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم :اِنَّالَا نَقْبَلُ شَیْئاً مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۔

فتاوی رضویہ ٩/ ٤٥٨

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے کچھ قبول نہیں کرتے۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہٰذا امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیوی طور کا امانت دار تھا ارشاد فرماتے: اسلم استعن بك علی امانة المسلمین ۔ مسلمان ہوجا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں۔ وہ نہ مانتا تو فرماتے: ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔ برکات الامداد ص ٧

٩٢۔ **عن** حبیب بن یساف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم : اِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ بِالْمُشْرِكِیْنَ عَلیٰ الْمُشْرِكِیْنَ ۔

حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

٩٠۔ السنن لابن ماجه ، الاستعانة، ٢/ ٢٠٨ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٦/ ٦٨
مشکل الآثار للطحاوی ، ٣/ ٢٣٧ ☆ السنن لابی داؤد الجهاد، ٢/ ٣٧٥
٩١۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/ ١٥٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/ ٤٠٣
المستدرك للحاکم ، ٢/ ١٢٢ ☆
٩٢۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٣/ ٤٥٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/ ١٥٢

تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکوں سے استعانت نہیں کرتے۔

۹۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :اِن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خَرَجَ اِلیٰ بَدرٍ فتَبِعَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُشرِکِیْنَ فَلَحِقَهٗ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فقَالَ: اِنِّی اَرَدْتُ اَنْ اَتبَعَكَ وَ اُصِیبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُومِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؟ قَالَ:لَا،قَالَ: اِرْجِعْ ،فَلَنْ نَسْتَعِیْنَ بِمُشْرِكٍ، قَالَ:ثُمَّ لَحِقَهٗ عِنْدَ الشَّجَرَةِ ، فَفَرِحَ بِذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه تَعَالی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ لَهٗ قُوَّةٌ وَ جلدٌ۔ فَقَالَ : جِئْتُ لِاَ تْبعَكَ وَ اُصِیبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُوْمِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ : اِرْجِعْ ، فَلَنْ اَسْتَعِیْنَ بِمُشْرِكٍ ،قَالَ: ثُمَّ لَحِقَهٗ حِیْنَ ظَهَرَ عَلیٰ الْبَیْدَاءِ، فَقَالَ لَهٗ: مِثْلَ ذٰلِك ، قَالَ: تُؤ مِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ : فَخرج ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بدر کو تشریف لے چلے ،سنگستان وبرہ (کہ مدینہ طیبہ سے چار میل ہے)ایک شخص جسکی جرأت و بہادری مشہور تھی حاضر ہوا۔صحابہ کرام اسے دیکھ کر خوش ہوئے۔ اس نے عرض کی: میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو مال ہاتھ لگے اس میں سے میں بھی پاؤں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ،فرمایا: پلٹ جا،ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔جب ذوالحلیفہ پہونچے (کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے)وہ پھر حاضر ہوا،صحابہ کرام خوش ہوئے کہ واپس آیا، وہی پہلی بات عرض کی: حضور نے وہی جواب ارشاد فرمایا: کہ کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ،فرمایا: واپس جا،ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔جب وادی میں پہونچے وہ پھر آیا۔صحابہ کرام خوش ہوئے ۔اس نے وہی عرض کی :حضور نے فرمایا: کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کیا: ہاں ،فرمایا: ہاں اب چلو۔

۹۴۔ **عن** حبیب بن یساف رضی الله تعالیٰ عنه قال:خَرَجَ النَّبِیُّ صَلّی اللّٰهُ تَعَالیٰ

۹۳۔ السنن لابن ماجه ، الجهاد ، ۲۰۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۴/۷
نصب الرایة ، للزیلعی ، ۴۲۴/۳ ☆ اتحاف السادة ، للزبیدی، ۱۰۰/۷
۹۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۳/۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۴۵۴/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۳/۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ، ۲۰۹/۱

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ وَجهاً فَأتَيتُ أنَاوَرَجُلٌ مِنْ قَومِي، فَقُلْنَا :اِنَّا نَكرَهُ اَنْ يَّشهَدَ قَومُنَا مَشْهَدًا وَ لَا نَشْهَدُهٗ مَعهُمْ ، فَقَالَ :أَسْلَمْتُمَا ؟ فَقُلْنَا:لَا، قَالَ:فَاِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِيْنَ،قَالَ:فَأَسْلَمْنَا وَشَهِدْنَامَعَهٗ،فَضَرَبَنِي رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلیٰ عَاتِقِي فَقَتَلْتُ رَجُلًا ، وَ تَزَوَّجتُ بِابْنَتِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَكَانَتْ تَقُولُ: لَأَ عُدَمْتَ رَجُلًا وَ شَحكَ هٰذا الوِشَاحُ ، فَأقُولُ لَهَا: لَأَ عُدَمْتُ رَجُلًا أَعْجَلْتُ أَبَاكَ اِلیٰ النَّارِ ۔

حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ (یعنی بدر) کوتشریف لئے جاتے تھے۔میں اور میری قوم سے ایک شخص حاضر ہوئے ، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اور ہم نہ جائیں (یہ قوم خزرج سے تھے کہ انصار سے ایک بڑا گروہ ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیاتم دونوں مسلمان ہوئے؟ کہا: نہ،فرمایا: ہم تم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے ۔اس پر ہم دونوں اسلام لائے اور ہمراہ رکاب اقدس شریک جہاد ہوئے ۔ایک مشرک نے میرے کاندھے پر وار کیا تو میں نے اسے قتل کر ڈالا ۔پھر کچھ ایام بعد میں نے اسکی بیٹی سے شادی کرلی۔وہ کہتی تھی: تم نے اپنی اس تلوار سے ایک مرد کو فنا کردیا، تو میں کہتا: میں نے فنا نہیں کیا بلکہ تیرے باپ کو جہنم میں جلدی بھیج دیا۔

۹۵۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خَرَجَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّی اِذَا خَلَّفَ ثَنِيَّةَ الوِدَاعِ اِذَا كَتِيبَةٌ ، قَالَ : مَنْ هٰؤلَآءِ ، قَالُوا: بَنِي قَينقَاعِ وَ هُورَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: أَسْلَمُوا ؟ قَالُوا : لَا ، بَلْ هُمْ عَلیٰ دِيْنِهِمْ ، قَالَ :قُلْ لَهُمْ : فَلْيَرْجِعُوا،فَاِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشْرِكِيْنِ ۔

المحجۃ المؤتمنہ ص ۶۲

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز احد تشریف لے چلے۔جب ثنیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا، ارشاہوا: یہ کون؟ عرض کی گئی: یہود بنی قینقاع قوم عبداللہ بن سلام فرمایا: کیا اسلام لے آئے ۔عرض کی: نہ، وہ اپنے دین پر ہیں۔فرمایا: ان سے کہہ دو لوٹ جائیں، ہم مشرکین سے

۹۵۔ السنن الکبری للبیہقی، ۹/ ۳۷

مدد نہیں مانگتے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسکی سند میں فضل بن موسی اور محمد بن عمرو بن علقمہ دونوں رجال جمیع صحاح ستہ سے ہیں، ثقہ ثبت وصدوق سعد بن منذر بیٹے ہیں ابوحمید ساعدی کے، ابن حبان نے انہیں ثقات میں شمار کیا، تقریب میں کہا مقبول ہے۔

۹۶ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسۡتَضِيۡئُوا بِنَارِالۡمُشۡرِكِيۡنَ ۔　　المحجۃ المؤتمنہ ۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا:

لَا تَسۡتَشِيۡرُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ فِى شَئٍ مِّنۡ اُمُوۡرِكُمۡ ، قَالَ الۡحَسَنُ:وَتَصۡدِيۡقُ ذٰلِكَ فِى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالىٰ، يَا أَيُّهَا الَّذِيۡنَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَأۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالاً ۔

ارشاد حدیث کے یہ معنی ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو۔ پھر فرمایا: اسکی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے۔ فرمایا: اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اقول: یہ حدیث بھی اصول حنفیہ کرام پر حسن ہے، طبری میں اسکی سند یوں ہے۔

حدثنا ابو كريب و يعقوب بن ابراهيم قالا:حدثنا هشيم ،اخبرنا العوام حوشب عن الازهر بن راشد عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنهم ۔

اس سند میں ابوکریب سے عوام بن حوشب تک سب اجلۂ مشاہیر ثقہ عدول رجال جملہ صحاح ستہ سے ہیں۔ اور ازہر بن راشد رجال سنن نسائی وتابعین سے ہیں۔ ان پر کسی امام معتمد

۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/ ۹۹ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۶۶/۲

التاريخ الكبير للبخارى، ۱/ ۴۵۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۳۷۵۹، ۱۶/ ۲۱

سے کوئی جرح ثابت نہیں۔ابن معین نے جس ازہر بن راشد کی تضعیف کی ہے وہ کاہلی ہیں نہ کہ بصری۔ان دونوں میں خود یحیی بن معین نے فرق واضح کیا ہے۔

حافظ مزی نے تہذیب میں اور حافظ عسقلانی نے تقریب میں ایسا ہی کہا: اور ازدی، کا یہ کہنا کہ یہ منکر الحدیث ہیں ،تو اس سلسلہ میں عرض ہے: کہ ازدی خود مجروح ہیں اور راویان حدیث پر بلاوجہ جرح کرنے میں مشہور ومعروف ہیں نیز ازدی کا منکر الحدیث کہنا یہ جرح مبہم ہے مفسر نہیں اور ہمارے یہاں اسکا اعتبار نہیں۔

اور یہ کہنا ہے کہ ان سے راوی صرف عوام بن حوشب ہیں جسکی بنا پر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین مجہول کہا: لیکن ہمارے یہاں اصلاً جرح نہیں۔خصوصاً تابعین میں۔

مسلم الثبوت میں ہے

لا جرح بان له راویا و احدا و هو مجهول العین ـ

یہ کوئی جرح کی بات نہیں کہ اس سے ایک ہی شخص نے روایت کی ،اسکو مجہول العین کہتے ہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے

وقیل لا یقبل عندالمحدثین و هو تحکم ـ

اور بعض نے کہا: ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زبردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے۔

العدالة فیما بین رواة الحدیث هی الاصل ببرکته و هو الغالب بینهم فی الواقع کما نشاهده، فلذا قبلنا مجهو ل القرون الثلثلة فی الروایة ـ

راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی ان میں غالب ہے۔اسی لئے قرون ثلثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول فرماتے ہیں۔

بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان میں کوئی صحیح ومفید مدعا کے مخالف نہیں محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں انہیں ذکر کرکے فرمایا۔

و لا شك ان هذه لا تقادم احادیث المنع فی القوة فکیف تعارضها۔

کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث منع کو نہیں پہونچتیں تو کیونکر انکے معارض ہوسکتی ہیں۔

خود ابوبکر حازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث مسلم در بارۂ ممانعت روایت کر کے کہا:

و یعارضه لا یوازیه فی الصحة و الثبوت فتعذر ادعاء النسخ۔

اور اسکا خلاف جن روایتوں میں آتا ہے وہ صحت وثبوت میں انکے برابر نہیں تو ممانعت استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعاء ناممکن ہے۔

یہ اجمالی جواب بس ہے، اور مجمل تفصیل یہ کہ یہاں دو واقعے پیش کئے جاتے ہیں جن سے احادیث منع کو منسوخ بتاتے ہیں، کہ وہ واقعۂ بدر واحد ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں کہ انکے کئی برس بعد ہے۔ بعض یہود بنی قینقاع سے یہود خیبر پر استعانت فرمائی۔ پھر آٹھ ہجری غزوۂ حنین میں صفوان بن امیہ سے اور وہ اس وقت مشرک تھے۔ تو اگر ان پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مشرک یا مشرکوں کو رد فرمانا اس بنا پر تھا کہ حضور کو رد وقبول کا اختیار تھا جب تو حدیثوں میں کوئی مخالفت ہی نہیں، اور اگر اس وجہ سے تھا کہ مشرک سے استعانت ناجائز تھی تو ظاہر ہے کہ بعد کی حدیث نے انکو منسوخ کردیا۔ یہ تمام وکمال وکلام امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، کہ ان سے فتح اور فتح سے ردالمحتار میں نقل کیا اور ناواقفوں نے نہ سمجھا۔

واقعہ یہود بنی قینقاع کا جواب تو واضح ہے جو محقق علی الاطلاق اور خود حازمی شافعی نے ذکر کیا کہ وہ روایت کیا اس قابل ہے کہ احادیث صحیحہ کے سامنے پیش کی جائے؟ اس کا مخرج۔ الحسن بن عمارة عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ہے۔

قطع نظر انقطاع سے کہ حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنیں جن میں یہ نہیں۔ اور امام شافعی کے نزدیک منقطع مردود ہے۔ حسن بن عمارہ متروک ہے۔ کما فی التقریب اور مرسل زہری مروی جامع ترمذی ومراسیل ابی داؤد ایک تو مرسل کہ امام شافعی کے یہاں مہمل، اور سند مراسیل میں ایک انقطاع حیات بن شریح وزہری کے درمیان ہے۔ تہذیب التہذیب میں امام احمد سے ہے۔

لم یسمع حیاۃ من الزھری ۔

دوسری مرسل زہری کا جسے محدثین پا بر ہوا کہتے ہیں۔تیسرے ضعیف بھی کما فی الفتح ۔یوں ہی بیہقی نے کہا:اسنادہ ضعیف و منقطع،

نصب الرایہ میں ہے۔انھا ضعیفۃ ۔

اقول: اور کچھ نہ ہوتو اس میں یہ ہی تو ہے کہ۔أَسْھَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْیَھُوْدِ قَاتَلُوا مَعَہٗ ۔

اس سے استعانت کہاں ثابت ۔ممکن کہ انہوں نے بطور خود قتال کیا ہو۔اور پانچواں جواب امام طحاوی سے آتا ہے کہ سرے سے قاطع استناد ہے۔

رہا قصہ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا،قبل اسلام غزوۂ حنین شریف میں ہمراہ رکاب اقدس ہونا ضرور ثابت ہے مگر ہرگز نہ ان سے قتال منقول،نہ ہی یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے قتال کو فرمایا ہو،صرف اس قدر ہے کہ سو زرہ،خود،بکتر۔اور ایک روایت میں چار سو ان سے عاریت لئے۔اور وہ بطمع پرورش سرکار عالم مدار کہ مؤلفۃ القلوب سے تھے ہمراہ لشکر ظفر پیکر ہولئے ۔ انکی مراد بھی پوری ہوگئی اور اسلام بھی پختہ و راسخ ہوگیا ۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غنائم سے اتنا عطا فرمایا اتنا عطا فرمایا کہ یہ بے اختیار کہہ اٹھے۔

و اللہ! ما طابت الانفس نبی ۔خدا کی قسم!اتنی عطائیں خوش دلی سے دینا نبی کے سوا کسی کا کام نہیں۔**اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد ا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۔**

امام ابن سعد طبقات،پھر حافظ الشان عسقلانی الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں انہیں صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

لم یبلغنا انہ غزامع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

ہمیں روایت نہ پہونچی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہو۔امام طحاوی مشکل الآثار میں فرماتے ہیں۔

صفوان کان معہ لا باستعانۃ منہ، ففی ھذا ما یدل علی انہ انما امتنع من الاستنعانۃ بہ و بامثالہ و لم یمنعھم من القتال معہ باختیار ھم لذلک ۔

یعنی صفوان خود ہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ ہو لئے تھے حضور نے ان سے استعانت نہ فرمائی تھی، اس میں دلیل ہے اس پر کہ حضور مشرکوں سے استعانت سے باز رہتے تھے، اور وہ اپنے اختیار سے ہمراہی میں لڑیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

اسی میں ہے۔

حدثنا ابو امية قال: حدثنابشر بن الزهرانی قال: قلت لما لك: أليس ابن شهاب كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ صَفُوَانَ بُنَ أُمَيَّةَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ حُنَيُنًا وَ الطَّائِفَ وَ هُوَ كَافِرٌ، قَالَ : بَلىٰ، وَ لٰكِنُ هُوَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ وَلَمُ يَأمُرُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ ۔

ہم سے ابوامیہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے حدیث بیان کی کہ ہم نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی: کہ کیا زہری یہ حدیث نہ بیان کرتے تھے کہ صفوان ابن امیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس چل کر حنین اور طائف کے غزووں میں بحالت کفر حاضر ہوئے۔ فرمایا: ہاں، وہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب ہو لئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے نہ فرمایا تھا

علامہ جلال الدین ابوالمحاسن یوسف حنفی معتصر میں فرماتے ہیں:

لا مخالفة بين حديث صفوان و بين قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا نستعين بمشرك ، لان صفوان قتاله كان باختياره دون ان يستعين به النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ، و ان الاستعانة بالمشرك غير جائزة لكن تخليتهم للقتال جائزة لقوله تعالىٰ لا تتخذوا بطانة من دونكم ، و الاستعانة اتخاذ بطانة و قتالهم دون استعانة بخلاف ذلك ۔

حضرت صفوان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے کچھ مخالفت نہیں، کہ صفوان کا قتال کو جانا اپنے اختیار سے تھا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے استعانت فرمائی ہو، مشرک سے استعانت حرام ہے، لیکن وہ خود لڑیں تو لڑنے دینا جائز ہے۔ اسلئے کہ رب عزوجل نے فرمایا: غیروں کو اپنا راز دار نہ

بناؤ۔ مشرک سے استعانت کرنا اسے راز دار بنانا ہے اور بلا استعانت خود اسکے لڑنے میں یہ بات نہیں۔
المحجۃ المؤتمنہ ص۶۳ تا۶۹

(۷) ہندوؤں کے میلے میں نہ جاؤ

۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَمِنُهُمْ، وَ مَنْ رَضِیَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيُكَ مَنْ عَمِلَ بِهٖ ۔
فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے، اور کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنیوالوں کا شریک ہے۔

۹۸ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنُ سَوَّدَمَعَ قَوُمٍ فَهُوَ مِنُهُمُ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا سردار بنا وہ انہیں میں سے ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان کا میلا دیکھنے کیلئے جانا مطلقا ناجائز ہے، اگر انکا مذہبی میلا ہے جس میں وہ اپنا کفر و شرک کریں گے، کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملۂ کبائر ہے پھر بھی کفر نہیں، اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ ہاں معاذ اللہ، ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا تو آپ ہی کافر ہے۔ اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے۔ ورنہ فاسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا۔ پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو

۹۷۔ المطالب العالیة لابن حجر ، ۱۶۰۵ ☆ نصب الرایة للزیلعی ۳۴۶/٤
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۲۶/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٤۷۳٥، ۲۲/۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۷۸/۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم ، ٦۲۷/۲
۹۸۔ کنز العمال للمتقی، ٤٦۸۱ ۲، ۱۰/۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٤۱/۱۰
السنة لابن ابی عاصم ، ٦۲۷/۲ ☆

تماشا بنانا ضلال بعید۔

اور اگر مذہبی میلا نہیں، لہو ولعب کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات وقبائح سے خالی ہو، اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔ شعبدہ باز بھان متی باز یگر کے افعال حرام ہیں اور اسکا تماشہ دیکھنا بھی حرام ہے کہ حرام کو تماشہ بنانا حرام ہے، خصوصا اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت اشد ہے اور اس وقت تجدید اسلام وتجدید نکاح کا حکم کیا جائیگا۔

اور اگر تجارت کیلئے جائے تو اگر میلا انکے کفر وشرک کا ہے جانا ناجائز وممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ، اور اگر لہو ولعب کا ہے اور خود اس سے بچے، نہ اس میں شریک ہو، نہ اسے دیکھے، نہ وہ چیزیں بیچے جوان کے لہو ولعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں، کہ ان کا مجمع ہر وقت محل لعنت ہے، تو اس سے دوری ہی میں خیر وسلامت ہے۔ لہذا علماء نے فرمایا: کہ انکے محلّہ میں ہوکر نکلے تو جلد لمکتا جائے۔

اور اگر خود شریک ہو یا تماشہ دیکھے یا انکے لہو ولعب ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ وناجائز ہے۔

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے، وہ یہ کہ عالم انہیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کیلئے جائے جبکہ اس پر قادر ہو، یہ جانا حسن ومحمود ہے اگر چہ انکا مذہبی میلا ہو ایسا تشریف لیجانا خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ مشرکین کا موسم حج میں اعلان شرک ہوتا۔ لبیک، میں کہتے، لا شريك لك الا شريكا هو لك تملكه و ما ملك، جب وہ سفہاء لا شريك لك تک پہونچتے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے، و يلكم قط قط خرابی ہو تمہارے لئے بس بس۔ یعنی آگے استثناء نہ بڑھاؤ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۰

(۸) کافروں کے بت خانوں میں نہ جاؤ

۹۹۔ **عن** أسلم مولى أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال عمر: اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْكَنَائِسَ الَّتِى فِيُهَا هٰذِهِ الصُّوَرُ ۔

۹۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة، ۶۲/۱ ☆

حضرت اسلم مولی امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسہ میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں تصویریں ہوتی ہیں۔١٢م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ٩/ ١۴٦

(٩) مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرو

١٠٠۔ **عن** كعب بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنِّی لَا اَقْبَلُ هَدِيَةَ مُشْرِكٍ ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ٦/ ۴٦

١٠١۔ **عن** عياض بن حمار المجاشعی رضی الله تعالیٰ عنه و كانت بينه و بين النبی صلی الله تعالی عليه وسلم معرفة قبل أن يبعث ، فلما بعث النبی صلی الله تعالی عليه وسلم أهد ى له هدية ، قا ل: أحسبها اِبلا ، فأبی أن يقبلها و قال : اِنَّا لَا نَقبَلُ زَبَدَ الْمُشرِكِينَ ۔　　فتاوی رضویہ ٩/ ۴١٠

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے انکے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے درمیان بعثت سے پہلے تعارف تھا۔ جب حضور مبعوث ہوئے تو میں نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا۔ کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ اونٹ تھا۔ حضور نے لینے سے انکار فرمادیا، اور کہا: میں مشرکین کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔١٢م

١٠٠۔الجامع للترمذی، السير، ١٩١/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ١۴۴٨٥، ٨٢٢/٥
دلائل النبوة للبيهقی، ٣۴٣/٣ ☆ شرح السنة للبغوی، ١٠٨/٦
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٣٩٩/٢ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٧٠/١٩
المصنف لعبدالرزاق، ٩٧۴١، ٣٨٢/٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٢٧/٦
١٠١۔الجامع للترمذی، السير ، ١٩١/١ ☆ السنن لابی داؤد ، الامارة ، ۴٣۴/٢
المسند لاحمدبن حنبل ، ١٦٦/٥ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٣٦۴/١٨
فتح الباری للعسقلانی، ٢٣١/٥ ☆ التمهيد لابن عبد البر ١٢/٢
منحة المعبود للساعاتی، ١۴١٧ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ، ٥٢٠/٦

۱۰۲۔ **عن** كعب بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه اِن عمر بن مالك الذى كان يقال له: ملاعب الاسنة،قدم على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بتبوك ، فعرض عليه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الاسلام فأبى و أهدى اِلى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّالَا نَقبَلُ هَدُيَةَ مُشرِكٍ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن مالک جو ملاعب الاسنہ، نیزوں سے کھیلنے والا مشہور تھا۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مقام تبوک میں آیا۔حضور نے اس پر اسلام پیش کیا۔اس نے انکار کردیا،اس نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہا لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر رد فرمادیا کہ ہم مشرک کا ہدیہ نہیں لیتے ۔۱۲م

۱۰۳۔ **عن** حكيم بن حزام قال : كان محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أحب رجل فى الناس اِلى فى الجاهلية، فلما تنبأ و خرج اِلى المدينة شهد حكيم بن حزام الموسم و هو كافرفوجد حلة لذى يزن تباع فاشتراها بخمسين دينارا ليهديها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقدم بها اِلى المدينة فأراده على قبضها هدية فأبى ، قال عبيد الله : حسبت أنه قال: اِنَّا لَا نَقبَلُ شَيُئًا مِنَ الُمُشرِكِيُنَ ، وَ لٰكِنُ اِنُ شِئُتَ أَخَذُنَا هَا بِالثَّمَنِ ، فأعطيته حين أبى على الهدية ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام جاہلیت میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ومحبوب تھے۔جب حضور نے اعلان نبوت فرمایا اور مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو میں حالت کفر ہی میں موسم حج میں گیا، وہاں میں نے یمن کے بادشاہ ذویزن کا لباس فروخت ہوتے دیکھا۔میں نے اسکو حضور کی خدمت میں ہدیہ کرنے کیلئے پچاس دینار میں خریدلیا۔اسکو لیکر حضور کی خدمت میں مدینہ آیا تاکہ حضور اسکو بطور ہدیہ قبول فرمالیں۔لیکن حضور نے انکار فرمادیا۔عبید اللہ راوی حدیث کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ

۱۰۲۔المعجم الكبير للطبرانى، ۱۸/۱۹ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۳۸۲/۵
۱۰۳۔المنسد لاحمد بن حنبل ۴۰۳/۳ ☆ المستدرك للحاكم ، ۲۰۲/۳
مصنف ابن ابى شيبة ، ۴۶۹/۱۲ ☆ مجمع البحرين ، ۱۵۱/۴

حکیم بن حزام نے کہا تھا: کہ حضور نے فرمایا: میں مشرکین سے کچھ نہیں لیتا۔ ہاں تم چاہو تو بطور قیمت ہم لے سکتے ہیں لہذا میں نے آپ کو قیمتاً پیش کر دیا۔۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی طرح اور بھی حدیثیں ردو قبول میں وارد ہیں۔ اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ یہ امر مصلحت وقت وحالت ہدیہ گیرندہ وآرندہ پر ہے۔ اگر تالیف قلب کی نیت ہے اور امید رکھتا ہے کہ اس سے ہدایا وتحائف لینے دینے کا معاملہ رکھنے میں اسے اسلام کی طرف رغبت ہوگی تو ضرور لے، اور اگر حالت ایسی ہے کہ نہ لینے میں اسے کوفت پہونچے گی اور اپنے مذہب باطل سے بےزار ہوگا تو ہرگز نہ لے، اور اگر اندیشہ ہے کہ لینے کے باعث معاذ اللہ اپنے قلب میں کافر کی طرف کچھ میل یا اس کے ساتھ کسی امر دینی میں نرمی ومداہنت راہ پائے گی، اس ہدیہ کو آگ جانے اور بیشک تحفوں کا رغبت ومحبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹۴/۹

(۱۰) کافر سے ہدیہ لیا جا سکتا ہے

۱۰۴۔ **عن** عبد الله الهوزني رضى الله تعالىٰ عنه قال : لقيت بلالا موذن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بحلب فقلت :يا بلال! حدثني كيف كانت نفقة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ؟قال: ما كان له شئى كنت أنا الذى إلى ذلك منه منذ بعث الله تعالىٰ حتى توفى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، و كان إذا أتاه مسلما فراه عاريا ، يامرني فانطلق فاستقرض فاشترى له البردة فأكسوه و أطعمه حتى اعترضني رجل من المشركين فقال: يا بلال ! إن عندى سعة فلا تستقرض من أحد إلا منى ففعلت ، فلما إن كان ذات يوم توضات ثم قمت لاؤذن بالصلوة فإذا المشرك قد أقبل فى عصابة من التجار فلما أن رانى قال :يا حبشى! قلت : يا لباه ، فتجهمنى و قال لى قولا غليظا: و قال لى : أتدرى كم بينك و بين الشمير قال :قلت : قريب، قال: إنما بينك و بينه أربع ، فأخذك بالذى عليك فأردك لرعى الغنم كما كنت قبل ذلك ، فأخذ فى نفسى ما يأخذ فى أنفس الناس حتى إذا صليت العتمة رجع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۱۰۴۔ السنن لابى داؤد ، الخراج ، ۴۳۴/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنل ، ۴۲۵/۵

اِلی أهله فاستاذنت علیه فأذن لی ، قلت : یا رسو ل الله ! بأبی أنت وأُمی ، ان المشرك الذی كنت أتدین منه قال لی: كذا و كذا ۔ ولیس عندك ما تقضی عنی و لا عندی وهو فاضحی فأذن لی أن أبق اِلی بعض هؤلاء الأحیاء الذین قد أسلموا حتی یرزق الله تعالیٰ رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما یقضی عنی فخرجت، حتی اِذا أتیت منزلی فجعلت سیفی و جرابی و نعلی و مجنی عند راسی حتی اِذا اِنشق عمود الصبح الأول أردت أن أنطلق فاِذا اِنسان یسعی یدعوا یا بلال! أجب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانطلقت حتی أتیته فاِذا أربع رکائب مناخات علیهن أحمالهن فاستاذنت فقال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَبْشِرْ فَقَدْ جَاءَ كَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِقَضَائِكَ ، ثُم قال : أ لَمْ تَرالرَّكَائِبَ الْمُنَاخَاتِ الْأَرْبَع فَقُلْتُ: بَلی ، فقا ل: اِنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَ مَا عَلَیهِنَّ ، فَاِنَّ عَلَیهِنَّ كِسْوَةً وَ طَعَامًا أَهْدَاهُنَّ اِلیّ عَظِیمُ فِدَكٍ فَاقْبِضْهُنَّ وَ اقْضِ دَیْنِكَ ، فَفعلت فذكرالحدیث ثم انطلقت اِلی المسجد ، فاِذا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قاعد فی المسجد فسلمت علیه فقال : مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ ؟ قلت : قَد قضی الله كل شیٔ كان علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلم یبق شیٔ،قال :أ فَضَلَ شَیٌٔ ، قلت: نعم، قال:اُنْظُرْ اَنْ تُرِیحَنِی مِنْهُ فَاِنِّی لَسْتُ بِدَاخِلٍ عَلیٰ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِی حَتّی تُرِیحَنِی مِنْهُ ، فلما صلی الله تعالیٰ علیه وسلم العتمة دعانی فقال : مَا فَعَلَ الَّذِی قِبَلَكَ ، قال : قلت : هو معی لم یاتنا أحد، فبات رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسجد و قص الحدیث حتی اذا صلی العتمة ، یعنی من الغد د عانی قال: مَا فَعَلَ الّذِی قِبَلَكَ ؟ قال : قلت: قد أراحك الله منه یا رسول الله! فكبر و حمد الله شفق من أن یدركه الموت و عنده ذلك ، ثم أتبعته حتی اذا جآء أزواجه فسلم علی اِمرة اِمراة حتی أتی مبیته فهذا الذی سالتنی منه ۔

حضرت عبداللہ ہوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی حلب میں ۔ تو میں نے کہا: اے بلال! حضورسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخراجات کے بارے میں بیان کرو کہ کس طرح خرچ فرماتے تھے۔ حضرت بلال نے کہا: آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو میں ہی اسکا بندوبست کرتا۔ یہ سلسلہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تاحیات مقدسہ جاری رہا۔ حضور کے پاس اگر کوئی شخص ننگا آتا تو آپ مجھے حکم دیتے۔ میں قرض لیکر اسکو چادر خرید دیتا، پھر اسکو پہنا دیتا، اور کھانا کھلاتا۔ ایک دن ایک مشرک

ملاتو کہنے لگا: اے بلال! میرے پاس بہت مال ہے۔لہذا میرے سوا کسی دوسرے سے تم قرض نہ لیا کرو۔میں نے ایسا ہی کیا۔ایک دن میں وضو کر کے اذان پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا تو وہی مشرک سوداگروں کا ایک قافلہ لیکر آپہونچا۔ مجھے دیکھ کر بولا: اے حبشی! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ وہ سختی کرنے لگا اور نازیبا کلمات بکنے لگا اور بولا: جانتا ہے مہینہ پورا ہونے میں کتنے دن باقی ہیں۔میں نے کہا: ہاں قریب ہے۔بولا: دیکھ مہینے میں چار دن باقی ہیں۔میں اپنا قرض تجھ سے لیکر چھوڑونگا،اور تجھے ایسا ہی کردونگا جیسے تو پہلے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ حضرت بلال کہتے ہیں: میرے دل میں ایسا ملال گذرا جیسے لوگوں کے دل میں گذرتا ہے۔پھر میں نے عشا کی نماز پڑھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنیکی اجازت چاہی۔آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان، وہ مشرک جس سے میں قرض لیا کرتا تھا۔مجھ سے لڑا اور کچھ نازیبا کلمات سے پیش آیا،آپ کے پاس بھی اتنا مال نہیں کہ میرا قرضہ ادا ہو جائے اور نہ میرے پاس ہے۔لہذا وہ مجھے ذلیل کریگا۔ آپ مجھے اجازت عطا فرمادیں کہ میں مدینہ سے باہر مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس چلا جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنے رسول کو اتنا مال عطا فرمائے جس سے میرا قرضہ ادا ہو جائے۔یہ کہہ کر میں نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلوار، موزہ جوتی اور ڈھال کو اپنے سرہانے رکھا۔ یہاں تک کہ جب پوپھٹی تو میں نے بھاگنے کا ارادہ کیا کہ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تیزی سے آیا اور بولا: اے بلال! تم کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یاد فرمایا ہے۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر آیا تو کیا دیکھتا ہوں چار جانور لدے بیٹھے ہیں، میں نے اندر آنیکی اجازت چاہی۔آپ نے فرمایا: اے بلال! خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تیرا قرض ادا کر نے کیلئے مال بھیجا ہے۔پھر فرمایا: کیا تم نے چار جانور لدے ہوئے نہیں دیکھے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔آپ نے فرمایا: جاؤ جانور بھی تم لے لو اور جوان پر اسباب لدا ہے وہ بھی لے لو۔ان پر کپڑا اور غلہ لدا ہے جو مجھے فدک کے رئیس نے بھیجا ہے۔ جاؤ اپنا قرض ادا کردو ۔میں نے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد نبوی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں۔میں نے سلام کیا: آپ نے فرمایا: اس مال سے تمہیں کیا فائدہ ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے وہ تمام قرض ادا کرادیا جو مجھ پر تھا۔آپ نے فرمایا:

اے بلال! کیا اس مال سے کچھ بچا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، فرمایا: اس مال کو جلدی خرچ کرڈال ۔میں گھر نہیں جاؤنگا جب تک تو مجھے بے فکر نہیں کردیگا۔ پھر رات کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا، فرمایا: اے بلال! کیا ہوا وہ مال جو بچ گیا تھا؟ میں نے عرض کیا: آج پورے دن کوئی لینے والا نہیں آیا۔ اس رات حضور مسجد نبوی ہی میں رہے اور لوگوں کو احادیث مبارکہ سے نوازتے رہے۔ دوسرا دن جب ہوا اور نماز عشا سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا: کیا ہوا وہ مال جو تیرے پاس بچ رہا تھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو بے فکر کردیا، یہ سن کر حضور نے تکبیر کہی اور شکر الہی ادا کیا اس بات پر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں انتقال کرجاؤں اور یہ مال میری ملکیت میں رہ جائے۔ پھر میں حضور کے ساتھ ہولیا، حضور اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے اور سب کو فرداً فرداً سلام کیا یہاں تک کہ سونے کی جگہ تشریف لائے۔ تو اے عبد اللہ! جس کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا وہ یہ ہے۔

١٠٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال : أهدى الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بغلة أهدا هاله كسرى فركبها بحبل من شعر ثم أردفنى خلفه ثم ساربى مليا ثم التفت فقال : يَا غُلَامُ! قلت : لبيك يا رسول الله ! قال : اِحُفَظِ اللّٰهَ يَحُفَظُكَ،اِحُفَظِ اللّٰهَ تَجِدُهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفُ اِلَى اللّٰهِ فِى الرُّخَاءِ يُعَرِّفُكَ فِى الشِّدَّةِ، وَ اِذَا سَأَلُتَ فَاسُئَلِ اللّٰهَ، وَ اِذَا اِسُتَعَنُتَ فَاسُتَعِنُ بِاللّٰهِ، قَدُ مَضَى الُقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ فَلَو جَهَدَ النَّاسُ اَنُ يَّنُفَعُوكَ بِمَا لَمُ يَقُضِهُ اللّٰهُ لَكَ لَمُ يَقُدِرُوا عَلَيُهِ ،وَ لَوُ جَهَدَ النَّاسُ اَنُ يَّضُرُّوكَ بِمَا لَمُ يَكُتُبُهُ اللّٰهُ عَلَيُكَ لَمُ يَقُدِرُوا عَلَيُهِ، فَاِنِ اسُتَطَعُتَ اَنُ تَعُمَلَ بِالصَّبُرِ مَعَ الُيَقِيُنِ فَافُعَلُ، فَاِنُ لَمُ تَسُتَطِعُ فَاصُبِرُ فَاِنَّ فِى الصَّبُرِ عَلىٰ مَا تَكُرَهُهُ خَيُرًا كَثِيُرًا ، وَاعُلَمُ اَنَّ مَعَ الصَّبُرِ النّصُرَ، وَاعُلَمُ اَنَّ مَعَ الُكَرُبِ الُفَرَجَ ، وَاعُلَمُ اَنَّ مَعَ الُعُسُرِ الُيُسُرَ ۔　　فتاوی رضویہ حصۂ اول ٩/٩٤

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں وہ خچر پیش کیا گیا جو حضور کو کسری نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ حضور اس پر سوار ہوئے ہاتھ میں بالوں کی رسی تھی پھر مجھے پیچھے سوار کرلیا اور مجھے تھوڑی دور لیکر چلے۔

١٠٥۔ المستدرك للحاكم ، معرفة الصحابة ، ٣/٦٢٣

پھر میری طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا: اے بچے! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یاد کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہ کہ تو اسکی رحمت اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو کشادگی میں یاد رکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو تیری پریشانی میں یاد رکھے گا۔ اور جب کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، جب کسی سے مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ، جو کچھ ہونے والا تھا قلم لکھ کر گزر چکا۔ اگر لوگ سب ملکر بھی تجھے نفع پہونچانا چاہیں ایسی چیز سے جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اور اگر نقصان پہونچانا چاہیں ایسی چیز کا جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اگر تم سے ہوسکے تو یقین کے ساتھ صبر و رضا پر قائم رہنا ورنہ کم از کم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا کہ ناپسندیدہ چیزوں پر صبر میں عظیم ثواب ہے۔ جان لو صبر کے ساتھ مدد شامل حال رہتی ہے اور پریشانی کے ساتھ کشادگی اور دشواری کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے۔ ۱۲م

۱۰۶۔ **عن** أمير المؤمنين علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: أهدی كسری لرسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم فقبل منه، وأهدی قيصر فقبل منه، و أهدت له الملوك فقبل منه۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسری نے ہدیہ بھیجا تو حضور نے قبول فرمایا۔ قیصر نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ اور دوسرے بادشاہوں نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ ۱۲م

(۱۱) غیر مسلم کو مذہبی امور کیلئے ملازم نہ رکھو

۱۰۷۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه اِنه قيل له: اِن هنا غلاما من أهل الحيرة حافظا كاتبا، فلو اِتخذته كاتبا قال: اِتخذت اِذن بطانة من دو ن المؤمنين۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا: یہاں ایک لڑکا حیرہ کا باشندہ موجود ہے جو امین و خوشخط ہے، اگر آپ اسکو محرر بنائیں۔ آپ نے فرمایا:

۱۰۶۔ الجامع للترمذی، ۲/۱۹۱

۱۰۷۔ المصنف لابن ابی شيبة ☆ التفسير لابن ابی حاتم

اگر میں ایسا کروں تو گویا میں مسلمانوں کے مقابل اسکو رازدار بناؤنگا۔۱۲م

۱۰۸۔ **عن** .... قیل لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ھھنا رجل من أھل الحیرۃ نصرانی لا یعرف أقوی حفظا ولا أحسن خطا منہ فإن رأیت أن تتخذہ کاتبا، فامتنع عمر رضی اللہ تعالی عنہ من ذلک و قال : اِذن اِتخذت بطانۃ من غیر المؤمنین، فقد جعل عمر رضی اللہ تعالی عنہ ھذہ الآیۃ دلیلا علی النھی عن اِتخاذ النصرانی بطانۃ ۔　　**فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۸۹/۹**

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا گیا یہاں ایک حیرہ کا باشندہ نصرانی آیا ہوا ہے۔امانت وخوشخطی میں نہایت مشہور ومعروف ہے اگر آپ چاہیں تو اسے محرر بنالیں ۔آپ نے منع فرمایا اور فرمایا: اگر میں نے ایسا کیا تو میں اسکو مسلمانوں کا رازدار بنانے والا ہوں گا۔تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آیت کو اس بات پر دلیل بتایا کہ غیر مسلم کو مذہبی ودینی امور کیلئے رازدار بنانا جائز نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کفار وغیر مسلمین سے جملہ انواع معاملت ناجائز نہیں ۔مثلا بیع وشراء، اجارہ و استجارہ وغیرہ میں کیا رازدار بنانا یا اسکی خیر خواہی پر اعتماد کرنا ہے ۔جیسے چمار کو دام دئے جوتا گٹھوالیا، بھنگی کو مہینہ دیا پاخانہ کموالیا، بزاز کو روپۓ دئے کپڑا مول لے لیا،آپ تاجر ہیں کوئی چیز اسکے ہاتھ بیچی دام لے لئے وغیرہ وغیرہ۔

ہر کافر حربی محارب ہے،حربی ومحارب ایک ہی ہے،جیسے جدلی ومجادل، وہ ذمی ومعاہد کا مقابل ہے۔رازدار بنانا ذمی ومعاہد کو بھی جائز نہیں ۔امیر المؤمنین کا مذکورہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے ۔یوں ہی موالات مطلقا جملہ کفار سے حرام ہے،حربی ہو یا ذمی ۔ ہاں صرف دربارۂ بر واحسان ان میں فرق ہے۔معاہد سے جائز ہے کہ

لَا یَنۡھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ ،

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے۔

اور حربی سے حرام کہ

۱۰۸۔ التفسیر الکبیرر للرازی، ☆

اِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ ۔

اللہ تمہیں انہیں سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے۔

تفسیر کبیر میں یہ ہی فرمایا اور یہ ہی اکثر اہل تاویل کا قول بتایا۔ اسی پر اعتماد و تعویل ہے اور ائمہ حنفیہ کے یہاں تو اس پر اتفاق جلیل ہے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بلاشبہ رحمۃ للعلمین ہیں اور ارشاد خداوندی وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ کے نزول سے قبل انواع انواع کی نرمی اور عفوو صفح فرماتے۔ خود اموال غنیمت میں مؤلفۃ القلوب کا ایک سہم مقرر تھا، مگر اس ارشاد کریم نے ہر عفوو صفح کو نسخ فرمایا اور مؤلفۃ القلوب کا سہم ساقط ہوگیا۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے افضل الاساتذہ امام عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالی عنہ جنکی نسبت امام فرماتے: میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔ وہ آیت کریمہ ''وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ'' کے بارے میں فرماتے ہیں۔

نسخت هذه الاية كل شئى من العفو و الصفح ۔

اس آیت کریمہ نے نازل ہوکر ہر عفوو صفح کو منسوخ کردیا۔

قرآن عظیم نے یہودو مشرکین کو عداوت مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِيْنَ آمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا۔

ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔

(کنزالایمان)

مگر ارشاد خداوندی عام ہے

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ! جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنَافِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۔ اے غیب بتانے والے (نبی)! کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔ کنزالایمان

اس آیت میں کسی کا استثناء نہ فرمایا۔ کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اسکی علیت کا مشعر ہوتا ہے۔ یہاں انہیں وصف کفر سے ذکر فرما کر ان پر جہاد وغلظت کا حکم دیا۔ تو یہ سزا انکے نفس کفر کی ہے نہ کہ عداوت مومنین کی، اور نفس کفر میں وہ سب برابر ہیں۔

الكفر ملة واحدة ۔

ہاں معاہد کا استثناء دلائل قاطعہ متواترہ سے ضرورۃً معلوم ومستقر فی الاذہان کہ حکم ''جاہد'' سن کر اسکی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ فنفس النص لم یتعلق به ابتداء کما افاده فی البحرا لرائق ۔ تفاوت عداوت پر بنائے کار ہوتی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ امر بالعکس ہے، اور نصاری کا حکم یہود سے کم تر ہوتا حالانکہ یکساں ہے۔ ذمی وحربی کافر کا فرق میں بتا چکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے۔

ہاں حسب حاجت ذلیل قلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقاتلہ ومقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے ہوئے مسخر کتے سے شکار میں۔

امام سرخسی نے شرح جامع صغیر میں فرمایا۔

و الاستعانة باهل الذمة کالاستعانة بالکلاب۔

اور بروایت امام طحاوی ہمارے ائمہ مذہب اما اعظم و صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم نے اس میں بھی کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقا ناجائز رکھی اگر چہ ذمی ہو۔ ان مباحث کی تفصیل جلیل المحجۃ المؤتمنہ میں ملاحظہ ہو۔

رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اسکی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا ، سے بالکل بے علاقہ ہے۔ اور دنیاوی معاملات بیع وشراء، اجارہ و استجارہ کی مثل ہے۔ ہاں اندرونی علاج جس میں اسکے فریب کو گنجائش ہو۔ اس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ انکو اپنی مصیبت میں ہمدرد، اپنا ولی خیر خواہ اپنا مخلص با اخلاص، خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا ولی دوست بنانے والا اور اسکی بے کسی میں اسکی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بیشک آیت کریمہ کا مخالف ہے، اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان وایمان وقرآن سب کا دشمن۔ اور انہیں اسکی خبر ہو جائے اور اسکے بعد واقعی دل سے اسکی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں کہ وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہا۔ فانه منهم، ہوگیا، انکی تو دلی تمنا یہی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ کَمَا کَفَرُوْا فَتَکُوْنُوْنَ سَوَاءً ۔

انکی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی انکی طرح کافر بنو تو تم اور وہ ایک ہو جاؤ۔ مگر الحمد للہ

کوئی مسلمان آیت کریمہ پر مطلع ہو کر ہر گز ایسا نہ جانے گا۔اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی۔بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے۔اس سے روٹیاں کماتے ہیں۔ایسا کریں تو بدنام ہوں، دوکان پھیکی پڑے، کھل جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو، سزا ہو، یوں بد خواہی سے باز رہتے ہیں۔تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے۔اس میں تکذیب نہ ہوئی، پھر بھی خلاف احتیاط و شنیع ضرور ہے۔خصوصا یہود و مشرکین سے، خصوصا سر برآوردہ مسلمان کو، جس کے کم ہونے میں وہ اشقیاء اپنی فتح سمجھیں، وہ جسے جان و ایمان دونوں عزیز ہیں اسکے بارے میں آیت کریمہ

لَا تَتَّخِذُوْ ا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۔

کسی کافر کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بد خواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اور آیت کریمہ

وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۔

اللہ ورسول اور مسلمانون کے سوا کسی کو دخیل کار نہ بناؤ

اور حدیث مذکور

وَ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو

بس ہیں، اپنی جان کا معاملہ اسکے ہاتھ میں دینے سے زیادہ اور کیا راز دار و دخیل کار اور مشیر بنانا ہوگا۔

امام محمد بن محمد ابن الحاج عبدری مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں۔

سخت ترقبیح و شنیع ہے وہ جسکا ارتکاب آجکل بعض لوگ کرتے ہیں، کافر طبیب اور سیتے سے علاج کرانا، جن سے بھلائی اور خیر خواہی کی امید درکنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو پائیں اسکی بدسگالی کریں گے اور اسے ایذا پہونچائیں گے، خصوصا جبکہ مریض دین یا علم میں عظمت والا ہو۔

پھر فرمایا۔

وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا نہیں دیتے کہ یوں تو انکی بدخواہی ظاہر ہو جائیگی اور انکی

روزی میں خلل آے گا۔ بلکہ مناسب دواد یتے اوراس میں اپنی خیرخواہی وفن دانی ظاہر کرتے ہیں۔اور کبھی مریض اچھا ہوجاتا ہے جس میں انکا نام ہواور معاش خوب چلے، پھراسی کے ضمن میں ایسی دوادیتے ہیں کہ فی الحال مریض کونفع دے اور آئندہ ضرر لائے یا ایسی دوا کہ اس وقت مرض کھودے مگر جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے اور مرجائے۔ یا ایسی کہ اس وقت مریض کھڑا ہوجائے اورایک مدت سال بھریا کم وبیش کے بعد اپنا رنگ لائے اوران کے سوا انکے فریبوں کے اور بہت طریقے ہیں، پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا دشمن یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے،اور مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے، پھر صحیح نافع نسخے بتاتا ہے مگر جب بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ۔تواس وقت خیرخواہی دکھاتا ہے جب اس سے نفع نہیں۔ دیکھنے والے اسے خیر خواہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر بدخواہ ہے۔تمام دشمنیوں کا زوال ممکن ہے مگرعداوت دینی کہ یہ نہیں جاتی

پھرفرمایا:

وہ کبھی عوام کے علاج میں خیرخواہی کرتے ہیں اور یہ بھی انکا مکر ہے کہ ایسا نہ کریں تو شہرت کیسے ہو،روٹیوں میں فرق آئے ،اور کبھی لوگ انکے فریب پر چرچ جائیں ۔ یوں ہی یہ فریب ہے کہ بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے ہیں کہ شہرت حاصل ہواوراسکے اوراسکے جلیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو۔ پھرعلماء وصلحاء کے قتل کا موقع ملے اورایسے اب موجودوظاہر ہیں،اور کبھی علماء وصلحاء کے علاج میں بھی خیرخواہی کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ مقصود ساکھ بندھن ہے۔ پھر جس عالم یا دیندار کا قتل مقصود ہے اسکی راہ ملنا اور یہ انکا بڑا مکر ہے۔

پھرابن حاج مکی نے اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا: کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا، رئیس نے کسی بات پر ناراض ہوکراسے نکال دیا، وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہوگیا، کافروقت کا منتظر رہا پھر رئیس کوکوئی سخت مرض ہوا۔ میں طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ انہیں بلانے آئے۔ انہوں نے عذر کیا، لوگوں نے اصرار کیا ،لہذا گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا۔تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے تھراتے واپس آئے ۔ میں نے کہا خیر ہے۔ فرمایا: میں نے پوچھا کہ یہودی نے کیا نسخہ دیا؟ معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کرچکا ہے۔ اندر نہ گیا کہ ایک تو اسکے بچنے کی امید نہیں، پھر

یہ اندیشہ کہ یہودی کہیں میرے ذمہ نہ رکھ دے، کل تک نہ بچے گا، وہی ہوا کہ صبح تک اسکا انتقال ہوگیا۔

پھر فرمایا:

بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بتائے مسلمان کو دکھالیں یوں اسکے مکر سے امن سمجھتے ہیں، اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے، حالانکہ یہ بھی چند وجوہ سے کچھ نہیں۔ ایک تو ممکن کہ جو دوا کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اسکا ضرر نہ آئے۔ پھر اسکی دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے، فیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اسکے کفر پر مدد ہوگی۔ مسلمان کو اسکے لئے تواضع کرنی پڑے گی علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھیگی خصوصا اگر مریض رئیس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انکی تحقیر کا حکم دیا اور یہ اسکا عکس ہے۔ پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے انکے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ تھوڑی ہی سہی، سوا اسکے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں۔ اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں۔

ان امام ناصح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان نفیس بیانوں کے بعد زیادت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علماء وعظمائے دین کیلئے زیادہ خطر کا مؤید۔

امام مارزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ ہے، علیل ہوئے، ایک یہودی معالج تھا، اچھے ہوجاتے پھر مرض عود کرتا کئی بار یونہی ہوا۔ آخر اسے تنہائی میں بلا کر دریافت فرمایا۔ اس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کار ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودیں۔ امام نے اسے دفع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی۔ اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطباء کردیا۔ مسلمانوں کو ممانعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔ یہود کے مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دونوں کو ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا۔ اور لا یألونکم خبالا تو عام کفار کیلئے فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۹۲/۹

(۱۱)ذمی کافر سے برتاؤمیں نرمی کرو

۱۰۹۔ **عن** الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال: أَلَامَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ وَ أَخَذَ مِنْهٗ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نِفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔　اراءۃ الادب ص۵

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار جس نے ذمی کافر پر ظلم کیا، نقصان پہونچایا، طاقت سے زیادہ کام لیا یا بغیر رضا اس کا تھوڑا سا بھی مال لیا کل قیامت میں اس سے میں جھگڑا کرونگا۔

(۱۲)ذمی کو تکلیف پہونچانا جائز نہیں

۱۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَنْ آذٰى ذِمِّيًا فَأَنَا خَصْمُهٗ، وَ مَنْ كُنْتُ خَصْمَهٗ خَصَمْتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۰۲/۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی کافر کو تکلیف پہونچائی تو میں اسکا مخالف ہوں، اور جس کا میں مخالف ہوا تو اسکا اظہار قیامت کے دن ہوگا۔۱۲م

(۱۳)مرتد کی سزا قتل ہے

۱۱۱ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله

۱۰۹۔ السنن لابی داؤد، الخراج، ۴۳۳/۲

۱۱۰۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۷۰/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۱۳، ۳۶۲/۴
الاسرار المرفوعة للقاری، ۴۸۲ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۳۶/۲
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱۸۱/۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۷۸/۲

۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجهاد، ۴۲۳/۱ ☆ الجامع للترمذی، ، الحدود، ۱۷۶/۱
السنن لابن ماجه، ۱۸۵/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۰/۲
السن لابی داؤد، الحدود ۵۹۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۱/۵
السنن للنسائی، المحاربة ۱۵۱/۲ ☆ المستدرك للحاكم، ۵۳۸/۳
السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۵/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۱۰
السن للدار قطنی، ۱۱۳/۳ ☆ بدائع المنن للساعاتی، ۱۵۸۰/۴

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ بَدَّلَ دِینَہٗ فَاقْتُلُوہٗ۔ **فتاوی رضویہ ۱۲/۲۲**

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو۔

(۱۴) معظم دینی کی تصویر سخت حرام وکفرانجام ہے

۱۱۲۔ **عن** أبی جعفر بن المھلب رضی اللہ تعالی عنہ قال: کان ود رجلا مسلما و کان محببا فی قومہ فلما مات عسکروأحول قبر ہ فی أرض بابل و جزعوا علیہ ، فلما رأی اِبلیس جزعھم علیہ تشبہ فی صورۃ اِنسان ثم قال: أری جزعکم علی ھذا ، فھل لکم أن أُصورکم مثلہ فیکون فی نادیکم فتذکرونہ بہ؟ قالوا: نعم ، فصور لھم مثلہ فوضعوہ فی نادیھم و جعلو یذکرو نہ، فلما رأی ما لھم من ذکرہ قال: ھل لکم أن أجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثالا مثلہ فیکون فی بیتہ فتذکرونہ ، قالوا: نعم، فصور لکل أھل بیت تمثا لا مثلہ فأقبلوا فجعلوا یذکرونہ بہ،قال:و أدرک أبنآء ھم فجعلوا یرون ما یصنعون بہ وتناسلوا و درس أمر ذکرھم اِیاہ حتی اِتخذوہ آلھا یعبدونہ من دون اللہ ، قال : و کان أول ما عبد غیر اللہ فی الارض و الصنم الذی سموہ بود۔ **فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۴۷**

حضرت ابوجعفر بن مہلب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ود نام کے ایک صاحب ایمان شخص تھے جو اپنی قوم میں نہایت محبوب ومعزز رہے۔جب انکا انتقال ہوا تو لوگ زمین بابل میں ان کی قبر کے پاس جمع ہوئے اور نہایت جزع فزع کی۔ابلیس مردود نے جب یہ دیکھا تو انسانی شکل میں آکر بولا: میں تمہارا جزع فزع دیکھ رہا ہوں،تو کیا میں تمہارے لئے انکی تصویر بنادوں۔کہ وہ تمہاری مجلس میں رہے جس سے تم انکو یاد کرتے رہو۔بولے: ہاں، چنانچہ اس نے تصویر بنادی اور لوگوں نے اپنی مجلس میں اسے رکھ لیا اور اسکی یادگار مناتے رہے ،پھر جب ابلیس نے اسکی یاد کے ساتھ انکا شغف دیکھا تو کہنے لگا: کیا میں تم میں سے ہر ایک

نصب الرایۃ للزیلعی، ۳/۴۰۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۱۰/۱۳۹
مجمع الزوائد للھیثمی ، ۶/۲۶۱ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۴۱۳، ۵/۲۱۳
شرح السنۃ للبغوی، ۱۰/ ۲۳۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۱۸۳
۱۱۲۔ التفسیر لعبد بن حمید،

کے گھر کے لئے ایسی ہی تصویر بنادوں کہ تم میں سے ہر ایک اپنے گھر میں یادگار مناتا رہے ؟بولے: ہاں، لہذا ہر گھر کیلئے اس نے تصویر بنادی تو سب اس پر جھک گئے اور یادگار مناتے رہے۔پھرانکی اولاد میں بھی نسلا بعد نسل یہ سلسہ جاری رہا۔اورابلیس انکو یہ سبق پڑھاتا رہایہاں تک کہ انہوں نے اس تصویر کو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا ایک دوسرا معبود بنالیا، چنانچہ زمین میں یہ سب سے پہلا بت تھاجسکی عبادت ہوئی اوراس طرح غیر خدا کی عبادت کارواج پڑا۔۱۲م

۱۱۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: لما اشتكى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة رأتها بأرض الحبشة يقال لهامارية، و كانت أم سلمة و أم حبيبة أتتاأرض الحبشة فذ كرتا من حسنها و تصاوير فيها فرفع رأسه فقال: أُولَئِكَ اِذَا مَاتَ مِنهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلىٰ قَبرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ وَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم،۹/ ۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپکی بعض ازواج مطہرات نے حبشہ میں واقع ماریہ نامی ایک گرجے کا تذکرہ کیا۔حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ حبشہ تشریف لے گئی تھیں انہوں نے اسکی خوبصورتی اوراس میں آویزاں تصویروں کا ذکر بھی کیا،آپ نے یہ سنکر سر اٹھایا اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک مرد انتقال کرجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناڈالتے اور اسکی تصویر بنا کرآویزاں کرتے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معظم دین کی تصویر زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اسکی تعظیم کی جائیگی۔اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاصی بت پرستی کی صورت اور گویا ملت اسلامی سے صریح مخالفت ہے، ابھی حدیث سن چکے کہ وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جن پر انکو بدترین خلق فرمایا۔انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے بڑھ کرکون معظم دین ہوگا۔اور نبی بھی کون شیخ الانبیاء خلیل کبریا سیدنا

۱۱۳۔الجامع الصحيح للبخارى، الجنائز ، ۱/۱۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۶/۵۱
المسند لابى عوانة ، ۱/۴۰۰ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۱/۱۰۶

ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد تمام جہاں سے افضل واعلی ہیں۔انکی اور حضرت سیدنا اسمعیل ذبیح اللہ وحضرت بتول مریم علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں جب مکہ معظّمہ فتح ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو پہلے بھیج کروہ سب محو کرادیں۔جب کعبہ معظّمہ میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ باقی پائے۔ پانی منگا کر بنفس نفیس انہیں دھودیا۔اور بنانے والوں کو قاتل اللہ فرمایا۔اللہ انہیں قتل کرے۔

اقول وباللہ التوفیق: یہاں ایک نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم،یہاں چار صورتیں ہیں۔

اول: تصویر کی توہین۔مثلا فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں۔پاؤں رکھیں،یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں۔اگر چہ بنانا اور بنوانا ایسی تصویروں کا حرام ہے۔ کما فی الحلیہ والبحر وغیرھا۔

دوم: جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مگر وہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے،جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا،زمین پر پھینک نہ دینا۔کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بسبب مال ہے۔اگر سکہ میں تصویر نہ ہوتی جب بھی وہ ایسی ہی احتیاط سے رکھا جاتا،یہ بحال ضرورت جائز ہے۔جس طرح روپے میں کہ تکریم تصویر مقصود نہیں اور بے تصویر کے یہاں چلتا نہیں اور اس سے تصویر مٹائیں تو چلے گا نہیں۔ الضرورات تبیح المحظورات یونہی اسٹامپ کی تصویریں اور ڈاک کے ٹکٹ کہ اگر انکی تصویر ایسی چھوٹی نہ ہوں کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے تفصیل اعضاء ظاہر نہ ہو،جیسے اشرفی مہر۔اسکے رکھنے کا ویسے ہی جواز ہے کہ اسکی تصویریں ایسی ہی چھوٹی ہیں۔اور بلا ضرورت داخل کراہت کہ اگر چہ ترک اہانت دوسری وجہ سے ہے مگر لازم تو تصویر کی نسبت بھی آیا۔حالانکہ ہمیں اسکی اہانت کا حکم ہے۔تو ترک اہانت میں ترک حکم ہے اور ضرورت نہیں کہ حکم جواز لائے،چاقو وغیرہا پر جو تصویریں ہوتی ہیں وہ اسی حکم میں داخل ہیں۔اگر بڑی ہیں تو انہیں مٹادے یا کاغذ وغیرہ لگادے ورنہ مکروہ ہے۔یہ بھی اس وقت کہ رکھنے والے کو اس شئ سے کام ہو تصویر مقصود نہ ہو ورنہ صورت سوم میں داخل ہوگا۔

سوم: ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہال زینت و

آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام ہے کہ خود صورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگرچہ اسے معظم وقابل احترام نہ جانا۔

چہارم: صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا ،اسے تعظیما بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اسکے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اسکے لائے جانے پر قیام کرنا اسے دیکھ کر سر جھکانا۔ وغیرہ ذلک افعال تعظیم بجالانا۔ یہ سب سے اخبث اور قطعا یقیناً اجماعا اشد حرام وسخت کبیرۂ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے۔ اسے کسی حال میں کوئی مسلمان حلال نہیں کہہ سکتا۔ اگرچہ لاکھ مقطوع یا صغیر یا مستور ہو۔ یہ قیدیں سب صورت سوم تک تھیں۔ قصداً تعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی قید ہے۔ نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور۔ بلکہ قریب ہے کہ اسکی حرمت شدیدہ اس ملت حنفیہ کے ضروریات سے ہو تو اسکا استحسان بلکہ صرف استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امر عظیم کا خطرہ رکھتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۶۲/۹

۷۔ تکفیر

(۱) کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو

۱۱٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُفُّوا عَنْ أَهْلِ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**، لَا تُكَفِّرُوْهُمْ بِذَنْبٍ، فَمَنْ أَكْفَرَ أَهْلَ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** فَهُوَ اِلَى الْكُفْرِ أَقْرَبُ۔ **فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لا اله الا الله ، کہنے والوں کو کافر کہنے سے زبان روکو، انہیں کسی گناہ پر کافر نہ کہو۔ کیونکہ لا اله الا الله کہنے والوں کو جو کافر کہے گا وہ خود کفر سے قریب ہوجائیگا۔

۱۱۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : ثَلٰثٌ مِّنْ أَصْلِ الْإِيْمَانِ ، اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ،وَ لَا يُكَفِّرُبِذَنْبٍ ، وَ لَا يُخْرِجُهٗ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ ، وَ الْجِهَادُ مَا ضٍ مُنْذُ بَعَثَنِى اللّٰهُ تَعَالىٰ اِلىٰ اَنْ يُّقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِى الدَّجَالَ، لَا يُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَ لَا عَدْلُ عَادِلٍ ، وَا لْإِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔ **فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین چیزیں اصل ایمان میں داخل ہیں۔ لا اله الا الله کہنے والوں سے زبان کو روکنا، اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہنا، اور کسی عمل پر اسلام سے خارج نہ کہنا، اور حکم جہاد میری بعثت سے جاری ہے یہاں تک کہ میرا آخری امتی دجال سے قتال کرے، کوئی ظالم یا عادل بادشاہ اسکو منسوخ نہیں کرسکتا، اور تقدیر پر ایمان لانا۔۱۲م

۱۱٤۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۲/ ۲۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۰٦
۱۱۵۔ السنن لابی داؤد ، الجهاد، ۱/۳٤۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۹/۱۵۹
السنن لسعيد بن منصور ، ۲۳٦۷ ☆ نصب الراية للزيلعی ، ۳/۳۷۷
كنز العمال للمتقی، ، ٤۳۲٦، ۱۵/۸۱۱ ☆ مشكوة المصابيح ، ۵۹ ، ۱/

۱۱۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لَا تُکَفِّرُوا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔

(۲) مسلمان کی تکفیر کا وبال قائل پر ہے

۱۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : أَیُّمَا اِمْرَئٍ قَالَ لِأَخِیهِ کَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا اِنْ کَانَ کَمَا قَالَ : وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَیْهِ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑیگی، اگر جسے کہا وہ حقیقۃ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پڑیگا۔

۱۱۸۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِیهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی طرف رجوع بیشک ہو۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

۱۱۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

۱۱۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۰۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۲۸
کنز العمال للمتقی، ۱۰۷۸، ۱/۲۱۵ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۱۷
۱۱۷۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الادب ۲/۹۰۱
المؤطا لمالك، الکلام، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸
الجامع للترمذی، الایمان، ۲/۸۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۵
المسند لابی عوانة، ۱/۲۳ ☆
۱۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۹۰۱ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۵٤ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۲۳
۱۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۸۹۳ ☆ الصحیح لمسلم، ، الایمان، ۱/۵۷

تعالی علیه وسلم : لَیۡسَ مَنۡ دَعَا رَجُلاً بِالۡکُفۡرِ اَوۡ قَالَ عَدُوَ اللّٰهِ وَلَیۡسَ کَذٰلِكَ اِلّاحَارَ عَلَیۡهِ اِنۡ لَمۡ یَکُنۡ صَاحِبُهٗ کَذٰلِكَ ۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے۔ اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا وہ ایسا نہ ہو۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۳۰۸

۱۲۰۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا أُکۡفَرَ رَجُلٌ رَجُلًا قَطُّ اِلّابَاءَ بِهَا اَحَدَهُمَا اِنۡ کَانَ کَافِرًا وَ اِلّاکُفِّرَ بِتَکۡفِیۡرِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پا جائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور گریگی۔ اگر وہ کافر تھا یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوگیا۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۳۰۸

۱۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷۹ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/٤٦٤

۸۔فرق باطلہ

(۱)فرق باطلہ کا ظہور

۱۲۱۔ **عن** أمير المؤمنين على بن ابى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: سمعت رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : يَاتِى فِى آخِرِ الزَّمَان قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَا ن ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ ،يَقُولُونَ مِنْ خَيرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَ هُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ،فَاِنَّ فِى قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: آخر زمانے میں کچھ لوگ حدیث السن، سفیہ العقل لوگ آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن وحدیث سے سند پکڑیں گے، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے، ایمان انکے گلوں سے نیچے نہیں اتریگا۔تو وہ جہاں ملیں قتل کرو کہ قیامت تک جو بھی انکو قتل کریگا اجر پائے گا۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۲۸۸

۱۲۲۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال : بينما نحن عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو يقسم قسما أتاه ذوالخو يصرة و هو رجل من بنى تميم فقال : يا رسول الله ! اعدل ، فقا ل: وَ يْلَكَ وَ مَنْ يَّعْدِ لُ اِذَا لَمْ اَعْدِلُ ، قَدْ خِبْتَ وَ خَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِ لُ ، فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُو لَ اللّٰهِ! اِئْذَنْ لِى فِيْهِ فَأَضْرِبُ عُنُقَهٗ ، فَقَالَ لَهٗ : دَعهٗ، فَاِنَّ لَهٗ أَصْحَابًا يُحَقِّرُأَحَدُ كُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَ صِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَؤنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، يُنْظَرُ اِلىٰ نَصْلِهٖ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَئٌ ، ثُمَّ يُنْظَرُ اِلىٰ رَصَافِهٖ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَئٌ ، ثُمَّ يُنْظَرُ اِلىٰ نَضِيِّهٖ وَ هُوَ قِدْ حُهٗ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَئٌ ،ثُمَّ يَنْظَرُ اِلىٰ قَذَذِهٖ فَلَا يُوجَدُ فِيْهِ شَئٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَ الدَّمَ، آيَتُهِمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَ يْهِ مِثْلُ ثَدْىِ الْمَرْأةِ اَوْ مِثْلُ الْبِضْعَةِ تُدَرْدِرُ ، وَ يَخْرُجُونَ عَلىٰ حِيْنِ فِرْقَةٍ مِنَ

۱۲۱۔ الجامع الصحيح للبخارى ، المناقب ، ۱/ ۵۱۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۸۷/۸

۱۲۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، ، ۱/ ۵۱۰ ☆ الصحيح للمسلم ، ۳۴۱/۱

النَّاسِ ، قَالَ أبُو سَعِيدٍ : فَأُشهِدُ اَنِّی سَمِعتُ هٰذا الحَدِيثَ مِنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعالیٰ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَ أُشهِدُ اَنّ عَلِيَّ بنَ أبِی طَالِبٍ قَاتَلَهُم وَ اَنَا مَعَهٗ فَامَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالُتمِسَ فَأتِیَ بِهٖ حَتّی نَظَرتُ اِلَيهِ عَلیٰ نَعتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعالیٰ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَلَّذِیُ نَعَتَهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اور سرکار مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ بنو تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی حاضر ہوا اور آتے ہی بولا: اے اللہ کے رسول !انصاف کیجئے،سرکار نے ارشادفرمایا: خرابی ہوتیرے لئے اگر میں انصاف نہیں کرونگا تو کون کریگا۔حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسکی گردن ماردوں۔حضور نے ارشادفرمایا: چھوڑ دو کہ اسکے کچھ ساتھی ہونے والے ہیں جنکی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازیں ہیچ جانوگے،انکے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھوگے،قرآن کریم پڑھیں گے لیکن انکے حلق کے نیچے نہیں اتریگا،دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کرکے نکل جاتا ہے،جب تیر کے پھل کو دیکھا جاتا ہےتو اس پر کوئی بھی اثر نہیں ہوتا،پھر اسکے پر کو دیکھا جاتا ہےتو اس پر بھی کوئی علامت نہیں ہوتی،شکار کے گوبر اور خون سے تیر کا کوئی حصہ آلودہ نہیں ہوتا۔(یعنی نہایت تیزی سے تیر صاف نکل جاتا ہےاسی طرح یہ لوگ بھی دین سے صاف نکل جائیں گے)انکی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں سے ایک شخص سیاہ رنگ کا ہوگا جس کے ایک بازو پر عورت کے پستان کی طرح غدود ہوگا جو چلنے کی حالت میں ہلتا ہوگا،ان لوگوں کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگوں میں اختلاف و افتراق ہوگا۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے یہ حدیث سنی،اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے ان سے قتال فرمایا اور میں انکے ساتھ تھا۔حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا،جب لایا گیا تو اس میں وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں واقعی یہ لوگ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ان پرانے خوارج کے ٹھیک ٹھیک

بقیہ و یادگار ہیں۔ وہی مسئلے، وہی دعوے، وہی انداز، وہی وطیرے۔ خارجیوں کا داب تھا کہ اپنا ظاہر اس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین انہیں نہایت پابند شرع جانتے۔ پھر بات بات پر عمل بالقرآن کا دعوی، عجب دام درسبزہ تھا، اور مسلک وہی کہ ہم مسلمان ہیں باقی سب مشرک۔

یہ ہی رنگ ان حضرات کے ہیں، آپ موحد اور سب مشرکین، آپ محمدی اور سب بددین، آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چنیں و چناں بزم خبیث۔ پھر انکے اکثر مکلبین ظاہری پابند شرع میں بھی خوارج سے کیا کم ہیں۔ اہل سنت کان کھول کر سن لیں کہ دھوکے کی ٹٹی میں شکار نہ ہو جائیں۔

پھر شان خدا کہ ان مذہبی باتوں میں خارجیوں کے قدم بقدم ہونا درکنار خارجی بالائی باتوں میں بھی بالکل یک رنگی ہے۔ انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔

۱۲۳ ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم قال : يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ يَقْرَؤنَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰى فُوْقِهٖ ، قِيْلَ : مَا سِيْمَا هُمْ؟ قَالَ: سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ اَوْ قَالَ : التَّسْبِيْدُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ نمودار ہونگے، قرآن کثرت سے پڑھیں گے لیکن انکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کر کے نکل جاتا ہے، پھر دین میں لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر لوٹ کر اپنے چلے پر نہ آجائے۔ عرض کیا گیا: انکی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا: سر منڈانا، یا سر منڈائے رکھنا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کا پتہ بتایا۔ مشمری الازار، گھٹنی ازار والے۔ بے شمار درودیں حضور عالم ما کان و ما یکون پر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ بالجملہ یہ حضرات خوارج نہروان کے رشید پس ماندے، بلکہ غلو و بیبا کی میں ان سے بھی آگے۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۲۸۸

---

۱۲۳ ـ الجامع الصحیح للبخاری ، کتاب الرد علی الجهيمة ، ۲/۱۱۲۸

(۲) بد مذہب کے ساتھ نہ بیٹھو

۱۲۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِي وَ اخْتَارَلِي أَصْحَابًا وَّ أَصْهَارًا، وَ سَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُبُّونَهُمْ وَ يُنْقِصُونَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَ لَا تُؤَاكِلُوهُمْ وَ لَا تُنَاكِحُوهُمْ، وَ لَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ وَ لَا تُصَلُّوا مَعَهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالی نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب واصہار چن لئے ،اورعنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اوران کی شان گھٹائے گی۔تم انکے پاس نہ بیٹھنا ، نہ ان کے ساتھ پانی پینا ، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا، نہ انکے جنازہ کی نماز پڑھو، اورنہ انکے ساتھ نماز پڑھو۔

۱۲۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تَقَرَّبُوا إِلَى اللّٰهِ بِبُغْضِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَ الْقُوْهُمْ بِوُجُوْهٍ مُكْفَهِرَّةٍ، وَ الْتَمِسُوا رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِهِمْ، وَتَقَرَّبُوا إِلَى اللّٰهِ بِالتَّبَاعُدِ عَنْهُمْ۔

فتاوی رضویہ ۲۹۴/۳

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کروفاسقوں کے بغض سے،اوران سے ترش رو ہوکر ملو، اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی انکی خفگی میں ڈھونڈو، اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیا پوچھنا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار

۱۲۴۔ المستدرك للحاكم، ۶۳۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۷/۱۰
تاريخ بغداد للخطيب، ۹۹/۲ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم، ۱۱/۲
جمع الجوامع للسيوطى، ۴۶۲۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۷/۱۰
السنة لابن ابى عاصم، ۴۸۳/۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۴۰/۱۷
التفسير للقرطبى، ۲۹۷/۱۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۲۴۶۶

درجہ بدتر ہیں، ان کی نافرمانی فروع میں ہے، انکی اصول میں، وہ گناہ کرتے اور اسے برا جانتے ہیں، یہ اس سے اشد واعظم میں مبتلا اور اسے عین حق و ہدی جانتے ہیں، وہ گاہ گاہ نادم ومستغفر۔ یہ گاہ و بے گاہ مصر ومستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں تو اپنے آپ کو حقیر و بدکار اور صلحاء کو عزیز ومقرب دربار بتاتے ہیں۔ یہ جتنا غلو و توغل بڑھاتے ہیں اتنا ہی اپنے نفس مغرور کو اعلی و بالا اور اہل حق و ہدایت کو ذلیل و پر خطا ٹھہراتے ہیں۔ لہذا حدیث میں انکی نسبت بدترین خلق وارد ہوا۔

غنیۃ شرح منیہ میں ہے

المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل۔ لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق و یخاف و یستغفر بخلاف المبتدع۔

بالجملہ بدمذہبی فی نفسہ ایسی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباینت یقینی اور اسکے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ کس کا دل گوارہ کریگا کہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا مناجات الہی میں اسکا مقتدا ہو۔

بحر العلوم عبد العلی لکھنوی نے ارکان اربعہ میں دربارۂ تفضیلہ فرمایا:

اما الشیعة الذین یفضلون علیا علی الشیخین و لا یطعنون متهما اصلا کالزیدیة فتجوز خلفهم الصلوة لکن تکره کراهة شدیدة ۔

لیکن وہ شیعہ جو حضرت علی کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دیتے ہیں اور شیخین پر طعن نہیں کرتے جیسے فرقہ زیدیہ، تو انکے پیچھے نماز سخت کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

جب تفضیلہ کہ صرف جناب مولی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر افضل کہنے سے مخالف اہل سنت ہوئے باقی معاذ اللہ انکی سرکار میں گستاخی نہیں کرتے۔ انکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ تو یہ اشد مبتدعین جن کی اہل سنت سے مخالفتیں غیر محصور، اور محبوبان خدا پر طعن و تشنیع ان کا دائمی دستور، انکے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہیئے؟　　فتاوی رضویہ ۳/۲۹۵

۱۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۵۵۱۸، ۶۵/۳

۱۲۶ـ **عن** معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : سَيَكُونُ بَعدِى قَومٌ يَكَذِّبُو نَ بِالْقَدَرِ ، الاَفَمَنُ أدرَكَهُم فَلْيُبَلِغُهُم ، اَنِّى بَرِئٌ مِنهُم وَ هُم بُرَاءٌ مِنِّى جِهَادُ هُم كَجِهَادِ التُّرُكِ وَ الدَّيلَمِ ـ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو تقدیر کا انکار کرے گی خبردار! جو نہیں پائے تو انکو میری طرف سے یہ حکم سنا دے، میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں، ان پر جہاد ایسا ہے جیسے کافران ترک ودیلم پر۔　　فتاوی رضویہ ۳/۲۹۵

(۳) بدمذہب سے ترش رو ہو کر بات کرو

۱۲۷ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِذَا رَأيتُم صَاحِبَ بِدعَةٍ فَاكفَهِرُوا فِى وَجهِهٖ ، فَاِنّ اللّٰهَ يُبغِضُ كُلَّ مُبتَدِعٍ، وَ لَا يَجُوزُ أحَدٌ مِّنهُم عَلَى الصِّرَاطِ لٰكِنُ يَتَهافَتُونَ فِى النَّارِ مِثلَ الجَرَادِ وَ الذُّبَابِ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اسکے روبرو اس سے ترش روئی کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے، ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۰۳

(۴) رافضی بدلقب فرقہ ہے

۱۲۸ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : سَيَاتِى قَو مٌ لَهُم نَبزٌ ، يُقَالُ لَهُم الرَّفضَةُ، يَطعَنُونَ السَّلَفِ وَ لَا يَشهَدُونَ جُمعَةً وَ لَا جَمَاعَةً ، فَلَا تُجَالِسُوهُم ، وَ لَا تُؤَاكِلُوهُم، وَ لَا تُشَارِبُوهُم، وَلَا تُنَاكِحُوهُم ،وَ اِذا مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُم ،وَ اِذَا مَا تُوا فَلَا تَشهَدُوهُم ، وَ لَا تُصَلُّوا عَلَيهِم ، وَلَا تُصَلُّوا مَعَهُم ـ

۱۲۷ـ تنزيه الشريعة لابن عراق ، ۱/۳۱۹ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ۱۵

۱۲۸ـ كنز العمال للمتقى، ، ۳۱۶۳٤ ، ۱۱/ ۳۲٤ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱/۱۵۸

لسا ن الميزان لابن حجر، ٤/۱۱۱۳ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں انکا ایک بدلقب ہوگا کہ انہیں رافضی کہا جائیگا۔ سلف صالحین پر طعن کریں گے، اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہونگے۔ انکے پاس نہ بیٹھنا، نہ انکے ساتھ کھانا کھانا، نہ انکے ساتھ پانی پینا، نہ انکے ساتھ شادی بیاہ کرنا، بیمار پڑیں تو انکو پوچھنے نہ جانا، مرجائیں تو انکے جنازہ میں نہ جانا، نہ ان پر نماز پڑھنا، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھنا۔

۱۲۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأتُونَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا اَنْتُمْ وَ لَا آبَاءُ كُمْ ، فَاِيَّاكُمْ وَ اِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَ لَا يَفْتِنُوْنَكُمْ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہونگے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لیکر آئیں گے جنکو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباء و اجداد نے۔ لہذا انکو اپنے سے دور رکھنا اوران سے خوددور رہنا۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، یا فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ فرقے اوراسی طرح دیوبندی اور نیچری غرض کہ جو بھی ضروریات دین میں سے کسی شئ کا منکر ہو سب مرتد کافر ہیں۔ ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام عليك، کرنا، انکی موت حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے، نہ انکی نوکری کرنے کی اجازت، نہ انہیں نوکرر کھنے کی اجازت کہ ان سے دور بھاگنے اورانہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۵/۶

(۵) بدمذہب کی خوشنودی حاصل نہ کرو

۱۳۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی

۱۲۹۔ الصحيح لمسلم، المقدمة ، ۱۰/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۰/ ۱۹٤
حلية الاولياء لابی نعيم ، ۹۵/٤ ☆ دلائل النبوة للبيهقی، ٥٤٨/٦
تنزيه الشريعة لابن عراق ، ☆ ميزان الاعتدال للذهبی ، ٦٢٨٤
۱۳۰۔ كنز العمال للمتقی، ۲٥٢٦١ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۰/ ٢٦٤

اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ سَلَّمَ عَلیٰ صَاحِبِ بِدْعَةٍ أَوْ لَقِيَهٗ بِالْبِشْرِ اَوِ اسْتَقْبَلَهٗ بِمَا يَسُرُّهٗ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کو سلام کرے، یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے، یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اسکا دل خوش ہو تو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۹۳/۹

۹۔ تقدیر وتدبیر

(۱) تقدیر کا بیان

۱۳۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ قَبْلَ السَّمٰوَاتِ وَ الأَرْضِ بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ : وَ كَا نَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ۔

امالی الجیب ص ۲۷

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالی نے مخلوق کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل لکھیں اس وقت عرش الٰہی پانی پر تھا۔

(۲) مسئلہ تقدیر میں بحث منع ہے

۱۳۲۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال :اِجتمع أربعون رجلا من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم فینظرون فی القدر و الجبر، فمنهم أبو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ، فنز ل الروح الأمین جبرئیل علیه الصلوۃو السلام فقال : یا محمد! (صلی الله تعالیٰ علیك وسلم) أُخرج علی أُمتك فقد أحدثوا ، فخرج علیهم فی ساعة لم یکن یخرج علیهم فیها فأنکروا ذلك منه و خرج علیهم ملتمعا لونه متورئة وجنتاه کأنما نفقا بحب الرمان الحامض، فنهضوا الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم حاسرین أذرعتهم ترعد أکفهم و أذرعتهم فقالوا: تبنا الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : أَوْلیٰ لَكُمْ أَنْ كِدْتُمْ لَتُوْجِبُوْنَ ، أَتَانِی الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ فَقَالَ: أُخْرُجْ اِلیٰ أُمَّتِكَ یَا مُحَمَّدُ! فَقَدْ أُحْدَثَتْ۔

حاشیہ مسامرہ ومسایرہ ص ۲۶۷

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چالیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اجتماع ہوا جس میں مسئلہ تقدیر و جبر پر غور ہونے لگا۔ ان میں سیدنا صدیق

۱۳۱۔ الصحیح لمسلم ، القدر ، ۳۳۵/۲

۱۳۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۵/۲

اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنی امت کی طرف تشریف لائیے، انہوں نے کچھ نئی باتیں نکالنا شروع کردی ہیں، سرکار فوراً ایسے وقت تشریف لائے جبکہ اس وقت میں عموماً حضور تشریف نہیں لاتے تھے، اور وہ حضرات اس وقت حضور کی آمد سے ناواقف تھے۔ چنانچہ سرکار تشریف لائے اس حال میں کہ آپکا رنگ چمک رہا تھا، رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ تھے گویا انار کے دانوں کا رنگ نچوڑ دیا گیا ہے۔ تمام صحابہ کرام بیساختہ اٹھ کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ انکی کلائیاں کھلی تھیں اور ہتھیلیوں اور کلائیوں پر کپکپی طاری تھی۔ عرض کرنے لگے: ہم اللہ و رسول کی بارگاہ میں رجوع لائے، حضور نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے مجھ سے کہا: کہ آپ اپنی امت کی طرف تشریف لیجایئے کہ انہوں نے نئی باتیں نکالی ہیں۔ ۱۲م

(۳) تقدیر بحر عمیق ہے

۱۳۳۔ **عن** عبدالله بن جعفر الطيار رضى الله تعالى عنه عن أمير المؤمنين مولى المسلمين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم اِنه خطب الناس يوما فقام اليه رجل ممن كان شهد معه الجمل ، فقال:ياأمير المؤمنين !أخبر نا عن القدر ،فقال: بحر عميق فلا تلجه ،قال : يا أمير المؤمنين ! أخبرنا عن القدر، قال : سر الله فلا تتكلفه ، قال : يا أمير المؤمنين ! أخبرنا عن القدر،قال : أما اذا أبيت فاِنه أمر بين أمرين،لا جبر ولا تفويض، قال : يا أمير المؤمنين ! اِن فلانا يقول بالا ستطاعة ، وهو حاضر ،فقال : علىّ به ،فأقاموه ،فلما رأه سل سيفه قدر أربع أصا بع ، فقال: الاستطاعة تملكها مع الله أو من دون الله ،و اِياك أن تقول أحد هما فترتد فأضرب عنقك ،قال : فما أقول يا أمير المؤمنين! قال : قل: أملكها بالله الذى اِن شآء ملكنيها۔

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک دن خطبہ فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے کہ واقعہ جمل مین امیر المؤمنین کے ساتھ تھے کھڑے ہوکر عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں مسئلہ

۱۳۳۔ حلية الاولياء لابى نعيم

تقدیر سے خبر دیجئے ،فرمایا: گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ،عرض کی: یا امیر المؤمنین ! ہمیں خبر دیجئے ،فرمایا: اللہ کا راز ہے، زبردستی اسکا بوجھ نہ اٹھا، عرض کی: یا امیر المؤمنین ! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اگر نہیں مانتا تو امر ہے دو امروں کے درمیان ، نہ آدمی مجبور محض ہے، نہ اختیار اسکے سپرد ہے۔عرض کی: یا امیر المؤمنین ! فلاں شخص کہتا ہے: کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے۔مولی علی نے فرمایا: میرے سامنے لاؤ،لوگوں نے اسے کھڑا کیا، جب امیر المؤمنین نے اسے دیکھا، تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا: کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے، یا خدا سے جدا مالک ہے؟ اور سنتا ہے، خبردار! ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہوجائیگا، اور میں تیری گردن ماردوں گا۔اس نے کہا: اے امیر المؤمنین ! پھر میں کیا کہوں ؟ فرمایا: یوں کہہ کہ خدا کے دینے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے، بے اسکی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پس یہ ہی عقیدۂ اہل سنت ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے۔جس کی کنہ راز خدا اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔اللہ تعالیٰ کی بیشمار رضائیں امیر المؤمنین مولی علی پر نازل ہوں کہ دونوں الجھنوں کو دو فقروں میں صاف فرمادیا۔ایک صاحب نے اسی بارے میں سوال کیا کہ کیا معاصی بھی بے ارادۂ الہیہ واقع نہیں ہوتے؟ فرمایا: تو کیا زبردستی کوئی اسکی معصیت کریگا۔افیعصی قھراً۔یعنی وہ نہ چاہتا تھا کہ اس سے گناہ ہو مگر اس نے کر ہی لیا۔تو اسکا ارادہ زبردست پڑا۔معاذ اللہ، خدا بھی دنیا کے مجازی بادشاہوں کی طرح ہوا کہ ڈاکوؤں، چوروں کا بھتیرا بندوبست کرے پھر بھی ڈاکو اور چور اپنا کام کر ہی گزرتے ہیں۔حاشا! وہ ملک الملوک بادشاہ حقیقی ہرگز ایسا نہیں کہ بے اسکے حکم اسکی ملک میں ایک ذرہ جنبش کرسکے۔وہ صاحب کہتے ہیں: فکا نما القمنی حجرا ،مولی علی نے یہ جواب دیکر گویا میرے منہ میں پتھر رکھ دیا کہ آگے کچھ کہتے بن ہی نہ پڑا۔

عمر بن عبید معتزلی کہ بندے کے افعال خدا کے ارادے سے نہ جانتا تھا، خود کہتا ہے: کہ مجھے ایسا الزام کسی نے نہ دیا جیسا ایک مجوسی نے دیا جو میرے ساتھ جہاز میں تھا۔میں نے کہا: تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا؟ کہا: خدا نہیں چاہتا، میں نے کہا: خدا تو چاہتا ہے، مگر تجھے

شیطان نہیں چھوڑتے۔ کہا: تو میں شریک غالب کے ساتھ ہوں، اسی ناپاک شناعت کے رد کی طرف مولی علی نے اشارہ فرمایا، کہ وہ نہ چاہے تو کیا کوئی زبردستی اسکی معصیت کرے گا؟ باقی رہا اس مجوسی کا عذر، وہ بعینہ ایسا کہ کوئی بھوکا ہے، بھوک سے دم نکلا جاتا ہے، کھانا سامنے رکھا ہے اورنہیں کھاتا، کہ خدا کا ارادہ نہیں، اس کا ارادہ ہوتا تو میں ضرور کھالیتا۔ اس احمق سے یہ ہی کہا جائے گا کہ خدا کا ارادہ نہ ہونا تونے کاہے سے جانا؟ اسی سے کہ تو نہیں کھاتا، تو کھانے کا قصد تو کر، دیکھ تو ارادۂ الٰہیہ سے کھانا ہو جائیگا۔ ایسی اوندھی مت اسی کو آتی ہے جس پر موت سوار ہے غرض مولی علی نے یہ تو اسکا فیصلہ فرمایا کہ جو کچھ ہوتا ہے بے ارادہ الٰہیہ نہیں ہوسکتا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۷

(۴) سزا اور جزا کیوں

۱۳۴۔ **عن** محمد الباقر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قیل لعلی بن أبی طالب کرم الله تعالی وجهه الکریم:اِن ههنا رجلایتکلم فی المشیئة فقال :یا عبدالله! خلقك الله لما شآء أو شئت ،قال : لما شآء ،قال : فیمیتك اذ ا شاء أو اذا شئت ؟ قال: بل اذا شآء، قال : فید خلك حیث شاء أو حیث شئت ؟ قال ،حیث شاء، قال : والله لو قلت غیر هذا لضربت الذی فیه عیناك بسیف، ثم تلا علی ، وما تشاء ون الا ان یشاء الله ،هو اهل التقوی و اهل المغفرة ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۸

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مولی علی سے عرض کی گئی: کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے، مولی علی نے اس سے فرمایا: اے خدا کے بندے! خدا نے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا، یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا؟ بولا: جس لئے اس نے چاہا، فرمایا: تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے، یا جب تو چاہے ؟ کہا: بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا: تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے؟ بولا: جب وہ چاہے، فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے؟ بولا: جہاں وہ چاہے، فرمایا: خدا کی قسم! تو اسکے سوا کچھ اور کہتا تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر تلوار سے ماردیتا۔

۱۳۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۹، ۱/ ۳۴۴

پھر مولی علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے۔وہ تقوی کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ یہ کہ جو چاہا کیا،اور جو چاہے گا کریگا۔ بناتے وقت تجھ سے مشورہ نہ لیا تھا، بھیجتے وقت بھی نہ لیگا۔تمام عالم اسکی ملک ہے اور مالک سے دربارۂ ملک سوال نہیں ہوسکتا۔

ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آکر امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے،فرمایا: تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل،عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے،فرمایا: گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ۔عرض کی: یا امیر المؤمنین مجھے خبر دیجئے۔فرمایا: اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول۔عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے،فرمایا:

ان اللہ خلقك کما شاء او کما شئت ۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا،یا جیسا تو نے چاہا؟ عرض کی: جیسا اس نے چاہا،فرمایا:

فیستعملك کما شاء او کما شئت ،تو تجھ سے کام ویسا لے گا جیسا کہ وہ چاہے، یا جیسا تو چاہے؟ عرض کی: جیسا وہ چاہے،فرمایا:

فیبعثك یوم القیامة کما شاء او کما شئت؟ تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا،یا جس طرح تو چاہے؟ کہا جس طرح وہ چاہے،فرمایا:

ایھا السائل! تقول : لاحول ولا قوۃ الابمن۔اے سائل! تو کہتا ہے: کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا: اللہ علی عظیم کی ذات سے،فرمایا: تو اس کی تفسیر جانتا ہے؟ عرض کی: امیر المؤمنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں،فرمایا:

ان تفسیرھا لا یقدر علی طاعة اللہ و لایکون قوۃ معصیة اللہ فی الامرین جمیعا الاباللہ ۔اسکی تفسیر یہ ہے کہ نہ طاعت کی طاقت، نہ معصیت کی قوت، دونوں اللہ ہی کے دئے سے ہیں۔پھر فرمایا:

ایھا السائل! الك مع اللہ مشیة او دون اللہ مشیة ؟ فان قلت ان لك دون اللہ مشیة ،فقد اکتفیت بھا عن مشیة اللہ و ان زعمت ان لك فوق اللہ مشیئة فقد

ادعیت مع اللہ شرکا فی مشیتہ۔

اے سائل! تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا، بے خدا کے؟ اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے ارادۂ الہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کریگا، خدا چاہے یا نہ چاہے۔ اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعوی کیا۔ پھر فرمایا: ایھا السائل! ان اللہ یشج ویداوی، فمنہ الداء و منہ الدواء، اعقلت عن اللہ امرہ۔

اے سائل! بے شک اللہ زخم پہونچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے۔ تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا۔ کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی: ہاں، حاضرین سے فرمایا:

الآن اسلم اخوکم فقوموا و صافحوا

اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا۔ کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔ پھر فرمایا:

ان رجلا من القدریۃ لاخذت برقبۃ ثم ازال اجوئھا حتی اقطعھا فانھم یھود ھذہ الامۃ و نصاراھا و مجوسھا۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الہی سے وقوع طاعت و معصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں۔ اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی، نصرانی، اور مجوسی ہیں۔

یہودی اس لئے فرمایا کہ ان پر خدا کا عذاب ہے اور یہود مغضوب علیھم ہیں اور نصرانی و مجوسی اس لئے فرمایا کہ نصاری تین خدا مانتے ہیں۔ مجوس یزدان اور اہرمن دو خالق مانتے ہیں۔ یہ بیشمار خالقوں پر ایمان لا رہے ہیں کہ ہر جن وانس کو اپنے اپنے افعال کا خالق گا رہے ہیں۔ و العیاذ باللہ رب العالمین،

یہ اس مسئلہ میں اجمالی کلام ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ کافی ووافی اور صافی وشافی جس سے ہدایت والے ہدایت پائیں گے۔ اور ہدایت اللہ ہی کے ہاتھ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالیٰ أَعْلَمُ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۹۹

(۵) تقدیر پر تکیہ کر کے عمل نہ چھوڑیں

۱۳۵۔ **عن** أمير المؤمنين علی کرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی جنازة فأخذ شيئا فجعل ينكت به الأرض، فقال ما منكم من أحد الاو قد كتب مقعده من النار و مقعد ه من الجنة، قالو: يارسول الله! أفلا نتكل علی كتابنا و ندع العمل (زاد فی رواية) فمن كان من أهل السعادة فسيصير الی أهل السعادة ،و من كان من أهل الشقاء فسيصير الی عمل أهل الشقاوة ، قال :اِعملو فكل ميسر لما خلق له ، أما من كان من أهل السعادة فييسر لعمل أهل السعادة، و أمامن كان من أهل الشقاء فييسر لعمل أهل الشقاوة،ثم قرء، فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰی وَ اتَّقٰی وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اَلْآيَة ـ

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تشریف فرما تھے،آپ نے ایک لکڑی اٹھا کر زمین کریدنا شروع کی ، پھر فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانا جہنم اور جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! تو کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر کے عمل کرنا نہ چھوڑ دیں؟ ایک روایت میں ہے، جو نیک لوگوں میں ہے وہ عنقریب نیک لوگوں میں ہو جائے گا اور جو بد بختوں میں ہے وہ ان میں سے ہو جائے گا، فرمایا: عمل کرو کہ ہر ایک کیلئے وہ آسان ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے،تو جو نیک بخت ہے اس کیلئے نیک بختوں کا کام آسان ہو جاتا ہے۔اور جو بد بخت ہے اس کیلئے بد بختوں کا عمل آسان ہو جاتا ہے ۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

۱۳۵ـ الجامع الصحيح للبخاری ۷۳۷/۲ ☆ الصحيح لمسلم ، القدر ، ۳۳۳/۲
الجامع للترمذی، القدر ۲/ ۳٦ ☆ السنن لابی داؤد ، السنة ١٦ ، القدر ، ٦٤٥/۲
المعجم الكبير للطبرانی، ٤/ ۲۸۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۹۷/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۷۰۸/۸ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۱۰/۱۱
التفسير للبغوی، ۲٥۳/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۳۹/٦
كنز العمال للمتقی، ۱٥٥۲، ۳٤۲/۱ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۸/٦

تو وہ جس نے اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کیا ، اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اور اچھی طرح تصدیق کی۔ الآیہ۔

(٦) تدبیر تقدیر سے ہے

١٣٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلدَّوَاءُ مِنَ الْقَدْرِ يَنْفَعُ مَنْ يَّشَاءُ لِمَا يَشَاءُ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دواء خود بھی تقدیر سے ہے۔اللہ تعالی جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہونچادیتا ہے۔

١٣٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال :اِن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه خرج الى الشام حتى اذا كان بسرغ لقيه اُمراء الأجناد أبو عبيدة بن الجراح و أصحابه فأخبره أن الوباء قد وقع بالشام، قال عبد الله بن عباس : فقال عمر : اُدع لى المهاجرين الأولين فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام، فاختلفوا فقال بعضهم: قد خرجت لأمر و لانرى أن ترجع عنه ـو قال بعضهم: معك بقية الناس و أصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لا نرى أن تقدمهم على هذا الوباء ، فقال : ارتفعوا عنى، ثم قال: اُدع لى الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلكوا سبيل المهاجرين و اختلفوا كاختلافهم، فقال: ارتفعوا عنى، ثم قال: اُدع من كان ههنا من مشيخة قريش من مهاجرة الفتح، فدعوتهم فلم يختلف منهم عليه رجلان فقالوا: نرى أن ترجع بالناس و لا تقدمهم على هذا الوباء ، فنادى عمر فى الناس اِنى مصبح على ظهر فاصبحوا عليه ، قال أبوعبيدة : أفرارا من قدر الله؟ فقال عمر : لو غيرك قالها ياأباعبيدة! ، نعم ،نفرمن قدر الله الى قدر الله ، أ رأيت لو كان لك اِبل ، هبطت واديا له عدوتان، اِحداهماخصبة والاخرى جدبة، أليس اِن رعيت الخصبة رعيتها بقدر الله ، و اِن

١٣٦۔ المعجم الكبير للطبرانى، ١٣١/١٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٨٥/٥
كنز العمال للمتقى، ٢٨٠٨١ ، ٥/١٠ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٢٦١/٢
١٣٧۔ الجامع الصحيح للبخارى، الطب ، ٨٥٣/٢ ☆ الصحيح لمسلم ، السلام ، ٢٢٩/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٠٣/٥ ☆

رعيت الجدبة رعيتها بقدر الله ، قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و كان متغيبا في بعض حاجته فقال : اِن عندى فى هذا علما ، سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلا تُقَدِّمُوا عَلَيْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَ أَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ وَ انْصَرَفَ ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بقصد شام وادی تبوک میں قریہ سرغ تک پہونچے تو سرداران لشکر ابو عبیدۃ بن الجراح، خالد بن ولید، اور عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم انہیں ملے اور خبر دی کہ شام میں وبا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کرلاؤ۔ چنانچہ انہیں بلا کرلایا گیا۔آپ نے ان سے مشورہ لیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا ہے۔ یہ سن کرلوگوں میں اختلاف واقع ہوگیا۔بعض حضرات کا کہنا تھا: کہ ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اوراسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں جبکہ بعض حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ منتخب افراداور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے،آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ، پھرفرمایا: انصار کو بلاؤ، میں انہیں بلا کرلایا۔چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تووہ بھی مہاجرین کے راستہ پر چلے، ان میں بھی اسی طرح اختلاف ہوگیا جس طرح مہاجرین میں ہوا تھا۔آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھرفرمایا: میرے لئے ان اکابر قریش کو بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی،انہیں بلایا گیا توان میں سے دوآدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا، بلکہ متفقہ طور پر کہا: کہ ہماری رائے میں لوگوں کو لے کرلوٹنا چاہیئے اوراس بلا کی طرف پیش قدمی کرنا صحیح نہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین نے منادی کرادی کہ کل میں واپسی کیلئے سوار ہوجاؤنگا۔حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا خدا کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش تمہارے سوا یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔(یعنی تمہارے علم وفضل سے یہ بعید ہے) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، بھلا بتاؤ تو تمہارے پاس کچھ اونٹ

ہوں، انہیں لیکر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز دوسرا خشک، تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے، اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: اتنے میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لے آئے جو اپنی کسی ضرورت سے تشریف لے گئے تھے۔ ارشاد فرمایا: مجھے اس سلسلہ میں ایک حدیث یاد ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، کہ جب تم کسی جگہ وبائی بیماری طاعون وغیرہ کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ، اور جہاں تم ہو وہاں ہی وبا آجائے تو پھر وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں: یہ حدیث سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور واپس تشریف لائے۔ ۱۲ام

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ہاں کہ سب کچھ تقدیر سے ہے پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر ہرا بھرا چرائی کیلئے اختیار کرتا ہے۔ اس سے تقدیر الہی سے بچنا لازم نہیں آتا۔ یونہی ہمارا اس زمین میں نہ جانا جس میں وبا پھیلی ہے۔ یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تدبیر ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ صلاح نیت کے ساتھ عین توکل ہے۔

ہاں بیشک یہ ممنوع و مذموم ہے کہ آدمی ہمہ تن تدبیر میں منہمک ہو جائے اور اسکی درستی میں جا و بے جا، نیک و بد، حلال وحرام کا خیال نہ رکھے۔ یہ بات بیشک اسی سے صادر ہوگی جو تقدیر کو بھول کر تدبیر پر اعتماد کر بیٹھا، شیطان اسے ابھارتا ہے کہ اگر یہ بن پڑی جب تو کار برآری ہے ورنہ مایوسی و ناکامی، ناچار سب این وآں سے غافل ہو کر اسکی تحصیل میں لہو پانی کر دیتا ہے۔ اور ذلت وخواری، خوشامد و چاپلوسی، مکرو دغا بازی جس طرح بن پڑے اسکی راہ لیتا ہے حالانکہ اس حرص سے کچھ نہ ہوگا۔ ہونا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہے۔ اگر یہ علو ہمت، صدق نیت، پاس عزت، اور لحاظ شریعت ہاتھ سے نہ دیتا رزق کو اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لیا جب بھی پہونچتا۔ اسکی طمع نے آپ اسکے پاؤں میں تیشہ مارا اور حرص و گناہ کی شامت نے خسرا لد نیا و الآخرۃ کا مصداق بنایا۔ اور اگر بالفرض آبرو کھو کر گنہگار ہو کر دو پیسہ پائے بھی تو ایسے مال پر ہزار تف، بئس المطاعم حین الذل تکسبھا ÷ القدر منتصب و القدر مخفوض

بری خوراک ہے وہ جسے ذلت کی حالت میں حاصل کرو۔اور اس کہاوت کی مصداق کہ "ہانڈی تو چڑھ گئی لیکن عزت گھٹ گئی" فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۷) تقدیر کا منکر ملعون ہے

۱۳۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ، أَلزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ، وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ ،وَ الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبْرُوْتِ فَيُعِزُّ بِذٰلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ وَ يُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ، وَ الْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ ، وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ، وَ التَّارِكُ لِسُنَّتِي ۔ شمائم العنبر ص ۱۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ لوگوں پر میری لعنت کہ اللہ تعالی نے ان پر لعنت فرمائی اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔اللہ تعالی کی کتاب میں اپنی رائے سے بڑھانے والا، تقدیر کو جھٹلانے والا، اپنی طاقت وقوت کے بل بوتے پر ذلیلوں کو معزز رکھنے والا ،شریفوں کو ذلیل کر نے والا ،اللہ تعالیٰ کی محرمات کو حلال سمجھنے والا ، میرے اہلبیت کے بارے میں جن چیزوں کو اللہ تعالی نے حرام کیا ان کو حلال سمجھنے والا ،اور میری سنت مؤکدہ کو ہلکا سمجھ کر چھوڑنے والا۔۱۲م

۱۳۸۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۱۷۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲۸۶

۱۰۔ گناہ صغیرہ وکبیرہ

(۱) گناہ صغیرہ وکبیرہ کی پہچان

۱۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا صَغِیُرَةَ مَعَ الُاِصُرَارِ وَلَا کَبِیُرَةَ مَعَ الُاِسُتِغُفَارِ۔

فتاویٰ رضویہ ۹/ ۲۵۸

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی گناہ بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا اور کوئی گناہ توبہ کے بعد کبیرہ نہیں رہتا۔ ۱۲م

(۲) جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے

۱۴۰ ۔ **عن** خریم بن فاتك الأسدی قال: صلی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم الصبح فلما اانصرف قام قائما فقال: عُدِلَتُ شَهَادَةُ الزُّوُرِ بِالُاِشُرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الُآیَةِ وَاجُتَنِبُوُا قَوُلَ الزُّوُرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَیُرَ مُشُرِکِیُنَ بِه۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۱۳۴

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو تشریف فرما ہوکر ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، جھوٹے قول سے دور رہو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اسکا کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔۱۲م

۱٤۱۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه أن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال: أَلَا أُخُبِرُکُمُ بِأَکُبَرِ الُکَبَائِرِ ، قالوا : بلیٰ ، یا رسول الله ،قال: اَلُاِشُرَاكُ

۱۳۹۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/۲۰۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/۵۷۰
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۵۰۸ ☆ الدرراالمنتثرة للسیوطی، ۱۸۰
۱٤۰۔ السنن لا بن ماجة ، الشهادة ۱/۱۷۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۲۱
۱٤۱۔الجامع للترمذی ، الشهادات ۲/۵٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۲۱

بِاللّٰهِ، وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ ، قال: فما زال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقولها حتی قلنا:لیته سکت ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیامیں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتادوں، صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں. سرکار نے ارشادفرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی،اورجھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بڑے بڑے گناہ ہیں۔راوی کہتے ہیں: سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ (خوف زدہ ہوکر) ہم کہنے لگے: کاش سرکارخاموش ہوجاتے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۳۴/۵

(۳) جھوٹا گواہ جہنمی ہے

۱۴۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَنْ تَزُوْلَ قَدَ مَاشَاهِدِ الزُّوْرِ حَتّٰی يُوْجِبَ لَهُ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جہنم واجب کردیتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۳۴/۵

(۴) گناہ وہ ہے جودل میں کھٹکے

۱۴۳۔ **عن** النواس بن سمعان الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلْاِثْمُ مَاحَاكَ فِي صَدْرِكَ۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۹۶/۹

۱۴۲۔السنن لا بن ماجة " الشهادة " ۱/ ۱۷۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۲۲

۱۴۳۔المستدرك للحاكم " البیوع، ۲/ ۱۴ ☆

(۵) ارتکاب کبائر سے ایمان نہیں جاتا

۱۴۴۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَامِنُ عَبُدٍ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ ، ثُمَّ مَاتَ عَلیٰ ذٰلِكَ اِلّا دَخَلَ الُجَنَّةَ ، قُلُتُ : وَاِنُ زَنیٰ وَاِنُ سَرَقَ ، قال: وان زنی وان سرق ، قلت: و ان زنی و ان سرق ، قال: وان زنی وان سرق ، ثلاثا ثم قال فی الرابعة :عَلیٰ رَغُمِ أنُفِ أبِی ذَرٍّ ، قَال : فخرج أبو ذر وھو یقول : وإن رغم أنف أبی ذر۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جو "لاالہ الا اللہ"، پڑھ کر مر جائے مگر جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے، حضور نے فرمایا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے۔ یہ عرض ومعروض تین مرتبہ ہوا۔ چوتھی بار میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر کی ناک غبار آلود ہونے پر (یعنی خواہ ابوذر کو یہ بات ناپسند ہو لیکن ہے ایسا ہی)۔ حضرت ابوذر غفاری جب بارگاہ رسالت سے واپس تشریف لائے تو کہہ رہے تھے: اگرچہ ابوذر کی ناک غبار آلود ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۲م

۱۴۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ثَلاثٌ مِّنُ أصُلِ الُاِیُمَان : أَلُكَفُّ عَمَّنُ قَالَ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"، وَلَا نُكَفِّرُهٗ بِذَنُبٍ ، وَلَا نُخرِجُهٗ مِنَ الُاِسُلَامِ بِعَمَلٍ۔ اظہار الحق الجلی ، ۳۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں، جن میں سے ایک بات یہ ہے کہ

۱۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ،اللباس، ۲/ ۷۶۷ ☆ الصحیح لمسلم " الایمان" ۱/ ۶۶
المسند لا حمد بن حنبل " ۵/۱۶۶ ☆ المسند لا بی عوانه " ۱/ ۱۹
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۲۸۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۱۷۰
تلخیص المتشابه، ۲/ ۱۰۳ ☆
۱۴۵۔ السنن لا بی داؤد، الجهاد، ۱/ ۳۴۳ ☆ نصب الرایه للزیلعی ، ۳/ ۳۷۷
کنزالعمال للمتقی ،۴۳۲۲۶، ۱۵/ ۸۱۱ ☆

جوشخص کلمہ ”لااله الا الله محمد رسول الله،، کہےاسکے بارے میں زبان کوروکو۔ہم کسی کوکسی گناہ کی وجہ سے کافرنہیں کہیں گے۔اورنہ کسی کوکسی عمل کی وجہ سے خارج کریں گے۔

﴿۱﴾ امام احمدرضامحدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے کہ جن میں کلمہ ذکر ہےلیکن مرادوہی تصدیق جمیع ضروریات دین ہے۔

(۶) گناہ سے دل سیاہ ہوجاتا ہے

۱۴۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا أَخْطَأَ خَطِيْئَةً نَكَتَتْ فِي قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ، فَاِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صَقَلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ عَلٰى قَلْبِهٖ وَهُوَ" ألرّا نُ" الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى "كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُوْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہےاسکے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑجاتا ہے۔پس اگروہ اس سے جدا ہوگیااورتوبہ استغفارکی تواسکے دل پرصیقل ہوجاتی ہے۔اوراگردوبارہ کیاتو اورسیاہی بڑھتی ہے یہاں تک کہ اس کے دل پرچڑھ جاتی ہے۔اوریہی وہ زنگ ہےجس کا اللہ تعالیٰ نے ذکرفرمایاکہ یوں نہیں بلکہ زنگ چڑھادی ہےانکے دلوں پران گناہوں کے سبب کہ وہ کرتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ۱۱/ ۳۰۸

(۷) سب کوہلاک نہ جانو

۱۴۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عن قال: قال رسول الله صلی الله تعالی

۱۴۶۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/ ۴۶۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۷/ ۲۲۹
كنزالعمال للمتقی، ۱۰۱۸۹، ۴/ ۲۱۰ ☆ التفسير للطبری، ۳۰/ ۶۲
فتح الباری للعسقلانی، ۸/ ۶۹۶ ☆ التفسير للقرطبی، ۱۹/ ۲۵۹
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۱۲۷ ☆ السنن لا بن ماجة، ۲/ ۳۲۳
جمع الجوامع للسيوطی، ۵۶۹۵ ☆ زاد المسير لا بن الجوزی، ۹/ ۵۶
۱۴۷۔ الصحيح لمسلم، البر، ۲/ ۳۲۹ ☆ السنن لا بی داؤد، الادب، ۲/ ۶۸۰
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۷۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/ ۴۸
شرح السنة للبغوی، ۱۳/ ۱۴۴ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۷۵۹

عليه وسلم :اِذَا سَمِعتَ الرَّجُلَ يَقُولُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهلَكُهُم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کو یوں کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ ان سب سے ہلاک ہونے والا ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۹

۱۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَلذَّنبُ شُئُومٌ عَلىٰ غَيرِ فَاعِلِهٖ اِنْ عَيَّرَهٗ اِبتَلىٰ وَ اِنِ اغتَابَهٗ اَثِمَ وَ اِنْ رَضِىَ بِهٖ شَارَكَهٗ۔

حضرت انس بن ملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ: گناہ تو ایک شخص کرتا ہے لیکن اسکا وبال دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ اگر اسکو عار دلائے گا تو یہ بھی اس میں مبتلاء ہوگا۔ اور اگر غیبت کریگا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر راضی ہوگا تو شریک گناہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۲۸۱

(۸) لواطت گناہ کبیرہ ہے

۱۴۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَلعُونٌ مَن يَّعمَلُ عَمَلَ قَومِ لُوطٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۱۹۰

(۹) مدح فاسق حرام ہے

۱۵۰۔ **عن** أنس بن ما لك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضَبَ الرَّبُّ وَ اهتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرشُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۴۸۔ مسند الفردوس للديلمى ، ۲/ ۲۴۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲۶۵
۱۴۹۔ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۵۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۲/ ۲۷۲
المسند لا حمد بن حمنل ، ۱/ ۲۱۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/ ۲۸۶
۱۵۰۔ الجامع الصغير للسيوطى، / ۵۹ ☆ تاريخ دمشق لا بن عساكر، ۶/ ۴۰
اتحاف السادة للزبيدى ، ۷/ ۵۷۱ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى ، ۵۹۵

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہےاوراسکے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۲۹۳

(۱۰) مؤمن پر لعن طعن حرام ہے

۱۵۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قاال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :لَیۡسَ الۡمُؤمِنُ بِالطِّعَانِ وَلَاالِلّعَانِ وَلَاالۡفَاحِشِ وَلَا الۡبَذِیُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نہیں ہوتا طعن کرنے والا ۔ بہت لعنت کرنے والا ۔ بے حیا۔فحش گو۔

(۱۱) ایذائے مؤمن حرام ہے

۱۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قا ل رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنۡ آذٰی مُسۡلِمًا فَقَدۡ آذٰنِی وَمَنۡ آذٰنِی فَقَدۡ آذَی اللّٰهَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کوایذادی اس نے مجھے ایذادی اور جس نے مجھے ایذادی اس نے اللہ عزوجل کوایذادی۔　　فتاوی رضویہ ۵/۸۹۲

(۱۲) مسلمان کی جان ومال حرام

۱۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال :رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُلُّ الۡمُسۡلِمِ عَلَى الۡمُسۡلِمِ حَرَامٌ مَالُهٗ وَعِرۡضُهٗ وَدَمُهٗ، حَسۡبُ اِمۡرَءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنۡ يُّحَقِّرَ أَخَاهُ الۡمُسۡلِمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۵۲۔الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/ ۵۰٤ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۷/ ۳٤۷
الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ۲/ ۱۰۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۲/ ۱۷۹
۱۵۳۔ الجامع للترمزی ، ۲/ ۱۵ ☆ الصحیح لمسلم ، ۲/ ۳۱۷
السنن لابی داؤد ، الادب، ۲/ ٦٦۹ ☆ السنن لابن ماجة ، الفتن ، ۲/ ۲۸۹
الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۱۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/ ٤۵
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ٤۹۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۳۹۱

وسلم نے ارشادفرمایا: ہرمسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ اسکا مال، اسکی آبرو، اسکا خون۔ آدمی کے بدہونے کو یہ بہت ہے کہ اپنے مسللمان بھائی کی تحقیر کرے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۲

(۱۳) مسلمان کوگالی دینا جائزنہیں

۱۵٤۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : سَبَابُ الْمُسْلِمِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان کوگالی دینے والا اسکے مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۴۰

(۱۴) مسلمان کا مال لینا بغیر رضا جائزنہیں

۱۵۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ قال: قال رسو ل الله رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا يَحِلُّ مَالَ اِمْرَءٍ مُّسُلِمٍ اِلّا بِطِيْبِ نَفْسِهٖ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی مسلمان کا مال حلال نہیں مگر اسکی جی کی خوشی سے۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۸

(۱۵) کسی سے جبراً کچھ لینا جائزنہیں

۱۵٦۔ **عن** سمرة بن جندب رضی ا لله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : عَلَى الْيَدِ مَاأَخَذَتُ حَتّى تُوَدِّيَهٗ۔

۱۵٤۔مجمع الزوائد للهيثمی ، ۸/ ۷۳ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/ ٤٦٧

۱۵۵۔ التمهيد لا بن عبد البر ، ۱۰/ ۲۳۱ ☆ ارواء الغيليل للالبانی ، ۵/ ۲۷۹

۱۵٦۔ الجامع للترمذی ، البيوع ، ۱/ ۱۵۲ ☆ السنن لا بی داؤد ، البيوع ، ۲/ ۵۰۱

المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/ ۱۳ ☆ السنن لا بن ماجة ،الصدقات ، ۲/ ۱۷۳

فتح الباری للعسقلانی ، ۵/ ۲٤۱ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ٦/ ۹۰

شرح السنة للبغوی ، ۸/ ۲۲٦ ☆ تلخيص الجير لا بن حجر ، ۳/ ۵۳

المعجم الكبير للطبرانی ، ۷/ ۲۵۲ ☆ نصب الراية ، ۳/ ۳۷٦

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز کسی سے لی اس کو واپس کرنا واجب ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۰

(۱۶) دھوکہ دینا مذموم ہے

۱۵۷ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لَيُسَ لَنَا مَنُ غَشَّنَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمانوں کی خیر خواہی کے خلاف معاملہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں

فتاوی رضویہ ۷/۹۶

۱۵۸ ـ **عن** أمير المؤمنين علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : لَيُسَ مِنَّا مَنُ غَشَّ مُسُلِمًا اَوُ ضَرَّهٗ اَوُ مَاكَرِهَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کی بدخواہی کرے، یا اسے ضرر پہونچائے، یا اسے فریب دے۔　　فتاوی رضویہ ۷/۹۶

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث اس باب میں حد تواتر پر ہیں اور خود ان امور کی حرمت ضروریات دین سے ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۹۶

(۱۷) رشوت لینا دینا ناجائز ہے

۱۵۹ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله

---

۱۵۷ ـ الجامع للترمذی ، البيو ع ، ۱/ ۱۵۷ ☆ الصحيح لمسلم ، الايمان ، ۱/ ۷۰
السنن لا بی داؤد ، البيو ع ، ۲/ ٤۸۹ ☆ السنن لا بن ماجة ، التجارات ، ۱/ ۱۶۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۵۰ ☆ المستدرك للحاكم ، ۲/ ۹
۱۵۸ ـ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ٤۷۰ ☆
۱۵۹ ـ مجمع الزوائد للهيثمی ، ٤/ ۱۹۹ ☆ المعجم الصغير للطبرانی ، ۱/ ۲۸
اتحاف السادة للزبيدی ، ٦/ ۱٦۵ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر ، ۳/ ۸

صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلرَّاشِی وَالْمُرْتَشِی فِی النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشوت دینے اور لینے والے مستحق جہنم ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳۰۲/۷

(۱۸) مجرم کو پناہ دینا جائز نہیں

۱۶۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت اس شخص پر ہے جو کسی شرعی مجرم کو پناہ دے۔

فتاوی رضویہ ۱۶۹/۹

(۱۹) اسلام میں ضرر رسانی نہیں

۱۶۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ، مَنْ ضَارَّ ضَارَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اسلام میں) نہ ضرر ہے اور نہ مضرت پہونچانا۔ جس نے نقصان پہونچایا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان میں مبتلا کریگا۔ اور جس نے کسی کو مشقت میں مبتلا کیا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔

فتاوی رضویہ ۲۹۳/۵

۱۶۰۔ الصحیح لمسلم، الحج، ۱۶۰/۳ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۸۱/۱

۱۶۱۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳۱۳/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶۹/۶

المستدرك للحاکم، ۵۸/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۱/۲

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۰/۴ ☆ التمهید لا بن عبد البر، ۲۳۰/۱۰

کنز العمال للمتقی، ۹۴۹۸، ۵۹/۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۲۵/۶

ارواء الغلیل للالبانی، ۴۸/۳ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۷۶/۹

تاریخ اصفهان لا بی نعیم، ۳۴۴/۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۵۰۶/۲

(۲۰) کمزور کی مدد نہ کرنا گناہ ہے

١٦٢۔ **عن** سهل بن حنيف رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ أُذِلَّ عِنْدَهٗ مُؤمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَيَقْدِرُ عَلىٰ أنْ يَّنْصُرَهٗ اَذَلَّهُ اللّٰهُ عَلَىٰ رُؤُسِ الْاَشْهَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول، ۲۱/۹

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس مؤمن کی تذلیل کی جائے پھر وہ اسکی مدد پر قادر ہونے کے باوجود اسکی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن بر سر عام رسوا کریگا۔ ۱۲م

(۲۱) حسد ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتا

١٦٣۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَايَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ اَلْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

١٦٤۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَأكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَاتَأكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ۔ فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

١٦٢۔ المسند لا حمد بن حنبل، ٣/ ٨٤٧ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٦/ ٨٩
مجمع الزوائد للهيثمى، ٧/ ٢٦٧ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٧/ ٥٤٤
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/ ٥١٠ ☆

١٦٣۔ الدر المنثور، للسيوطى، ٢/ ١٨٣ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٣/ ٥٤٦

١٦٤۔ السنن لا بى داؤد، الادب، ٢/ ٢٧٢ ☆ السنن لا بن ماجة، الزهد، ٢/ ٣٢٠
اتحاف السادة للزبيدى، ١/ ٢٩٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢/ ١٨٢
جمع الجوامع للسيوطى، ٣٦٦ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ٦/ ١٢٤
التاريخ الكبير للبخارى، ١/ ٢٧٢ ☆ التفسير للقرطبى، ٥/ ٢٥١
الدر المنثور للسيوطى، ٦/ ٤١٩ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ٢/ ٢٢٧
كشف الخفاء للعجلونى، ١/ ٤٢٦ ☆ الترغئب والترهيب للمنذرى، ٣/ ٥٤٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو، یا سوکھی گھاس کو۔ ۱۲م

۱۶۵۔ **عن** معاویة بن حیدة رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: أَلْحَسَدُ یُفْسِدُ الْإِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصِّبْرُ الْعَسَلَ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد ایمان کو ایسا برباد کر دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو۔ ۱۲م

(۲۲) عیب لگانے والے مستحق جہنم ہیں

۱۶۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: مَنْ ذَکَرَ امْرَءً بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ لِیُعِیْبَهٗ بِهٖ حَبَسَهٗ اللّٰهُ فِی نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَاتِیَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے عیب لگانے کو وہ بات بیان کرے جو اس میں نہیں اللہ تعالیٰ اسے نار جہنم میں قید کریگا۔ یہاں تک کہ اپنے کہے کی سند لائے۔

۱۶۷۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: أَیُّمَا رَجُلٌ أَشَاعَ عَلیٰ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ بِکَلِمَةٍ وَهُوَ مِنْهَا بَرِیْءٌ یُشِیْنُهٗ بِهَا فِی الدُّنْیَا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّذِیْبَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یَاتِیَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں کوئی بات مشہور کی اور وہ اس سے بری ہے جسکا یہ دنیا میں عیب لگا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جب تک اپنی اس بات کا ثبوت نہ پیش کرے اسے آتش دوزخ میں پگھلائے۔　　فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷

۱۶۵۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۵۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۴۲۶

۱۶۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۲۱۰ ☆ الترغیب والترهیب للمذزری، ۳/ ۱۹۹

۱۶۷۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۵۱۵ ☆

(۲۳) قتل مومن پر اعانت بدتر گناہ ہے

۱٦۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَنُ أَعَانَ عَلیٰ قَتُلِ مُؤمِنٍ بِشَطُرِ كَلِمَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ مَكُتُوبًا بَيُنَ عَيُنَيُهِ آئِسٌ مِنُ رَّحُمَةِ اللّٰهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی مسلمان کے قتل پر آدھی بات کہہ کر اعانت کرے اللہ تعالیٰ سے اس حالت پر ملے کہ اسکی پیشانی پر لکھا ہو۔خدا کی رحمت سے ناامید۔

(۲۴) شیطانی وسوسہ

۱٦۹۔ **عن** صفية بنت حيي رضی الله تعا لی عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِنَّ الشَّيُطَانَ يَجُرِی مِنَ الُاِنُسَانِ مَجُرَی الدَّمِ۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک شیطان انسان کے خون دوڑنے کی رگوں میں گردش کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷

۱٦۸۔ السنن لا بن ماجة ، ۱/ ۱۸۸ ☆ السنن الكبری للهيثمی ، ۸/ ۲۲
نصب الراية للزيلعی ، ٤/ ۳۲٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۵۱٦
كنز العمال للمتقی ، ۳۹۸۹۵، ۱۵/ ۲۲ ☆ حلية الاولياء لا بی نعيم ، ۵/ ۷٤
الدر المنثور للسيوطی ، ۲/ ۲۵۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/ ۲۹٤
تاريخ اصفهان لا بی نعيم ، ۱/ ۱۵۲ ☆ المسند للعقبلی ، ٤/ ۳۸۲
تلخيص الحبير لا بن حجر ، ٤/ ۱٤ ☆ التفسير للقرطبی، ۱/ ۱۵٦
الكامل فی الضعفاء لا بن عدی ، ۷/ ۲۷۱۵ ☆ مسند الربيع، ۳/ ۳
الموضوعات لا بن الجوزی، ۳/ ۱۰۳ ☆

۱٦۹۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٦/ ۳۳۷ ☆ السنن للدارمی ، ۲/ ۳۲۰
مشكل الآثار للطحاوی ، ۱/ ۲۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٤/ ۲۸۲
زدالمسير لا بن الجوزی، ۹/ ۲۷۸ ☆ التفسير للقرطبی ، ۱/ ۳۰۱
اتحاف السادة للزبيدی ، ۵/ ۳۰۵ ☆ التفسير لا بن كثير ، ۸/ ۵۵۸
البداية النهاية لا بن كثير، ۱/ ۵۹ ☆ تاريخ اصفهان لا بی نعيم ، ۲/ ۲۱۲

(۲۵) تصویر حرام ہے

۱۷۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهٗ فِی جَهَنَّمَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مصور جہنم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کریگا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کریگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : قَالَ اللّٰه تَعَالیٰ: وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِی فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوِ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوِ لِیَخْلُقُوْا شَعِیْرَةً۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۰۔ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ۱/۳۰۸
کنز العمال للمتقی، ۹۳۷۸، ۴/۳۷ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر، ۳/۱۹۸
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۴۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹۵

۱۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۱/۳۷۵ ☆ البدایہ والنهایة لا بن کثیر، ۶/۱۵۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۲۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۶۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۳۰ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/۴۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۳ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۱۰/۱۰۸
الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۴۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۹۰

۱۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم ۔ اللباس، ۲/۲۰۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے۔ بھلا کوئی چیونٹی۔ یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنادے۔

۱۷۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ الَّذِینَ یَصۡنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُونَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ یُقَالُ لَهُمۡ أَحۡیُوا مَاخَلَقۡتُمۡ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائینگے۔ ان سے کہا جائیگا یہ صورتیں جو تم نے بنائیں تھیں ان میں جان ڈالو۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنۡ صَوَّرَ صُورَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰی یَنۡفَخَ فِیۡهَا الرُّوۡحَ وَلَیۡسَ بِنَافِخٍ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے عذاب کریگا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔

۱۷۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی

۱۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ،التوحید ،۲/ ۱۱۲۸ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۳۸۳
السنن الکبری للبیهقی ، ۷/ ۲۶۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٤/ ٤١
۱۷٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس،۲/ ۸۸۱ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس، ۲/ ۲۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ٤/ ٤١٦
الترغیب والترهیب للمنذری ۳/ ٤۳۸ ☆
۱۷۵۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۳٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ٤/ ٤٦
المصنف لا بن ابی مشیبة ، ۱۳/ ۱۹۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ۳۳۹
الدر المنثور للسیوطی ، ٤/ ۷۳ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۳/ ۷
کنزالعمال للمتقی ، ۹۳۷۱، ٤/ ۳٦ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۷/ ۳۸۱

علیه وسلم : يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يَبْصُرُ بِهِمَا وَاُذُنَانِ يَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ اِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ، بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَ بِالْمُصَوِّرِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والی، اور دو کان سننے والے، ایک زبان کلام کرتی ۔ وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئیں ہوں۔ایک جواللہ کا شریک بتائے۔دوسرا ہر ظالم ہٹ دھرم۔تیسرا تصویر بنانے والا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : اِنَّ اَشَدَّ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ اَوْاِمَامٌ جَائِرٌ وَهٰؤلَآءِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا۔یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا، یا بادشاہ ظالم، یاان تصویر بنانے والوں پر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنه قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم :اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ اَوْ رَجُلٌ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْ مُصَوِّرٌ يُصَوِّرُ التَّمَاثِيْلَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس پر ہوگا جس نے

۱۷۶۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۴۲۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۲۶۶
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/ ۲۳۶ ☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۴/ ۱۲۲
کنزالعمال للمتقی ، ۴۳۸۸۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۱۹۵
۱۷۷۔ کنز العمال للمتقی ، ۹۳۶۶، ۴/ ۳۵ ☆
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/ ۱۸۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر ، ۱/ ۱۴۶
الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۷۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۲۶۰

کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا۔ یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور تصویر ساز پر۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ مَنۡ قَتَلَ نَبِیًا اَوۡ قَتَلَہٗ نَبِیٌّ اَوۡ قَتَلَہٗ اَحَدُ وَالِدَیۡہِ وَالۡمُصَوِّرُوۡ نَ وَعَالِمٌ لَمۡ یَنۡتَفِعُ بِعِلۡمِہٖ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی جہاد میں اسے قتل فرمائے ۔ یا جو اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھکر گمراہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۹۔**عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من سفر و سترت سھوۃ لی بقرام فیہ تماثیل، فلما رأہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تلون وجھہ وقال یا عائشۃ! أشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنۡدَ اللّٰہِ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ الَّذِیۡنَ یُضَاھُوۡنَ بِخَلۡقِ اللّٰہِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے ۔ میں نے دروازہ پر ایک تصویر دار پردہ لٹکا دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپکے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا اور فرمایا : اے عائشہ !قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگا ہ میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۹/۱۴۴

---

۱۷۸ ـ المسند للعقیلی ، ۳/ ۱۲٤ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۱/ ۳٤۸

کنز العمال للمتقی ، ۲۹۰۹۹، ۱۰/ ۲۰۸ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ٤/ ۳٦٤

۱۷۹ـ الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس،۲/ ۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم ،اللباس ، ۲/ ۲۰۱

(۲۶) جہاں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

۱۸۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل، فلما رأه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قام على الباب ولم يدخل فعرفت فى وجهه الكراهية فقلت: يا رسول الله! اتوب الى الله والىٰ رسوله ماذا اذنبت؟ فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ أَصۡحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُمۡ: أَحۡيُوا مَاخَلَقۡتُمۡ ،وَقَالَ :اِنَّ الۡبُيۡتَ الَّذِى فِيۡهِ الصُّوَرُ لَاتَدۡخُلُهٗ الۡمَلآئِكَةُ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے ملاحظہ فرمایا تو دروازہ پر ہی رک گئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ میں نے آپکے چہرۂ اقدس میں ناگواری کے اثرات دیکھکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ ورسول کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا گناہ ہوا؟ ارشاد فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن سخت عذاب میں ہونگے پھر ان سے کہا جائیگا انکو زندہ کرو جن کو تمنے بنایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا۔ جس گھر میں تصویر ہو رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ۱۲م

۱۸۱۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت: قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل فلما رأه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تناول الستر فهتكه وقال: مِنۡ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ الَّذِيۡنَ يُصَوِّرُوۡنَ هٰذِهِ الصُّوَرُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک پردہ لٹکا لیا

۱۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس ، ۲/ ۸۸۱ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱

۱۸۱۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس ، ۲/ ۸۸۰ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱

تھا جس میں تصویریں تھیں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو ہاتھ میں لیکر پھاڑ ڈالا اور ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں تصویر بنانے والے ہونگے
فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : أَتَانِی جِبْرِيْلُ اَمِيْنُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لِی : مُرْ بِرَاسِ التَّمَاثِيْلِ يُقْطَعُ فَتَصِيْرُ كَهَيْأَةِ الشَّجَرَةِ أَمَرَ بِالسَّتْرِ فَيُقْطَعُ فَيُجْعَلُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَئَانِ هٰذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور صورتوں کے بارے میں حکم دیں کہ انکے سر کاٹ دئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں۔اور تصویردار پردہ کیلئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالکر پاؤں سے روندی جائیں۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۸۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ لِی: اِنَّا لَانَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے عرض کیا: ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

وفی الباب عن ام المؤمنين الصديقة ‘وعن ام المؤمنين ميمونة وعن اسامة بن زيد رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم۔

۱۸۴۔ **عن** أمير المؤمنين علی كرم اللّٰه تعالیٰ وجهه الكريم قال :قال رسول اللّٰه

۱۸۲۔ الجامع للترمذی الادب ، ۱۰۴/۲ ☆ السنن لا بی داؤد ، اللباس ، ۵۷۳/۲
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳۰۵/۲ ☆
۱۸۳ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، مغازی ، ۵۷۰/۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۸۰/۱
۱۸۴۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۸۵/۱ ☆ السنن لا بن ماجۃ ، ۲۶۸/۲

صلی الله تعالی علیه وسلم :اِنَّ جبرَئِیلَ عَلیهِ الصَّلاۃُ والسَّلامُ قَالَ لِی:اِنَّها ثَلٰثٌ لَم یَلَجُ مَلِكٌ مَادَامَ فِیها وَاحِدٌ مِنهَا کَلبٌ اَوجَنَابَةٌ اَوصُورَةُ رُوحٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا: تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان تین سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا، کتا، یاجنب یا جاندار کی تصویر۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۵۔ **عن** أبی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَاتَدخُلُ الْمَلائِکَةُ بَیْتًافِیهِ کَلبٌ وَلَا صُوَرَةٌ ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

و فی الباب عن ابن عباس ، وعن ام المؤمنین میمونة ، عن ام المؤمنین الصدیقة ، وعن ابی هریرة ، عن امیر المؤمنین علی ، وعن ابی سعید الخدری، و عن اسامة بن زید ، وعن ابی ایوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهم،

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

۱۸۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : صنعت طعاما فدعوت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فجاء فرأی تصاویر فرجع فقلت : یارسول الله ! مارجعك بأبی وأُمی ، قال : اِنَّ فِی الْبُیْتِ سِتْرًا فِیهِ تَصَاوِیْرُ وَاِنَّ الْمَلائِکَةَ لَاتَدْخُلُ بَیْتًا فِیهِ تَصَاوِیْرُ۔ **فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵**

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے

۱۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، بدء الخلق، ۱/ ۴۵۸ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۰
الجامع للترمذی ، الادب، ۲/ ۱۰۳ ☆ السنن لا بن ماجة ، اللباس ، ۲/ ۲۶۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۹۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴/ ۱۴۴
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۴/ ۴۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۷/ ۳۱۵
البدایة والنهایة لا بن کثیر، ۱/ ۵۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۔ ۴/ ۴۴
۱۸۶۔ السنن لا بن ماجة ، الاطعمة ، ۲/ ۲۴۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۳۰

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی۔حضور تشریف لائے لیکن تصویریں دیکھ کر واپس تشریف لیجانے لگے۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر نثار، کس سبب سے حضور واپس ہوئے؟ فرمایا: گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

(۲۷) تصویر کو مٹانا ضروری ہے

۱۸۷۔**عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :إن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم لم يكن يترك فى بيته شيئا فيه تصاليب الا نقضه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اس کو بے توڑے نہ چھوڑتے۔

۱۸۸۔ **عن** أبى الهياج الأسدى رضى الله تعالىٰ عنه قا ل : قال لى على: الا أبعثك على مابعثنى عليه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أن لاتدع صورة الا طمستها ولا قبرامشرفا الا سويته۔

حضرت ابوالھیاج اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرمایا تھا کہ جو تصاویر دیکھو اسے مٹادو اور جو قبر حد شرع سے اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کردو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

۱۸۹۔**عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى جنازة فقال: أَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَدَعُ لَها وَثَنًا اِلَّا كَسَرَهٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهٗ وَلَا صُورَةً اِلَّا طَمَسَهَا، وَمَنْ عَادَ اِلىٰ صَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْ

۱۸۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، اللباس، ۲/ ۸۸۰ ☆ السنن لا بى داؤد ، اللباس ، ۲/ ۵۷۲
۱۸۸۔ الصحيح لمسلم ، الجنائز ، ۱/ ۳۱۲ ☆
۱۸۹۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۸۷۔ ☆

هٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک جنازہ میں تشریف فرماتھے کہ ارشاد فرمایا: تم میں کون ایسا ہے جو مدینے جاکر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر کو برابر کردے اور سب تصویریں مٹادے۔ پھر فرمایا: جو یہ ساری چیزیں بنائیگا وہ کفرو انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ العیاذ بالله تعالیٰ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلا کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا ورسول سے خارج گمان کرنا محض باطل وہم عاطل ہے، بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ اور خود ابتدائے بت پرستی انہیں تصویرات معظمین سے ہوئی۔ قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا:

ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر، یہ پانچ بندگانِ صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر انکی مجلس میں قائم کیں پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

(۲۸) بیت اللہ شریف کی تصاویر مٹائی گئیں

۱۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: دخل النبی صلی الله تعالی علیه وسلم البیت فوجد فیه صورة ابراهیم وصورة مریم علیهما الصلوٰة والسلام فقال صلی الله تعالی علیه وسلم: اَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوا اَنَّ الْمَلَائِکَةَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، الانبیاء، ۱/ ۴۷۳ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۱/ ۴۷۷

اورحضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تصویریں دیکھیں۔حضور نے ارشادفرمایا: کیا ہوا ان لوگوں کوکہ اس سے پہلےسن رکھا ہے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جہاں تصویر ہو۔ (پھر بھی بازنہ آئے)۱۲م

۱۹۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اِن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لما رأی الصور فی البیت لم یدخل حتی أمر بها فمحیت ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانۂ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو داخل نہیں ہوئے یہاں تک کہ مٹانے کاحکم دیاتو وہ مٹائی گئیں۔۱۲م

۱۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال:اِن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لما رأ ی الصور فی البیت لم یدخل حتی أخرج صورة اِبراهیم واسمٰعیل علیهما الصلوٰة والسلام ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانۂ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تواس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی تصاویرنکال نہیں دی گئیں۔۱۲م

۱۹۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کان فی الکعبة صور فأمر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم عمر بن الخطاب أن یمحوها فبل عمر رضی الله تعالیٰ عنه ثوبا و محاها به فدخلها صلی الله تعالی علیه وسلم وما فیها شیء۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۶

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانۂ کعبہ کے اندر تصاویر مٹانے کا حکم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صادر فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑا پانی میں بھگو کر انکو مٹادیا پھر حضور داخل

۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الانبیاء، ۱/ ۴۷۳ ☆

۱۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المغازی ، ۲/ ۶۱۴ ☆

۱۹۳۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۳۶۵ ☆

ہوئے تو اس میں کچھ نہ تھا۔

۱۹۴۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: وکان عمرقد ترک صورة ابراهيم فلما دخل صلى الله تعالى عليه وسلم رأها فقال: يَا عُمَرُ ! اَلَمْ آمُرُكَ اَنْ لَا تَدَعْ فِيهَا صُورَةً ثُمَّ رَأى صُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ:اُمْحُوا مَافِيهَا مِنَ الصُّوَرِ ، قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَالَا يَخْلُقُوْنَ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول،۱۴۶/۹

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر چھوڑ دی تھی ۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل ہوئے اور تصور دیکھی تو فرمایا: اے عمر! کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ کوئی تصویر نہ چھوڑنا۔ پھر حضرت مریم کی تصویر دیکھی ۔تو فرمایا: جو تصویریں بھی ہیں سب کو مٹادو۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنکو پیدانہیں کرسکتے۔

۱۹۵۔ **عن** اُسامة بن زيد رضی الله تعالیٰ عنهما قال :اِن النبی صلی الله تعالی عليه وسلم دخل الكعبة فامرنى فاتيته بماء فى دلو فجعل يبل الثوب ويضرب به على الصور و يقول: قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَالَا يَخْلُقُوْنَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے تو مجھے حکم دیا۔ میں ایک ڈول میں پانی لیکر حاضر ہوا تو حضور کپڑا تر کرکے تصویروں کو مٹاتے جاتے اور فرماتے: اللہ تعالیٰ اس قوم کو غارت کرے جس نے ایسی چیزوں کی تصویریں بنائیں جن کو پیدانہیں کرسکتے۔ ۱۲م

۱۹۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اِن المسلمين تجردوا فى الآزر وأخذوا الدلاء فانجروا على زمزم يغسلون الكعبة ظهرها وبطنها فلم يدعوا أثرا من المشركين الا محوه وغسلوه۔

۱۹۴۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ۱۳۰/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۱۷۳/۵

التفسير للقرطبى ، ۱۱۶/۲ ☆ فتح البارى ، للعسقلانى ، ۱۷/۸

۱۹۵۔المصنف لا بن ابى شيبة ، ۲۹۶/۸ ☆

۱۹۶۔ المصنف لا بن ابى شيبة ، /۸ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین چادریں اتاراتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آئے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کے آثار سب دھوکر مٹادیئے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

(۲۹) تصویر بنانے والے بدترین مخلوق ہیں

۱۹۷۔ **عن** أم المئومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: لما اشتكى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة يقال لها ماريه،وكانت أُم سلمة وأُم حبيبة أتتا أرض الحبشة فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها، فرفع رأسه فقال: أُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلیٰ قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، اُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت کے زمانہ میں بعض ازواج مطہرات نے ماریہ نامی ایک کلیسا کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا: کہ اس کا ظاہری بناؤ سنوار بہت خوب ہے اور اس میں تصویریں ہیں، یہ سنکر حضور نے سر اقدس اٹھایا اور فرمایا: ان لوگوں میں جب کسی نیک آدمی کا انتقال ہوجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے پھر اس میں تصویریں بناتے، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔۱۲م

۱۹۸۔ **عن** أسلم مولىٰ امير المؤمنين عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه : أنا لاندخل الكنائس التى فيهاهذه الصور۔

حضرت اسلم مولیٰ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسا میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

۱۹۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الصلوة ،۱/ ۶۲ ☆ الصحيح لمسلم ، المساجد ، ۱/ ۲۰۱

۱۹۸۔ الجامع الصحيح للبخارى ، صلوة، ۱/ ۶۲ ☆

(۳۰) تصویر میں سر ہی اصل ہے

۱۹۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: الصورة الراس فكل شیء ليس له راس فليس بصورة ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۴۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سر ہی اصل تصویر ہے تو جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں۔۱۲م

۲۰۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم :اَتَانِی جِبُرَئِیلُ قَالَ: اَتَیُتُكَ الُبَارِحَةَ فَلَمُ یَمُنَعُنِی اَنُ اَكُونَ دَخَلُتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَی الُبَابِ تَمَاثِیُلُ وَكَانَ فِی الُبَیُتِ قِرَامٌ سِتُرفِیُهِ تَمَاثِیُلِ وَكَانَ فِی الُبَیُتِ كَلُبٌ فَمُرُ بِراُسِ التَّمَاثِیُلِ الَّذِی عَلیٰ بَابِ الُبَیُتِ فَیُقُطَعُ فَیَصِیُرُ كَهَیُأَةِ الشَّجَرِ وَمُرُ بِالسَّتُرِ فَلُیُقُطَعُ فَلُیُجُعَلُ وِسَادَتَینِ مَنُبُوُذَتَینِ تُوطَئَانِ وَمُرُ بِالُكَلُبِ فَلُیُخُرَجُ فَفَعَلَ رَسُوُلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۵۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا: میں گذشتہ رات حاضر ہوا تھا اور مجھے گھر میں داخل ہونے سے ان تصویروں ہی نے باز رکھا جو دروازہ پر تھیں۔ اور گھر میں ایک پردہ پر بھی تصویریں تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی تھا۔لہٰذا آپ حکم فرمائیں کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے جو دروازہ پر ہے تا کہ وہ درخت کی شکل پر ہو جائے۔اور پردہ کے بارے میں حکم فرمائیں کہ اسکو کاٹکر دو مسندیں بنالی جائیں تا کہ انکو روندا جاتا رہے۔ نیز کتے کو نکالنے کا حکم فرمادیں۔لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیگر اعضاء وجہ وراس کے معنی میں نہیں اگر چہ مدار حیات ہونے میں مماثل ہوں کہ چہرہ ہی تصویر جاندار میں اصل ہے۔ولہٰذا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا

۱۹۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/ ۳٦٦ ☆

۲۰۰۔ الجامع للترمذی ، الادب، ۲/ ۱۰٤ ☆ السنن لا بی داؤد اللباس ، ۲/ ۵۷۳
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/ ۳٦۵ ☆ السنن للنسائی ، الزینة ، التصاویر ۲/ ۲۵۵

نام تصویر رکھا۔اور شک نہیں کہ فقط چہرہ کو تصویر کہتے اور بنانے والے بارہا اس پر اختصار کرتے ہیں ملوک نصاری کہ سکہ میں اپنی تصویر چاہتے ہیں اکثر فقط چہرہ تک رکھتے ہیں اور بیشک عامہ مقاصد تصویر چہرہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

تصویر میں حیات آپ تو کسی حالت میں نہیں ہوتی۔وہ کسی حال میں جملہ اعضائے مدار حیات کا استیعاب نہیں کرتی عکسی میں توظاہر ہے کہ اگر پورے قد کی بھی ہو تو صرف ایک سطح بالا کا عکس لائیگی۔خول میں نصف جسم بھی ہوتا تو عادتا حیات ناممکن ہوتی نہ کہ صرف نصف سطح۔ اور بت میں بھی اندرونی اعضاء مثل دل وجگر وعروق نہیں ہوتے۔اور ڈاکٹری کی ایک خاص تصویر لیجئے جس میں اندر باہر کے رگ وپٹھے تک دکھائے جاتے ہیں تو رگوں میں خون کہاں سے آئیگا۔غرض تصویر کسی طرح استیعاب ما بہ الحیات نہیں ہوسکتی۔فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے اور اسکی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے۔یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہوں۔تو وہ تصویر ذی روح کی ہے۔اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اسکے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں۔میت وبے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۰

(۳۱) موضع اہانت میں تصویر کا حکم

۲۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انه رخص فيما كان يوطأ و كره ما كان منصوبا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روندی جانے والی تصویر کو باقی رکھنے کی رخصت عطا فرمائی لیکن لٹکانے والی تصویروں کو ناجائز ہی فرمایا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۳

۲۰۱۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں مل سکا۔۱۲م ☆

۱۱۔شعب ایمان

(۱)حقوق اللہ وحقوق العباد

۲۰۲۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَةٌ ، فَدِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَیْئًا وَدِیْوَانٌ لَایَعْبَأُ اللّٰهُ مِنْهُ شَیْئًا وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَیْئًا ۔ فَامَّا الدِّیْوَانُ الَّذِی لَایَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَیْئًا اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِی لَایَعْبَأُ اللّٰهُ مِنْهُ شَیْئًا ظَلَمَ الْعَبْدُ نَفْسَهٗ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ رَبِّهٖ مِنْ صَوْمِ یَوْمٍ تَرَكَ اَوْ صَلٰوةٍ تَرَكَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ وَتَجَاوَزَ ، وَاَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِی لَایَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَیْئًا فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَیْنَهُمُ الْقِصَاصُ لَا مُحَالَةَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دفتر تین ہیں ۔ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا ۔اور دوسرے کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں ۔اور تیسرے میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا۔وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا وہ دفتر کفر ہے۔اور جس کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کہ کسی دن کا روزہ چھوڑ دیا نماز چھوڑ دی ۔اللہ تعالیٰ چاہیگا تو معاف کر دیگا اور درگزر فرمائیگا۔اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں۔انکا بدلہ ضرور ہونا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۸۷

(۲)مسلمان کامل کی علامت

۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی

۲۰۲۔ المستدرك للحاكم ، الاهوال ، ٤/ ٥٧٥ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ٦/ ٢٤٠
الجامع الصغير للسيوطى ، ٢/ ٢٦١ ☆ اتحاف السادة للز بيدى ، ٨/ ٥٢٩
كنز العمال للمتقى ، ١٠٣١١، ٤/ ٢٣٣ ☆ تاريخ اصفهان لا بى نعيم ، ٢/ ٢
۲۰۳۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الايمان ، ١/ ٦ ☆ السنن لا بى داؤد ، الجهاد ، ١/ ٣٣٦
الجامع للترمذى، الايمان ، ٢/ ٨٧ ☆ الصحيح لمسلم ، الايمان ، ١/ ٤٨

الله تعالی علیه وسلم :أَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ٦٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔۱۲م

(۳) محبت رسول

۲۰۴۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَايُؤْمِنُ أَحَدُ كُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اسکے ماں باپ اولاداور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوجاؤں۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۴۰

(۴) حیاایمان کا حصہ ہے

۲۰۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

---

۲۰۳ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۵۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۱۶۰
السنن الکبری للبیهقی ، ۱۰/ ۱۸۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱/ ۳۵۶
حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ٤/ ۳۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، / ۵۳
کنزالعمال للمتقی ، ۷۳۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۵۳/٦
المستدرك للحاکم ، ۱/ ۱۰ ☆ التفسیر للبغوی ، ۱/ ۲۷
۲۰٤۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الایمان ، ۱/ ۷ ☆ الصحیح لمسلم ، الایمان ، ۱/ ٤۹
السنن للنسائی ،الایمان، ۲/ ۲۳۲ ☆ السنن لا بن ماجة ، المقدمة، ۱/ ۸
المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۱۷۷ ☆ السنن للدارمی ، ۲/ ۳۰۷
شرح السنة للبغوی ، ۱/ ۵۰ ☆ المستدرك للحاکم ، ۲/ ٤۸٦
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/ ۵٤۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۸٦
۲۰۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الایمان ، ۱/ ٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱/ ۵۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

٢٠٦۔ **عن** أبی اُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلْحَیَاءُ مِنَ الْإِیْمَان وَالْبَذَاءُ مِنَ الِنفَاقِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عَنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور فحش کلامی نفاق کی علامت۔

فتاوی رضویہ ۲۱۱/۳

٢٠٦۔المستدرك للحاکم، ١/ ٥٢ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٩/ ٥٠١

المعجم الکبیر للطبرانی، ١٧٨/١٨ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٣٣٨/١٠

الجامع الصغیر للسیوطی ٢٣٤/١ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٩٨/٣

مشکل الآثار للطحاوی، ٢٣٨/٤ ☆ التمهید لابن عبد البر، ٢٣٦/٩

شرح السنة للبغوی، ١٧٢/١٣ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ٣٣٤/٨

۱۲۔صفات مومن

(۱)صفت مومن

۲۰۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُالْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم کسی شخص کومسجد میں حاضر رہنے کا عادی دیکھوتو اسکے ایمان کے گواہ ہوجاؤ۔ الذلال الانقی ۱۵۲

۲۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : کَرَمُ الْمَرْءِ دِیْنُهٗ وَمُرُوَّتُهٗ عَقْلُهٗ وَحَسَبُهٗ خُلُقُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی کی عزت اسکا دین ہے اور اسکی مروت اسکی عقل ہے اور اسکا حسب اسکاخلق۔ الذلال الانقی ۱۶۱

(۲)فضیلت مومن

۲۰۹۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِن الله تعالیٰ یقول :عَبْدِی الْمُؤْمِنِ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِکَتِی ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔ فتاوی رضویہ ۹/۱۷

۲۰۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/ ۶۸ ☆ السنن لا بن ماجة ، لزوم المساجد ، ۱/ ۵۸
المستدرك للحاکم ، ۱/ ۲۱۲ ☆ السنن الکبری للبهقی ، ۳/ ۶۶
حلیة الاولیاء لا بی نعیم ، ۸/ ۳۲۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۳/ ۲۱۶
اتحاف السادة للزبیدی ، ۳/ ۳۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۹۳
کنزالعمال للمتقی ، ۲۰۷۳۸، ۶/ ۶۵۱ ☆ موارد الظمئان للهیثمی ، ۳۱۰
۲۰۸۔المستدرك للحاکم ، ۱/۱۲۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۲/۷۴
کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۶۱ ☆ العلل المتنا هیة لابن الجوزی ، ۲/ ۱۲۱
۲۰۹۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۴/ ۱۹۲ ☆

(۳) لعن طعن کرنے والا مومن کامل نہیں

۲۱۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال: رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَيۡسَ الۡمُؤۡمِنُ بِالطِّعَانِ وَلَا الۡلِّعَانِ وَلَا الۡفَحَّاشِ وَلَا الۡبَذِیۡ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص مؤمن کامل نہیں جو طعنہ زنی کرے۔ بہت لعنت کرے، بیہودگی سے پیش آئے اور بکواس کرے۔ فتاوی رضویہ ۴۸٦/۳

(۴) مدح مؤمن و مذمت فاجر

۲۱۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اِن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم طاف یوم الفتح علیٰ راحلته یستلم الأرکان بمحجنه فلما خرج لم یجد مناخاً فنزل علیٰ أیدی الرجال ثم قام فخطبهم فحمد الله و أثنی علیه وقال: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ أذۡهَبَ عَنۡكُمۡ عَبِيَّةَ الۡجَاهِلِيَّةِ وَتَكَبُّرَ هَا، أَيُّهَا النَّاسُ! رَجُلَانِ بَرٌّتَقِیٌّ كَرِيۡمٌ عَلَى اللّٰهِ، وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ تَلَا،يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّا خَلَقۡنَاكُمۡ مِنۡ ذَكَرٍ وَّاُنۡثٰی، ثُمَّ قَالَ: أَقُوۡلُ قَوۡلِیۡ هٰذَا وَأَسۡتَغۡفِرُاللّٰهَ لِیۡ وَلَكُمۡ ۔

حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر طواف کیا ارکان کعبہ کا بوسہ اپنے عصائے مبارک سے لیتے تھے تو جب باہر تشریف لائے تو سواری کو ٹھہرانے کو جگہ نہ پائی تو لوگوں میں سواری سے اتر گئے پھر کھڑے ہوکر خطبہ دیا۔اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: اللہ کیلئے حمد جس نے تم سے جاہلیت کا گھمنڈ اور اس کا غرور دور کیا۔اے لوگو! لوگوں میں دو قسم کے مرد ہیں۔ایک نیک متقی اللہ کے یہاں عزت والا دوسرا بدکار، بدبخت اللہ کی بارگاہ میں ذلیل۔ پھر یہ آیت پڑھی یاایھا الناس الخ ،اے لوگو! ہم نے تم کو مرد وعورت سے پیدا کیا۔ پھر فرمایا: میں یہ بات کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ الزلال الانقی

۲۱۰۔ المستدرك للحاكم ، الايمان ، ۱۲/۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴۰۵/۱
الجامع الصغير للسيوطی ، ۴٦۵/۲ ☆

۲۱۱۔ شرح السنة للبغوی ، ۱۲۳/۱۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۴۱۹/۸
الدر المنثور للسيوطی ، ۹۸/٦ ☆ الكشاف للزمخشری ، ۱۵۸

(۵)مسلمان کی خیر خواہی ضروری ہے

۲۱۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا يُؤمِنُ أحَدُكُم حَتّىٰ يُحِبَّ لِأ خِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفُسِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۴

(۶)مسلمان بھائی کو حتی الامکان فائدہ پہنچاؤ

۲۱۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :مَنِ اسُتَطَاعَ مِنكُم اَنُ يَّنفَعَ أخَاهُ فَلُيَنُفَعهٗ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں جس سے ہوسکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔ فتاوی رضویہ، حصہ دوم ۹/۳

(۷)مؤمن ایک مرتبہ ہی دھوکہ کھاتا ہے

۲۱۴۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَايُلُدَغُ الُمُؤمِنُ مِنُ جُحُرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَينِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ فتاوی رضویہ ۶/۳۹۵

۲۱۲۔ المسند لا بى داؤد الطيالسى ، ۸/۲۶۸ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ۱/۵۷
تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۲/۴۶۱ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۳/۱۷۶
شرح السنة للبغوى ، ۱۳/۶۰ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۲/۵۷۵
كنز العمال للمتقى ، ۹۶، ۱/۴۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۶/۲۹۱
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۷۳ ☆ المسند لابى عوانة، ۱/۳۳
۲۱۳۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳/۳۱۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/۵۱۲
كنز العمال للمتقى ، ۲۸۳۷۰، ۱۰/۶۲ ☆ المصنف لا بن ابى شيبة ، ۷/۳۹۳

(۸)مؤمن شریف، اور کافر دغاباز ہوتا ہے

۲۱۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اَلْمُؤمِنُ غِرٌّ كَرِيُمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيُمٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن شریف وعظیم اور فاجر دغاباز وکمین ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۷/۴۰۱

(۹)اللہ تعالیٰ سے شرم وحیا کرو

۲۱۶۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : اِسْتَحِی مِنَ اللّٰهِ اِسْتِحُيَا كَ مِنْ رَجُلَيْنِ مِنْ صَالِحِی عَشِيُرَتِكَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے شرم کر جیسی اپنے کنبے کے دو نیک مردوں سے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۱۷۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو کنبے کے دو مردوں سے تشبیہ نہیں۔ نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے اتنی ہی حیا چاہئے جتنی دو مردوں سے۔ بلکہ اس مقدار حیا کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کرے تو معاصی سے روکنے کو کافی ہے۔

۲۱۴۔ الجامع الصحيح للبخاری ، ۲/ ۹۰۵ ☆ الصحيح لمسلم ، ۲/ ۴۱۳
حلية الاولياء لا بی نعيم ، ۶/ ۱۲۷ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۵/ ۲۱۹
الشفاء للقاضی ، ۱/ ۱۷۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۵۳۰
مجمع الزوائد للهيثمی ، ۸/ ۹۰ ☆ مشكل الاثار للطحاوی ، ۲/ ۱۹۷
البدايه والنهاية لا بن كثير ، ۳/ ۳۱۳ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۸۳۰، ۱/ ۱۶۶
۲۱۵۔ الجامع للترمذی، البر ، ۲/ ۱۸ ☆ السنن لابی داؤد ، الادب ، ۲/ ۶۶۰
المستدرك للحاكم ، الايمان ، ۱/ ۴۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ۱۰/ ۱۹۵
التفسير للقرطبی ، ۷/ ۱۸۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲/ ۵۴۸
۲۱۶۔ اتحاف السادة للزبيدی ، ۹/ ۲۰۷ ☆ التفسير لا بن كثير ، ۸/ ۳۴
الجامع الصغير للسيوطی ، ۱/ ۶۵ ☆ تاريخ واسط ، ۲۳۲

(۱۰) اللہ ورسول کے حق کی حفاظت کرو

٢١٧۔ **عن** خولة بنت قيس رضى الله تعالىٰ عنه قالت : قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : رُبَّ مُتَخوِّضٍ فِيمَا شَاءَ تْ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ ۔

حضرت خول بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج اللہ ورسول کے مال میں اپنی خواہشات نفس کے مطابق تصرف کرنے والے کتنے ہیں جنہیں قیامت کے دن آگ کے سوا کچھ نہ ملیگا۔

(۱۱) مؤمن خود اپنے کو ذلت میں نہ ڈالے

٢١٨۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال:نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أَلْمُؤمِنُ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهٗ ۔ فتاوی رضویہ ۸/۳۰۲

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مؤمن کو ذلیل ہونے سے منع فرمایا۔

(۱۲) علامت محبت

٢١٩۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی سے محبت کرتا ہے تو اسکا ذکر زیادہ کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۴۰

٢٢٠۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال: قا ل رسول الله صلى الله تعالى

٢١٧۔ الجامع للترمذى ـالزهد ، ٢/ ٦٠ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ٦/ ٣٧٨

٢١٨۔ السنن لا بن ماجه ، الفتن ، ٢/ ٢٩٩ ☆

٢١٩۔ الجامع الصغير للسيوطى ، ٢/ ٥٠٧ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٥/ ٢٠
كنز العمال للمتقى ، ١٨٢٩ ، ١/ ٤٢٥ ☆ كشف الخفاء للعجلونى ، ٢/ ٢٠٧

٢٢٠۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ٥/ ١٩٤ ☆ السنن لا بى داؤد ، الادب ، ٢/ ٦٩٩

عليه وسلم : حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِی وَیُصُمُّ۔ فتاوی رضویہ ۵/۱۳۵

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی چیز سے انتہائی محبت تم کو اندھا اور بہرا بنادیتی ہے۔

(۱۳) مومن کو ہر چیز پر اجر ملتا ہے

۲۲۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : كُلُّ سُلَامیٰ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلَعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ بَيْنَهُمَا ،وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلیٰ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْتَرْ فَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ،وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ،وَتَمِيْطُ الْاَذیٰ عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر جسمانی جوڑوں کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے۔تو ہر دن دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا بھی صدقہ ہے۔کسی کی مدد کرکے اسکو سواری پر سوار کرنا بھی صدقہ ہے۔ سواری پر کسی کا سامان لدوادینا بھی صدقہ ہے۔اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔راستہ بتانا صدقہ ہے۔راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی صدقہ ہے۔

(۱۴) پرورش اہل وعیال پر اجر

۲۲۲۔**عن** المقدام بن معدی كرب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَتَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۲۰۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۷/ ۲۷٦ ☆ التفسير لا بن كثير ۱/۱۸۱
جامع مسانيد ابی حنيفة ، ۱/ ۲۳ ☆ مسند ابی حنيفة ، ١٦٨
تاريخ بغداد للخطيب ، ۳/ ۱۱۷ ☆ التفسير للقرطبی ، ۱/ ۳۰۷
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳/ ۳۲٥ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ٤۱۰
۲۲۱۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الجهاد ، ۱/ ٤۱۹ ☆ الصحيح لمسلم ، الزكوة ، ۱/ ۳۲٥
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۱۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی ، ٤/۱۸۸
شرح السنة ،للبغوی ، ٦/ ۱٤٥ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۱/ ۲۱۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم اپنی بیوی کو کھلاؤ وہ تمہارے لئے باعث ثواب ہے۔ اور جو اولاد کو کھلاؤ وہ بھی باعث اجر اور جو تم اپنے خادم کو کھلاؤ وہ بھی ثواب کا کام ہے۔

فتاوی رضویہ ۸/۵۰۶

(۱۵) ہر زمانے میں سات مسلمان دنیا میں ضرور رہے

۲۲۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: لم یزل علی وجہ الدھر سبعۃ مسلمون فصاعداً فلولا ذلک ھلکت الأرض ومن علیھا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر ہر زمانے میں کم از کم سات مسلمان ضرور رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین واہل زمین سب ہلاک ہوجاتے۔

۲۲۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: ما خلت الأرض من بعد نوح من سبعۃ یدفع اللہ بھم عن أھل الأرض۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی جنکے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب صحیح حدیثوں سے ثابت کہ ہر قرن وطبقہ میں روئے زمین پر لا اقل سات مسلمان بندگان مقبول ضرور رہے ہیں اور خود صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانہ میں ہر قرن میں خیار قرن سے تھے۔ اور آیت قرآنیہ ناطق، کہ کوئی کافر اگر چہ کیسا ہی شریف القوم، بالانسب ہو کسی مسلمان غلام سے بھی خیر وبہتر نہیں ہوسکتا۔ تو واجب ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات ہر قرن و

۲۲۲۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۴/ ۱۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۲۱، ۶/۴۱۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۳۷ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۲/۲۶۴
حلیۃ الاولیاء لا بی نعیم، ۹/ ۳۰۹ ☆ تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۵/ ۸۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰ / ۲۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۳۰

۲۲۳۔ المصنف لعبد الرزاق، یہ حدیث نہیں مل سکی۔ ۱۲م

طبقہ میں انہیں بندگان صالح ومقبول سے ہوں ۔ ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری شریف میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن عظیم میں ارشاد حق جل وعلا کے مخالف ہوگا۔

اقول: والمعنى ان الكافر لايستاهل شرعا ان يطلق عليه انه من خيار القرن لاسيما هناك مسلمون صالحون وان لم يرد الخيرية الا بحسب النسب فافهم ۔

یہ دلیل امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی قدس سرہ نے افادہ فرمائی۔

فالله يجزيه الجزاء الجميل۔　فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۵

میں کہتا کہوں کہ مراد یہ ہے کہ کافر اس بات کا اہل ہی نہیں کہ اسے بہترین خلائق کہا جائے بالخصوص اس صورت میں کہ وہاں صالح مسلمان بھی موجود ہوں ۔ اگرچہ افضلیت سے صرف نسبی افضلیت ہی کیوں نہ مراد ہو۔

---

۲۲۴ ۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں ملا۔ البتہ کچھ فرق سے حلیۃ الاولیاء ۶/ ۲۰ ☆ میں حضرت کعب احبار کا قول مروی ہے۔ ۱۲م

کتاب العلم

ابواب

ا۔ضرورت علم دین

(ا)ہر مسلمان پر علم دین سیکھنا فرض ہے

٢٢٥۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم :طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ۔

حاشیہ مسند امام اعظم،صفحہ ١٠١

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض عین ہے۔١٢م

٢٢٦۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعا لى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :أَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ،آيَةٌ مُحْكَمَةٌ اَوْسُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِ لَةٌ، وَمَا كَانَ سِوىٰ ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

٢٢٥۔ المعجم الكبير للطبرانى، ١٠/ ٢٤٠ ☆ مسند ابى حنيفة ، ٢٠
البداية والنهاية لا بن كثير، ١١/ ٣٢٢ ☆ جامع مسانيد ابى حنيفة ، ١/ ٢٣
المسند للعقيلى، ٢/ ٥٨ ☆ العلل المتنا هية لا بن الجوزى ، ١/ ٥٤
تذكره الموضو عات للفتنى ، ٥٠٨ ☆ المعجم الصغير للطبرانى ، ١/ ١٦
مجمع الزوائد للهيثمى، ١/ ١١٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٨٦٥١ ، ١٠/ ١٣٠
الترغيب والترهيب للمنذرى ، ١/ ٩٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ١/ ٦٠
التفسير للقرطبى ، ٨/ ٢٩٥ ☆ تاريخ اصفهان لا بى نعيم ، ٢/ ٥٧
حلية الاولياء لابى نعيم ، ٨/ ٣٢٣ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٦/ ٢٧٨
تاريخ بغداد للخطيب ، ١٠/ ٣٧٥ ☆ اللالى المصنوعه للسيوطى ، ١/ ١٠٨
كشف الخفا للعجلونى ، ٢/ ٥٦ ☆ الفقيه والمتفقه للخطيب ، ١/ ٤٣
٢٢٦۔ اتحاف السادة للزبيدى، ١/ ٢٢٥ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ٢/ ٢٠٨
كنز العمال للمتقى ، ٢٨٦٥٩، ١٠/ ١٣٢ ☆ جامع بيان العلم لا بن عبد البر ،٢/ ٢٣
التفسير لا بن كثير، ٢/ ١٩٥ ☆ امالى الشجرى ، ١/ ٥٣
السنن للدار قطنى، ٤/ ٦٨ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم تین ہیں، قرآن، حدیث، یا وہ چیز جو وجوب عمل میں انکی ہمسر ہے(گویا اجماع وقیاس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں) اور ان کے سوا جو کچھ ہے سب فضول۔

﴿۲۸﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کا صریح مفاد ہر مسلمان مرد وعورت پر طلب علم کی فرضیت، تو یہ صادق نہ آئیگا مگر اس علم پر جسکا تعلم فرض عین ہو اور فرض عین نہیں مگر ان علوم کا سیکھنا جنکی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں محتاج ہو. انکا اعم واشمل واعلی واکمل واہم واجل علم اصول عقائد ہے جنکے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنی المذہب ہوتا ہے اور انکار ومخالفت سے کافر یا بدعتی۔ والعیاذ باللہ تعالی۔ سب سے پہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلم ہے اور اسکی طرف احتیاج میں سب یکساں پھر علم مسائل نماز، یعنی اسکے فرائض وشرائط مفسدات جنکے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم، مالک نصاب نامی ہو تو مسائل زکوۃ صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج نکاح کیا چاہے تو اسکے متعلق ضروری مسئلے۔ تاجر ہو تو مسائل بیع شراء، مزارع پر مسائل زراعت، موجر ومستاجر پر مسائل اجارہ، وعلی ھذالقیاس، ہر شخص پر اس کی حاجت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اور انہیں میں سے ہیں مسائل حلال وحرام کہ ہر فرد بشر انکا محتاج ہے اور مسائل قلب یعنی فرائض قلبیہ، مثل تواضع واخلاص وتوکل وغیرہا اور انکے طرق تحصیل، اور محرمات باطنیہ تکبر وریا اور عجب وحسد وغیرہا اور انکے معالجات کہ ان کا تعلم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے، جس طرح بے نماز فاسق وفاجر ومرتکب کبائر ہے یوں ہی بعینہ ریا سے نماز پڑھنے والا انھیں مصیبتوں میں گرفتار ہے نسئل اللہ العفو والعافیۃ۔ تو صرف یہ ہی علوم حدیث میں مراد ہیں وبس۔ غرض اس حدیث میں اسی قدر علم کی نسبت ارشاد ہے۔

ہاں آیات واحادیث دیگر کہ فضیلت علماء وترغیب علم میں وارد، وہاں ان کے سوا اور علوم کثیرہ بھی مراد ہیں، جنکا تعلم فرض کفایہ یا واجب یا مسنون یا مستحب یا اس کے آگے کوئی درجۂ فضیلت وترغیب، اور جو ان سے خارج ہو ہرگز آیات واحادیث میں مراد نہیں ہو سکتا، اور انکا ضابطہ یہ ہے کہ وہ علوم جو آدمی کو اس کے دین میں نافع ہوں خواہ اصالۃ جیسے فقہ وحدیث وتصوف بے تخلیط وتفسیر قرآن بے افراط وتفریط، خواہ وساطۃ مثلا نحو وصرف ومعانی وبیان فی

حد ذاتہا امر دینی نہیں مگر فہم قرآن وحدیث کیلئے وسیلہ ہیں۔ اور فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس کے لئے عمدہ معیار عرض کرتا ہے مراد متکلم جیسی خود اسکے کلام سے ظاہر ہوتی ہے دوسرے کے بیان سے نہیں ہوسکتی۔

مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنھوں نے علم اور علماء کے فضائل عالیہ وجلائل غالیہ ارشاد فرمائے انھیں کی حدیث میں وارد ہے کہ علماء وارث انبیا کے ہیں، انبیا نے درم دینار ترکہ میں نہ چھوڑے علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا، بس ہر علم میں اسی قدر دیکھ لینا کافی ہے کہ آیا یہ وہی عظیم دولت نفیس مال ہے جو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے اپنے ترکہ میں چھوڑا، جب تو بیشک محمود اور فضائل جلیلہ موعودہ کا مصداق اور اسکے جاننے والے کو لقب عالم ومولوی کا استحقاق ورنہ مذموم وبد ہے، جیسے فلسفہ ونجوم یا لغو وفضول جیسے قافیہ وعروض یا کوئی دنیا کا کام، جیسے نقشہ ومساحت، بہر حال ان فضائل کا مورد نہیں، نہ اس کے صاحب کو عالم کہہ سکیں، ائمہ دین فرماتے ہیں:

جو علم کلام میں مشغول رہا اس کا نام دفتر علماء سے محو ہوجائے، سبحان اللہ جب متاخرین علما کا علم کلام جسکے اصل اصول عقائد سنت واسلام ہیں بوجہ اختلاط فلسفہ وزیادت مزخرفہ مذموم ٹھہرا اور اسکا مشتغل لقب عالم کا مستحق نہ ہوا تو خاص فلسفہ ومنطق فلاسفہ ودیگر خرافات کا کیا ذکر ہے، لہذا حکم شرعی ہے کہ اگر کوئی شخص علماء شہر کے لیئے کچھ وصیت کر جائے تو ان فنون کا جاننے والا ہرگز اس میں داخل نہ ہوگا۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ قرآن وحدیث سے صدہا دلائل اس معنیٰ پر قائم کرسکتا ہے کہ مصداق فضائل صرف علوم دینیہ ہیں وبس، انکے سوا کوئی علم شرع کے نزدیک علم نہ آیات واحادیث میں مراد، اگرچہ عرف ناس میں یا باعتبار لغت علم کہا کریں، ہاں آلات ووسائل کے لیئے حکم مقصود کا ہوتا ہے مگر اس وقت تک کہ وہ بقدر توسل وبقصد توسل سیکھے جائیں اس طور پر وہ بھی مورد فضائل ہیں۔ جیسے نماز کے لئے گھر سے جانے والوں کو حدیث میں فرمایا کہ وہ نماز میں ہیں جب تک نماز کا انتظار کریں نہ یہ کہ انھیں مقصود قرار دے لیں اور ان کے توغل میں عمر گزار دیں، نحوی لغوی ادیب منطقی کہ انھیں علوم کا ہو رہے اور مقصود اصلی سے کام نہ رکھے زنہار عالم نہیں کہ جس حیثیت کے صدقہ میں انھیں نام ومقام علم حاصل ہوتا جب وہی نہیں تو یہ اپنی حد ذات میں نہ ان خوبیوں

کے مصداق تھے اور نہ قیامت تک ہوں ہاں اسے یہ کہیں گے کہ ایک صنعت جانتا ہے جیسے آہنگر ونجار، اور فلسفی کے لیے یہ مثال بھی ٹھیک نہیں کہ لوہار بڑھئی کو ان کا فن دین میں ضرر نہیں پہونچاتا اور فلسفہ تو حرام ومضر اسلام ہے اس میں منہمک رہنے والا لقب جاہل اجہل بلکہ اس سے زائد کا مستحق ہے، ولا حول ولا قوۃ الا با للہ العلی العظیم۔ ھیھات ،ھیھات ،اسے علم سے کیا مناسبت ،علم وہ ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ترکہ ہے نہ وہ جو کفار یونان کا پس خوردہ ،اسی طرح وہ ہیئت جسمیں انکار وجود آسمان وتکذیب گردش سیارات وغیرہ کفریات وامور مخالفہ شرع تعلیم کئے جائیں وہ بھی مثل نجوم حراموملوم اور ضرورت سے زائد حساب یا جغرافیہ وغیرہما داخل فضولیات ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

کل العلوم سو ی القرآن مشغلة = الا الحدیث و الفقه فی الدین ،

قرآن وحدیث اور فقہ کے علاوہ تمام علوم ایک دنیوی مشغلہ ہیں، یہ مجمل کلام ہے باقی تفصیل مقام کے لئے دفتر طویل درکار جسے منظور ہو احیاء العلوم ،طریقۂ محمدیہ ،حدیقۂ ندیہ ،درمختار اور ردالمحتار وغیرہا اسفار علماء کی طرف رجوع کرے ،وفیما ذکرنا کفایة لاهل الدرایه واللہ سبحانه وتعالی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۷

۲۔ فضیلت علم دین

(ا) فضیلت علم

۲۲۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعا لی عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه و سلم :أَلْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علم عبادت سے افضل ہے۔

۲۲۸۔ **عن** أبی هریرةرضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم : أَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: علم عبادت سے بہتر ہے۔

۲۲۹۔ **عن** بعض الصحابه رضی الله تعا لی عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم : أَلْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ۔

بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: علم عمل سے افضل ہے۔

۲۳۰۔ **عن** عبادةبن الصا مت رضی الله تعالی عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم: أَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعَمَلِ ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: علم عمل سے بہتر ہے۔

۲۲۷۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر ، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۶۵۷، ۱۰/ ۱۳۲
تاریخ بغداد للخطیب، ٤/ ٤٣٦ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۲/ ۸۵

۲۲۸۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر ، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی ،۲۸٦٦٤، ۱۰ / ۱۳۲
کشف الخفا للعجلونی ، ۲/ ۸۵ ☆

۲۲۹۔ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/ ۱۹۳ ☆ کمز العمال للمتقی ۲۸٦٥۸، ۱۰/ ۱۳۱

۲۳۰۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۹٤٥، ۱۰/ ۱۸۲ ☆

(۲) علم خشیت ربانی کا سبب ہے

۲۳۱۔ **عن** أبی درداء رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَ لَخَرَجْتُمْ اِلَی الصَّعُدَاتِ تُجَارُوْنَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا تَدْرُوْنَ تَنْجَوْنَ أَوْلَا تَنْجَوْنَ ۔

حضرت ابودردا رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو چیز میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان لیتے تو زیادہ روتے اور کم ہنستے اور تم ٹیلوں کی طرف نکل کر اللہ عزوجل سے گڑگڑاتے اور تم کو یہ پتہ نہ چلتا کہ تم نجات پاؤ گے یا نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۷۵

۲۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/ ۱۸۲ ☆ المستدرك للحاکم، ٤/ ۳۲۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٥٦/٢ ☆

۳۔فضیلت علماء

(۱) فضائل علماء

۲۳۲۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعا لی عنه قا ل : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :لَا یَسۡتَخِفُّ بِحَقِّهِمۡ اِلَّا مُنَا فِقٌ ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علما کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴/۹

۲۳۳۔ **عن** جابربن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا یَسۡتَخِفُّ بِحَقِّهِمۡ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر کھلا منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۰/۹

۲۳٤۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَیۡسَ مِنۡ اُمَّتِی مَنۡ لَمۡ یَعۡرِفۡ لَعَا لِمِنَا حَقَّهٗ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اسکی

۲۳۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۸/ ۲۰۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/ ۱۲۷

کنز العمال للمتقی ۴۳۸۱۰، ۱۶/ ۳۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۱۴/ ۶۱

اللآلی المصنوعه للسیوطی ، ۱/ ۷۹ ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق، ۱/ ۲۰۷

۲۳۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۴۳۸۱۱ ، ۱۶ / ۳۲ ☆

۲۳٤۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۵/ ۳۲۳ ☆ المستدرك للحاکم ، الایمان ، ۱/ ۱۲۲

الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۱۱٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/ ۱۲۷

تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق وفاجر ہے، اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے، اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔　　فتاوی رضویہ، جلد اول، ۱۴۰/۹

خلاصہ میں ہے۔

من ابغض عالما من غير سبب ظا هر خيف عليه الكفر ، جس نے کسی عالم سے کسی ظاہری وجہ کے بغیر بغض رکھا اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

منح الروض الازھر میں ہے۔

الظاهر انه يكفر، ظاہر یہ ہے کہ اس پر حکم کفر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۰/۹

۲۳۵۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعا لیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم :خَمسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ ،قِلَّةُ الطَّعَامِ ،وَالْقُعُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ ،وَالنَّظَرُ اِلَی الْكَعْبَةِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ ،وَالنَّظرُ اِلَی الْعَالِمِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں ،کم کھانا ،مسجد میں بیٹھنا ،کعبہ دیکھنا ،مصحف کو دیکھنا، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔　　فتاوی رضویہ ۶۱۶/۴

۲۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم :خَمسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ ،أَلنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْكَعْبَةِ، وَالنَّظَرُاِلَی الْوَالِدَيْنِ ، وَالنَّظَرُ فِی زَمْزَمَ ، وَهِیَ تَحُطُّ الْخَطَايَا، وَالنَّظَرُفِی وَجْهِ الْعَالِمِ ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، مصحف کو دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، ماں باپ کو دیکھنا زمزم کے اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔

فتاوی رضویہ ۶۱۶/۴

۲۳۵۔ مسند الفردوس للديلمی، ۱۹۵/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲۴۲/۱
كنز العمال للمتقی ،۴۳۴۹۳، ۸۸۰/۱۵ ☆ العلل المتناهية لا بن الجوزی ، ۳۴۴/۲

۲۳۶۔ الجامع الصغير للسيوطی ، ۲۴۳/۱ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۴۳۴۹۴، ۸۸۱/۱۵

۲۳۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی ا لله تعالیٰ عنهما قال! قال رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم:فَقِيهٌ وَّا حِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيُطَانِ مِنُ أَلُفِ عَابِدٍ۔

فتاوی رضویہ ۶۷۵/۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کی سمجھ رکھنے والا ایک شخص (عالم) شیطان پر ایک ہزار عابدوں کے مقابلہ میں زیادہ بھاری ہے۔۱۲م

(۲) علماء وارثین انبیاء ہیں

۲۳۸۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه و سلم : اِنَّ الُعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الُأَنُبِيَاءِ وَاِنَّ الُأَنُبِيَاءَ لَمُ يُوَرِّثُوا دِيُنَارًا وَلَادِرُهَمًا فَاِنَّمَا وَرَّثُوا الُعِلُمَ فَمَنُ أَخَذَهُ أَخَذَ بَحَظٍّ وَافِرٍ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: علماء وارث انبیاء ہیں، انبیاء نے درہم و دینار ترکہ میں نہ چھوڑے، علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے، جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا۔

(۳) عالم وسلطان عادل کی تعظیم

۲۳۹۔ **عن** أبی مو سی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه و سلم : اِنَّ مِنُ اِجُلَالِ اللّٰهِ تَعَالیٰ اِكُرَامُ ذِی الشَّيُبَةِ الُمُسُلِمِ وَحَامِلِ الُقُرُآنِ غَيُرِالُغَالِی فِيهِ وَالُجَافِی عَنُهُ وَاِكُرَامُ السُّلُطَانِ الُمُقُسِطِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۷۔ الجامع للبخاری ، العلم ، ۱۶/۱ ☆ السنن لا بن ماجة ، المقدمة ، ۲۰/۱
المسند لا حمد بن حنبل، ۱۹۶/۵ ☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۱۶٤/۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ۷۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸٦۷۹، ۱۳۵/۱۰
کشف الخفا للعجلونی ، ۲۲/۲ ☆ التفسیر للقرطبی ، ٤۱/٤
۲۳۸۔
۲۳۹۔ السنن لا بی داؤد ،الادب ، ٦٦۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۱٦۳/۸
اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۰۹/۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱۳۳/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مسلمان اور سنی عالم اور عادل بادشاہ کی تعظیم میں اللہ ہی کی تعظیم ہیں۔

(۴) اعزاز علماء وسادات

۲۴۰۔ **عن** میمون بن شبیب رضی اللہ تعالی عنہ :ان عا ئشة رضی اللہ تعا لیٰ عنها مر بها سائل فاعطته کسرة ومر بها رجل علیه ثیا ب وهیئة فاقعد ته فاکل ،فقیل لها ذ لك ، فقالت : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : أَنْزِلُو النَّاسَ مَنَا زِلَهُمْ ۔

حضرت میمون بن شبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک سائل کا گزر ہوا، اسے ایک ٹکڑا عطا فرمادیا، پھر ایک شخص خوش لباس شاندار گزرا اسے بیٹھا کر کھانا کھلایا، اس بارے میں ام المومنین سے استفسار ہوا فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۳

۲۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : القی لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم وسادة فقعد علیها وقال:لا یأبی الکرامة اِلا حمار۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کہیں تشریف فرما ہوئے، صاحب خانہ نے حضرت کے لیئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے، اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ جل وعلا نے علماء وجہلاء کو برابر نہ رکھا تو مسلمانوں پر بھی ان کا امتیاز لازم ہے، اسی باب سے ہے علماء دین کو مجالس میں صدر مقام ومسند اکرام پر جگہ دینا کہ سلفا وخلفا شائع وذائع اور شرعا وعرفا مندوب ومطلوب، ہاں علماء وسادات کو یہ ناجائز وممنوع ہے کہ آپ اپنے

۲۴۰۔ السنن لا بی داؤد ، الادب، ۲/ ۶۶۵ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۶/ ۲۶۵
کنز العمال للمتقی ، ۵۷۱۷، ۳/ ۱۰۹ ☆ البدایة والنهایة لا بن کثیر ، ۸/ ۹
۲۴۱۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۵/ ۱۲۱ ☆ زهر الفردوس، ۴/ ۲۲۱

لیئے سب سے امتیاز چاہیں اور اپنے نفس کو اور مسلمانوں سے بڑا جانیں کہ یہ تکبر ہے اور تکبر ملک جبار جلت عظمتہ کے سوا کسی کو لائق نہیں، بندہ کے حق میں گناہ اکبر ہے، الیس فی جھنم مثوی للمتکبرین ، کیا جھنم ، میں نہیں ہے ٹھکانہ تکبر والوں کا ، جب سب علماء کے آقا سب سادات کے باپ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہا درجہ کی تواضع فرماتے اور مقام ومجلس وخورش وروش کسی امر میں اپنے بندگان بارگاہ پر امتیاز نہ چاہتے تو دوسرے کی کیا حقیقت ہے، مگر مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ سب سے زائد علماء وسادات کا اعزاز وامتیاز کریں، یہ ایسا ہے کہ کسی شخص کو لوگوں سے اپنے لئے قیام مکروہ اورلوگوں کا معظم دینی کے لئے قیام مندوب، پھر جب اہل اسلام انکے ساتھ امتیاز خاص کا برتاؤ کریں تو اس کا قبول انہیں ممنوع نہیں۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۳ ۹۷

(۵) عالم کی بے ادبی نفاق ہے

۲۴۲ ـ **عن** جا بربن عبداللہ رضی اللہ تعا لیٰ عنہما قال:قال رسو اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : ثَلٰثَۃٌ لَا یَسۡتَخِفُّ بِحَقِّھِمۡ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ، ذُوۡ الشَّیۡبَۃِ فِی الۡاِ سُلَامِ،وَالۡاِمَامُ الۡمُقۡسِطُ، وَمُعَلِّمُ الۡخَیۡرِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں جن کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر منافق کھلا منافق، ازاں جملہ ایک بوڑھا مسلمان دوسرا مسلمان بادشاہ عادل، تیسرا عالم کہ مسلمانوں کو نیک بات بتائے۔　　فتاوی رضویہ ۹۲/۱۰

(۶) عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق

۲۴۳ ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ذَنۡبُ الۡعَالِمِ ذَنۡبٌ وَّاحِدٌ وَ ذَنۡبُ الۡجَاھِلِ ذَنۡبَان، قِیۡلَ : وَ لِمَ یا رسول اللہ ؟ قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اَلۡعَالِمُ یُعَذَّبُ عَلیٰ رُکُوۡبِہِ الذَّنۡبَ،

۲۴۲ـ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۰۲/۸　☆　الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۱٤/۱

۲۴۳ـ مسند الفردوس للدیلمی ، ۲٤۸/۲　☆　کنز العمال للمتقی ، ۲۸۷۸٤، ۱۵۳/۱۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦٤/۱　☆

وَالْجَاهِلُ عَلَی رُکُوْبِهِ الذَّنْبَ وَ عَلٰی تَرْکِ التَّعُلَّمِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دو۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام، کس لئے؟ فرمایا: عالم پر وبال اسی کا ہے کہ گناہ کیوں کیا۔ اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا نہ سیکھنے کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۷۴

۴۔ فضیلت طلبہ

(۱) طالب علم مجاہد ہے

۲۴۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ خَرَجَ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔

حاشیہ اشعۃ اللمعات ۸۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب علم میں نکلا وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے جب تک گھر واپس نہ آجائے۔ ۱۲م

۲۴۴۔ الجامع للترمذی ،باب فضل العلم ، ۲/ ۸۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۱۳۶
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۱/ ۱۵ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۲۸۸۱۹، ۱۰/ ۱۵۸
تاریخ دمشق لا بن عساکر ، ۱/ ۴۵۲ ☆ تاریخ اصفھان لا بی نعیم ، ۱/ ۱۰۳
تنزیه الشریعه لابن عراق ۱/ ۲۷۴ ☆

۵۔ تبلیغ وعمل

(۱) تبلیغ دین ضروری ہے

۲۴۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : كَلَّا وَاللّٰهِ ، لَتَأمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوُنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوِ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنُكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں نہیں خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف کروگے ضرور نہی عن المنکر کروگے۔ یا ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل ایک دوسرے پر مارے گا۔ پھر تم سب پر اپنی لعنت اتاریگا جیسی ان بنی اسرائیل پر اتاری۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/۲۱۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ امر ونہی نہ ہر شخص پر فرض نہ ہر حال میں واجب، تو بحال عدم وجوب اسکے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض صور میں شرع ہی اسے ترک کی ترغیب دیگی۔ جیسے جبکہ کوئی فتنہ اشد پیدا ہوتا ہو۔ یوں ہی اگر جانے کہ بے سود ہے کارگر نہ ہوگا۔ تو خواہی نخواہی چھیڑنا ضرور نہیں۔ خصوصا جبکہ کوئی امر اہم اصلاح پا رہا ہو، مثلا کچھ لوگ حریر کے عادی نماز کی طرف جھکے یا عقائد سنت سیکھنے آتے ہیں اور جب حریر و پابندی وضع میں ایسے منہمک ہیں کہ اس پر اصرار کیجئے تو ہرگز نہ مانیں گے غایت یہ کہ آنا چھوڑ دیں گے، وہ رغبت نماز اور تعلیم عقائد بھی جائیگی تو ایسی حالت میں بقدر تیسرا نہیں ہدایت، اور باقی کیلئے انتظار وقت وحالت ترک نہی نہیں بلکہ اسی کی تدبیر وسعی ہے۔

ہاں اگر پیری مریدی کا تعلق ہے اور یہ دل سے ہے تو اب ایسی صورت کا پیدا ہونا جس میں امر ونہی منجر بضرر ہوں ظاہرا نادر ہے۔ ایسے متبوعوں مقتداؤں پیروں پر اس فرض اہم کی اقامت بقدر قدرت ضرور لازم اور اسی میں ان اتباع ومریدوں کے حق سے ادا ہونا ہے۔ جو

۲۴۵۔ السنن لابی داؤد ، الملاحم، ۲/ ۵۹۶ ☆ السنن الکبری للبیہقی ، ۱۰/ ۹۳

الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/ ۲۲۸ ☆

باوصف قدرت وعدم مضرت ان کے سیاہ وسفید سے کچھ مطلب نہ رکھے بلکہ ہر حال میں خوش گذران کی ٹھہرائی۔ خواہ یوں کہ خودہی احکام شرعیہ کی پرواہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے آج کل بہت آزاد متصوف، یا کسی دنیوی لحاظ سے پابندیٔ شرع کو نہ کہتا ہو۔ جیسے درصورت امرونہی اپنے پلاؤ و قورمے یا آؤ بھگت پر خائف ہو تو یہ ضرور پیر غوایت ہے نہ شیخ ہدایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۱۶

۲۴۶۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال:لما بعث اللہ تعالیٰ موسیٰ علیه السلا م الی فرعون نو دی لن یفعل فلم افعل ؟ قال: فناداہ اثنا عشر ملکا من علماء الملا ئکة ، امض لماامرت به فانا جھدنا ان نعلم ھذا فلم نعلمه ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰہ و السلام کو مولیٰ عزوجل نے رسول کرکے فرعون کی طرف بھیجا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چلے تو ندا ہوئی۔ مگر اے موسیٰ، فرعون ایمان نہ لائے گا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دل میں کہا، پھر میرے جانے سے کیا فائدہ۔ اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کہا، اے موسیٰ! آپکو جہاں کا حکم ہے جائیے، یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن آخر نفع بعثت سب نے دیکھ لیا کہ دشمنان خدا ہلاک ہوئے۔ دوستان خدا نے انکی غلامی اورانکے عذاب سے نجات پائی۔ ایک جلسہ میں ستر ہزار ساحر سجدہ میں گر گئے اور ایک زبان بولے۔

آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰالَمِیْنَ ۰ رَبِّ مُوْسیٰ وَھارُوْنَ۔

ہم اس پر ایمان لائے جو رب ہے سارے جہان کا۔ رب ہے موسیٰ وہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۳

۲۴۶۔ التفسیر للطبری، ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۵۷۴، ۱۲/ ۴۷۶

(۲) تبلیغ وہدایت پراجر عظیم

۲۴۷۔ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِىَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جہاد کہ اعظم وجوہ ازالہ منکر ہے اسکی تقسیم تین اقسام پر ہے۔ سنانی، لسانی، جنانی یعنی کفر و بدعت فسق کو دل سے برا جاننا، یہ ہر کافر مبتدع و فاسق سے ہے اور ہر مسلمان کہ اسلام پر قائم ہو اسے کرنا ہے۔ مگر جنہوں نے اسلام کو سلام اور اپنے آپکو کفار و مشرکین کا غلام کیا انکی راہ جدا ہے۔ انکا دین غیر دین خدا ہے۔

اور لسانی کہ زبان و قلم سے رد، بحمدہ تعالیٰ خادمان شرع ہمیشہ سے کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو تو دم آخر تک کریں گے، وہابیہ، نیاچرہ، دیوبندیہ، قادیانیہ، روافض غیر مقلدین، ندویہ، آریہ، نصاری وغیرہم کا رد کیا اور اب گاندھویہ سے بھی وہی برسرپیکار ہیں۔ حق کی طرف بلاتے اور باطل کو باطل کر دکھاتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ گروں سے بچاتے ہیں وللہ الحمد، آگے ہدایت رب عزوجل کے ہاتھ ہے۔

رہا جہاد سنانی، تو ہم بارہا ذکر کر چکے ہیں کہ بنصوص قرآن عظیم ہم مسلمانان ہند کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں، اسکا واجب بتانے والا مسلمانوں کا بدخواہ مبین، بہکانے والے یہاں واقعۂ کربلا پیش کرتے ہیں یہ محض انکا اغوا ہے۔

۲۴۷۔ الجامع الصحيح للبخارى الجهاد، ☆ الصحيح لمسلم، فضائل الصحابه، ۲/ ۲۷۹
كنز العمال للمتقى، ۲۸۷۱۳، ۱۰/ ۱۴۰ ☆ السنن لا بى داؤد، ۳۶۶۱، العلم، ۲/ ۵۱۵
السنن لسعيد بن منصور، ۲۴۷۳، ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۳۳۳
شرح معانى الاثار للطحاوى، ۳/ ۲۰۷ ☆

اولاً۔ اس لڑائی میں ہرگز حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہل نہ تھی۔امام نے خبیث کوفیوں کے وعدوں پر قصد فرمایا تھا۔جب ان غداروں نے بدعہدی کی قصد رجوع فرمایا۔اورجب سے شروع جنگ تک اسے بار بار احباب واعداء سب پر اظہار فرمایا۔

الف جب حربن یزید ریاحی تمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اول بار ہزار سواروں کے ساتھ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاحم ہوئے۔امام نے خطبہ فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا بلایا آیا ہوں۔تمہارے ایلچی اور خطوط آئے کہ تشریف لائیے۔ہم بے امام ہیں۔میں آیا۔اب تم اگر عہد پر قائم ہوتو میں تمہارے شہر میں جلوہ فرما ہوں۔

وان لم تفعلوا او کنتم بمقدمی کا رهین انصرفت عنکم الی المکان الذی اقبلت منه ۔

اور اگر تم عہد پر نہ رہو۔یا میرا تشریف لانا تمہیں ناپسند ہوتو میں جہاں سے آیا وہیں واپس جاؤں۔وہ خاموش رہے۔

ب پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور آخر میں بھی وہی ارشاد فرمایا کہ۔

ان انتم کرهتمونا انصرفت عنکم ۔

اگر تم ہمیں ناپسند رکھتے ہو میں واپس جاؤں۔

حر نے کہا: ہمیں تو حکم ہے کہ آپ سے جدا نہ ہوں جب تک ابن زیاد کے پاس کوفے نہ پہونچادیں۔

ج امام نے اس پر بھی ہمراہیوں کو معاودت کا حکم دیا۔وہ بقصد واپسی سوار ہوئے،حر نے واپس نہ ہونے دیا۔

د جب نینوا پہونچے۔حر کے نام ابن زیاد خبیث کا خط آیا کہ حسین کو پٹ پر میدان میں اتارو جہاں پانی نہ ہو اور یہ میرا ایلچی تمہارے ساتھ رہیگا کہ تم میرا حکم بجالاتے ہو یا نہیں۔ حر نے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی ہی جگہ اترنے پر مجبور کیا۔فدائیان امام سے زہر بن القین رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی: اے ابن رسول اللہ آگے جو لشکر آنے والا ہے وہ ان سے بہت زاید ہے ہمیں اذن دیجئے کہ ان سے لڑیں۔

فرمایا: ما کنت لا بدء هم با لقتال ،

میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں۔

ہ جب خبیث بن طیب یعنی ابن سعد اپنا لشکر لیکر پہونچا۔ حضرت امام سے دریافت کیا۔ کیسے آئے؟ فرمایا: تمہارے شہروالوں نے بلایا تھا۔

اما اذا کرھونی فانی انصرف عنھم، اب کہ میں انہیں ناگوار ہوں تو واپس جاتا ہوں ابن سعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا، اس خبیث نے نہ مانا، قاتلہ اللہ۔

و شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی، اس میں بھی حضرت امام نے فرمایا، دعونی ارجع الی المکان الذی اقبلت منہ، مجھے چھوڑو کہ میں مدینہ طیبہ واپس جاؤں، ابن سعد نے ابن زیاد کو لکھا، اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شمر مردود خبیث نے باز رکھا۔

ز عین معرکہ میں قتال سے پہلے فرمایا۔

ایھاالناس، اذ کرھتمونی فدعونی انصرف الی مأمنی من الارض،

اے لوگو! جب کہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑو کہ اپنی امن کی جگہ چلا جاؤں۔ اشقیاء نے نہ مانا، غرض جب سے برابر قصد عود رہا، مگر ممکن نہ ہوا کہ منظور رب یہی تھا، جنت آراستہ ہو چکی تھی، اپنے دولھا کا انتظار کر رہی تھی، وصال محبوب حقیقی کی گھڑی آ لگی تھی، تو ہرگز امام کی طرف سے لڑائی میں پہل نہ تھی ان خبیثوں ہی نے مجبور کیا اب دو صورتیں تھیں، یا بخوف جان اس پلید کی وہ ملعون بیعت قبول کی جاتی کہ یزید کا حکم ماننا ہوگا، اگرچہ خلاف قرآن و سنّت ہو، یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا، قال اللہ تعالیٰ۔

الّا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔

مگر جو مجبور کیا جائے اور اسکا دل ایمان پر برقرار ہو۔

یا جان دیدی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی، یہ عزیمت تھی، اور اس پر ثواب عظیم اور یہ انکی شان رفیع کے شایاں تھی اسی کو اختیار فرمایا۔ اسے یہاں سے کیا علاقہ۔

ثانیا۔ بالفرض اس بے سروسامانی میں امام کی طرف سے پہل بھی سہی تو یہاں ایک فرق عظیم ہے، جس سے یہ جاہل غافل۔

فاسقوں پر ازالہ منکر میں حملہ جائز اگرچہ تنہا ہو اور وہ ہزاروں۔ اور سلطان اسلام جس پر اقامت جہاد فرض ہے اسے بھی کافروں سے پہل حرام، جب کہ ان کے مقابلہ کے قابل نہ ہو

ثالثاً حضرت امام پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیتے ہوئے شرم چاہیے تھی، کیا امام تو امام انکے غلام، انکے در کے کسی کتّے نے بھی معاذ اللہ مشرکوں سے مدد مانگی؟ کیا کسی مشرک کا دامن تھاما؟ کیا کسی مشرک کے پس رو بنے؟ کیا مشرکوں کی جے پکاری؟ کیا مشرکوں سے اتحاد گانٹھا؟ کیا مشرکوں کے حلیف بنے؟ کیا انکی خوشامد کے لیئے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوئے؟ کیا قرآن وحدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کردی-وغیرہ وغیرہ شنائع کثیرہ۔

بہتّر تن بیس ہزار فجار کا مقابلہ فرمایا: امام کا نام لیتے ہوتو کیا تم میں بہتّر مسلمان بھی نہیں؟ جب ۲۳ کرور مشرکین تمہارے ساتھ ہوں گے اس وقت تم میں بہتّر مسلمانوں کا عدد پورا ہوگا؟۔

قرآن کو پیٹھ دینے والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو؟ اسلام سے الٹے چلنے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو؟ دہلی میں فتوی چھاپ دیا کہ اس وقت جہاد واجب ہے، بے سرو سامانی کے جواب کو امام کی نظیر پیش ہوگئی، اور حالت یہ کہ ذراسی دھوپ سے بچنے کو گئو تیروں کی چھاؤں ڈھونڈ رہے ہیں، کیا تم اپنے فتوے سے نہ صرف تارک فرض ومرتکب حرام بلکہ راضی بہ غلبۂ کفر وذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا، تمہارا اعتماد اعداء اللہ پر ہے، یقین جانو اللہ سچّا، اللہ کا کلام سچّا، ''لَا یَا لُوْ نَکُمْ خَبَالًا'' مشرکین تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کرینگے، وہ جھوٹا فتوی اور یہ پوچ بھروسہ، اور خادمان شرع پر الٹا غصہ کہ کیوں خاموش رہے؟ کیوں سینہ سپر نہ ہوئے؟، یہ ہے تمہاری خیر خواہی اسلام، یہ ہیں تمہارے دل ساختہ احکام، جن پر نہ شرع شاھد نہ عقل مساعد۔ مسلمان ہونے کا دعوی ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ، تبدیل احکام الرحمٰن واختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ مشرکین سے اتحاد توڑو، دیوبندیہ وغیرہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاک تمہیں اپنے سایہ میں لے دنیا نہ ملے دین تو انکے صدقے میں ملے۔　　المحجۃ المؤتمنہ ۹۴-۹۷

۲۴۸۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَاَنْ یَّھْدِی اللّٰہُ عَزَّوَجَلّ عَلیٰ یَدِكَ رَجُلاً خَیرٌ لَّكَ مِمَّا طَلَعَتُ عَلِیهِ الشَّمسُ وَغَرَبَتُ ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۴۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۳۱۵　☆　الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٤٤

نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعہ سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لئے تمام روئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۳۹

(۳) تبلیغ سامعین کے حال کے مطابق کرو

۲۴۹۔ **عن** عبد اللہ ابن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :مَا أَنْتَ مُحَدِّثٌ قَوْمًا حَدِيْثًا لَا تَبْلُغُهٗ عُقُوْ لُهُمْ اِلَّا كَانَ عَلىٰ بَعْضِهِمْ فِتْنَةٌ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ باتیں بیان کریگا جن تک انکی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور وہ ان میں کسی پر فتنہ ہونگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۵

(۴) بے عمل عالم کی مثال

۲۵۰۔ **عن** جند ب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِی يُعَلِّمُ النَّاسَ أَلْخَيْرَ وَيُنْسِی نَفْسَهٗ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِئُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهٗ۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عالم اگر اپنے علم پر عمل نہ کرے جب اسکی مثال شمع کی ہے کہ آپ جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔ فتاوی رضویہ ۷/۲۷۵

۲۵۱۔ **عن** جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعا لیٰ عنہ قال :قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :مَثَلُ مَنْ يُّعَلِّمُ النَّاسَ أَلْخَيْرَ وَيُنْسِی نَفْسَهٗ كَمَثَلِ الْمِصْبَاحِ الَّذِی يُضِئُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهٗ۔

حضرت جندب ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۷۹ ☆
۲۵۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۶۶ ☆
۲۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۶۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! جولوگوں کو نیک باتوں کی تعلیم دے اور خود عمل نہ کرے اسکی مثال چراغ کی ہے کہ خود جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔

(۵) ہر صدی میں ایک مجدد

۲۵۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلیٰ رَأسِ كُلِّ مِأةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُهَا دِيْنَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع یا آخر میں ایسے شخص کو بھیجتا رہیگا جو تجدید واحیاء دین کا فریضہ انجام دیگا۔

(۶) معلّم ومتعلّم کے آداب

۲۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : تَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تُعَلِّمُوْنَهٗ وَلاَ تَكُوْنُوا جَبَابِرَةَ الْعُلَمَاءِ فَيَغْلِبُ جَهْلُكُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور گردن کش عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تم پر غالب ہو جائے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے تصریح فرمائی کہ غیر خدا کہ لیئے تواضع حرام ہے فتاوی ہندیہ میں ہے۔

التواضع لغیرالله حرام كذا فی الملتقط ۔

تو بات وہی ہے کہ انبیاء واولیاء، علماء ومسلمین کے واسطے تواضع اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، یہ اللہ کے ولی ہیں، دین الٰہی کے قیم ہیں، یہ ملّت الٰہیہ پر قائم ہیں، تو علّت تواضع جب وہ نسبت ہے جو انہیں بارگاہ الٰہی میں حاصل، تو یہ تواضع بھی درحقیقت خدا ہی کے لئے ہوئی جیسے صحابۂ کرام واہل بیت عظام کی تعظیم ومحبت بعینہ محبت وتعظیم سید عالم ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ

۲۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۰۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۲۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۲۹ ☆

علیہ وسلم۔

تواضع لغیر اللہ کی شکل یہ ہے کہ العیاذ باللہ کسی کا فریا دنیا دار غنی کے لئے اسکے سبب تواضع ہو کہ یہاں وہ نسبت موجود نہیں، یا موجود ہے تو ملحوظ نہیں، اے عزیز، کیا وہ احادیث کثیرہ بثیرہ جن میں صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیئے خشوع وخضوع بجالانا مذکور اس درجہ اشتہار پر نہیں کہ فقیر کو انکے جمع واستیعاب سے غنا ہو۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۴،۵۳۳

(۷) استاد سے انکساری سے پیش آؤ

۲۵۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اور ہر علم کے لیئے سکون قرار بھی سیکھو، اور جس سے علم حاصل کرو اس کے سامنے انکساری اختیار کرو۔۱۲م

(۸) استاد آقا ہے

۲۵۵۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم :مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ مَوْلَاهُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کو قرآن کریم کی ایک آیت سیکھائی وہ اسکا آقا ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۰

۲۵۴۔حلیة الاولیاء لا بی نعیم، ۶۲۱۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۴۲۰
الترغیب والترهیب، للمنذری، ۱/۱۱۴ ☆ الکامل لا بن عدی، ۴/۳۳۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۲۹ ☆ امالی الشجری، ۱/۴۶
۲۵۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۱۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۲۸
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۲۴۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۴، ۱/۵۳۲
تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/۵۶ ☆ تاریخ جرجان للسهمی، ۵۰۵

۲۵۶۔ **عن** امير المؤ منين على كرّم الله تعا لىٰ وجهه الكريم قال : من علمنى حرفا فقد صيرنى عبدا ان شاء باع وان شاء اعتق۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: جسنے مجھے ایک حرف بھی سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا، اب خواہ وہ مجھے فروخت کرے یا آزاد کردے۔

(۹) کثرت سوال منع ہے

۲۵۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ذَرُوْنِى مَا تَرَكْتُكُمْ ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَا نَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلىٰ أَنْبِيَاءِ هِمْ فَاِذَانَهِيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَاِذَأَمَرْ تُكُمْ بِأَمْرٍ فَتَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس بات پر میں نے تم پر تضئیق (تنگی) نہ کی اسمیں مجھسے تفتیش نہ کرو، کہ اگلی امّتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں، میں جس بات کومنع کروں اس سے بچو اور جسکا حکم دوں اسے بقدرقدرت بجالاؤ۔

۲۵۸ ۔**عن** سعد بن أبى وقاص رضى الله تعا لىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :اِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِى الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ

۲۵۶۔

۲۵۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الا عتصام ، ۲/ ۱۰۸۲ ☆ الصحيح لمسلم ، الحج، ۱/ ۴۳۲
السنن لا بن ماجة ، المقد مه ، ۱/ ۲ ☆ الجامع للترمذى ، العلم ، ۲/ ۹۳
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۲۴۷ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۱/ ۳۸۸
التمهيد لا بن عبد البر ، ۱/ ۱۴۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۱/ ۱۵۸
اتحاف الساده للزبيدى ، ۲/ ۵۰ ☆ الدر المنثور ، ۲/ ۳۳۵
۲۵۸۔الجامع الصحيح للبخارى ، الاعتصام ، ۲/ ۱۰۸۲ ☆ الصحيح لمسلم ، الفضا ئل،۲/ ۲۶۲
السنن لا بى داؤد ، االسنة ، ۲/ ۲۳۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۱۷۶
المستدرك للحاكم، ۳/ ۶۲۶ ☆ التفسير للقرطبى ، ۶/ ۳۳۵
مشكل الا ثار للطحاوى، ۲۰/ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱/ ۲۶۴

لَمۡ یُحَرِّمۡ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنۡ رَجُلٍ مَسۡأَلَتِہٖ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مسلمانوں کے بارے میں انکا بڑا گنہگار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی، اس کے سوال کے بعد حرام کردی گئی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث باعلی ندا منادی کہ قرآن وحدیث میں جن باتوں کا ذکر نہیں، نہ انکی اجازت ثابت، نہ ممانعت وارد، وہ اصل جواز پر ہیں، ورنہ اگر جس چیز کا کتاب و سنّت میں ذکر نہ ہو مطلقاً ممنوع ونادرست ٹھہرے تو اس سوال کرنیوالے کی کیا خطا؟ اسکے بغیر پوچھے بھی وہ چیز ناجائز ہی رہتی، بالجملہ یہ قاعدۂ نفیسہ ہمیشہ یادرکھنے کا ہے کہ قرآن وحدیث سے جس چیز کی بھلائی یا برائی ثابت ہو وہ بھلی یا بری ہے، اور جس کی نسبت کوئی ثبوت نہ ہو وہ معاف وجائز ومباح وروا، اس کو حرام وگناہ ونادرست وممنوع کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/ ۵۲۷،۵۵۲

(۱۰) زیادہ قیل وقال سے بچو

۲۵۹۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ کَرِهَ لَکُمۡ قِیۡلَ وَقَالَ، وَ کَثۡرَةُ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةُ الۡمَالِ ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بلاوجہ قیل وقال، کثرت سوال، اور مال برباد کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۶/۴۲۲

(۱۱) نااہل کو ذمہ دار نہ بناؤ

۲۶۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله

۲۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الا ستقراض، ۱/ ۳۲۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۲۴۹
کنز العمال للمتقی، ۴۴۰۲۸، ۱۶/ ۸۶ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۹۴۳
۲۶۰۔ المستدرك للحاکم، ۴/ ۱۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۶۸۷، ۶/ ۲۵
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۷۹ ☆

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنْ عِصَا بَةٍ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضىٰ لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُوْ لَهٗ وَخَانَ الْمُؤْ مِنِيْنَ ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۴۶/۹

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قریبی رشتہ دار کو حاکم بنایا اور لوگوں میں اس سے زیادہ کوئی شخص حاکم بننے کے لائق ہے تو اسنے اللہ ورسول اور تمام مؤمنین کی خیانت کی۔۱۲م

(۱۲) حصول علم برائے جاہ ومال مذموم ہے

۲۶۱۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعا لیٰ عنہ قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :مَنْ أَكَلَ بِالْعِلْمِ طَمَسَ اللّٰهُ عَلىٰ وَجْهِهٖ ، وَرَدَّهٗ عَلىٰ عَقِبَيْهِ وَ كَانَتِ النَّارُ اَوْلىٰ بِهٖ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۲/۹

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم دین کو محض کھانے پینے کا ذریعہ بنایا اللہ تعالیٰ اسکی صورت بدل دیگا اوراسکو خائب وخاسر لوٹے گا اور وہ مستحق جہنم ٹھرے گا۔۱۲م

(۱۳) فتنوں کے ظہور کے وقت عالم پر علم کا ظاہر کرنا فرض

۲۶۳۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعا لیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَعُ فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ ،وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِك فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا! جب ظاہر ہوں فتنے یا فسادیا بد مذھبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اسپر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ نہ اسکا فرض قبول کرے اور نہ نفل۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۴۰/۹،۲۸۶،

۲۶۲۔ الفردوس للدیلمی ، ۶۰۲/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۱۲۳/۳
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۰۱۶، ۱۹۳/۱۰ ☆

۲۶۳۔ کنز العمال للمتقی ، ۹۰۳ ، ۱۷۹/۱ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۹۱۱/۵

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی وہابی ہو یا دیوبندی و غیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اسکا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے جواس سے روکتا ہے (یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا)میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اسمیں کجی چاہتے ہیں۔ مسلمانون پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں اور گمراہ گروں بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں، ان پر فرض ہے کہ روافض و مرزائیہ اور خودان بے دینوں (خلافت کمیٹی والوں) یا جسکا فتنہ اٹھتے دیکھیں سد باب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کروائیں، حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے ۔جب بد مذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جوخبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب ولعنت اکبر ہوگی،وَسَیَعلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۸۶

(۱۴) بہت سے عالم غیر فقیہ ہوتے ہیں

۲٦٤ ۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلم : نَضَّرَاللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَا لَتِی فَوَعَا ھَا ثُمَّ بَلَّغَھَا عَنِّی فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرُ فَقِیْهٍ وَ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلیٰ مَنْ ھُوَ أ فْقَهُ مِنْهُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کوخوش و خرم رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسکوخوب یاد کرلیا پھر دوسروں تک پہونچادیا، کیوں کہ بہتیرے وہ ہیں کہ فقہ کے حامل وحافظ وراوی ہیں مگر خود اسکی سمجھ نہیں رکھتے اور بہتیرے حاملان فقہ ان کے پاس فقہ لے جاتے ہیں جو

۲٦٤۔ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/ ۹۰ ☆ السنن لا بی داؤد، العلم ، ۲/ ۵۱۵
المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۱۸۳ ☆ السنن لا بن ماجة المقدمة ، ۱/ ۲۱
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۸۷ ☆
اتحاف السادة للزبیدی ، ۸/ ٤٦٤ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۲۹۱٦۳، ۱۰ / ۲۲۰

ان سے زیادہ اسکی سمجھ رکھتے ہیں۔

و فی الباب عن زید بن ثابت وعن جبیر بن مطعم وعن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام اجل سلیمان اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم غزیر وفضل کبیر خیال کیجئے۔ جوخود سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد جلیل الشان اور اجلہ ائمہ تابعین اور تمام ائمہ حدیث کے استاذ الاساتذہ ہیں۔ امام ابن حجر مکی شافعی اپنی کتاب خیرات الحسان میں فرماتے ہیں۔ کسی نے ان امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ مسائل پوچھے۔ ہمارے امام اعظم، امام الائمہ، مالک الازمہ، سراج الامہ، سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس زمانے میں انہیں امام اعمش سے حدیث پڑھتے تھے اس وقت حاضر مجلس تھے۔ امام اعمش نے وہ مسائل ہمارے امام اعظم سے پوچھے امام نے فوراً جواب دیئے امام اعمش نے کہا یہ جواب آپنے کہاں سے پیدا کئے؟ فرمایا: ان حدیثوں سے جو میں نے خود آپ ہی سے سنی ہیں۔ اور وہ حدیثیں مع سند روایت فرمادیں۔ امام اعمش نے فرمایا:

حسبک ما حدثتک بہ فی مائۃ یوم تحدثنی بہ فی ساعۃ واحدۃ، ما علمت انک تعمل بھذہ الاحادیث، یا معشر الفقھاء انتم الاطباء ونحن الصیادلۃ، وانت ایھا الرجل اخذت بکلا الطرفین۔

بس کیجئے، جوحدیثیں میں نے آپکو سودن میں سنائیں آپ گھڑی بھر میں مجھے سنائے دیتے ہیں، مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں میں یوں عمل کرتے ہیں اے فقہ والو! تم طبیب ہواور ہم محدث لوگ عطار ہیں، اور اے ابوحنیفہ! تم نے تو فقہ وحدیث دونوں کنارے لئے۔ و الحمدللہ۔

یہ تو یہ، خودان سے بھی بدرجہا اجل واعظم انکے استاذ اکرم واقدم امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے پانچ سوصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پایا۔ حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی ،سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابوہریرہ، انس بن مالک، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر، عمران بن حصین، جریر بن عبداللہ، مغیرہ بن شعبہ، عدی بن حاتم، امام حسن، اور

امام حسین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم بکثرت اصحاب کرام کے شاگرد اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں، جنکا پایۂ رفیع حدیث میں ایسا تھا کہ فرماتے۔ بیس سال گزرے ہیں: کسی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک ایسی نہ پہونچی جسکا علم مجھے اس سے زائد نہ ہو ایسے امام والا مقام بآں جلالت شان فرماتے۔

انا لسنا بالفقھا ء ولکنا سمعنا الحدیث فروینا ہ للفقھا ء من اذا علم عمل۔

ہم لوگ فقیہ ومجتہد نہیں ہیں۔ ہمیں مطالب حدیث کی کامل سمجھ نہیں۔ ہم نے حدیثیں سن کر فقیہوں کے آگے روایت کردی ہیں۔ جوان پر مطلع ہو کر کارروائی کریں گے۔ نقلہ الذھبی فی تذکرۃ الحفاظ ، مگر آج کل کے نامشخص حضرات کو اپنی یاد وفہم، اپنے دو حرفی نام علم پر وہ اعتماد ہے جو ابلیس لعین کو اپنی اصل آگ پر تھا۔ کہ دو حرف رٹ کر ہر امام امت کے مقابل "انا خیر منہ" کی بنیٹی گھمانے کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ علی العظیم۔

(۱۵) صاحب رائے اپنے دل سے فتوی لے

٢٦٥۔ **عن** وابصۃبن معبد الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِسۡتَفۡتِ نَفۡسَكَ وَاِنۡ أَفۡتَاكَ الۡمُفۡتُوۡنَ ۔

حضرت واصبہ بن معبد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دل سے فتوی لے خواہ مفتی تجھے کچھ بھی فتویٰ دیتے رہیں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کے حق میں کثرت رائے کا کچھ اعتبار نہیں۔ بلکہ ذی رائے ہے تو اپنی رائے کا اتّباع کرے اگرچہ تمام رائے دہندہ خلاف پر ہوں۔ اور غیر کے لئے بھی یہی ہے جوان میں افقہ واعلیٰ واورع ہو اسکی رائے پر چلے اگرچہ وہ اکیلا اور اسکے خلاف پر کثیر ہوں۔ کما فی معین الاحکا م۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۴۸۱

٢٦٥۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ١/ ٦٦ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ٤/ ٢٢٨

(۱۶) لوگوں سے انکے حال کے مطابق کلام کرو

۲۶۶۔ **عن** أمير المؤ منين على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنه قال : حدثوا الناس بما يعرفون، اتحبّون ان يكذبو الله ورسو له۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے وہ باتیں کہو جنکو وہ پہچانیں۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ اور اسکے رسول کی تکذیب کریں۔

۲۶۷۔ **عن** عبد الله بن عباّس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: امرنا ان نكلم الناس علىٰ قدر عقو لهم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ لوگوں سے بقدر انکے عقول کلام کیا کریں۔

۲۶۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلى الله عليه وسلّم : مَا حَدَّثَ أَحَدُكُمْ قَوْمًا بِحَدِيْثٍ لَا يَفْهَمُوْنَهٗ اِلَّا كَانَ فِتْنَةً عَلَيْهِمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عباّس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی نے اگر ایسی حدیث قوم کے سامنے بیان کی جسکو وہ نہیں سمجھتے تو وہ حدیث ان کے لئے فتنہ ہو جائیگی۔

۲۶۹۔ **عن** عبد الله بن عبّاس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم : لَا تُحَدِّثُوا اُمَّتِي مِنْ أَحَادِيْثِي اِلَّامَا تَحْتَمِلُهٗ عُقُوْلُهُمْ فَيَكُوْنُ

۲۶۶۔ الجامع الصحيح للبخارى ، العلم ، ۱/ ۲۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ، ۱/۲۲۵
كنز العمال للمتقى ، ۲۹۳۱۸، ۱۰/ ۲۴۷ ☆ مسند الفردوس للديلمى، ۲۶۵۶، ۲/۱۲۹
۲۶۷۔ مسند الفردوس للديلمى ، ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۸/۵۴۹
كنز العمال للمتقى ، ۲۹۲۸۲، ۱۰/ ۲۴۲ ☆ جمع الجوامع للسيوطى ، ۴۴۴۱
كشف الخفاء للعجلونى ، ۱/ ۲۲۵ ☆ الدر المنثور للسيوطى ، ۲۱
۲۶۸۔ اتحاف السادة للزبيدى ، ۱/ ۲۵۳ ☆ كشف الخفا للعجلونى ، ۱/۲۲۶
۲۶۹۔مسند الفردوس للديلمى ، ۵/ ۱۷ ☆ زهر الفردوس ، ۴/ ۱۷۷
اتحاف السادة للزبيدى ، ۸/ ۵۵۰ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۲۹۲۸۴، ۱۰/ ۲۴۲
حلية الاو لياء لا بى نعيم ، ۲/ ۲۸۶ ☆

فِتْنَۃً عَلَیْھِمْ ۔

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: میری امّت سے میری وہی حدیثیں بیان کروجوانکی عقلیں اٹھا لیں کہ کہیں وہ ان پر فتنہ نہ ہوجائیں۔

۲۷۰۔ **عن** عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعا لیٰ عنہماقال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم:یَا اِبْنَ عَبّاسٍ! لَاتُحَدِّثْ قَوْمًا حَدِیْثًا لَاتَحْتَمِلُہٗ عُقُوْلُھُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث نہ بیان کرنا جوانکی عقل میں نہ آئے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کے پیش نظر حضرت عبداللہ ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ بعض احادیث کے ٹکڑے ہرایک کے سامنے بیان نہیں کرتے بلکہ انکواہل علم کے سامنے پیش کرتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۱۔**عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما انت بمحدّث قوما لا تبلّغہ عقولھم الا کان لبعضھم فتنۃ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: جب تم کسی قوم سے ایسی حدیث بیان کروگے جس تک انکی عقل نہ پہونچے تووہ ضروران میں سے کسی پر فتنہ ہوجائیگی۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بعض مجالس میں اس بات کو چھپاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے معراج کی رات باری تعالیٰ کا دیدار کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۰۔ الجامع الکبیر، ۲/ ٤٦٤ ☆

۲۷۱۔ کنزالعمال للمتقی،۲۹۰۱۱، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ٤٧٩

(۱۷) کتابت کے قواعد کی تعلیم

٢٧٢۔ **عن** عبد الله بن عبّاس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: لَاتَمِدُّوا بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباّس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو دراز کر کے نہ لکھو۔

٢٧٣۔ **عن** معاویة ابی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهماانّه کان یکتب بین یدیه صلی الله علیه وسلّم فقال له :أَلْقِ الدَّوَاةَ وَ حَرِّفِ الْقَلَمَ وَ أَقِمِ الْبَاءَ وَ فَرِّقِ السِّیُنَ وَلَا تُعَوِّرِ الْمِیُمَ وَ حَسِّنِ اللّٰهَ وَمَدِّالرَّحْمٰنَ وَجَوِّدِ الرَّحِیُمَ۔

کاتب وحی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر لکھ رہے تھے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ !دوات رکھو اور قلم میں ٹیڑھا قط لگاؤ با کو سیدھا رکھو اور سین کے شوشوں میں فرق کرو۔ میم کو کانا مت کرو۔ اسم جلالت کو خوبصورت لکھو۔ رحمٰن کو دراز کر کے اور میم کو عمدہ کر کے لکھو۔　مالی الجیب بعلوم الغیب، ص،۴

(۱۸) علم دین سیکھنے کے لیئے پیر کا دن

٢٧٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : أُطْلُبُوا الْعِلْمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فَاِنَّهٗ مُیَسَّرٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلّم نے ارشاد فرمایا: پیر کے دن علم حاصل کرو کہ اسمیں آسانی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹۱/۴

٢٧٥۔ **عن** جا بربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلیّ

٢٧٢۔ مسند بن شعبان ، ☆

٢٧٣۔ مسند الفردوس للدیلمی ، ☆

٢٧٤۔ کنز العمال للمتقی ، ٢٩٣٤٠، ١٠/ ٢٥٠ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ١/ ١٥٤

٢٧٥۔ کنز العمال للمتقی ، ٢٩٢٦٨ ، ١٠/ ٢٢٩ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ١٥٥/١

اللہ تعالی علیہ وسلّم : اُطۡلُبُوا الۡعِلۡمَ کُلَّ اِثۡنَیۡنِ وَخَمِیۡسٍ فَاِنَّہٗ مُیَسَّرٌ لِمَنۡ طَلَبَ، فَاِذَا أَرَادَ أَحَدُکُمۡ حَاجَۃً فَلۡیُبَکِّرۡ اِلَیۡھَا ،فَاِنِّی سَأَلۡتُ رَبِّی اَنۡ یُبَارِکَ لِأُمَّتِی فِی بُکُوۡرِھَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو علم حاصل کرو کہ اسمیں طلب کے کیلئے آسانی ہے۔ اور جب تم میں کا کوئی اپنی حاجت کیلئے نکلے تو صبح سویرے نکلے۔ کیوں کہ میں نے اپنے رب عزّ وجل سے اپنی امّت کے لئے صبح کے کاموں میں برکت کی دعا کی ہے۔۱۲م

(۱۹) بے علم فتویٰ دینا موجب لعنت ہے

۲۷۶۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : مَنۡ أُفۡتیٰ بِغَیۡرِعِلۡمٍ لَعَنَتۡہٗ مَلآئِکَۃُ السَّمٰوَاتِ وَالۡأُرۡضِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بے علم فتویٰ دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اسپر لعنت کرتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۳۹۲

فتاوی رضویہ

(۲۰) بے علم فتویٰ موجب جہنّم

۲۷۷۔ **عن** عبید اللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعا لیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : أَجۡرَؤُکُمۡ عَلَی الۡفُتۡیَا أَجۡرَؤُکُمۡ عَلَی النَّارِ ۔

حضرت عبید اللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو تم میں فتویٰ دینے پر زیادہ جری ہے۔ وہ آتش دوزخ پر زیادہ جرات رکھتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۴/۹۴

۲۷۶۔ السنن لا بی داؤد ، العلم، ۲/ ۵۱۵ ☆ الفقیہ والمتفقہ للخطیب ، ۲/ ۱۵۵
الحبائك فی الملائك ، ۴۵ ☆ السنن لا بن ماجۃ ، المقدمۃ ، ۱/ ۶
کنز العمال للمتقی ، ۱۸ ۲۹۰ ، ۱۰ / ۱۹۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۱۲۶
۲۷۷۔کنز العمال للمتقی ۲۸۹۶۱، ۱۰ / ۱۸۴ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۵۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۸ ☆ مسند الدارمی ، المقدمۃ ، ۱/ ۵۷

(۲۱) بے علم فتویٰ باعث گمراہی ہے

۲۷۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله صلی الله تعا لیٰ علیه وسلّم: اِنّ اللّٰهَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَّقْبُضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعَلَمَاءِ، فَاِذَا لَمْ یَبْقِی عَالِمًا اِتَّخذَ النَّا سُ رُؤُ سًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَ أَضَلُّوْا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم دین لوگوں کے دلوں سے محو کر کے نہیں اٹھائیگا بلکہ علماء ہی اٹھا لئے جائیں گے، جب علماء باقی نہ رہیں گے تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ لھٰذا ان سے مسائل دریافت کیئے جائیں گے تو وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ فتاویٰ رضویہ ۵۰۲/۴

(۲۲) شریعت وطریقت کا ثبوت

۲۷۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : حفظت عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم وعائین ،فامّا احدهما فبثثته وامّا الا خر فلو بثثته قطع هذالبلعوم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو طرح کے علم سیکھے۔ ایک تو وہ جس کو میں نے پھیلا دیا۔ اور دوسرے کو اگر میں عام طور پر شائع کردوں تو میرا یہ حلق کاٹ دیا جائے۔ فتاویٰ رضویہ ۲۸۴/۳

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۵۹۴/۵

۲۷۸۔ السنن لا بن ماجة ، مقدمة ، ۱/ ٦ ☆ الجامع الصحیح للبخاری ،العلم، ۱/ ۲۰
الصحیح لمسلم ، العلم ، ۲/ ۳٤۰ ☆ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/ ۹۰
المسندلاحمد بن حنبل، ۲/ ۱٦۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۱٤
۲۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، العلم ، ۱/ ۲۳ ☆

۹۔توسل واستمداد

(۱)توسل ونماز استسقاء

۲۸۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه كان اذا قحطوا استسقٰی با لعباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنه قال : أللهم اِنا كنا نتوسل اِليك بنبينا صلی الله عليه وسلم فتسقنا واِنا نتوسل اِليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون۔　　**فتاوی رضویہ ۳/ ۵۲۸**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو سیدنا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یوں عرض کرتے:اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیکر آتے تھےتو تو ہمیں سیراب فرماتا۔اوراب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما۔تو خوب بارش ہوتی۔۱۲م

(۲)توسل

۲۸۱۔ **عن** عثمان بن حنيف رضی الله تعالیٰ عنه قال: اِن رجلا ضرير البصر أتی النبی صلی الله عليه وسلم فقال: اُدع الله أن يعافينی ، قال: اِن شئت دعوت واِن شئت صبرت فهو خير لك ، قال: فادع ، قال: فأمر ه أن يتوضأ فليحسن وضوئه ويد عو بهٰذه الد عاء ، أللهم اِنی أسئلك وأتوجه اليك بنبيك محمدصلی

۲۸۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الاستسقاء ، ۱۳۷/۱

۲۸۱۔ الجامع للترمذی ، الدعوات ، ۲/ ۱۹۷ ☆ السنن لا بن ماجة ، الصلوة ، ۱/ ۱۰۰
المستدرك للحاكم الدعاء ، ۱/ ۵۱۹ ☆ دلائل النبوة للبيهقی ، ۴/ ۱۶۶
الترغيب والترهيب للمذری ، ۱/ ۴۷۲ ☆ المسند لا حمد بن حنبل ، ۴/ ۱۳۸
كنز العمال للمتقی ، ۳۶۰۴۰، ۲/ ۱۸۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ۹۸۵۲
تاريخ دمشق لا بن عساكر ، ۲/ ۹۸ ☆ مشكوة المصابيح للمنذری ، ۲۴۹۵
الاذ كار النووية ، ۱۶۷ ☆ التوسل للالبانی ، ۶۸

الله تعالیٰ علیه وسلم ، نبی الرحمة ، اِنی توجهت بك اِلی ربی فی حاجتی هٰذه لتقتضی لی، أللهم فشفعه فی۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اورعرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطافرمادے۔حضورسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا؛اگرچاہو تو دعا کرواور چاہوتو صبر کروکہ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔عرض کیا: دعا کریں۔راوی کہتے ہیں حضور نے فرمایا: اچھی طرح وضوکر کے یہ دعا کرو۔الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں۔یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔الٰہی انکی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

﴿۱﴾ امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لطف یہ ہے کہ بعض روایات حصن حصین میں " لتقضی لی "بصیغہ معروف واقع ہوا ہے۔یعنی یارسول اللہ! میں آپکے توسل سے خدا کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت روائی کریں۔

(۲۵) حضور سے توسل اور نماز حاجت

۲۸۲۔**عن** أبی أُمامة بن سهل بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه : اِن رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فی حاجة له ، فکان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته ، فلقی عثمان بن حنیف فشکی ذٰلك الیه ، فقال له عثمان بن حنیف : اِئت المیضاة فتوضا ثم ائت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل : أللهم اِنی أسئلك و أتوجه الیك بنبینا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،نبی الرحمه ، یا محمد ! اِنی أتوجه بك اِلی ربی فتقضی لی حاجتی، وتذکر حاجتك و رح حتی أروح معك، فانطلق الرجل فصنع ما قال له ، ثم أتی عثمان بن

۲۸۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹/ ۳۱ ☆ دلائل النبوة للبیهقی ، ۶/ ۱۶۷
الترغیب والترهیب للمنذری ، ۱/ ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۱/ ۱۸۳

عفا ن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، فجاء البواب حتی أخذ بید ہ ، فأدخلہ علی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فأجلسہ معہ علی الطنفۃ، فقال : حاجتك ، فذکر حاجتہ وقضاھا لہ ثم قال لہ ، ما ذکرت حاجتك حتی کا ن الساعۃ وقال : ما کانت لك من حاجۃ فاذکرھا ، ثم اِن الرجل خرج من عند ہ فلقی عثمان بن حنیف ، فقال لہ: جزاك اللہ خیر ا، ما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت اِلی حتی کلمتہ فی ، فقال عثمان بن حبیف : واللہ ما کلمتہ ، ولکنی شھدت رسول اللہ صلی اللہ وسلم وأتاہ ضریر ، فشکی الیہ ذھاب بصرہ ، فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فتصبر ہ، فقال : یا رسول اللہ !الیس لی قائد وقد شق علی۔ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِئت المیضاۃ فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بھذہ الدعوات ، قال اِبن حنیف : واللہ ما تفرقنا ، وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کأنہ لم یکن بہ ضرقط۔

حضرت ابوامامہ بن سھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حاجتمند اپنی حاجت کیلئے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا، امیر المؤمنین نہ اسکی طرف التفات کرتے نہ اسکی حاجت پر نظر فرماتے ،اسنے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی۔انھوں نے فرمایا: وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر یوں دعا مانگ، الٰہی میں تجھسے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نبی رحمت کے وسیلے سے توجّہ کرتا ہوں، یارسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روافرمائے اور اپنی حاجت کا ذکر کر۔ شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں تیرے ساتھ چلوں۔حاجتمند نے یوں ہی کیا، پھر آستانۂ خلافت پر حاضر ہوا۔دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا۔امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا، مطلب پوچھا،عرض مطلب بیان کیا: فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اسوقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا، پھر فرمایا: جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔یہ شخص وہاں سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور کہا، اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے، امیر المؤمنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف التفات نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میرے بارے میں عرض کی۔عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم میں نے تو تیرے معاملہ میں امیر المؤمنین سے کچھ نہ کہا۔ مگر ہوا یہ کہ میں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی۔ حضور نے یوں ہی ارشاد فرمایا: کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا کرے۔ خدا کی قسم ہم اٹھنے نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا، گویا کبھی اندھا نہ تھا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایها المسلمون ، حضرات منکرین (توسل) کی غایت دیانت سخت محل افسوس و عبرت، اس حدیث جلیل کی عظمت رفیعہ وجلالت منیعہ اوپر معلوم ہوچکی اوراسمیں ہم اہلسنّت وجماعت کے لیئے جواز استمداد والتجا، وہنگام توسل ندائے محبوبان خدا کا بحمد اللہ کیسا روشن و واضح وبیّن ولائح ثبوت جس سے اہل انکار کو کہیں مفر نہیں۔ اب انکے ایک بڑے عالم مشہور نے باوجود اسقدر دعوی بلند علم وتدین کے اپنے مذھب کی حمایت بے جامیں جس صریح بے باکی وشوخ چشمی کا کام فرمایا ہے انہیں اس سے شرم چاہیئے تھی۔ حضرت نے حصن حصین شریف کا ترجمہ لکھا۔ جب اس حدیث پر آئے اسکی قاہر شوکت عظیم عزت نے جرات نہ کرنے دی کہ نفس متن میں اسپر طعن فرمائیں، اورادھر پاس مشرب، ناخن بدل، جوش عصبیّت، تاب گسل ناچار حاشیہ کتاب پر یوں ہجوم ہموم کی تسکین فرمائی کہ۔

یک راوی ایں حدیث عثمان بن خالد بن عمر بن عبداللہ متروک الحدیث ست چنانکہ درتقریب موجودست وحدیث راوی متروک الحدیث قابل حجّت نمی شود۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون، انصاف ودیانت کا تو یہ مقتضی تھا کہ جب حق واضح ہوگیا تھا تو تسلیم فرمالیتے۔ ارشاد مفترض الانقیاد حضور پرنور سیّد الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الامجاد کی طرف رجوع لاتے نہ کہ خواہی نہ خواہی بزورتحریف ایسی صحیح رجیح حدیث کو جسکی اس قدر ائمۂ محدّثین نے یک زبان تصحیح فرمائی۔ معاذ اللہ ساقط ومردود قرار دے دیجئے۔ اورانتقام خداومطالبۂ حضور سیّد روز جزا علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کا کچھ خیال نہ کیجئے۔ اب حضرات منکرین کے تمام ذی علموں سے انصاف طلب کہ اس حدیث کا راوی عثمان بن خالد بن عمر بن عبداللہ متروک الحدیث ہے جس سے ابن ماجہ کے سوا کتب ستّہ میں کہیں روایت نہیں۔ یا عثمان بن عمر بن فارس عبدی

بصری ثقہ، جو صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرھما جو تمام صحاح کے رجال سے ہیں ۔کاش اتنا ہی نظر فرمالیتے کہ جو حدیث کئی صحاح میں مروی اسکا مدار روایت وہ شخص کیوں کر ممکن جو ابن ماجہ کے سوا کسی کے رجال سے نہیں ۔وائے بے باکی مشہور ومتداول صحاح کی حدیث جنکے لاکھوں نسخے ہزاروں بلاد میں موجود انکی اسانید میں صاف صاف ''عن عثمان بن عمر'' مکتوب ،پھر کیا کہا جائے کہ ابن عمر کا ابن خالد بنا لینا کس درجے کی حیاودیانت ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔امام منذری نے ترغیب میں فرمایا ،طبرانی نے اس حدیث کی متعدّد سندیں ذکر کرکے فرمایا کہ حدیث صحیح ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۳/ ۵۲۹،۵۳۰

(۲۶) غیر خدا سے استمداد

۲۸۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلّم: اِسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدَّلِجَةِ۔ برکات الامداد،٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح شام اور رات کے آخر حصہ میں عبادت کرکے مدد حاصل کرو۔۱۲م

۲۸٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم:اِسْتَعِيْنُوْا بِطَعَامِ السَّحُرِ عَلیٰ صِيَامِ النَّهَارِ وَ بِالْقَيْلُوْلَةِ عَلیٰ قِيَامِ الَّلَيْلِ ۔ برکات الامداد صفحہ٦

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سحری کے ذریعہ روزے اور قیلولے کے ذریعہ رات کی عبادت پر مدد چاہو۔۱۲م

۲۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الايمان ، ۱/ ۱۰ ☆ السنن للنسائی ، الايمان، ۲/ ۲۳۳
السنن الكبری للبيهقی ، ۲/ ۱۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱/ ۹۳
التفسير للبغوی ، ۳/ ۲۵٦ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۵/ ۱۲۱
اتحاف السادة للزبيدی ، ٦/ ٤۰٦ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱/ ۵۸۸
۲۸٤۔ السنن لا بن ماجة ، الصيام ، ۱/ ۱۲۳ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱/ ۵۸۸
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۲/ ۱۳۸ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۱/۱۹۵

۲۸۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِكَ عَلیٰ حِفْظِكَ۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: داہنے ہاتھ کے ذریعہ اپنی حفاظت پر مدد چاہو۔

۲۸۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم:اِسْتَعِیْنُوا عَلَی الرِّزْقِ بِالصَّدَقَةِ۔

برکات الامداد صفحہ۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صدقہ کے ذریعہ رزق کے حصول پر مدد چاہو۔۱۲م

۲۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اِسْتَعِیْنُوا عَلَی النِّسَاءِ بِالْعَرِیِّ فَاِنَّ اِحدَاهُنَّ اِذَا کَثُرَتْ ثِیَا بُهَا وَأحْسَنَتْ زِیْنَتُهَا أعْجَبَهَا الْخُرُوْجِ۔　　برکات الامداد صفحہ۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بقدرضرورت لباس کے ذریعہ عورتوں پر مدد چاہو، ورنہ لباس کی کثرت کے وقت انکو زینت کا خیال ہوگا اور باہر گھومنے پھرنے کی خواہش۔۱۲م

۲۸۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال النبی صلی الله تعالیٰ

۲۸۵۔الجامع للترمذی العلم، ۲/ ۹۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/ ۲۵۲
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۳۰۵، ۱۰/ ۲۴۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۲۹
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۶۶ ☆
۲۸۶۔کمز العمال للمتقی ، ۱۵۹۶۱، ۶/ ۳۴۳ ☆ الجامع الصغیر للسوطی ، ۱/۶۶
۲۸۷۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۱۷۷۰۵، ☆ تنزیه الشریعة لا بن عراق ، ۲/ ۲۱۳
کنز العمال للمتقی ، ۴۴۹۵۲، ۱۶/ ۳۷۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی ، ۱۲۹
اللآلی المصنوعة للسیوطی ، ۲/ ۹۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/ ۱۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۶۶ ☆
۲۸۸۔المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۰/ ۱۸۲ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۲/۱۴۹
المسند للعقیلی ، ۲/ ۱۰۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی ، ۱/ ۱۳۵
کمز العمال للمتقی ، ۱۶۸۰۰، ۶/ ۵۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۱۹۵

علیه وسلّم: اِسۡتَعِیۡنُوۡا عَلیٰ اِنۡجَاحِ الۡحَوَائِجِ بِالۡکِتۡمَانِ ۔

برکات الامداد صفحہ ٦

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی حضو نبیّ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: حاجتوں کو پوشیدہ رکھ کرانکی کامیابی پر مدد چاہو۔۱۲م

وفی الباب عن عبد الله بن عباس ، وعن امیر المؤ منین علی ، وعن امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهم ۔

۲۸۹۔ **عن** عتبة بن غزوان رضی الله تعالی عنه قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اِذَا أَضَلَّ أَحَدُکُمۡ شَیۡئًا وَاَرَادَ عَوۡنًا وَهُوَ بِأَرۡضٍ لَیۡسَ بِهَا أَنِیۡسٌ فَلۡیَقُلۡ : یَاعِبَادَ اللّٰهِ ! أَعِیۡنُوۡنِی، یَاعِبَادَ اللّٰهِ! أَعِیۡنُوۡنِی، یَاعِبَادَ اللّٰهِ ! أَعِیۡنُوۡنِی، فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَاَ یَرَاهُمۡ۔

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے یا راہ بھولے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ پر ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو چاہیئے یوں پکارے ، اے اللہ کے بندو ! میری مدد کرو، کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا وہ اسکی مدد کریں گے۔

برکات الامداد صفحہ ۱۴ ☆ فتاویٰ رضویہ ۵۳۱/۳

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: قد جرب ذٰلك بالیقین۔ بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ فاضل علی قاری علامہ میرک سے وہ بعض ثقات سے ناقل۔ ہٰذا حدیث حسن ، یہ حدیث حسن ہے ، اور فرمایا: مسافروں کو اسکی ضرورت ہے ۔ اور فرمایا: مشائخ کرام قدّست اسرا ہم سے مروی ہوا۔ انّه مجرّب قرن به النجح، یہ مجرّب ہے اور مراد ملنی اسکے ساتھ مقرون۔ ذکره فی الحرز الثمین۔

اس حدیث میں جن بندگان خدا کو وقت حاجت پکارنے اور انسے مدد مانگنے کا صاف حکم

۲۸۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱۷/۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۳۲/۱۰
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۹۸ ، ۷۰٦/٦ ☆

ہے وہ ابدال ہیں کہ ایک قسم ہے اولیاء کرام سے قدّس اللہ تعالیٰ اسرارھم وافاض علینا انوارھم ۔یہی قول اظہر واشہر ہے۔ کما نصّ علیه فی الحرز الثمین، اور ممکن کہ ملائکہ یا مسلمان صالح جن مراد ہوں ۔ و کیف ما کان ،ایسے توسّل وندا کو شرک وحرام اور منافی توکّل واخلاص جاننا معاذ اللہ شرع مطہر کو اصلاح دینا ہے۔

تنبیہ:-یہاں تو حضرات منکرین کے انہیں عالم نے یہ خیال فرما کر کہ معجم طبرانی بلاد ہند میں متداول نہیں ۔بے خوف خطر خاص متن ترجمہ میں اپنے زور علم ودیانت وجوش تقویٰ وامانت کا جلوہ دکھایا۔

فرماتے ہیں۔

اس حدیث کے راویوں میں سے عتبہ ابن غزوان مجہول الحال ہے تقویٰ اور عدالت اسکی معلوم نہیں۔جیسا کہ کہا ہے تقریب میں کہ نام ایک کتاب کا ہے اسماء الرجال کی کتابوں میں سے۔

اقول: مگر بحمد اللہ آپکا تقویٰ وعدالت تو معلوم کیسا طشت از بام ہے، خدا کی شان، کہاں عتبہ بن غزوان رقاشی کہ طبقہ ثالثہ سے ہیں، جنہیں تقریب میں مجہول الحال اور میزان میں لایعرف کہا، اور کہاں اس حدیث کے راوی حضرت عتبہ بن غزوان بن جابر مزنی بدری کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابی جلیل القدر مہاجر ومجاہد غزوۂ بدر ہیں۔جنکی جلالت شان بدر سے روشن مہر سے ابین۔ رضی الله تعالیٰ عنه وارضاه عنا۔

مترجم صاحب دیباچہ ترجمہ میں معترف کہ حرز ثمین انکے پیش نظر ہے۔شاید اس حرز میں یہ عبارت تو نہ ہوگی۔

رواه طبرانی عن زید بن علی عن عتبة بن غزوان عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم ۔

یا جس تقریب کا آپ نے حوالہ دیا اسمیں خاص برابر کی سطر میں یہ تحریر تو نہ تھی

عتبةبن غزوان بن جابربن المزنی صحابی جلیل مهاجر بدری مات سنة سبعه عشرة اه ملخصا ۔

پھر کون سے ایمان کا مقتضی ہے کہ اپنے مذھب فاسد کی حمایت میں ایسے صحابی رفیع

الشان عظیم المکان کو بزور زبان وزور جنان درجۂ صحابیت سے طبقہ ثالثہ میں لاڈالئے اور شمس عدالت وبدر جلالت کو معاذ اللہ مردود الروایت ومطعون جہالت بنانے کی بدراہ نکالئے۔

ولکن صدق نبیّنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے سچ فرمایا۔ جب تجھے حیا نہیں تو پھر جو چاہے کر۔

مسلمان دیکھیں کہ حضرات منکرین انکار حق واصرار باطل میں کیا کچھ کر گزرے پھر ادعائے حقانیت گویا تمیز کا وضوئے محکم ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

خیر یہ تو حدیثیں تھیں اب شاہ ولی اللہ صاحب کی سنئے اپنے قصیدے اطیب النغم کی شرح میں پہلی بسم اللہ یہ لکھتے ہیں۔ لابداست از استمداد بروح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی روح پاک سے مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔

اوراسی میں ہے۔

بنظر نمی آید مگر آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست در ہر شدتے۔

مجھے تو ہر مصیبت میں ہر پریشان حال کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا دست تصرف ہی نظر آتا ہے۔

اسی میں ہے۔

بہترین خلق خدا است درخصلت ودرشکل ونافع ترین ایشاں است مردماں را نزدیک ہجوم حوادث جہاں۔

زمانے کے حوادث میں لوگوں کے لئے آپ سے بڑھکر کوئی نافع نہیں۔

اسی میں ہے۔

فصل یازدہم در ابتہال بجناب آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم رحمت فرستد برتو خدائے تعالیٰ اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود، اے بہترین عطا کنندہ۔

گیارہویں فصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں ہے، اے بہترین مددگار اور جائے امید اور بہترین عطا کرنے والے، آپ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں۔

اور اسی میں ہے۔

اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے ازالۂ مصیبتے۔

اے بہترین امیدگاہ مصیبتوں کے ازالہ کے لئے۔

اسی میں ہے۔

تو پناہ دہندۂ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخلاند در دل بدترین چنگلہا را۔

آپ مجھے ہر ایسی مصیبت میں جو دل میں بدترین اضطراب پیدا کرے پناہ دیتے ہیں

اور اپنے قصیدۂ ہمزیہ کی شرح میں تو قیامت ہی توڑ گئے، لکھتے ہیں، اگر حالتے کہ ثابت است مادح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنا آنست کہ ندا کند زار وخوار شدہ بشکستگی دل واظہار بیقدری خود با اخلاص در مناجات و پناہ گرفتن بایں طریق، اے رسول خدا، اے بہترین مخلوقات، عطائے ترا می خواہم روز فیصل کردن

مایوسی کے وقت مدح کرنے والے کی آخری حالت میں یہ دعا اور ثنا ہونی چاہئے کہ وہ اپنے کو انتہائی گریہ وزاری اور دلجمعی اور اظہار بے قدری کے ساتھ پناہ حاصل کرتے ہوئے یہ مناجات کرے اور کہے اے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بہترین ذات قیامت کے روز میں آپ کی عطا کا خواستگار ہوں۔

اسی میں ہے۔

وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا۔

جب کوئی کام تاریکی کی گہرائی میں گر جائے تو آپ ہی ہر بلا میں پناہ دیتے ہیں،

اسی میں ہے۔

بسوئے تست آوردن من و بہ تست پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من،

میری جائے پناہ، میری جائے امید اور میرے مرجع آپ ہی ہیں بالجملہ بندگان خدا سے توسّل کو اخلاص وتوکل کے خلاف نہ جانے گا مگر سخت جاہل محروم، یا ضال مکابر ملوم۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۵۳۱،۵۳۲

٢٩٠ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال: رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلّم:اِذَا اِنُفَلَتَتُ دَابَّةُ أَحَدِ كُم بِأَرُضٍ فَلَاةٍ فَلُيُنَادِ، يَاعِبَادَاللّٰهَ! أُحُبِسُوُا عَلَیَّ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! أُحُبِسُوُا عَلَیَّ ،فَاِنَّ لِلّٰهِ فِی الُأَرُضِ حَاضِرًا سَيَحُبِسُهٗ عَلَيُكُمُ ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے یوں ندا کرے اے خداکے بندو روک لو، اے خداکے بندو روک لو، کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اسمیں ہیں جو اسے روک لیں گے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد رحمکم اللہ، اورزیادہ فرماتے ،امام نووی رحمہ اللہ اذکار میں فرماتے ہیں، ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عالم کبیر تھے ایسا ہی کیا چھوٹا ہوا جانور فوراًرک گیا۔اورفرماتے ہیں۔

ایک بار ہمارا جانور چھوٹ گیا،لوگ عاجز آگئے ہاتھ نہ لگا، میں نے یہی کلمہ کہا،فوراًرک گیا،جسکا اس کہنے کے سوا کوئی سبب نہ تھا۔نقله سیدی علی القاری فی الحرزالثمین ـ

فتاویٰ رضویہ ۵۳۱/۳

٢٩١ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اِنّ لله ملائكة فضلا سوی الحفظة يكتبون ما سقط من ورق الشجر ، فاذا أصابت أحد كم حرجة فی سفر فلينا د، أعينوا عبا د الله رحمكم الله۔　　　　برکات الامداد صفحہ ۱۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے محافظ فرشتوں کے علاوہ ہیں جو درختوں سے گرنے والے پتّوں کوبھی لکھتے رہتے ہیں، لہٰذاتمہیں سفرمیں کوئی دشواری لاحق ہوتو بلند آواز سے کہو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔۱۲م

٢٩٠ـ مجمع الزوائد للهيثمی ، ١٠/ ١٣٢ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ٢٦٧/١٠
كنز العمال للمتقی ، ١٧٤٩٦، ٦/ ٧٠٥ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ٣٧/١
٢٩١ـعمل اليوم والليلة لا بن السنی ، ٥٠٢ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ،٢٩٧١٢،٦/ ٩٢

(۲۷) اپنی حاجتیں رحمدل لوگوں سے مانگو

۲۹۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : أُطۡلُبُوا الۡحَوَائِجَ اِلیٰ ذَوِی الرَّحۡمَةِ مِنۡ أُمَّتِی تُرۡزَقُوۡا وَ تُنۡجَحُوۡافَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوۡلُ :رَحۡمَتِی فِی ذَوِی الرَّحۡمَةِ مِنۡ عِبَادِیۡ ، وَلَا تَطۡلُبُو ا الۡحَوَائِجَ عِنۡدَ الۡقَاسِيَةِ قُلُوۡ بُهُمۡ فَلَا تُرۡزَقُوۡا وَلَا تُنۡجَحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوۡلُ : اِنَّ سُخۡطِی فِيۡهِمۡ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: مرے رحمدل امّتیوں سے حاجتیں مانگو، رزق پاؤگے اور مرادوں کو پہونچوگے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رحمت میرے رحمدل بندوں کے پاس ہے، اور سخت دل لوگوں سے اپنی حاجتیں طلب نہ کروکہ رزق ومراد کچھ حاصل نہ ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری ناراضگی ان کے پاس ہے۔

۲۹۳۔ **عن** أبی سعید الخد ری رضی الله تعالیٰ عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : أُطۡلُبُو الۡفَضۡلَ عِنۡدَ رُحَمَاءِ مِنۡ أُمَّتِی،تَعِيۡشُوۡا فِی أُكۡنَافِهِمۡ فَاِنّ فِيۡهِمۡ رَحۡمَتِی ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: میرے رحمدل امّتیوں سے فضل طلب کروکہ انکے دامن میں آرام سے رہوگے کہ میری رحمت انکے پاس ہے۔　　الامن والعلی صفحہ ۷۰

۲۹۴۔ **عن** أميرالمؤمنين علی بن ابی طالب كرّم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلّم : أُطۡلُبُوا الۡمَعۡرُوۡفَ مِنۡ رُحَمَاءِ أُمَّتِی تَعِيۡشُوۡا فِی أُكۡنَا فِهِمۡ ۔

۲۹۲۔ كنز العمال للمتقی ، ۱۶۸۰۱، ۶/ ۵۱۸ ☆ ميزان الاعتدال ، ۱/ ۱۳۶
اتحاف السادة للزبيدی ، ۸/ ۱۷۳ ☆

۲۹۳۔ كنز العمال للمتقی ، ۱۶۸۰۶، ۶/ ۵۱۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۸/ ۱۷۲
تنزيه الشريعة لا بن عراق ، ۲/ ۱۳۲ ☆ كشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۵۶

۲۹۴۔ المستدرك للحاكم ، ۴/ ۳۲۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۸/ ۱۷۳
اللآ لی المصنوعة للسيوطی ، ۲/ ۴۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۳/ ۲۵۶
كنز العمال للمتقی ، ۱۲۸۰۷، ۶/ ۵۱۹ ☆ كشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۵۶

امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: میرے رحمدل امّتیوں سے بھلائی مانگوان کی پناہ میں چین کروگے۔

۲۹۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلّم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یَقُوْلُ: اُطْلُبُوا الْفُضُوْلَ مِنَ الرُّحَمَاءِ مِنْ عِبَادِی تَعِیْشُوْنَ فِی أَکْنَافِهِمْ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میرے رحمدل بندوں سے فضل مانگو انکی پناہ میں چین سے رہوگے۔

۲۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم: اُطْلُبُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوش رویوں سے مانگو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ع۔ کہ معنی بود صورت خوب را۔ یہ خوش رو حضرات اولیائے کرام ہیں کہ حسن ازلی جن سے محبت فرماتا ہے۔من کثرت صلوٰته باللیل حسن وجهه با النهار ۔

جورات کوکثرت سے عبادت میں مشغول ہوگا دن کواسکا چہرہ نورانی ہوگا۔

اور جود کامل وسخائے شامل بھی انہیں کا حصہ کہ وقت عطا شگفتہ روئی جس کا ادنیٰ ثمرہ۔

الامن والعلیٰ صفحہ ۱۷۰

امام محقق جلال الملۃ والدین سیوطی فرماتے ہیں:

الحدیث فی نقدی حسن صحیح ۔

۲۹۵۔ مسند العقیلی ، ۳/۳ ☆

۲۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۱/ ۶۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۸/ ۱۹٤

تاریخ بغداد للخطیب ، ٤/ ۱۸۵ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ٤/۴۱۸

اللالی المصنوعة للالبانی ۲/۴۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۹۱

یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔

قلت وقوله هذا لا شك حسن صحيح فقد بلغ حد تواتر علیٰ رائی ۔

برکات الامداد ۱۱

۲۹۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم : اِبۡتَغُوا الۡخَیۡرَعِنۡدَ حِسَان الۡوُجُوۡهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بھلائی ڈھونڈ وخوش رویوں کے پاس۔

۲۹۸۔ **عن** عبد الله بن جراد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا ابۡتَغَیۡتُمُ الۡمَعۡرُوۡفَ فَاطۡلُبُوۡهُ عِنۡدَ حِسَانِ الۡوُجُوۡهِ۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم بھلائی چاہوتو خوش رویوں سے چاہو۔

۲۹۹۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اُطۡلُبُوۡا الۡحَاجَاتِ عِنۡدَ حِسَانِ الۡوُجُوۡهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خوش رویوں کے پاس اپنی حاجتیں طلب کرو۔

۳۰۰۔ **عن** يزيد القسملی رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا طَلَبۡتُمُ الۡحَاجَا تِ فَاطۡلُبُوۡهَا اِلَی الۡحِسَانِ۔

حضرت یزید قسملی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

۲۹۷۔کنز العمال للمتقی ، ۱۶۷۹۶ ، ۶/ ۵۱۶ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی ، ۲/ ۴۲
کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۵۲ ☆

۲۹۸۔ میزان الاعتدال للذهبی ، ۹۸۳۴ ، ☆ لسان المیزان لا بن حجر ، ۶/ ۱۲۲۵
کنز العمال للمتقی ، ۱۶۷۹۴ ، ۶/ ۵۱۶ ☆ الکامل لا بن عدی ، ۷/ ۲۸۷

۲۹۹۔ میزان الاعتدال للذهبی ، ۱۷۵۰ ☆ لسان المیزان لا بن حجر ۲/ ۸۰۵
اللآلی المصنوعة للسیوطی ، ۲/ ۴۳ ☆

۳۰۰۔ اتحاف السادة للزبیدی ، ۹/ ۹۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱/ ۱۵۲
المطالب العالیة لا بن حجر، ۱۶۴۱ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی ، ۲/ ۴۲

جب تم حاجتیں طلب کروتو خوش رویوں سے کرو۔

وفی الباب عن انس بن مالك ، وعن جابر بن عبدا لله، وعن عبد الله بن عمر ، وعن ابی بکرة ، رضی الله تعالیٰ عنهم۔

۳۰۱۔ **عن** أبی خصیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِلْتَمِسُوْا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بھلائی خوب صورت لوگوں سے چاہو۔

الامن والعلی ۱/۷ برکات الامداد ۹ تا ۱۱

۳۰۲۔ **عن** أبی ربیع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُطْلُبُوْا الْأَیَادِیْ عِنْدَ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ، فَاِنَّ لَهُمْ دَوْلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت ابوربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نعمتیں مسلمان فقیروں کے پاس طلب کروکہ روز قیامت انکی دولت ہے۔

الامن والعلیٰ ص ۷

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ احادیث کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیو ں سے استعانت کرنے ، ان سے حاجتیں مانگنے ،ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا، کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے۔ ان سے مانگوتو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، انکے دامن حمایت میں چین کروگے،ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

یارب! مگر استعانت اورکس چیز کا نام ہےاس سے بڑھکر اور کیا صورت استعانت

۳۰۱۔کنز العمال للمتقی ، ۱۶۷۹۶ ، ۵۱۷/۶ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی ۴۲/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۹۸۳ ۳۹۶/۲۲
اتحاف السادة للزبیدی ، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۱۵۲/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱۸۸/۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ، ۲۲۶/۳

۳۰۲۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲۹۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۶۹، ۸۵/۶

ہوگی۔پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک اوررحم دل ہوگا کہ ان سے استعانت شرک ٹھہرا کر غیر سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائیگا۔الحمدللہ،حق کا آفتاب بے پردۂ و حجاب روشن ہوا مگر وہابیہ ملاعنہ کو خدا نے مارا ہے انہیں اس عیش ، چین آرام ، خیر ، برکت ، سایۂ رحمت اوردامن رافت میں حصہ کہاں۔اسکی طرف مہربان خدا جل وعلا اپنے بندوں اورمہربان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو بلارہاہے۔

ع۔ گر برتو حرام ست حرامت بادا۔

گزشتہ صفحات میں،،حدیث اجل واعظم ،یا محمد انی توجهت بك الیٰ ربی'' ملاحظہ فرماچکے۔وہ حدیث صحیح وجلیل ومشہور منجملہ اعظم واکبر احادیث استعانت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استعانت میں استدلال فرماتے رہے۔

رہے اقوال علماء اسکا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی حیاداری ہے صدہا قول علمائے اہلسنت وائمہ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بارہا۔نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرۂ اہل سنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہوچکے۔دیکھ چکے،سن چکے،جانچ چکے،جنکے جواب سے آج تک عاجز ہیں۔اوربعونہ تعالیٰ قیامت تک عاجز رہیں گے مگر آنکھوں کے ڈھلے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقوال علماء کا نام لئے جاتے ہیں۔یعنی ہزار بار مارا تو مارا،اب کی مارو تو جانیں۔سبحان اللہ۔ برکات الامداد،۱۲،۱۳

کتاب الطہارۃ

ابواب

۱۔ ضرورت طہارت

(۱) طہارت کے بغیر نماز مقبول نہیں

٣٠٣۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوۃَ أَحَدُ كُمُ اِذَا حَدَثَ حَتّٰی يَتَوَضَّأ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حدث لاحق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز اسوقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک تم وضو نہ کرلو۔

٣٠٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوۃُ بِغَيْرِ الطُّهُوْرِ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر طہارت نماز مقبول نہیں اور خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں۔

٣٠٣۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الوضو، ٢٥/١ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة ، ١١٩/١
الجامع للترمذی ، الطهارة، ٢/١ ☆ السنن لابی داؤد ، الطهارة ، ٩/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٠٨/٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٨٨/٢
التمهيد لابن عبد البر، ١٨٠/١ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ٢٢٩/١
ارواء الغليل للالبانی، ١٥٤/١ ☆ نصب الراية للزيلعی، ١٦٠/١
٣٠٤۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ١١٩/١ ☆ الجامع للترمذی، الطهارة، ٢/١
السنن لابن ماجه، الطهارة ، ٢٤/١ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٨٢/٢
حلية الاولياء لابی نعيم ، ٢٥١/٩ ☆ المسند لابی عوانة ، ٢٣٥/١
تاريخ بغدادللخطيب، ٤٢١/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢٨٤/٢

۲۔ احکام آب

(۱) پانی اصل میں طاہر ومطہّر ہے

۳۰۵۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اِنَّ الْمَاءَ طَهُوُرٌلَا یَنُجِسُهٗ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلیٰ رِیُحِهٖ وَ طَعُمِهٖ وَلَوُنِهٖ ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: بیشک پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں بناتی مگر وہ چیز جو پانی کی بو، ذائقہ اور رنگ پر غالب ہوجائے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: ہر پانی پاک کرنے والا ہے سوااس پانی کے جس کا ذائقہ، بورنگ مغلوب ہوگیا ہو۔

۳۰۷۔ **عن** راشد بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالی علیه وسلّم : أَلُمَاءُ لَا یَنُجِسُهٗ شَیُءٌ اِلَّا مَاغَلَبَ عَلیٰ رِیُحِهٖ اَوُ طَعُمِهٖ اَوُ لَوُ نِهٖ۔

حضرت راشدبن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانی کوکوئی چیز نجس نہیں بناتی مگر وہ چیز جو پانی کے رنگ، بو، یاذائقہ پر غالب آجائے۔

۳۰۵۔ الجامع للترمذی ، الطهارة ، ۱۰/۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الطهارة ، ۱۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۸۶/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷۳/۵
تلخیص الحبیرلابن حجر ، ۱۳/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱۱/۱
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۴۲/۱ ☆ السنن لابن ماجه ، ۴۰/۱
السنن للدار قطنی، ۳۰/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریذی ، ۴۷۸
۳۰۶۔ السنن للدارقطنی، ۲۸/۱ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۹۵/۱
۳۰۷۔ شرح معانی الآثارللطحاوی، ۱۸/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱/۳
السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۳/۳
السنن للدارقطنی، ۳۰/۱ ☆ التمهیدلابن عبدالبر، ۲۳۲/۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور صحیح یہ ہے کہ پانی ذی لون ہے، یہی امام فخر الدین رازی وغیرہ کا مختار ہے۔ کلام فقہاء، مسائل آب کثیر و آب مطلق وغیرہما میں ذکر لون متواتر ہے۔ معہذٰ مقرّر ہو چکا کہ ابصار عادی دینوی کیلئے مرئی کا ذی لون ہونا شرط ہے۔ بلکہ مرئی نہیں مگر لون وضیا۔ تو پانی بے لون کیوں کر ہوسکتا ہے۔ ولھٰذٰ ابن کمال پاشا نے اسکے حقیقۃ ذی لون ہونے پر جزم کیا۔ پھر اسکے رنگ میں اختلاف ہوا بعض نے کہا سپید ہے، اور بعض نے پانی کا رنگ سیاہ بتایا اور اس پر حدیث سے سند لائے۔ (امام احمد رضا قدّس سرّہ نے دونوں اقوال پر کلام فرماتے ہوئے آخر میں یوں فیصلہ فرمایا۔

اقول : حقیقت امر یہ ہے کہ پانی خالص سیاہ نہیں مگر اسکا رنگ سپید بھی نہیں۔ میلا مائل بیک گونہ سواد خفیف ہے اور وہ صاف سپید چیزوں کے بمقابل آکر کھل جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے سفید کپڑے کا ایک حصہ دھونے اور دودھ میں پانی ملانے کی حالت بیان کی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۳/ ۲۳۷ تا ۲۴۵ ملخصا

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ ۵۴۷ تا ۵۵۱

(۲) بڑے حوض کا پانی بے کھٹک استعمال کرو

۳۰۸۔ **عن** یحی بن عبدالرحمٰن رضی الله تعالیٰ عنه أن عمر الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه خرج فی رکب فیهم عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه حتی وردوا حوضا فقال عمرو : یا صاحب الحوض ! هل ترد حوضك السباع ، فقال عمر بن الخطاب: یاصاحب الحوض! لا تخبر نا فانا نرد علی السباع و ترد علینا۔

حضرت یحیی بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جماعت کے ساتھ ایک حوض کے پاس سے گزرے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ تھے۔ حوض والے سے پوچھنے لگے: کیا تیرے حوض میں درندے بھی پانی پیتے ہیں؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے حوض والے! ہمیں نہ بتا۔ کہ

۳۰۸۔ مؤطالمالك ۸ ☆

ہم اور درندے ایک ہی حوض سے باری باری پیتے ہیں اور ہم کو اسکی خبر نہیں ہوتی۔
فتاویٰ رضویہ ۲/۱۲۰

۳۰۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بعض أسفاره فسار لیلا ، فمروا علیٰ رجل عند مقراة له ، فقال عمر : یا صاحب المقراة أولغت السباع اللیلة فی مقراتك ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَا صَاحِبَ الْمِقْرَاةِ ! لَا تُخْبِرْهُ ، هٰذَا مُكَلَّفٌ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِی بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا بَقِیَ شَرَابٌ وَّطَهُوْرٌ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۲۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے گئے۔ رات کو بھی سفر جاری رہا۔ ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو اپنے حوض کے کنارے بیٹھا تھا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: اے حوض والے! یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے حوض میں درندے بھی منہ ڈالتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حوض والے! انکو یہ بات مت بتانا کہ پریشانی کا باعث ہے۔ وہ ان کا حصہ تھا جو اپنے پیٹوں میں بھر کر لے گئے اور ہمارا حصہ وہ ہے جو باقی رہا کہ ہم پئیں اور طہارت حاصل کریں۔ ۱۲م

(۳) دھوپ سے گرم شدہ پانی استعمال نہ کرو

۳۱۰۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَابِ رضی الله تعالیٰ عنه قال: لا تغتسلوا بماء الشمس فانه یورث البرص۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: دھوپ میں گرم ہوئے پانی سے غسل نہ کرو کہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

۳۱۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاانها سخنت للنبی

۳۰۹۔ السنن للدارقطنی، ۱/۲۶ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۵/۲۳۰
۳۱۰۔ السنن للدار قطنی ۱/۳۹ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۰۲
۳۱۱۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۲۰
نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۰۲ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۷۹
تنزیة الشریعةلابن عراق ، ۲/۶۹ ☆ الفوائد المجموعة للشوکانی، ۸

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماء فی الشمس فقال: لَا تَفْعَلِي يَا حُمَيْرَاءُ ! فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دھوپ میں پانی گرم کیا۔تو حضور نے ارشاد فرمایا: اے حمیراء آئندہ ایسا نہ کرنا کیونکہ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دھوپ کا گرم پانی مطلقا جائز ہے مگر گرم ملک گرم موسم میں جو پانی سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہو جائے وہ جب تک ٹھنڈا نہ ہووے بدن کو کسی طرح نہ پہونچانا چاہیئے ۔وضو سے نہ غسل سے نہ پینے سے، یہاں تک کہ جو کپڑا اس سے بھیگا ہو جب تک سرد نہ ہو جائے پہننا مناسب نہیں۔کہ اس پانی کے پہونچنے سے معاذ اللہ احتمال برص ہے۔اختلافات اسمیں بکثرت ہیں اور ہم نے اپنی کتاب منتہی الآمال فی الآفاق والاعمال میں ہر اختلاف سے قول اصح وارجح چنا اور مختصر الفاظ میں اسے ذکر کیا۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/۴۶۴،۴۶۵

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۴۱۲

(۴) عورت ومرد کے بچے پانی کا استعمال

۳۱۲ ـ **عن** عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :نہی رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أن تغتسل المرأۃ بفضل الرجل أو یغتسل بفضل المرأۃ۔

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔

۳۱۳ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اِن رسو ل اللہ صلی

۳۱۲ـشرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۲٤ ☆ السنن للدار قطنی ۱/۱۱۷

مشکوۃ المصابیح للتبریذی ، ۱/۵۰ ☆

۳۱۳ـالصحیح لمسلم ، الطہارۃ، ۱/۱٤۹ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغتسل بفضل میمو نۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرماتے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ نہ تو پہلی حدیث میں نہی تحریمی ہے اور نہ دوسری حدیث ناسخ بلکہ نہی صرف نہی تنزیہی ہے اور فعل بیان جواز کے لئے ہے۔

ملا علی قاری نے بھی مرقات میں سیّد جمال الدین حنفی سے یہی نقل کیا ہے اور لمعات التنقیح میں محدث عبدالحق دھلوی نے بھی یہی جواب دیا ہے کہ نہی تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔ تو دونوں میں کوئی منافات نہیں۔ اس سے پہلے باب میں فرمایا: ایک جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ عزیمت تھی اور یہ رخصت ہے۔ اشعۃ اللمعات میں اسی پر جزم کیا ہے۔ عینی عمدۃ القاری میں فرمایا ہے۔ عورت کے بچے ہوئے پانی سے امام شافعی کے نزدیک مرد کے لئے وضو جائز ہے خواہ اس عورت نے اس پانی کو خلوت میں استعمال کیا ہو یا نہیں۔ بغوی وغیرہ نے فرمایا: اس میں کراہت نہیں کہ صحیح احادیث اس بارے میں موجود ہیں۔

یہی قول مالک، ابوحنیفہ اور جمہور کا ہے۔ ملخصا

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/ ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۴۱۲، ۴۱۳

(۵) جنبی اور حائضہ سے متعلق پانی کے احکام

۳۱۴۔ **عن** الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : فی الجنب یدخل یدہ فی الإناء قبل أن یغسلھا أو الرجل یقو م من منامہ فید خل یدہ فی الإناء قبل أن یغسلھا قال اِن شاء تؤ ضا واِن شاء أھرقہ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جنبی بے دھوئے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دے، یا نیند سے بیدار ہونے والا شخص دھونے سے پہلے اپنا

۳۱۴۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱/۸۱

ہاتھ برتن میں داخل کردے تو چاہے تو اس سے وضو کرے اور چاہے تو بہادے۔

۳۱۵۔ **عن** سعید بن مسیب رضی الله تعالیٰ عنه یقول: لا باس بأن یغمس

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں: جنبی اگر ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو اسمیں کچھ حرج نہیں۔

۳۱۶۔ **عن** عائشة اِبنة سعد رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کا ن سعد یامرجاریتہ فتناوله الطهور من الجرة فتغمس یدها فیها، یقال: اِنها حائض ، فیقول: اِن حیضتها لیست فی یدها۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد اپنی باندی کو حکم دیتے کہ وہ حوض سے پانی لاکردے، وہ حوض میں جاکر اپنا ہاتھ ڈبوتی، حضرت سعد سے کہا جاتا وہ حائضہ ہے تو آپ فرماتے: اسکا حیض اسکے اختیار کی چیز نہیں ہے۔

۳۱۷۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان أصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ید خلون أیدیهم فی الإِناء وهم جنب والنساء وهنّ حیض لایرون بذٰلك باسا ،یعنی قبل أن یغسلوها۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین حالت جنابت میں اپنے ہاتھ اور صحابیات حالت حیض میں اپنے ہاتھ بغیر دھوئے پانی میں ڈالنے میں حرج نہیں سمجھتے۔

۳۱۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: الرجل الذی یغتسل من الجنابة فینضح فی اِنا ئه من غسله لا باس به۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص غسل جنابت کرے اور اسکے غسالہ کی چھینٹیں برتن میں گریں تو حرج نہیں۔

۳۱۵۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۱/۱

۳۱۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۱/۱

۳۱۷۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۱/۱

۳۱۸۔المصنف لابن ابی شیبة، ۷۲/۱

۳۱۹۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَبُوْ لَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسمیں غسل بھی کرے گا۔

۳۲۰۔ **عن** جابربن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كنّا نستحّب أن ناخذ من ماء الغدير و نغتسل به ناحية۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اس چیز کو پسند کرتے تھے کے تالاب سے پانی لاکرایک کونے میں جا کر غسل کریں۔

۳۲۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: لاباس بأن يغتسل الرجل بفضل وضو ء المراةمالم تكن جنبا أو حائضا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: اسمیں کوئی حرج نہیں کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے جب تک کہ وہ عورت جنبی یا حائضہ نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/ ۱۳۹، ۱۴۰
فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ ۲۷۰

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

راجح ومعتمد یہ ہے کہ مکلّف پر جس عضو کا دھونا کسی نجاست حکمیہ مثل حدث وجنابت وانقطاع حیض ونفاس کے سبب بالفعل واجب ہے وہ عضو یا اسکا کوئی حصہ اگرچہ ناخن یا ناخن کا کنارہ آب غیر کثیر میں کہ نہ جاری ہے نہ دہ دردہ، بے ضرورت پڑ جانا پانی کو قابل وضو وغسل نہیں رکھتا۔یعنی پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ خود پاک ہے اور نجاست حکمیہ سے تطہیر نہیں کرسکتا اگرچہ نجاست حقیقیہ اس سے دھو سکتے ہیں۔یہی صحیح ورجیح ہے۔عامۂ کتب میں اسکی تصریح ہے۔اور یہ خود ائمہ ثلاثہ امام اعظم وامام ابو یوسف وامام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منصوص و

۳۱۹۔ المصنف لابن ابى شيبة، ۱/ ۱۳۱
۳۲۰۔ المصنف لابن ابى شيبة، ۱/ ۱۳۰
۳۲۱۔ المؤطا لامام محمد ، ۱/ ۸۳

مروی آیا۔اکابر مشائخ مثل امام ابوعبداللہ جرجانی، وامام ابوالحسین قدوری، وامام ملک العلماء ابوبکر کاشانی، وامام فقیہ النفس فخر الدین خاں قاضی وغیرھم رحمھم اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے ائمہ کا مذہب متّفق علیہ بتایا۔فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنی ایک تحریر میں اس پر ائمہ ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سوا چالیس ائمہ وکتب کے نصوص نقل کیئے اور بعض علمائے متأخرین رحمھم اللہ تعالیٰ کو جو اسمیں شبہات واقع ہوئے انکے جواب دیئے۔

یہاں فوائد وقیود اور انکے متعلق مسائل ذکر ہیں۔

فائدہ ۱۔ نابالغ اگر چہ ایک دن کم پندرہ برس کا ہو جب کہ آثار بلوغ مثل احتلام و حیض ہنوز شروع نہ ہوئے ہوں۔اسکا پاک بدن جس پر کوئی نجاست حقیقیہ نہ ہو اگر چہ تمام وکمال آب قلیل میں ڈوب جائے اسے قابلیت وضو سے خارج نہ کر سکے گا۔(لعدم الحدث) ناپاک نہ ہونے کی وجہ سے، اگر چہ بحال احتمال نجاست جیسے ناسمجھ بچّوں میں ہے بچنا افضل ہے۔ہاں بنیّت قربت سمجھ والا بچّہ سے واقع ہو تو مستعمل کر دیگا۔

فائدہ ۲۔ قول بعض پر موت نجاست حکمیہ ہے، اگر میّت کا ہاتھ یا پاؤں مثلاً آب قلیل میں قبل غسل پڑ جائے اگر چہ بے نیت غسل تو پانی کو مستعمل کر دیگا کہ زوال نجاست کے لیئے نیّت کی حاجت نہیں اگر چہ احیاء پر سے اس فرض کفایہ کے سقوط کو انکی جانب سے وقوع فعل قصدی لازم ہے۔لھٰذا اگر میّت دریا میں ملے تو جب تک احیاء اپنے قصد سے اسے پانی میں جنبش نہ دیں ان پر سے فرض نہ اتریگا مگر میّت کے سب بدن پر پانی گذر گیا تو اسے طہارت حاصل ہوگئی۔یوں ہی بے غسل دیئے اسپر نماز جنازہ جائز ہے۔اور خاص غسل میّت کی نیت تو احیاء پر بھی ضروری نہیں، اپنا قصدی فعل کافی ہے۔یہی اس مسئلے میں توفیق وتحقیق ہے۔اس لیئے ہم نے (مکلّف پر جس عضو کا دھونا واجب) کہا نہ مکلّف کا عضو کہ میّت مکلّف نہیں۔

فائدہ ۳۔عورت ابھی حیض یا نفاس میں ہے خون منقطع نہ ہوا اس حالت میں اگر اسکا ہاتھ یا کوئی عضو پانی میں پڑ جائے مستعمل نہ ہوگا کہ ہنوز اس پر غسل کا حکم نہیں اس لیئے ہم نے بالفعل کی قید ذکر کی۔

فائدہ ۴۔جس عضو کا جہاں تک پانی میں ڈالنا بضرورت ہو اتنا معاف ہے۔پانی کو مستعمل نہ کریگا۔مثلا

(۱) پانی لگن یا چھوٹے حوض میں ہے کہ دہ در دہ نہیں اور کوئی برتن نہیں جس سے نکال کر وضو کرے تو چلّو لینے کے لیئے اس میں ہاتھ ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا۔

(۲) اسی صورت میں اگر ہاتھ مثلاً کہنی یا نصف کلائی ڈال کر چلّو لیا یعنی جس قدر کے ادخال کے چلّو میں حاجت نہ تھی، مستعمل ہوجائیگا کہ زیادت بے ضرورت واقع ہوئی۔

(۳) کونی یا مٹکے میں کٹورا ڈوب گیا اس کے نکالنے کو جتنا ہاتھ ڈالنا ہوگا مستعمل نہ کریگا اگر چہ بازو تک ہو کہ ضرورت ہے۔

(۴) برتن میں پاؤں پڑ گیا پانی مستعمل ہوگیا کہ اسکی ضرورت نہ تھی۔

(۵) کوئیں یا حوض میں ٹھنڈ لینے کے لئے غوطہ مارا یا صرف ہاتھ پاؤں ڈالا مستعمل ہوگیا کہ ضرورت نہیں ہے۔

(۶) برتن یا حوض میں ہاتھ ڈالا تو تھا چلّو لینے کے لئے پھر اسمیں ہاتھ دھونے کی نیّت کر لی مستعمل ہوگیا کہ حوض میں دھونا بضرورت نہ تھا صرف چلّو لینے کی حاجت تھی۔

(۷) کوئیں سے ڈول نکالنے گھسا اور وہاں غسل یا وضو کی نیّت کر لی بالاتفاق مستعمل ہوگیا، اگر چہ امام محمّد نے ڈول نکالنے کے لئے اجازت دی تھی کہ قصد طہارت کی ضرورت نہ تھی، وقس علیہ۔

(۸) امام ابو یوسف سے روایت معروفہ یہ ہے کہ عضو کا ٹکڑا ڈوب جانے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا جب تک پورا عضو نہ دھلے مثلاً انگلیاں پانی میں ڈالیں تو مستعمل نہ ہوگا کف دست کے ڈوبنے سے حکم استعمال دیا جائیگا۔ اور صحیح یہ ہے کہ بے ضرورت کتنا ہی ٹکڑا ہو مستعمل کر دیگا۔ ولھذا ہم نے حکم عام رکھا باقی فوائد ہمارے رسالہ الطرس المعدل سے ظاہر ہیں۔ اسے قابل وضو بنانے کے دو طریقے ہیں۔

ایک یہ کہ اپنی مقدار سے زائد آب طاہر مطہّر میں ملا دیا جائے سب قابل وضو ہو جائیگا

دوسرے یہ کہ اس میں طاہر مطہّر پانی ڈالتے رہیں یہاں تک کہ اسکا برتن بھر کرابلے اور بہنا شروع ہوجائے سب طاہر مطہّر ہوجائیگا، کہ اس طرح پانی کے ساتھ بہانے سے ناپاک پانی پاک ہوجاتا ہے تو غیر مطہّر کا مطہّر ہوجانا بدرجہ اولٰی۔

فتاوٰی رضویہ جدید ۲/۱۱۱، ۱۲۱ ملخصا ☆ فتاوٰی رضویہ قدیم ۱/۲۶۱، تا ۲۶۴ ملخصا

اس تفصیل سے احادیث وآثار مذکورہ کے معانی ومطالب بخوبی واضح ہوگئے۔۱۲م

۳۔آداب استنجاء

(۱) بیت الخلاء کے آداب

۳۲۲۔ **عن** أبی أیّوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم : اِذَا أتیٰ أحُدُکُم الْغَائِطَ فَلاَ یَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلاَ یُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ وَلٰکِنْ شَرِّقُوا أوْ غَرِّبُوا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص پاخانے کو جائے تو نہ قبلہ کی طرف منھ کرے اور نہ پیٹھ ہاں پورب پچھّم منھ کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مدینہ طیبہ کا قبلہ جانب جنوب ہے۔ لھذٰ شرقا غربا منھ کرنا فرمایا ہمارے بلاد میں جنوبا شمالا ہوگا حدیث میں شمال وجنوب کے کسی حصّہ کورویا پشت کرنے کی اجازت نہ ہوئی اور مشرق اورمغرب کے کسی حصّہ کا استثناء نہ فرمایا۔ تو دائرہ افق کے صاف چار حصے ظاہر ہوئے جس میں ایک جھت استقبال ہے۔　　فتاویٰ رضویہ ۳۲/۳

(۲) بیت الخلاء جانے کی دعا

۳۲۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلّم اذا دخل الخلاء قال : أللّٰهُمَّ !اِنِّی أعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۳۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضو ۱/ ۲۶ ☆ الصحیح لمسلم ، الطھارۃ، ۱/ ۱۳۰
السنن لابی داؤد ، الطھارۃ، ۱/ ۳ ☆ السنن للنسائی، ۱/ ۵
الجامع للترمذی ، الطھارۃ، ۱/ ۳ ☆ السنن لابن ماجه ، الطھارۃ، ۱/ ۲۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۵۱۶ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/ ۱۹۹
۳۲۳۔الجامع الصحیح للبخاری ، الوضو، ۱/ ۲۶ ☆ الصحیح لمسلم ، الحیض، ۱/ ۱۲۳
السنن لابی داؤد ، الطھارۃ، ۱/ ۲ ☆ الجامع للترمذی ، الطھارۃ، ۱/ ۳
السنن للدارمی، الوضوء ۹۱ ☆ السنن للنسائی، الطھارۃ ۱/ ۵

علیہ وسلم کی یہ عادت مبارکہ تھی جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللھم انّی اعوذبك من الخبث و الخبائث، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کافر جن اور جنّی سے۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۴/۴۵۴

(۳) داہنے ہاتھ سے استنجاء ممنوع ہے

۳۲٤۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَابَالَ أحَدُکُم فَلَا یَأخُذَنَّ ذَکَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَلَا یَتَنَفَّسُ فِی الْمَاءِ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ پانی پیتے وقت پانی میں سانس لے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۱/۶۶۱

۳۲۵۔ **عن** أبی قتا دة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علییه وسلم : اِذَا شَرِبَ أحَدُکُم فَلَا یَتَنَفَّسُ فِی الْمَاءِ وَاِذَا أتیٰ الْخَلَاءَ فَلَا یُمَسَّ ذَکَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَلَا یَتَمَسَّحُ بِیَمِیْنِهٖ ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۱۶۶

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب بی بیت الخلاء

۲۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤١٤ ☆ السنن لابن ماجه الطهارة، ۱/۲۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۹۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۹۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۸۷۷
المسند لابی عوانة، ۱/۲۱۶ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۱۶/۲٤
ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۹۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۱۲۹
۳۲٤۔الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۱/۲۷ ☆ الصحیح لمسلم، الطهارة، ۱/۱۳۱
المسند لاحمد بن حنبل ۵/۳۰۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۱۲
الصحیح لابن خزیمة ۶۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۲٥٤
۳۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضوء۱/۲۷ ☆ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۳۱
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/۳۸۳ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/٤
شرح السنة للبغوی، ۱۱/۳۷۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۷
السنن للنسائی، ۱/۱۸ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۱۱
کنز العمال للمتقی، ٤۱۰۷۲، ۱۵/۲۹٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۲۵۳

ء جائے تو اپنے عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

(۴) ڈھیلوں سے استنجاء جائز

۳۲۶۔ **عن** خزیمة بن الثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عله وسلّم : مَنِ اسْتَطَابَ بِثَلٰثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهِنَّ رَجِيعٌ كُنَّ لَهٗ طُهُوْرٌ۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲۷۳/۳

فتاویٰ رضویہ قدیم

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس نے صفائی کے لئے تین ڈھیلے استعمال کیئے اور اسمیں گوبر نہ ہو ان سے طہارت حاصل ہوجائیگی۔۱۲م

۳۲۷۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :بال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم فقام عمر خلفه بکوز من الماء فقال: مَاھٰذَا یَا عُمَرُ! فَقَالَ:مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهٖ، قَالَ:مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ أَتَوَضَّأَ وَلَوْفَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ پیشاب فرمایا: امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اقدس میں پانی لیکر کھڑے ہوئے ،فرمایا کیا ہے،عرض کی: استنجے کے لئے پانی۔فرمایا: مجھ پر واجب نہیں کیا گیا کہ ہر پیشاب کے بعد پانی سے طہارت کروں۔

فتاویٰ رضویہ ۱۶۶/۲

(۵) ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا افضل ہے

۳۲۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : مرن

۳۲۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۷/۴

۲۳۷۔ السنن للنسائی ، باب النهی عن مس الذکر، ۵/۱

۲۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱۱۳/۶ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۵/۱

أزو جكنّ أن يغسلو أثر الغائط و البول فان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم كان يفعله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کی: اے عورتو! اپنے شوہروں سے کہو کہ پانی سے استنجاء کیا کریں کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایسا ہی کرتے تھے۔

(۶) کھڑے ہوکر پیشاب ممنوع ہے

۳۲۹۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم : تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔ فتاویٰ رضویہ ۱۴۶/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: پیشاب سے بچو عام طور پر عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲م

۳۳۰۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِسْتَنْزِهُوا عَنِ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۴۶/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: پیشاب سے بچو کہ عموماً عذاب قبر اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۱۲م

۳۳۱۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: مرّ النبى صلى الله تعالىٰ

۳۲۹۔ السنن للدار قطنى　۴۷/۱　☆　الجامع الصغير للسيوطى،　۲۰۲/۱
ارواء الغليل للالبانى　۳۱۰/۱　☆　الترغيب والترهيب للمنذرى　۱۳۹/۱
۳۳۰۔ المستدرك للحاكم　۱۸۳/۱　☆　السنن للدار قطنى،　۱۲۸/۱
نصب الراية للزيلعى،　۱۲۸/۱　☆　اتحاف السادة للزبيدى،　۳۱۴/۲
تلخيص الحبير لابن حجر ،　۱۳۸/۴　☆　ارواء الغليل للالبانى،　۳۱۱/۱
۳۳۱۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الجنائز، ۱۸۲/۱　☆　الصحيح لمسلم ، الطهار　۱۴۱/۱
الجامع للترمذى ، الطهارة،　۱۱۱　☆　السنن لابى داؤد ، الطهارة　۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،　۲۲۵/۱　☆　السنن لابن ماجه ، الطهارة،　۲۹/۱
الترغيب و الترهيب للمنذرى ،　۱۳۸/۱　☆　المعجم الكبير للطبرانى،　۲۵۸/۸
كنز العمال للمتقى، ۲۷۲۸۹ ،　۵۳۱/۹　☆　جمع الجوامع للسيوطى،　۴۳۶۱،

تعالیٰ علیه وسلّم بقبرین فقال : اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَان ، وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ،أمّا أحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ عَنِ الْبَوْلِ ، وَأمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہیں جس سے بچنا کچھ مشکل ہو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا۔۱۲م

۳۳۲۔ **عن** أُم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : من حدّثکم أن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم کان یبول قائما فلا تصدّقوه ، ما کان یبول الا قاعدا۔　　فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔فرماتی ہیں کہ جو تم سے بیان کرے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب فرماتے تھے تو تم اسکی تصدیق نہ کرو، کیونکہ سرکار ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔۱۲م

۳۳۳۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت:من حدثکم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوه ،مابال قائما منذ أُنزل علیه القرآن۔　　فتاوی رضویہ ۲/ ۱۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے فرماتی ہیں، جب تم سے کوئی کہے کہ حضور اقدس ،اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کھڑے ہوکر پیشاب فرماتے تھے تو اسے سچّا نہ جاننا۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر جب سے وحی آنا شروع ہوئی کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ فرمایا۔

۳۳۴۔ **عن** بریدة الأسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله

۳۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۲/۶ ☆ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۴/۱
السنن لابن ماجه، ۲۶/۱ ☆ السنن للنسائی، باب البول فی البیتاالخ ۶/۱
۳۳۳۔ المستدرك للحاکم ، الطهارة، ۱۸۱/۱ ☆ الصحیح لابی عوانة، ۱۹۸/۱
۳۳۴۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۸۲، ۲۶/۱۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۳/۲

تعالیٰ علیه وسلّم : ثَلٰثٌ مِنَ الْجَفَاءِ ، اَنْ یَّبُوْلَ قَائِمًا ، اَوْ یَمْسَحُ جَبْهَتَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلوٰتِهٖ ، اَوْ یَنْفَخَ مِنْ سُجُوْدِهٖ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشادفرمایا: تین باتیں جفاو بے ادبی سے ہیں، یہ کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے، یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلا مٹی یا پسینہ) پونچھے یا سجدہ کرتے وقت زمین پر (مثلا غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تیسیر میں ہے۔ رجا له رجا ل الصحیح، اس حدیث کے سب راوی ثقہ ومعتمد صحیح کے راوی ہیں۔ عمدۃ القاری میں ہے۔ رواہ البز ار بسند صحیح ،اسے بزار نے بسند صحیح روایت کیا ،قال : وقال الترمذی حدیث بریدۃ فی هذا غیر محفوظ۔ و قول التر مذی یرد به، پھر فرمایا: امام ترمذی کا اس حدیث کو غیر محفوظ کہنا اس سے رد ہوجا تا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۷

۳۳۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمرالفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال: رأنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم وأنا أبول قائما فقال : یَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِمًا ، فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: اے عمر، کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔ اس دن سے میں نے کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/ ۱۴۸

۳۳۶۔ **عن** جا بر رضی الله تعالیٰ عنه قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۳۳۵۔ الجامع للترمذی ، الطهارۃ، ۱/ ٤ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارۃ، ۱/ ۲٦
النسن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۰۲ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/ ۱۸۵
اتحاف السادۃ للزبیدی ۲/ ۳۳۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱/ ۳۸۷
کنز العمال للمتقی، ۲۷۱۸۹ ، ۹/ ۵۰۹ ☆ المغنی للعراقی، ۱/ ۱۳۰
۳۳٦۔السنن لابن ماجه ، الطهارۃ، ۱/ ۲۷ ☆ السنن الکبری ، للهیثمی، ۱/ ۱۰۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵٦۷ ☆

وسلم أن يبول الرجل قائما۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۱۴۸

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام خاتم الحفاظ قدس سرہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۷) حضور نے ایک مرتبہ کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا

۳۳۷۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال : أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم سباطة قوم فبال قائما۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایک گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمہ کرام وعلمائے اعلام رحمهم الله تعالىٰ نے اسکے بہت جواب دیئے ہیں ۔

(۱) یہ حدیث ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منسوخ ہے۔اسکو امام ابوعوانہ نے اپنی صحیح اور ابن شاہین نے کتاب السنّت میں اختیار فرمایا۔لیکن اس جواب پر امام عسقلانی اور امام عینی نے جرح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ منسوخ نہیں۔پھر امام عینی نے فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو دیکھا وہ بیان فرمایا میں کہتا ہوں کہ حضرت حذیفہ کی حدیث کے بارے میں اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ آخر عمر کی نہیں۔اور حضرت صدیقہ حضور کے ان افعال پر بھی مطلع رہیں جو وصال اقدس کے زمانے تک حضور سے صادر ہوئے ۔اور اعتبار آخر فعل کا ہے۔لہٰذ طریقہ بول میں سرکار کے افعال سے اگر آخر فعل بیٹھ کر پیشاب فرمانا تھا تو بلا شبہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منسوخ قرار دیا جائیگا اور حضرت

۳۳۷۔الجامع الصحيح للبخارى، الوضوء ، ۱/ ۳۵ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/ ۱۲۳

الجامع للترمذى ، الطهارة، ۱/ ۴ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ۲۶

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۲۸۴ ☆ السنن لابى داؤد الطهارة، ۱/ ۴

المسند لابى عوانة، ۱/ ۱۹۸ ☆

حذیفہ کا مشاہدہ مانع نسخ نہیں ہوسکتا۔

(۲) اس وقت زانوئے اقدس میں زخم تھا۔ بیٹھ نہ سکتے تھے یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا۔

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: انّ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم بال قائما من جرح کا ن بمأ بضه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا کہ حضور کے زانو کے اندرونی حصہ میں زخم تھا۔۱۲م

(۳) وہاں نجاست کے سبب بیٹھنے کی جگہ نہ تھی امام ابوالمنذ ری نے اسکی ترجی کی۔

(۴) اس میں ڈھال ایسا تھا کہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا اسے ابہری وغیرہ نے نقل کیا۔

(۵) اس وقت پشت مبارک میں درد تھا اور عرب کے نزدیک یہ فعل اس سے استشفاء ہے یہ جواب حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل کا ہے۔

اقول و با الله التوفیق۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بار یہ فعل وارد ہوا اور صحیح حدیث سے ثابت کہ روز نزول قرآن کریم سے آخر عمر اقدس تک عادت کریم ہمیشہ بیٹھ ہی کر پیشاب فرمانے کی تھی اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفاو بے ادبی فرمایا اور متعدد احادیث میں اس سے نہی و ممانعت آئی تو واجب کہ ممنوع ہو، اور انہیں احادیث کو ان پر ترجیح بوجوہ ہو۔

اولا۔ وہ ایک بار کا واقعہ حال ہے کہ صد گونہ احتمال ہے۔

ثانیا۔ فعل وقول میں جب تعارض ہو تو قول واجب العمل ہے کہ فعل احتمال خصوصی وغیرہ رکھتا ہے۔

ثالثا۔ مبیح وحاظر جب متعارض ہوں حاظر مقدم ہے۔

ثم اقول: نفس حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان مقلدان نصرانیت پر رد ہے۔ وہاں کافی بلندی تھی اور نیچے ڈھال، اور زمین گھورے کے سبب نرم کہ کسی طرح چھینٹ آنے کا احتمال نہ تھا، سامنے دیوار تھی اور گھورا فنائے دار میں تھا نہ کہ گذرگاہ پر۔ پس پشت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کرلیا تھا۔ اس طرف کا بھی پردہ فرمایا کہ اس حالت میں پشت اقدس پر بھی نظر

پڑنا پسند نہ آیا، ان احتیاطوں کے ساتھ تمام عمر مبارک میں ایک بار ایسا منقول ہوا۔ کیا یہ نئی روشنی کے مدعی ایسی ہی صورت کے قائل ہیں سبحان اللہ کہاں یہ اور کہاں ان بے ادبوں کے نا مہذّب افعال، اور ان پر معاذ اللہ حدیث سے استدلال۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر د،

(پاک لوگوں کے کام کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو)

او گماں بردہ کہ من کردم چو او ☆ فرق را کہ بیند آں استیزہ جو

اس نے گمان کیا کہ میں نے اس جیسا عمل کیا، وہ لڑائی ڈھونڈھنے والا فرق کب دیکھ سکتا ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۵۹۰ تا ۵۹۷ ملخصا

فتاویٰ رضویہ قدیم ۲/ ۱۴۸ تا ۱۵۱ ملخصا
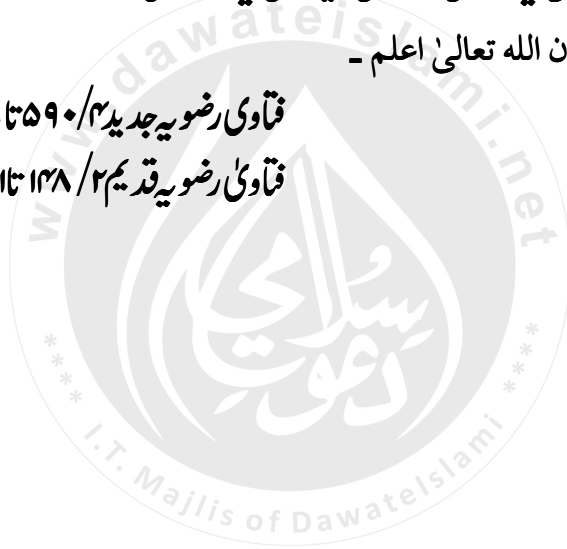
۴۔احکام حیض

(۱) حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں

۳۳۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِنَ الْقُرْآنِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن کریم کی ایک آیت کی بھی تلاوت نہ کریں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ معلوم رہے کہ قرآن کریم کی وہ آیات جو ذکر وثنا ومناجات ودعا ہوں اگرچہ پوری آیت ہو۔ جیسے آیت الکرسی، متعدد آیات کاملہ۔ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آیتیں۔ ہُوَ اللّٰہُ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ، سے آخر سورہ تک۔ بلکہ پوری سورہ، جیسے الحمد شریف، بنیت ذکر ودعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب وحائض ونفساء سب کو جائز ہے اسی لئے کھانے یا سبق کی ابتداء میں، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، کہہ سکتے ہیں اگرچہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود تبرک واستفتاح ہی ہوتا ہے نہ تلاوت، تو حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ، اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ، کہ کسی مہم یا مصیبت پر بہ نیت ذکر ودعا نہ بہ نیت تلاوت پڑھے جاتے ہیں۔ اگر پوری آیت بھی ہوتی تو مضائقہ نہ تھا۔ جس طرح کسی چیز کے گمنے پر عَسیٰ رَبُّنَا اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِنْھَا اِنَّا اِلیٰ رَبِّنَا رَاغِبُوْنَ۔ کہنا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۱/۷۹۶

۳۳۹۔ **عن** أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: اقرؤا القرآن ما لم یصب أحدکم جنابۃ فإن أصابہ فلا و لو حرفا واحدا۔

۳۳۸۔ الجامع للترمذی ، ۱/۱۹ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۲/۴۲
نصب الرایۃ، للزیلعی، ۱۹۵ ☆ المسند للعقیلی، ۱/۹۰
المغنی للعراقی، ۲/۲۴۷ ☆
۳۳۹۔ السنن للدار قطنی ، ۱/۱۱۸ ☆

امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو جب تک تمہیں نہانے کی حاجت نہ ہو اور جب حاجت غسل ہو تو قرآن کا ایک حرف بھی نہ پڑھو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں جو پارۂ آیت (آیت کا حصہ) ایسا قلیل ہو کہ عرفا اسکے پڑھنے کو قرآن نہ سمجھیں اس سے فرض قرأت یک آیت ادا نہ ہو اتنے کو بہ نیت قرآن پڑھنے میں اختلاف ہے۔ لیکن ممانعت بوجوہ اقوی ہے۔ تصحیحات اسی طرف ہیں۔ امام فقیہ النفس جیسے اکابر اسکے مصححین میں ہیں۔ احتیاط اسی میں ہے۔ اطلاق احادیث اور خاص یہ حدیث اس جزئیہ میں صریح ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۹۹

فتاوی رضویہ قدیم

(۲) حائضہ سے میل جول جائز

۳۴۰۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: كنت اغتسل أنا و النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اِناء واحد و كلا نا جنب و كا ن یامر نی فاتزر فیبا شرنی و أنا حائض و كان یخرج راسه الی و هو معتكف فاغسله وأنا حائض۔　الزمزمہ ۱۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے جبکہ ہم جنبی ہوتے۔ جب میں حائضہ ہوتی تو تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور مباشرت فرماتے (ساتھ لیٹتے) اور حالت اعتکاف میں سر میری طرف نکال دیتے میں اسکو دھوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ ۱۲م

۳۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، الحیض، ۱/۴۴　☆　الجامع للترمذی، الطهارة، ۱/۱۰

السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۳۵　☆　السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۴۷

الصحیح لمسلم، الحیض، ۱/۱۴۲　☆　السنن للنسائی، مباشرة، ۱/۴۳

۳٤۱۔**عن** اُم المؤمنين عائشه الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كا ن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يدنى راسه الكريم الى وأنا فى بيتى وهومعتكف فى المسجد لاغسله فنقول أنا حائض ، فيقول : حَيُضَتُكِ لَيُسَتُ فِى يَدِكِ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۲۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ حالت اعتکاف میں سر مبارک کو میری طرف کر دیتے اور میں اپنے حجرہ میں ہوتی تا کہ میں اسکو دھو دوں ۔ میں عرض کرتی میں حائضہ ہوں ۔ارشاد فرماتے یہ تمہارے بس میں نہیں۔

(۳)حالت حیض میں وطی کا کفارہ

۳٤۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِا هُلِهٖ وَهِىَ حَائِضٌ فَلُيَتَصَدَّقُ بِنِصُفِ دِيُنَارٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص حالت حیض میں اپنی بیوی سے وطی کر بیٹھے تو نصف دینار صدقہ کرے۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۲۹

۳٤۳۔**عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلَّذِى يَأتِى اِمرَأَتَهٗ وَهِىَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِيُنَارٍ اَوُ

۳٤۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، الحيض ، ۱/ ٤۳ ☆ الصحيح لمسلم ، الحيض، ۱/ ۱٤۲
الجامع للترمذى ، الطهارة، ۱/ ۵۳ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/ ٤٦
المسند لاحمد بن حنبل ، ٦/ ۲٦۲ ☆ السنن للنسائى، الحيض ، ۱/ ۵۳
المعجم الكبير للطبرانى، ۲/ ۱۰٦ ☆ التفسير لابن كثير ۱/ ۳۲۵
المصنف لابن ابى شيبة ۱/ ۲۰۲ ☆ المتهيد لابن عبد البر ، ۸/ ۳۲۲
الجامع الكبير ، ۲/ ۷٤۸ ☆
۳٤۲۔ الجامع للترمذى، الطهارة، ۱/ ۹۱ ☆ السنن لابى داؤد، النكاح، ۱/ ۲۹۵
السنن للدارمى، ۱۳۲ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ٤۷
كنز العمال للمتقى، ، ٤٤۸۹۷، ۱٦/ ۳۵٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱/ ۳۱٦
۳٤۳۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/ ٤۷ ☆ السنن للنسائى ، من آتى حليته الخ ٤۳۱

بِنِصُفِ دِیُنَارٍ۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہو جائے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا كَانَ دَمًا أَحُمَرَ فَدِيُنَارٌ وَاِنُ كَانَ دَمًا أَصُفَرَ فَنِصُفُ دِيُنَارٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب پیلا ہو تو نصف دینار۔ ۱۲م

۳۴۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ أتیٰ اِمُرَأَتَهٗ فِی حَيُضَتِهَا فَلُيَتَصَدَّقُ بِدِيُنَارٍ، وَمَنُ اَتَاهَا وَقَدُ أَدُبَرَ الدَّمُ عَنُهَا وَلَمُ تَغُتَسِلُ فَنِصُفُ دِيُنَارٍ۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہمبستر ہو جائے تو ایک دینار صدقہ کرے۔ اور جس نے ایسے وقت میں جماع کیا کہ خون تو بند ہو چکا تھا لیکن اس نے غسل نہیں کیا تھا تو نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تَصَدَّقُ بِدِيُنَارٍ فَاِنُ لَمُ تَجِدُ دِيُنَارًا فَنِصُفُ دِيُنَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ایک دینار صدقہ کرے اور اگر اتنا نہ ہو تو نصف دینار پر ہی

۳۴٤۔ الجامع للترمذی الطهارة، ۱/۲۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۰
كنز العمال للمتقی، ۴۴۸۹۹، ۱۶/۳۵٤ ☆
۳٤۵۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۱/۰۲ ☆ المستدرك للحاكم، الطهارة، ۱/۱۷۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۰٦ ☆
۳٤٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳٦۳

اکتفا کرے۔ ۱۲م

۳۴۷۔ **عن** عبد الحميد بن زيد بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان لعمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه اِمرأة تكره الجماع فكان اذا أراد أن يا تيهااعتلت عليه با لحيض فوقع عليها فاذا هى صادقة فأتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فأمره أن يتصدق بخمس دينار۔

حضرت عبدالحمید بن زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیوی تھیں جو جماع کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ جب بھی حضرت عمر جماع کا ارادہ کرتے تو وہ حیض کا بہانہ کر کے چھٹ جاتیں۔ ایک دن انہوں نے مجامعت کر ہی لی تو وہ سچی ثابت ہوئیں۔ یہ حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل جمع حدیث یہ ٹھہرا کہ جس سے نادانستہ ایسا واقع ہوا اگر آخر حیض میں تھا اور اسی میں حکماً وہ صورت داخل کہ خون دس دن سے کم میں منقطع ہوا اور عورت نے ابھی غسل نہ کیا نہ اس پر کوئی نماز دین ہوئی تو وہ ایک خمس دینار کفارہ دے۔ اور اگر شباب حیض میں تھا تو دو خمس۔ اور جس نے دانستہ ایسا کیا اگر آخر حیض میں تھا نصف دینار دے اور اول میں تھا تو ایک دینار دے۔ ہاں ایک کی طاقت نہ ہو تو نصف ہی دے۔ یہ سب حکم استحبابی ہے۔ واجب نہیں مگر استغفار۔ یہ سب دربارۂ حیض تھا اور اس پر نفاس واضح القیاس۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۲

۳۴۷۔ مرقاة شرح المشكوة ۲/۱۰۱

السنن للدارمى، ۱۳۲

۵۔وضو

(ا)وضوکامسنون طریقہ

۳٤۸۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اِنه توضأ فغسل وجهه أخذ غرفة من ما ء فتمضمض بها واستنشق ثم أخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا أضافها الی یده الاُخری فغسل بها وجهه ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها یده الیمنی ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها یده الیسری ثم مسح براسه ثم أخذ غرفة من ماء فرش علی رجله الیمنی حتی غسلها ثم أخذ غرفة اُخری فغسل بها رجله الیسری ثم قال : هكذا رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتوضأ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا تواپنا چہرہ دھویااس طرح کہ ایک چلو پانی لیااس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔پھرایک چلو پانی لیااوراس سے وہی عمل دھرایا۔اوراسکے ساتھ دوسرے ہاتھ کوملا کراپنا چہرہ دھویا۔پھرپانی کاایک چلولیااوراس سے اپنادایاں ہاتھ دھویا۔پھرایک چلو پانی لیااور اس سے اپنابایاں ہاتھ دھویا۔پھراپنے سر کا مسح کیا۔پھرایک چلو پانی لیااوردائیں پاؤں پر چھڑکا یہاں تک کہ اسکودھولیا۔پھردوسرا چلولیااور بایاں پاؤں دھویا۔پھرفرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کواسی طرح وضوکرتے دیکھا تھا۔ فتاوی رضویہ جدیدا/۶۲۶

۳٤۹۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكریم أنه دعا بكو ز من ما ء فغسل وجهه و كفیه ثلاثا و تمضمض ثلاثا فأدخل بعض أصابعه فی فیه واستنشق ثلاثا وغسل الكعبین ثلاثا ولحیته تهطل علی صدره ثم حسا حسوة بعد الوضو ء ثم قال: أین السائل عن وضوء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كذا كان وضوء نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پانی کا لوٹا منگایا اوراپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے اور تین مرتبہ کلی فرمائی اور بعض انگلیاں

۳٤۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء ۲٦/۱
۳٤۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱٥۸/۱

اپنے منھ میں داخل کیں۔ تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا اور دونوں ٹخنوں تک تین مرتبہ پاؤں دھوئے۔ آپکی داڑھی سینہ تک خوب گھنی تھی پھر آپ نے وضو کے بعد گھونٹ گھونٹ پانی پیا۔ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح وضو فرماتے تھے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اس امر میں نص نہیں کہ منہ میں انگلی ڈالنا مسواک کا بدل ہے انگلی کبھی منہ سے بلغم وغیرہ اخراج کیلئے بھی ڈالی جاتی ہے۔ اسی کی طرف محقق علی الاطلاق نے لفظ 'ربما' سے اشارہ فرمایا۔ علاوہ ازیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسواک سے شدت سے محبت کرنا معلوم ہے۔ یہ آپ نے ایک مرتبہ اس لئے کیا ہوگا کہ بیان جواز ہو جائے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۰۱

(۲) قیامت میں آثار وضو چمکتے ہونگے

۳۵۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ اُمَّتِی يُدۡعَوۡنَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيۡنَ مِنۡ آثَارِ الۡوُضُوۡءِ فَمَنِ اسۡتَطَاعَ مِنۡكُمۡ أنۡ يُّطِيۡلَ غُرَّتَهٗ فَلۡيَفۡعَلۡ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے آثار کی وجہ سے پنج کلیاں کہلائیں گے۔ تو تم میں سے کوئی شخص اپنی سپیدی کو دراز کرنا چاہے تو وہ ایسا کرے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ وضو مکمل کرنے کی وجہ سے تم ہی پنج کلیاں ہو۔ تو تم میں سے جو شخص چاہتا ہو کہ اپنی پیشانی اور پیروں کی سپیدی زائد کرے تو وہ زائد کرے۔ یعنی

۳۵۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الوضو ، ۱/۲۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱/۱۳۵
اتحاف السادة للزبيدی ، ۲/۳۶۱ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۱/۴۲۵
التفسير لابن كثير ، ۳/۴۵ ☆ ارواء الغليل للالبانی ۱/۱۳۳
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۱/۱۴۹ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ، ۶۲۷۷

میری امت کے چہرے اور چاروں ہاتھ پاؤں روز قیامت وضو کے نور سے روشن ومنور ہوں گے۔تو تم میں جس سے ہوسکے اسے چاہئے کہ اپنے اس نور کو زیادہ کرے۔یعنی چہرے کے اطراف میں جو حدیں شرعا مقرر ہیں اس سے کچھ زیادہ دھوئے اور ہاتھ نصف بازو اور پاؤں نصف ساق تک۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۱

(۳) ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی چڑھانا

۳۵۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مضمض و استنشق من غرفة و احدة۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلی فرمائی۔اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔

۳۵۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تؤضأ فغسل یدیه ثم تمضمض و استنشق من غرفة واحدة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۴۲

(۴) وضو میں ایک مرتبہ ہر عضو دھونا

۳۵۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اِنه توضأ فغسل کل عضو منه غسلة واحدة ثم ذکر ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یفعله۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور ہر عضو ایک مرتبہ دھویا۔پھر فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۵۱۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳۳

۳۵۲۔ السنن للنسائی، الطهارة، ۱/۲۹

۳۵۳۔ المنصف لعبد الرزاق، الطهارة، ۱/۴۱

٣٥٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: توضأ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأدخل یده فی الِاناء فمضمض و استنشق مرة واحدة ثم أدخل یده فصب علی وجهه مرة و صب علی یده مرة مرة و مسح براسه و أُذنیه مرة ثم أخذ ملأ کفه من ماء فرش علی قدمیه و هومتنعل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا اور اپناہاتھ برتن میں ڈالکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک مرتبہ ۔پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر چہرے پر ایک مرتبہ پانی ڈالا اور پھر ایک مرتبہ ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے سر اور کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔پھر ایک چلو پانی لیکر اپنے قدموں پر ڈالا حالانکہ آپ چپل پہنے ہوئے تھے۔

٣٥٥۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: توضأ النبی صلی الله تعالی علیه وسلم مرةمرة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ۔

٣٥٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: الا اخبرکم بوضوء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتوضأ مرة مرة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا: سن لو میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتارہاہوں۔پھر آپنے ایک ایک مرتبہ وضوفرمایا۔

٣٥٧۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فغرف غرفة فتمضمض و استنشق ثم غرف غرفة فغسل یده الیمنی ثم غرف غرفة فغسل ید ہ الیسری ثم مسح برأسه و أُذنیه

٣٥٤۔ کنز العمال للمتقی، الوضوء ٩/٤٥٤

٣٥٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء ١/٢٧

٣٥٦۔ السنن لابی داؤد الوضوء ١/١٨ ☆

٣٥٧۔ السنن للنسائی، الوضوء ١/٢٩ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ١/١٦

با طنهما بالسبا حتين وظاهرهما بإبهاميه ثم غرف غرفة فغسل رجله اليمنى ثم غرف غرفة فغسل رجله اليسرى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا؛ تو ایک چلو پانی لیکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا چہرہ دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا داہنا ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے ظاہری حصہ کا انگوٹھوں اور باطنی کا انگشتان شہادت سے مسح کیا۔ پھر ایک چلو لیا اور اپنا داہنا پاؤں دھویا۔ پھر ایک چلو لیا اور بایاں پاؤں دھویا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہ چلو جس سے چہرہ، ہاتھ اور پیروں کو دھویا اگر وہ سر میں استعمال ہوتا تو وہ سر کو بھی دھودیتا۔ لہٰذا انکا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر مرتبہ مع تجدید کے پانی لیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور اللہ تعالیٰ ابو حاتم پر رحم فرمائے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم حدیث کو اس وقت تک نہیں پہچانتے تھے جب تک کہ اسکو ساٹھ وجوہ سے نہ لکھ لیتے تھے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ واقعات کی روایات میں طریقہ یہ ہے کہ اعم اخص پر محمول کیا جاتا ہے۔ لیکن تصحیح کیلئے اسکے برعکس میں بھی کوئی تعجب نہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۴۵

۳۵۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اِن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ غرفة غرفة فقال: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلوٰةً اِلَّا بِه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضوفرمایا۔ اور فرمایا یہ وضو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وضو کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔

۳۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واحدة فقال: هٰذَا وُضُوْءٌ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَلوٰ ةً اِلَّا بِه ثُمَّ

۳۵۸۔ كنز العمال للمتقی، ۲۶۸۳۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۳/۳۵۷

۳۵۹۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳۴ ☆

توضأ ثنتین ثنتین فقال: هٰذَا وُضُوءُ الْقَدْرِ مِنَ الْوُضُوءِ ،وتوضأ ثلاثا ثلاثا و قال: هٰذَا أَسْبَغُ الْوُضُوْءِ وَهُوَ وَضُوئِی وَوُضُوءُ خَلِيْلِ اللّٰهِ اِبْرَاهِيْمَ وَ مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهٖ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فُتِحَ لَهٗ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوکر ارشاد فرمایا: یہ ایسا وضو ہے کہ اسکے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر دو مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ وضو کی درمیانی مقدار ہے۔ پھر تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ کامل واکمل وضو ہے ۔اور فرمایا: یہ وضو میرا اور اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کا ہے۔ تو جس نے اسطرح وضو کیا اور وضو سے فارغ ہوکر کلمہ شہادت پڑھا اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے جس سے چاہے داخل ہو۔　　فتاوی رضویہ ۱/ ۶۴۸

(۵) وضو میں تین تین بار اعضا دھونا

۳۶۰۔ **عن** عمر و بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم قال: اِن رجلا أتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: یا رسول الله ! کیف الطهور ، فدعا بماء فی اِناء فغسل کفه ثلاثا ثم غسل ذراعیه ثلاثا ثم مسح برأسه وأدخل اصبعیه السباحتین فی اُذنیه و مسح باِبهامیه علی ظاهر اُذنیه و بالسباحتین باطن اُذنیه ثم غسل رجلیه ثلاثا ثلاثا ثم قال: هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَعَلٰی هٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ، اَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ ۔

حضرت عمر بن شعیب سے یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم ، کہ ایک اعرابی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر وضو کے بارے میں دریافت کیا۔ تو حضور نے ایک برتن میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر چہرہ تین مرتبہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلیوں کو کان میں داخل کیا۔ پھر انگوٹھے سے کان کے ظاہر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلی سے کان کے باطن کا پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ

۳۶۰۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة،　۱۸/۱　☆

دھوئے۔ پھر ارشاد فرمایا: وضو اس طرح ہوتا ہے۔

جس شخص نے اس سے کم یا زیادہ مرتبہ اعضا کو دھویا تو اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز کیا۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۳۷

(٦) وضو پر وضو باعث اجر ہے

٣٦١۔ **عن** أبی غطیف الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت عند عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه فلمانودی بالظهر توضأ فصلی ، فلما نودی با لعصرتوضأ فقلت له فقال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول:مَنْ تَوَضَّأَ عَلیٰ طُهْرٍ کُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ۔

حضرت ابو غطیف ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ جب ظہر کی اذان ہوئی تو آپ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھی۔ پھر جب عصر کی اذان ہوئی تو وضو فرمایا۔ میں نے اسکے متعلق آپ سے عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ جس نے وضو پر وضو کیا اسکے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۰۴

٣٦٢۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:أَلْوُضُوْءُ عَلَی الْوُضُوْءِ نُوْرٌ عَلیٰ نُوْرٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو پر وضو نور پر نور ہے۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی حدیث کی نسبت امام عبد العظیم منذری نے کتاب الترغیب اور امام عراقی نے تخریج احادیث احیاء العلوم میں تصریح کردی کہ "لم نقف علیه"، ہمیں اس پر اطلاع نہیں، حالانکہ یہ مسند رزین میں موجود ہے۔　　تیسیر میں ہے۔

حدیث الوضوء علی الوضو ء نور علی نور اخرجه رزین ولم یطلع علیه

٣٦١۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ١/١٦٣
التفسیر للطبرانی، ١٦/٧٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ١/٤٤٩
٣٦٢۔ اتحا ف السادة للزبیدی، ٢/٣٧٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ١/٢٣٤

العراقی کالمنذری فقالا: لم نقف علیه ۔ صفائح اللجین ۲۹

(۷) وضو سے گناہ جھڑتے ہیں

۳٦۳۔ **عن** عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ تَوَضَّأَ فَأَحُسَنَ الُوُضُوءَ خَرَجَتُ خَطَایَاهُ مِنُ جَسَدِهٖ حَتّیٰ تَخُرُجَ مِنُ تَحُتِ أَظُفَارِهٖ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا اسکے گناہ اسکے جسم سے نکلے یہانتک کہ ناخن کے نیچے سے نکلے۔ فتاوی رضویہ جدید ۶۲/۲

۳٦٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا تَوضَأَ الُعَبُدُ الُمُسُلِمُ اَوِالُمُؤمِنُ فَغَسَلَ وَجُهَهٗ خَرَجَ مِنُ وَجُهِهٖ کُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیُهَا بِعَیُنَیُهِ مَعَ الُمَاءِ اَوُمَعَ آخِرِ قَطُرِ الُمَاءِ، فَاِذَا غَسَلَ یَدَیُهِ خَرَجَ مِنُ یَدَیُهِ کُلُّ خَطِیْئَةٍ کَانَ بَطَشَتُهَا یَدَاهُ مَعَ الُمَاءِ اَوُ مَعَ آخِرِ قَطُرِ الُمَاءِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجُلَیُهِ خَرَجَتُ کُلُّ خَطِیْئَةٍ مَشَتُهَا رِجُلَاهُ مَعَ الُمَاءِ اَوُ مَعَ آخِرِ قَطُرِ الُمَاءِ حَتّیٰ یَخُرُجُ نَقِیًّا مِنَ الذُّنُوبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جب مسلمان یا مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو اسکے چہرہ سے پانی کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جسکی طرف اسکی نگاہ پڑی تھی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ، اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو جو گناہ اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے وہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے پیر دھوتا ہے تو اسکے پیروں

۳٦۳۔ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱۲۵/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱۵۱/۱
المسند لابی عوانة، ۲۲۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۸٤

۳٦٤۔ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱۲۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۳/۲
اتحاف السادة لزبیدی ، ۳۷۵/۲ ☆ المسند للعقیلی، ۱۳٤/۳
السنن الکبری لبیهقی، ۸۱/۱ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۳۲۲/۱
المؤطا لمالك ، ۳۲ ☆ التفسیر لابن کثیر ٥٦/۳

کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہ سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی احادیث بکثرت مشہور ومعروف ہیں اور اصحاب مشاہدہ اپنی آنکھوں سے وضو کے پانی سے لوگوں کے گناہوں کو دھلتا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اہل شہود کے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا: مستعمل پانی نجاست غلیظہ ہے۔ کیونکہ وہ اس پانی کو گندگیوں سے ملوث دیکھتے تھے۔ تو ظاہر ہے کہ وہ اسکے علاوہ کیا حکم لگاتے۔

امام شعرانی قدس سرہ النورانی نے میزان الشریعت الکبری میں فرمایا: میں نے سید علی الخواص (جو جلیل القدر شافعی عالم تھے) کو فرماتے سنا۔ کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشاہدات اتنے دقیق ہیں جن پر بڑے بڑے صاحبان کشف، اولیاء اللہ ہی مطلع ہو سکتے ہیں۔

فرماتے ہیں: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو میں استعمال شدہ پانی دیکھتے تو اس میں جتنے صغائر وکبائر اور مکروہات ہوتے انکو پہچان لیتے تھے۔ اسلئے جس پانی کو مکلّف نے استعمال کیا ہو اسکے تین درجات آپنے مقرر فرمائے۔

اول: وہ نجاست غلیظہ ہے۔ کیونکہ اس امر کا احتمال ہے کہ مکلّف نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

دوم: نجاست متوسطہ یعنی خفیفہ، اس لئے کہ احتمال ہے کہ مکلّف نے گناہ صغیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

سوم: طاہر غیر مطہر، کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے مکروہ کا ارتکاب کیا ہو۔

لہذا امام اعظم کے یہ تین اقوال گناہوں کے اعتبار سے ہیں۔

انکے بعض مقلدین سمجھ بیٹھے کہ یہ ابوحنیفہ کے تین اقوال ہیں ایک ہی حالت میں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ تین اقوال گناہوں کے اقسام کے اعتبار سے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اور اسی کتاب میں ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور انکے اصحاب نے نجاست کو مغلظہ اور

مخففہ میں تقسیم کیا ہے۔ کیونکہ معاصی کبائر ہونگے یا صغائر اور میں نے سید علی الخواص کو فرماتے سنا کہ اگر انسان پر کشف ہو جائے تو وہ طہارت میں استعمال کئے جانے والے پانی کو انتہائی گندہ اور بدبودار دیکھیگا۔ اور وہ اس پانی کو اسی طرح استعمال نہ کر سکے گا جیسے اس پانی کو استعمال نہیں کرتا ہے جس میں کتا یا بلی مرگئی ہو۔ میں نے ان سے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ابو حنیفہ اور ابو یوسف اہل کشف سے تھے کیونکہ یہ مستعمل کی نجاست کے قائل تھے۔ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ ابو حنیفہ اور انکے صاحب بڑے اہل کشف سے تھے۔ جب وہ اس پانی کو دیکھتے جس کو لوگوں نے وضو میں استعمال کیا ہوتا تو وہ پانی میں گرتے ہوئے گناہوں کو پہچان لیتے تھے۔ اور کبائر کے دھوون کو صغائر کے دھوون سے الگ اور ممتاز کر سکتے تھے۔ اور صغائر کے دھوون کو مکروہات سے مکروہات کے دھوون کو خلاف اولی سے ممتاز کر سکتے تھے، اسی طرح جیسے محسوس اشیاء ایک دوسرے سے الگ ممتاز ہوا کرتی ہیں۔

پھر فرمایا: ہمیں یہ روایت پہونچی ہے کہ ایک مرتبہ آپ جامع کوفہ کے طہارت خانہ میں داخل ہوئے۔ تو دیکھا کہ ایک جوان وضو کر رہا ہے اور پانی کے قطرات اس سے ٹپک رہے ہیں۔ تو فرمایا: اے میرے بیٹے! والدین کی نافرمانی سے توبہ کر اس نے فورا کہا: میں نے توبہ کی۔ ایک دوسرے شخص کے پانی کے قطرات دیکھے تو فرمایا: اے میرے بھائی زنا سے توبہ کر۔ اس نے کہا میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وضو کا پانی گرتا ہوا دیکھا تو اس سے فرمایا: شراب نوشی اور فحش گانے بجانے سے توبہ کر اس نے کہا میں نے توبہ کی۔

اسی میں حضرت امام ابو حنیفہ کے بعض مقلدین سے مروی ہے کہ انہوں نے ان وضو خانوں کے پانی سے وضو کو منع کیا ہے جن میں پانی جاری نہ ہو۔ کیونکہ اس میں وضو کرنے والوں کے گناہ بہتے ہیں۔ اور انہوں نے حکم دیا کہ وہ نہروں، کوؤں اور بڑے حوضوں کے پانی سے وضو کریں۔

سید علی الخواص باوجود شافعی المذہب ہونے کے مساجد کے طہارت خانوں میں اکثر اوقات وضو نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ پانی ہم جیسے لوگوں کے جسموں کو صاف نہیں کرتا ہے۔ کیونکہ یہ ان گناہوں سے آلودہ ہے جو اس میں مل گئے ہیں۔ اور وہ گناہوں کے دھوون میں یہ فرق بھی کر لیتے تھے کہ یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلاف اولیٰ کا۔

ایک دن میں انکے ساتھ مدرسۃ الازہر کے وضوخانہ میں گیا تو انھوں نے ارادہ کیا کہ حوض سے استنجاء کریں۔ تو اس کو دیکھکر لوٹ آئے۔ میں نے دریافت کیا کیوں؟۔ فرمایا: کہ میں نے اس میں ایک گناہ کبیرہ کا دھوون دیکھا ہے جس نے اسکو متغیر کر دیا ہے۔ میں نے اس شخص کو بھی دیکھا تھا جو حضرت شیخ سے قبل وضوخانے میں داخل ہوا تھا۔ پھر میں اسکے پیچھے پیچھے گیا اور اس کو حضرت شیخ نے جو کہا تھا اسکی خبر دی۔ اس نے تصدیق کی اور کہا مجھ سے زنا واقع ہوا پھر حضرت شیخ کے ہاتھ پر آکر تائب ہوا یہ میرا اپنا مشاہدہ ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۶۲ تا ٦٦

(۸) وضو میں بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

۳٦۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعو د رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يَطْهُرُ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، فَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالىٰ عَلىٰ طُهُوْرِهٖ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پاکی حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے تو اسکا پورا جسم پاک ہو جائے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو صرف وہی عضو پاک ہوگا جس پر پانی گزرا۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبری میں انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ لیکن حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ نیز مجھے یہ بھی علم نہیں کہ حضرت اعمش سے یحی بن ہاشم کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے یا نہیں۔ اور یحی متروک الحدیث ہیں۔ ابن عدی نے اسکو وضاع حدیث قرار دیا ہے۔ ابن معین اور صالح نے اسکی تکذیب کی ہے۔ امام نسائی نے متروک کہا ہے۔ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں بھی یہ ہی کہا۔

۳٦۵۔ السنن للدار قطنی، ۱/۷۳ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/٤٤
نصب الرایۃ للزیلعی، ۱/۷ ☆ اتحاف السادۃ للزیلعی، ۲/۳۷۹

لیکن میں کہتا ہوں۔ اس حدیث کے بعض طرق ایسے ہیں جو اس کی کمزوری کو رفع کرتے ہیں۔ اس لئے کہ امام دار قطنی اور امام بیہقی نے خود ہی اسکو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور انہیں دونوں حضرات نے نیز ابو الشیخ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جو اسطرح ہے۔

۳۶۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ تَوَضَّأَ وَ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلیٰ وُضُوْئِهٖ تَطَهَّرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلیٰ وُضُوئِهٖ لَمْ يَطْهُرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اپنے وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھی تو اسکا پورا جسم پاک ہو گیا۔ اور جس نے وضو کیا لیکن بسم اللہ نہ پڑھی تو وہی اعضا پاک ہونگے جن پر وضو میں پانی بہا ہو۔

۳۶۷۔ **عن** الحسن الضبی الكوفی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ الْوُضُوْءِ طَهُرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ، فَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ اِلَّا مَا أَصَابَ الْمَاءُ۔

حضرت حسن ضبی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اسکا تمام جسم پاک ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوگا جس پر پانی گزرا ہو۔

۳۶۸۔ **عن** أبی بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه انه قال: اذا توضأ العبد فذكر اسم الله تعالی طهر جسده كله وإن لم يذكر لم يطهر الا ما أصاب الماء۔

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جب وضو

۳۶۶۔ السنن الكبری للبيهقی، ۱/۴۴ ☆ السنن للدار قطنی ۱/۷۴
تلخيص الحبير لابن حجر، ۱/۶۷ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲/۳۵۲
مشكوة المصابيح للزبيدی، ۴۲۸ ☆
۳۶۷۔ كنز العمال للمتقی، ۹/۲۹۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۲/۲۷۴
المغنی للعراقی، ۱/۱۳۴ ☆
۳۶۸۔ المصنف لابی ابی شيبة، ۱/۳ ☆

کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر پانی پہونچا ہو۔

۳۶۹۔ **عن** مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: اذا تطہر الرجل وذکر اسم اللہ طہر جسدہ کله واذالم یذکر اسم اللہ حین یتوضأ لم یطہر منه الا مکان الوضوء۔

حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص پاکی حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جب بوقت وضو اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو صرف وضو کی جگہ پاک ہوتی ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہٰذا ان تمام طرق کی موجودگی میں اس حدیث کو ساقط الاعتبار کہنا محال ہے بلکہ وہ ضعف بھی جاتا رہا جو بعض رواۃ کے حالات کے پیش نظر ہوا تھا۔ نیز مرقات میں اس حدیث کو صراحتاً حسن قرار دیا ہے۔ علامہ زیلعی محدث جمال الدین عبد اللہ شاگرد امام زیلعی فقیہ فخر الدین عثمان شارح کنز، نصب الرایہ میں حدیث "لا وضوء لمن لم یسم اللہ،، کے تحت فرماتے ہیں۔ کہ امام ابو الفرج ابن جوزی حنبلی نے ہم پر حجت قائم کرنے کیلئے فرمایا: محدث کو سینہ سے مصحف کا چھونا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۹۲/۲

(۹) وضو کرتے وقت ڈاڑھی میں خلال کرو

۳۷۰۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا توضأ تمضمض و استنشق وأدخل أصابعه من تحت لحیته فخللها۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی وضو فرماتے تو کلی کرتے۔ ناک میں پانی ڈالتے اور اپنی انگلیاں داڑھی کے نیچے سے ڈالکر داڑھی کا خلال فرماتے۔

۳۶۹۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۷/۹

۳۷۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴۱۷/۵ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۳۰/۱

(۱۰) وضو کے بعد اعضا پوچھنے کا بیان

۳۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :أَشْرِبُوا أَعْيُنَكُمْ مِنَ الْمَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ وَلَا تَنْفُضُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّهَا مَرَاوِحُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرتے ہوئے کچھ پانی اپنی آنکھوں کو پلاؤ اور اپنے ہاتھوں کو نہ جھاڑو کہ یہ شیطان کے پنکھے ہیں۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ہاتھ پونچھنے کی ممانعت صریح طور پر ہے لیکن حدیث ضعیف ومنکر ہے۔ابن حبان نے اسے ''الضعفاء،، میں ذکر کیا۔اسکی سند میں بختری راوی ضعیف ومتروک ہے ''تقریب،،ابوحاتم نے بختری کوضعیف قرار دیا۔اور دیگر محدثین نے اسے ترک کیا۔ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اسطرح کی بیس احادیث روایت کیں جن میں اکثر منکر ہیں اور یہ حدیث بھی انہی میں سے ہے عراقی کہتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے ابن صلاح امام نووی نے کہا ہمیں اسکی اصل نہیں ملی۔

۳۷۲۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : اِن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أتی بمندیل فلم یمسه وجعل یفعل بالماء هکذا یعنی ینفضه ۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے چھوا بھی نہیں اور پانی کو اس طرح کرنے لگے یعنی نچوڑنے لگے۔

۳۷۳۔ **عن** أُم المؤمنين ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: وضعت للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم غسلا یغتسل به من الجنابة فأكفأ الإناء علی یده الیمنی فغسلها مرتین او ثلاثاثم صب علیٰ فرجه فغسل فرجه بشماله ثم ضرب ید ہ

۳۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲٦/۹ ☆

۳۷۲۔ الصحیح لمسلم ، الطھارۃ، ۱۴۷/۱ ☆

۳۷۳۔ السنن لابی داؤد ، الطھارۃ، ۳۲/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری ، الغسل ٤۱/۱

الارض فغسلها ثم تمضمض واستنشق و غسل وجهه و يديه ثم صب علىٰ رأسه وجسده ثم تنحى ناحية فغسل رجليه فناولته المنديل فلم يأخذه وجعل ينفض الماء عن جسده فذكرته ذالك لإبراهيم فقال كانوا لايرون بأسا بالمنديل ولكن كانوا يكرهون العادة۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل جنابت کیلئے پانی رکھا تو حضور نے اسکو اپنے داہنے ہاتھ پر انڈیلا پھر دو مرتبہ یا تین مرتبہ اسکو دھویا پھر اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے استنجاء کیا پھر اس ہاتھ کو زمین پر رگڑا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا پھر سر اور تمام جسم پر پانی بہایا پھر اس مقام سے جدا ہوکر اپنے دونوں پاؤں دھوئے میں نے تولیہ پیش کی تو حضور نے اسکو نہیں لیا اور اپنے جسم اطہر سے پانی پوچھنے لگے راوی کہتے ہیں میں نے اس کا تذکرہ حضرت ابراہیم سے کیا تو آپ نے فرمایا: تولیہ سے پوچھنے میں صحابہ کرام کوئی حرج نہیں جانتے تھے البتہ عادت بنانا ناپسند فرماتے۔۱۲م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو غسل کے بعد اعضا سے پانی پونچھا ہے اکثر اوقات کپڑے سے اور بعض اوقات ہاتھوں سے لیکن پونچھنا دونوں صورتوں میں پایا گیا لہٰذا احادیث مذکورہ میں تاویلات کی چنداں ضرورت نہیں بلکہ وہ تاویلات باطل ہیں۔

۳۷۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما أنه كره أن يمسح بالمنديل من الوضوء ولم يكرهه اذا اغتسل من الجنابة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کے بعد رومال سے جسم خشک کرنے کو مکروہ قرار دیا غسل جنابت کے بعد نہیں۔

﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حلیہ میں اس کی توجیہ یہ کی گئی کہ وضو کی تری تولی جائے گی اور غسل کیلئے منقول نہیں لیکن میں کہتا ہوں اعضاء کا پونچھنا اس بنیاد پر مکروہ نہیں قرار دیا جاسکتا کہ تری تولی جائے گی کیونکہ اس سے قبل

۳۷۴۔ المصنف لعبد الرزاق، الطهارة، ۱/۱۸۲

یہ بات واضح ہو چکی ہیکہ بارہا حضور نے اعضاء کو پونچھااور کبھی چھوڑا تو یہ دلیل کراہت نہیں بلکہ دلیل سنیت ہے۔اوراگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے تو ہم کہیں گے کہ جوروایت وضو کے بارے میں ہے وہی غسل کیلئے بھی قرار دی جاسکتی ہےاور یہ بات قیاس جلی بلکہ دلالۃ النص سے ثابت ہے کیونکہ غسل وضو کی طرح نیکی ہے چنانچہ اگر وضو کا پانی تولا جائے گا تو غسل کا بھی تولا جائے گا بلکہ غسل کا پانی اس کے زیادہ لائق ہے کہ یہ طہارت کبری ہےاوراسکا پانی بھی زیادہ ہوتا ہے۔

میرے نزدیک حبر الامت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مکروہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپنے دیکھا کہ غسل میں رومال سے منع کرنے میں حرج ہے لہٰذا منع نہیں فرمایا جیسا کہ پہلے معلوم ہوا۔ بالجملہ تحقیق مسئلہ وہی ہے کراہت اصلا نہیں ۔ہاں حاجت نہ ہو تو عادت نہ ڈالے اور پوچھے بھی تو حتی الوسع کچھ نم باقی رکھنا افضل ہے ایسا ہی کتب فتاوی میں مصرح ہےمزید تفصیل اس طرح احادیث میں وارد۔

۳۷۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِثَوْبٍ نَظِيْفٍ فَلاَبَأْسَ بِهٖ،وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَهُوَأَفْضَلُ، لأَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ سَائِرِ الْأَعْمَالِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وضو کرکے پاکیزہ کپڑے سے پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو بہتر ہےاس لئے کہ قیامت کے دن آب وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ان حضرات کا استدلال درست نہیں جنہوں نے وضو کے بعد اعضا کے پونچھنے کو مکروہ لکھا ہے کیونکہ اس حدیث میں جہاں وضو کی تری تولے جانے کی صراحت ہے وہیں کراہت کی نفی بھی واضح طور پر موجود ہے کیونکہ رومال کا وضو کے بعد استعمال کرنا خلاف مستحب ہےاور مستحب کی خلاف ورزی مکروہ تنزیہی نہیں جیسا کہ بحر وشامی میں اسکی تحقیق ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۲۳۹

۳۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۳۰۷/۹

۳۷۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كا ن لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرقة ينشف بها بعد الوضوء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رومال رکھتے کہ وضو کے بعد اعضاء مقدسہ اس سے صاف فرماتے

۳۷۷۔ **عن** معاذبن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال:رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضوفرماتے تو اپنے آنچل سے روئے مبارک صاف فرماتے

۳۷۸۔ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ قال: اِن رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ فقلب جبة صوف كانت عليه فمسح بها وجهه۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمایا پھراس اونی کرتے سے جسکو آپ زیب تن فرمائے ہوئے الٹ کراس سے چہرۂ اقدس پونچھا۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگر چہ ضعیف ہیں مگر تعدد طرق سے انکا ضعف دور ہوگیا نیز حلیہ میں فرمایا گیا کہ جب فضائل میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول ہے تو اباحت میں بدرجہ اولیٰ مقبول ہوگی ۔اسکے علاوہ ایک حدیث حسن قولی بھی موجود ہے۔

۳۷۹۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا بَأسَ بِالْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وضو کے بعد رومال میں کچھ حرج نہیں۔

۳۷۷۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۹/۱
۳۷۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۳۷/۱
۳۷۹۔ کتاب الاثار لحمد ، ۸

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالمحاسن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الالمام فی آداب دخول الحمام میں اس حدیث کو روایت کرکے فرماتے ہیں۔ هذا الاسناد لا بأس به ،یعنی اس سند میں کوئی حرج نہیں حلیہ میں فرمایا گیا کہ امام ترمذی نے فرمایا اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز سند صحیح سے ثابت نہیں انکے اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث حسن یا اسکے قریب ہی کوئی حدیث موجود نہیں اور ہمارے اس مقصد کا ثبوت حدیث صحیح پر موقوف نہیں بلکہ حدیث صحیح کی طرح حسن سے بھی ثابت ہوجاتا ہے۔

امام اجل ابراہیم نخعی سے اس باب میں استفتاء ہوا کہ آدمی وضوکر کے کپڑے سے منھ پونچھے فرمایا: کچھ حرج نہیں پھر فرمایا بھلا دیکھو تو اگر ٹھنڈی رات میں نہائے تو کیا یوں ہی کھڑا رہیگا یہاں تک کہ بدن خشک ہوجائے۔ امام محمد نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں کچھ حرج نہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے یہاں سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ وضو وغسل دونوں کا ایک حکم ہے بلکہ بسا اوقات غسل میں بہ نسبت وضو کے کپڑے سے بدن خصوصا سر پونچھنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور اگر تجربۂ صحیحہ یا خبر طبیب حاذق مسلم مستور سے معلوم ہوکہ نہ پونچھنا ضرر شدید کا باعث ہوگا جب تو صاف کرلینا واجب ہوجائے گا۔ اگرچہ وضومیں اگرچہ بہ نہایت مبالغہ کہ تری کا نام نہ رہے۔ حلیہ میں ہے کہ اگر پونچھنے کی حاجت ہوتو حاجت کے مطابق مستحب یا واجب ہونے مین اختلاف مناسب نہیں۔
فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۴۱

۳۸۰۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضى الله تعالىٰ عنها أنها أتت ا لنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بخرقة بعد الغسل فلم يرد ها وجعل ينفض الماء بيده۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت ایک کپڑا لیکر حاضر ہوئیں جب سرکار غسل سے فارغ ہوئے تو حضور نے وہ کپڑا نہ لیا اور ہاتھ سے پانی جھاڑا۔

۳۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، ۴۱/۱

﴿١٧﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سے کراہت ثابت نہیں ہوتی کہ یہ معین واقعہ ہے اس میں عموم نہیں۔

امام نووی نے اسکی متعدد تاویلیں کی ہیں۔

(۱) ممکن ہے کہ وہ کپڑا میلا تھا پسند نہ فرمایا۔ امام نووی نے یہ وجہ شرح مہذب میں بیان فرمائی۔

اقول: یہ وجہ بعید ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج مقدس کی کمال نظافت، لطافت اور پاکیزگی جانتے ہوئے میلا رومال پیش کردیا ہو۔ ہاں البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سردی وغیرہ کی وجہ سے انہوں نے گمان کیا ہو کہ حضور کو رومال کی حاجت ہے اور انہیں صرف میلا رومال ملا وہی لاکر پیش کردیا۔

(۲) ممکن ہے کہ نماز کی جلدی تھی اس لئے نہ لیا۔

(۳) ممکن ہے کہ اپنے رب عزوجل کے حضور تواضع کیلئے ایسا کیا ہو۔

اقول: یعنی رومال سے بدن صاف کرنا ارباب تنعم کی عادت ہے اور ہاتھ سے پانی پونچھ ڈالنا مساکین کا طریقہ ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعا طریقۂ مساکین پر اکتفاء فرمایا۔

ملا علی قاری نے مرقات میں فرمایا: ممکن ہے وقت گرم تھا۔ اور اس وقت بقائے تری ہی مطلوب تھی۔

بلکہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کپڑا پیش کرنا ظاہرا اسی طرف ناظر کہ ایسا ہوتا تھا مگر اس وقت کسی خاص وجہ سے قبول نہ فرمایا۔

بالجملہ اس قدر میں شک نہیں کہ ترک احیانا دلیل کراہت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ تتمۂ دلیل سنیت ہوتا ہے۔ اور احسن تاویلات حدیث وہ ہے جو امام اجل ابراہیم نخعی استاذ الاساتذہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے افادہ فرمائی۔ کہ سلف کرام کپڑے سے پونچھنے میں حرج نہ جانتے مگر اسکی عادت ڈالنا پسند نہ فرماتے کہ وہ باب ترفہ وتنعم (خوشحالی اور دولت مندی کی علامت) سے ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۴۲

(۱۱) وضو میں دونوں پاؤں دھونا فرض ہیں

۳۸۱ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال:دخل على على يعنى اِبن أبى طالب وقد أهراق الماء فدعا بوضوء فأتيناه بتور فيه ماء حتى وضعناه بين يديه فقال لى يا اِبن عباس !ألا أُريك كيف كان يتوضأ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قلت : بلى ، قال:فأصغى الاِناء علىٰ يديه فغسلها ثم أدخل يديه اليمنى فأفرغ بها على الأُخرى ثم غسل كفيه ثم تمضمض واستنثر ثم أدخل يده فى الاِناء جميعا فأخذ بهما حفنة من ماء فضرب بها على وجهه ثم ألقم اِبهاميه ما أقبل من أُذنيه ثم الثانية ثم الثالثةمثل ذٰلك ثم أخذ بكفه اليمنى قبضة من ماء فصبها على ناصيته فتركها تستن على وجهه ثم غسل ذراعيه الى المرفقين ثلاثا ثلاثا ثم مسح رأسه وظهور أُذنيه ثم أدخل يديه جميعا فأخذحفنة من ماء فضرب بها على رجله وفيها النعل ففتل بها ثم الأُخرى مثل ذالك قال قلت: و فى النعلين قال: وفى النعلين قال:قلت وفى النعلين ، قال وفى النعلين ، قال:قلت وفى النعلين ، قال: وفى النعلين۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب سے فارغ ہوکر تشریف لائے اور وضو کیلئے پانی منگایا۔ میں ایک چھوٹے برتن میں پانی لیکر آیا اور آپکے سامنے رکھ دیا تو مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کس طرح وضوفرماتے تھے۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ پھر آپنے اس لوٹے سے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اوراسکو دھویا۔۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا۔ پھر دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالکر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنے چہرہ پر چھپا کا مارا۔ پھر دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے اندر سامنے کے رخ پر پھیرا۔ پھر دوسری بار اور تیسری بار ایسا ہی کیا۔ پھر داہنے ہاتھ سے ایک چلو پانی پیشانی پر ڈالا اور اسکو چھوڑ دیا چہرہ پر بہتا ہوا۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین تین بار دھوئے پھر سر اور کانوں کی پشت پر مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھ پانی میں ڈالکر ایک چلو بھر لیا اور اپنے پاؤں پر مارا اور پاؤں میں چپل

۳۸۱ـ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/۱٦

پہنے تھے۔ پھر دوسرے پاؤں پر اسی طرح مارا۔ میں نے کہا: جوتا پہنے پہنے، آپ نے فرمایا: جوتا پہنے پہنے، میں نے کہا: جوتا پہنے پہنے۔ آپ نے فرمایا: جوتا پہنے پہنے۔

﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وضو میں پاؤں دھونے پر اجماع ہے۔

٣٨٢۔ **عن** الربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت: أتانی اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فسألنی عن ھذا الحدیث ، یعنی حدیثھا الذی ذکرت أن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ وغسل رجلیہ فقال اِبن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما : اِن الناس أبو اِلا الغسل ولا أجد فی کتاب اللہ تعالیٰ اِلا المسح۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر اس حدیث کے بارے میں پوچھا جسکی وہ روایت کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دونوں پاؤں دھوئے حضرت ابن عباس نے فرمایا: لوگ دھونے کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں صرف مسح پاتا ہوں۔

﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے لئے خود حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فرمان حجت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پاؤں دھونے کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں۔ اور حق جماعت کے ساتھ ہے پھر یہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول مذکور کے خلاف ان سے ایک دوسرا قول ثابت۔

٣٨٣۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما أنہ قرأھا و أرجلکم بالنصب ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وارجلکم کو نصب کے ساتھ پڑھا۔

٣٨٢۔ السنن لابن ماجہ، ٣٦/١

٣٨٣۔ التفسیر لابن جریر ٧٢/٦

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

گویا حضرت ابن عباس نے فرمایا: کہ میں نے پاؤں دھونے کی طرف رجوع کرلیا ہے۔

۳۸٤۔ **عن** عطاء بن أبی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: لم أر أحدا یمسح علی القدمین۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو پاؤں پر مسح کرتے نہیں دیکھا۔

﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خاص شاگرد ہیں تو لازمی بات ہے کہ حضرت عطاء کا قول حضرت ابن عباس کے رجوع پر دلالت کررہا ہے لہٰذا حضرت ابن عباس سے اس مسئلہ میں رجوع ثابت ہوگیا جیسے متعہ کے بارے میں آپ نے رجوع کرلیا تھا اسی طرح ان تمام حضرات سے رجوع ثابت ہے جن سے مسح کا قول نقل کیا گیا ہے اور وہ مختصر سا گروہ ہے تو پاؤں کے دھونے پر اجماع کے منعقد ہونے میں کوئی شک نہیں جیسا کہ جلیل القدر کبیر الشان تابعی حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: واللہ الھادی۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۲۱۲ ۲۱۳

(۱۲) وضو میں اسراف نہ کرو

۳۸۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مر بسعد وھو یتوضأ فقال: مَا ھٰذَا السَّرَفُ ؟ فقال: افی الوضوء اسراف ؟ قال: نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلیٰ نَھْرٍ جَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۸٤۔ التفسیر لابن جریر، ٦/٧٢

۳۸۵۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی کراھیة التعدی فی الوضوء ١/٣٤

تلخیص لابن حجر، ١/١٠١ ☆ ارواء الغلیل، للالبانی، ١/١٧١

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس سے گزرے جب کہ وہ وضو کررہے تھے۔ ارشاد فرمایا: یہ اسراف کیسا؟ عرض کیا۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے۔ فرمایا: ہاں، اگرچہ تم نہر رواں پر بیٹھے وضو کررہے ہو۔

۳۸۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: رأی رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم رجلا یتوضأ فقال :لَاتَسْرِفْ لَاتَسْرِفْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۳۱

۳۸۷۔ **عن** اِبن شهاب الزهری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال: رأی رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجلا یتوضأ فقال: یَا عَبْدَ اللّٰهِ ! لَاتَسْرِفْ، قال: یانبی الله ! افی الوضوء اسراف؟ قال: نَعَمْ وَفِی کُلِّ شَیْءٍ اِسْرَافٍ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے اللہ کے بندے اسراف مت کر۔ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: ہاں اور ہر شئ میں اسراف کو دخل ہے۔

۳۸۸۔ **عن** أبی نعامة رضی الله تعالیٰ عنه ان عبد الله بن مغفل رضی الله تعالیٰ عنه سمع اِبنه یزید یقول : أللهم اِنی أسئلك القصر الأ بیض عن یمین الجنة اذا أدخلتها ، قال: یابنی ! سل الله الجنة و تعوذ به من النار فانی سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقو ل:اِنَّهٗ سَیَکُوْنُ فِی هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ یَّعْتَدُّوْنَ فِی الطُّهُوْرِ وَ الدُّعَاءِ۔

۳۸۶۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ۳٤ ☆
۳۸۷۔ کنز العمال للمتقی، ۹/ ۳۲۵ ☆
۳۸۸۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/ ۱۳ ☆ السن الکبری للبیهقی، ۱/ ۱۹۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۷۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ۳۷۰
التفسیر للبغوی ، ۲٤۱ ☆

حضرت ابونعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی داہنی جانب والا سفید محل مانگ رہا ہوں جبکہ تو مجھے جنت میں داخل فرمائے۔آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ اور جہنم سے اللہ تعالی کی پناہ چاہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بیشک عنقریب اس امت میں وہ لوگ ہونگے کہ طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے۔

۳۸۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:لاخیر فی صب الكثیر فی الوضوء وانه من الشیطان۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر نہیں۔اور وہ شیطان کی طرف سے ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۲

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نفی خیر اپنے معنی لغوی پر اگرچہ مباح سے بھی ممکن کہ جب طرفین برابر ہیں تو کسی میں نہ خیر نہ شر۔

مگر نظر دقیق ' لیس بخیر، اور لا خیر فیه ، میں فرق کرتی ہے مباح ضرور نہ خیر نہ شر مگر اسکے فعل پر مواخذہ نہیں اور مواخذہ نہ ہونا خود خیر کثیر و نفع عظیم ہے۔تو لا خیر فیه ، کا وہیں اطلاق ہوگا جہاں شر حاصل ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۳

(۱۳) وضو میں وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے

۳۹۰۔ **عن** اُبی بن كعب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَهٗ وَلَهَانَ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۸۹۔ كنز العمال للمتقی، ۹/۳۲۷ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲/۹۲
الكامل لابن عدی، ۳/۳۸۷ ☆

۳۹۰۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۳٤ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۱/۱۹۷
تلخیص الحبیر لابن حجر ۱/۱۰۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۷/۲۸۸

وسلم نے ارشاد فرمایا: بےشک وضو کیلئے ایک شیطان ہے جسکا نام ولہان ہے تو پانی کے وسواس سے بچو۔　فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۳۲

(۱۴) وضو کے بعد رومالی پر چھینٹے دینا

۳۹۱۔ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما عن ابيه قال: ان جبرئيل عليه السلا م أتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى أول ما أوحى اليه فأراه الوضوء والصلوٰة ، فلما فرغ من الوضو ء أخذ غرفة من ماء فنضح بها فرجه ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلی وحی لیکر حاضر ہوئے۔ تو وضو کرکے اور نماز پڑھ کے دکھائی۔ جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو پانی لیکر رومالی پر چھڑکا۔ ۱۲م　فتاوی رضویہ ۲/۲۱۴

۳۹۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: جَاءَ نِى جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ : يَا مَحَمَّدُ ! اِذَا تَوَضَّأتَ فَانْتَضِحْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! صلی اللہ علیک وسلم، جب آپ وضو کریں تو چھینٹا دے لیا کریں۔

۳۹۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عَشَرٌمِنَ الْفِطْرَةِ، قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللُّحىٰ

۳۹۱۔ المسند لاحمد بن حنبل　۳/۴۱۰　☆　السنن لابن ماجه،　۱/۳۶

۳۹۲۔ الجامع للترمذى ، الطهارة،　۱/۹　☆　العلل المتناهية،　۱/۳۵۶

۳۹۳۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة،　۱/۱۲۹　☆　المصنف لابن ابى شيبة،　۱/۱۹۵

السنن لابن ماجه،　۱/ ۲۵　☆　السنن للدار قطنى،　۱/۹۵

السنن الكبرى للبيهقى،　۱/۳۶　☆　المسند لاحمد بن حنبل ،　۶/۱۲۷

المسند لابى عوانة،　۱/۱۹۱　☆　مشكل الآثار للطحاوى ،　۱/۲۹۷

شرح السنة للبغوى ،　۱/۳۹۸　☆　اتحا ف السادة للزبيدى ،　۲/۳۵۰

الدر المنثور للسيوطى،　۱/۱۱۲　☆　كنز العمال للمتقى، ۱۷۲۳۴ ، ۶/ ۶۵۴

نصب الراية، للزيلعى،　۱/۷۶　☆

وَالسِّوَاکُ وَاِسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلَقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ ، قَالَ زَکَرِیَّا: قال مصعب : ونسیت العاشرة اِلا أن تکون المضمضة

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں۔لبیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، وضووغسل میں پانی سونگھ کراوپر چڑھانا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ (یعنی جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے) دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیرناف بال مونڈنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا، راوی حضرت زکریا نے کہا کہ حضرت مصعب اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا۔شاید کلی ہو۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی عیاض پھرامام نووی قدس سرہما نے استظہار فرمایا کہ غالبا دسویں ختنہ ہو کہ دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار کرایا۔

۳۹۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :أَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَلاِخْتِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ و تَقْلِیْمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ چیزیں انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی سنت قدیمہ سے ہیں۔ختنہ اور استرہ لینا۔لبیں اور ناخن ترشوانا اور بغل کے بال دور کرنا۔

﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک حدیث میں کلی کو بھی خصال فطرت سے گنا ہے۔

۳۹۵۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَالْاِنْتِضَاحُ بِالْمَاءِ وَ

۳۹۴۔ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۲۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۱۴۹
کنز العمال للمتقی، ، ۱۷۲۳۲، ۶/۶۵۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۲۹
المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۱۹۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۳۳۴
۳۹۵۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۲۶۴

الِاُختِتَانِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک انبیائے کرام کی سنت قدیمہ سے کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، رومال پر چھینٹا دینا اور ختنہ کرانا ہے۔

﴿۲۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرمگاہ پر پانی ڈالنے کی علماء نے دو تفسیریں کی ہیں۔ایک استنجاء، دوسرے وہی چھینٹا، اسکی موید یہی روایت ہے کہ اس میں بجائے ''انتقاص الماء،، لفظ ''الانتضاح،، آیا ہے۔جمہور علماء نے فرمایا: انتضاح وہی چھینٹا ہے۔

اور یہاں سے ظاہر ہوا کہ یہ چھینٹا خاص اہل وسوسہ کیلئے نہیں بلکہ سب کیلئے سنت ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے وسوسہ کو کیا علاقہ۔قال تبارك و تعالیٰ ان عبادی لیس لك علیهم سلطان ،،

بے شک میرے بندوں پر تیرا غلبہ اور تسلط نہیں ہوسکتا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷

۳۹۶۔ **عن** سفیان بن الحکم أو الحکم بن سفیان الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا بال یتوضأ وینتضح ۔

حضرت سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پیشاب فرماتے تو وضو فرماتے اور شرمگاہ اقدس پر چھینٹا دیتے۔

۳۹۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنضح فرجه۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر ستر مبارک پر چھینٹا دیا۔

۳۹۶۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/ ۲۲

۳۹۷۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ۳۶

۳۹۸۔ **عن** زید بن حارثة رضی الله تعالیٰ قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : عَلَّمَنِی جِبرَئِیلُ عَلیهِ السَّلاَ مُ الُوُضُوءَ وَأمَرَنِی اَنُ اَنُضحَ تحُتَ ثَوُبِی لِمَا یَخُرُجُ مِنَ الُبَوُلِ بَعُدَ الُوُضُوءِ ۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے وضو کی تعلیم دی اور بتایا کہ زیر جامہ پانی چھڑکوں اس خدشہ کو ختم کرنے کیلئے کہ وضو کے بعد کوئی قطرہ نکلا ہو۔

۳۹۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جَاءَ نِی جِبرَئِیلُ عَلَیهِ السَّلاَمُ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ ! اِذَا تَوَضَّأتَ فَانُتَضِحُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم حاضر ہوئے تو عرض کیا: یارسول اللہ! آپ جب وضوفرمائیں تو چھنٹا دے لیا کریں۔

﴿۲۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبرئیل علیہ السلام کا اپنی صورت مثالیہ کے ستر پر پانی چھڑکنا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور طریقہ وضو عرض کرنے کیلئے تھا اور حضور کا فعل اقدس تعلیم امت کیلئے۔

معہذا اس میں اقویا کیلئے جن کو برودت مثانہ کا عارضہ نہ ہوایک نفع اور بھی ہے کہ شرمگاہ پر سرد پانی پڑنے سے اس میں تکاثف واستمساک پیدا ہوکر قطرہ موقوف ہوجاتا ہے۔ کما ارشد الیه حدیث زید رضی الله تعالیٰ عنه۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۷۸

۴۰۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا وجدت شیأ من البلة فانضحه ما یلیه من ثوبك بالماء ثم قل هو من الماء قال حماد : قال لی سعید بن جبیر : انضحه بالماء ثم اذاوجدته فقل هو من الماء ، قال محمد : ولهذا

۳۹۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/ ۳٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ٤۲۹
السلسلة الصحیحة للالبانی ۲/ ۵۲۰ ☆

۳۹۹۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/ ۹ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۱/ ۳٦
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/ ٤۲۹ ☆

٤۰۰۔ کتاب الآثار لمحمد ، ☆

نا خذ اذا کان کثر ذالك من الانسان وھو قول أبی حنیفة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تری پاؤ تو شرمگاہ اور وہاں کے کپڑے پر چھینٹا دے لیا کرو پھر شبہ گزرے تو خیال کرو کہ پانی کا اثر ہے۔

امام حماد نے فرمایا: کہ ایسا ہی سعید بن جبیر نے مجھ سے فرمایا: امام محمد فرماتے ہیں ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ جب آدمی کو شبہ زیادہ ہوا کرے تو یہ ہی طریقہ برتے۔ اور یہ ہی قول امام اعظم کا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔　　فتاوی رضویہ ۱/۷۷۸

﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہاں **اولا:** یہ ملحوظ رہے کہ مقصود نفی وسوسہ ہے نہ ابطال حقیقت، تو جسے قطرہ اترنے کا یقین ہو جائے وہ پانی پر حوالہ نہیں کرسکتا۔ یونہی جسے معاذ اللہ سلسل البول کا عارضہ ہوا سے یہ چھینٹا مفید نہیں بلکہ بسا اوقات مضر ہے کہ پانی کی تری سے نجاست بڑھ جائے گی۔

ثانیا: سفید کپڑا پانی پڑنے سے بدن پر چپکنے سے بے حجابی لاتا ہے۔ اس کا خیال فرض ہے۔

ثالثا: یہ حیلہ اسی وقت تک نافع ہے کہ چھڑکا ہوا پانی خشک نہ ہو گیا ہو۔ ورنہ اس پر حوالہ نہیں کرسکیں گے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۷۸

(۱۵) کامل طہارت کے بعد نماز کی فضیلت

۴۰۱۔ **عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْمُ فِى صَلوٰتِهٖ فَيَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کامل وضو کرکے پھر نماز کیلئے کھڑا ہو اور نماز میں پڑھی جانے والی چیزیں جانتا ہو مگر اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی گناہوں سے پاک اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا کہ گناہ کا شائبہ تک نہیں۔

۴۰۱۔ المستدرك للحاکم، ۲/۳۹۹　☆　الترغیب والترھیب للمنذری، ۱/۱۵۷

۴۰۲۔ **عن** عمر بن علیة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَتْ خَطَایَا مِنْ یَدَیْهِ (اِلیٰ ان قال) فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰی فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰی عَلَیْهِ وَ مَجَّدَهٗ بِالَّذِی هُوَ لَهٗ أَهْلٌ وَ فَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ تَعَالیٰ اِلَّا اِنْصَرَفَ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت عمر بن علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بندہ جب وضو کرے اور ہاتھوں کو دھوئے تو گناہ اسکے ہاتھوں سے جھڑتے ہیں (یہاں تک کہ فرمایا) پھر اس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور بڑائی بیان کی جو اسکی شان کے لائق ہے اور اسکا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہا مگر وہ اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی بے گناہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

۴۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۹۵ ، ۳۰۴/۷ ☆

۶۔تیمّم

(ا) آیت تیمّم کاواقعۂ نزول

۴۰۳۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى بعض أسفاره حتى اذا كنا با لبيد اء أو بذا ت الجيش انقطع عقدى ، فأقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه ، وليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فأتى الناس الى أبى بكر الصديق فقالوا : ألا ترى ماصنعت عائشة ، أقامت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسوا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فجاء أبو بكر و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واضع راسه على فخذ ى قد نام فقال : حبست رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والناس ليسو ا علىٰ ماء وليس معهم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبنى أبو بكر وقال ما شاء الله تعالىٰ أن يقول وجعل يطعننى بيده فى خاصرتى فلا يمنعنى من التحرك اِلا مكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علىٰ فخذى ، فقام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حين أصبح على غيرماء فأنزل الله تعالىٰ عز وجل آية التيمم فتيمموا فقال اُسيد بن حضير ، ما هى بأول بركتكم يا اٰل أبى بكر قالت: فبعثنا البعير الذى كنت عليه أصبنا العقد تحته۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔تو جب ہم مقام بیداء میں یا ذات جیش میں پہونچے تو میرا ہار گم ہوگیا۔تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے ۔اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ ونشاں ۔لوگ پریشان ہوکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ سرکار اور تمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں

۴۰۳۔ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۶۰ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الیتیم ، ۱/۴۸

المسند لابی عوانة، ۱/۳۰۲ ☆

پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس ۔ تو حضرت ابوبکر صدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھے آرام فرماتے تھے ۔ مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ !تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روک رکھا ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہے اور نہ یہاں کہیں پانی کا پتہ ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جو کچھ بھی کہہ سکتے تھے سخت ست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچے مارے میرے زانو پر سرکار کا سر تھا اس لئے میں ہل نہ سکی ۔ سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئے اس حال میں کہ پانی نہیں تھا ۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی ۔ چنانچہ سب نے تیمّم کر کے نماز پڑھی ۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہو چکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر جب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہار مل گیا ۔ ۱۲م

(۲) تیمّم میں دو فرض ہیں

۴۰۴ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم ایک ضرب چہرے کیلئے ہے اور ایک ضرب کہنیوں تک کلائیوں کیلئے ۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۳۴

۴۰۵ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :أَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ، ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْ بَةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم دو ضربیں ہیں ۔ ایک ضرب چہرے کیلئے اور دوسری ضرب ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک ۔ فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۳۴

---

۴۰۴ ۔ السنن للدار قطنی ، ۱/۱۸۱ ☆ نصب الرایة، للزیلعی، ۱/۱۵۱
المستدرك للحاكم ، الطهارة، ۱/۲۸۸ ☆

۴۰۵ ۔ السمتدرك للحاكم ، الطهارة، ۱/۲۸۸ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۱۸

٤٠٦ ـ **عن** عما ربن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّمَا كَانَ يَكۡفِيۡكَ اَنۡ تَضۡرِبَ بِيَدَيۡكَ اِلَى الۡأَرۡضِ وَتَمۡسَحَ بِهِمَا وَجۡهَكَ وَكَفَّيۡكَ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے پھر پھونک دیتے پھر ان سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرتے۔

٤٠٧ ـ **عن** أم المؤمنين عا ئشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلتَّيَمُّمُ ضَرۡبَتَانِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم کیلئے دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۳۴

(۳) مٹی سے پاکی حاصل کرو

٤٠٨ ـ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تَمَسَّحُوا بِالۡأَرۡضِ فَاِنَّهَابِكُمۡ بَرَّةٌ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: زمین سے مسح کرو۔۔ کیونکہ یہ تمہارے ساتھ نیک سلوک کرنے والی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۳۶۳

---

٤٠٦ ـ الجامع الصحيح للبخارى ، التيمم ، ١/ ٥٠ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ١/ ٤٣
الجامع للترمذى، الطهارة ١/٠١ ٢ ☆ السنن لابى داؤد الطهارة ١/ ٤٧
الصحيح لمسلم ، الطهارة، ١/ ١٦١ ☆
٤٠٧ ـ كشف الاستار عن زوائد البزار ، ١/ ١٥٩ ☆
٤٠٨ ـ المعجم الصغير للطبرانى، ١/ ١٤٨ ☆

۷۔نواقص وضو

(۱)ریح خارج ہونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

۴۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا وُضُوءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيحٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وضوآواز ریح یا ہوا کی بو سے ہے۔

۴۱۰۔**عن** عبد الله بن زيدبن عاصم رضی الله تعالیٰ عنه قال:شكی الی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الرجل يخيل اليه انه يجد الشیء فی الصلوٰة قال: لَاتَنْصَرِفْ حَتّٰی تَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ تَجِدَ رِيحًا۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز میں محسوس کرتا ہوں کہ کچھ خارج ہوا۔ آپ نے فرمایا: تو اس وقت تک نماز کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ تو آواز سنے یا ہوا کی بو آئے۔ فتاویٰ رضویہ جدید ا/۷۷۳

(۲)اونگھنے کے بعد وضو مستحب

۴۱۱۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:اِذَا نَعِسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اونگھے تو چاہئے کہ وضو کرے۔ شمائم العنبر ۸

۴۰۹۔ الجامع للترمذی ، الطهارة ، ۱۱۱ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة، ۳۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۷۱/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۱۷/۱
شرح السنة للبغوی ، ۳۹۷/۱ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱۱۷/۱
الصحيح لابن خزيمة، ۲۷ ☆ السنن للنسائی، الطهارة، ۲۰/۱
۴۱۰۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱۵۸/۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۴۱۴/۳
۴۱۱۔ جزء القرأة للبخاری، ☆

(۳) شرمگاہ چھونے کے بعد وضو مستحب

۴۱۲۔ **عن** زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا مَسَّ أَحَدُ کُمُ فَرُجَہٗ فَلْیَتَوَضَّأْ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو چاہئے کہ وضو کرے۔

شمائم العنبر ۸

(۴) ریح کے شبہ سے وضو نہیں جاتا

۴۱۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِنَّ الشَّیُطَانَ لَیَأتِیَ أَحَدَ کُم وَھُوَ فِی صَلوٰتِہٖ فَیَاخُذُ بِشَعُرَۃٍ مِنُ دُبُرِہٖ فَیَمُدُّ ھَا فَیَرٰی اَنَّہٗ قَدُ أَحُدَثَ فَلاَ یَنُصَرِ فُ حَتّٰی یَسُمَعَ صَوُتًا اَوُ یَجِدَ رِیُحًا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔ پھر وہ اسکی دبر کا کوئی بال کھینچتا ہے تو اسکو محسوس ہوتا ہے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے حالانکہ ایسا نہیں تو اگر کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ نماز نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

۴۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قا ل : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَأتِی أَحَدَکُمُ الشَّیُطَانُ فِی الصَّلٰوۃِ فَیَنُفَخُ فِی مِقُعَدَتِہٖ فَیُخَیِّلُ اَنَّہٗ أَحدَثَ وَلَمُ یُحُدِثُ، فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ فَلاَ یَنُصَرِفُ حَتّٰی یَسُمَعَ صَوُتًا اَوُ یَجِدَ رِیُحًا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس نماز میں شیطان آتا ہے اور مقعد میں پھونک مارتا ہے۔ تو خیال ہوتا ہے کہ بے وضو ہو گیا حالانکہ ایسا نہیں۔ تو اگر کسی کو یہ معاملہ پیش آئے تو وہ نماز

۴۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الوضوء ۱/ ۳۰ ☆ الصحیح لمسلم ، الطہارۃ، ۱/۱۵۸
فتح الباری لعسقلانی، ۱/۲۳۸ ☆ السنن للنسائی ، الوضو من الریح ،۱/ ۲۰
الصحیح لابن خزیمۃ ۲۵ ☆ السنن لابن ماجہ ، الطہارۃ، ۱/۳۹
المسند لابی عوانۃ، ۱/۲۶۷ ☆ السنن الکبری للبیہقی ۲/۵۴

نہ توڑے تاوقتیکہ آواز یا بو محسوس نہ کرے۔

۴۱۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ خُيِّلَ لَهٗ فِي صَلٰوتِهٖ اَنَّهٗ قَدۡ اُحۡدَثَ فَلَا يَنۡصَرِفَنَّ حَتّٰى يَسۡمَعَ صَوۡتًا اَوۡ يَجِدَ رِيۡحًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں یہ خیال آئے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے تو جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے نماز نہ توڑے۔

۴۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعو د رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الشیطان یطیف باحدکم فی الصلوۃ لیقطع علیہ صلوتہ فاذا اعیا ہ ان ینصرف نفخ فی دبرہ یریہ انہ قد احدث فلا ینصرفن احدکم حتی یجد ریحا او یسمع صوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان اسکے گرد چکر لگاتا ہے تا کہ اسکی نماز خراب کردے۔جب تھک جاتا ہے تو اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے تا کہ اسکو بے وضو ہونے کا وہم ہو جائے۔تو تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔

۴۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعو د رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان الشیطان یطیف بأحدکم حتی یاتی أحدکم وھو فی الصلوۃ فینفخ فی دبرہ و یبل اِحلیلہ ثم یقو ل : قد أحدثت فلا ینصرفن أحدکم حتی یجد ریحا و یسمع صوتا و یجد بللا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان تم میں سے کسی کے گرد چکر لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز میں آتا ہے اور اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے اور اسکے ذکر کے سوراخ کو تر کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے تو بے وضو ہو گیا۔تو تم اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑنا جب تک آواز نہ سن لو یا بو نہ سونگھ لو۔یا تری نہ پاؤ۔

۴۱۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۴۱/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴/۹

۴۱۶۔ المنصنف لعبد الرزاق، ۱۴۱/۱

۴۱۷۔ مصنف لعبد الرزاق، ۱۴۱/۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ شیطان نماز میں دھوکا دینے کیلئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوکتا ہے کہ اس سے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے۔ کبھی پیچھے پھونکتا ہے یا بال کھینچتا ہے کہ ریح خارج ہونے کا خیال گزرتا ہے۔ اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھرو جب تک تری یا آواز یا بو نہ پاؤ۔ یعنی جب تک وقوع حدث پر یقین نہ ہووے۔

ہمارے امام اعظم کے شاگرد جلیل سیدنا حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: اذا شك في الحدث فانه لا يجب عليه الوضوء حتى يستيقن استيقانا يقدر ان يحلف عليه

ترمذی شریف ۱/۱۲

جب حدث میں شک ہو تو وضو واجب نہیں یہاں تک کہ یقین کامل ہو کہ قسم کھا سکے۔ یعنی یقین ایسا درکار ہے جس پر قسم کھا سکے کہ ضرور حدث ہوا۔ اور جب قسم کھاتے ہچکچائے تو معلوم ہوا کہ معلوم نہیں مشکوک ہے۔ اور شک کا اعتبار نہیں کہ طہارت پر یقین تھا۔ اور یقین شک سے نہیں جاتا۔ اسی لئے سنت ہوا کہ وضو کے بعد ایک چھینٹا رومالی یا تہبند ہو تو اسکے اندرونی حصہ پر جو بدن کے قریب ہے دے لیا کرے۔ پھر اگر قطرہ کا شبہ ہو تو خیال کرلیں کہ پانی جو چھڑکا تھا اسکا اثر ہے۔

(۵) شیطانی وسوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا

۴۱۸۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ : إِنَّكَ أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ إِنَّكَ كَذِبْتَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کے پاس آکر شیطان وسوسہ ڈالے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو فوراً جواب دے کہ تو جھوٹا ہے۔ (اور اگر مثلاً نماز میں ہے تو دل ہی میں کہے)۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مطلب وہی ہے کہ وسوسہ کی طرف التفات نہ کرے اور سیدھا جواب دے کہ خبیث تو

۴۱۸۔ المستدرك للحاكم، ۱/۱۳۴ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۷۳

جھوٹا ہے۔

اقول: حالتیں تین ہوتی ہیں۔

(۱) یہ کہ عدو کا وسوسہ مان لیا۔اس پر عمل کیا۔ یہ تو اس ملعون کی عین مراد ہے اور جب یہ ماننے لگا تو وہ کیا ایک ہی بار وسوسہ ڈال کر تھک رہے گا۔حاشا۔وہ ملعون آٹھ پہر اسکی تاک میں ہے۔ جتنا جتنا یہ مانتا جائیگا وہ اس کا سلسلہ بڑھاتا جائیگا۔ یہاں تک کہ نتیجہ یہ ہوگا کہ دو دو پہر کامل دریا میں غوطے لگا کر بھی یہ ہی گمان ہوگا کہ سر نہ دھلا۔

(۲) یہ کہ اسکی ماننے تو نہیں مگر اسکے ساتھ بحث ونزاع میں مصروف ہو جائے۔ یہ بھی اسکے مقصد ناپاک کا حصول ہے کہ اسکی غرض تو یہ ہی تھی کہ یہ اپنی عبادت سے غافل ہو کر کسی دوسرے جھگڑے میں پڑ جائے اور پھر اس حیص بیص میں پڑ کر ممکن ہے کہ خبیث غالب آئے اور صورت ثانیہ صورت اولی کی طرف عود کر جائے۔و العیاذ باللہ تعالیٰ

(۳) لہذا نجات اسی تیسری صورت میں ہے جو ہمارے نبی کریم حکیم علیم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے تعلیم فرمائی۔کو فورا اتنا کہکر الگ ہو جاؤ کہ خبیث تو جھوٹا ہے۔یعنی یہ نہیں کہ صرف اس معنی کا تصور کر لیا۔کہ یہ کافی نہ ہوگا۔ بلکہ دل میں جمالے کہ ملعون تو جھوٹا ہے۔یعنی پھر اسکی طرف التفات اور اس سے بحث کی کیا حاجت۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۰

۴۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اِذَا وَجَدَ أَحَدُکُمۡ فِی بَطۡنِهٖ شَيۡأً فَأَشۡکَلَ عَلَيۡهِ ، أَخَرَجَ مِنۡهُ شَیۡءٌ اَمۡ لَا، فَلاَ يَخۡرُجَنَّ مِنَ الۡمَسۡجِدَ حَتّٰی يَسۡمَعَ صَوۡتًا اَوۡيَجِدَ رِيۡحًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑبڑ محسوس کرے اور اسکو شک ہو کہ آیا اس سے کوئی چیز خارج ہوئی یا نہیں۔تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو

۴۱۸۔ المستدرك للحاکم، ۱/۱۳۴ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۷۳

۴۱۹۔ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۵۸ ☆ السنن الکبری للبيهقی، ۱/۱۱۷

الصحیح لابن خزيمة، ۲۸۲۴ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۱/۱۲۷

فتح الباری للعسقلانی ۱/۲۳۸ ☆

محسوس نہ کرے۔ فتاوی رضویہ جدیدا/۷۷۲

(٦) سجدہ میں نیند ناقض وضو نہیں

٤٢٠۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَیۡسَ عَلَیَ مَنۡ نَامَ سَاجِدًا وُضُوءٌ حَتّٰی یَضۡطَجِعَ فَاِنَّهٗ اِذَا اِضۡطَجَعَ اِسۡتَرۡخَتۡ مَفَاصِلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوسجدہ میں سوگیا اس پر وضو نہیں جب تک کہ لیٹ نہ جائے۔کیونکہ جب لیٹے گا تو جوڑ ڈھیلے پڑجائیں گے۔

٤٢١۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسجد و ینا م وینفخ ثم یقو م فیصلی ولا یتوضأ فقلت له صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال : اِنَّمَا الۡوُضُوءُ عَلیٰ مَنۡ نَامَ مُضۡطَجِعًا، فَاِنَّهٗ اِذَا اضۡطَجَعَ اِسۡتَرۡخَتۡ مَفَاصِلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ میں سوجاتے یہاں تک کہ خراٹوں کی آواز سنائی دیتی اس کے باوجود کھڑے ہوکر نماز پڑھتے اور وضو نہیں فرماتے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ! آپنے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا کہ ابھی سورہے تھے۔فرمایا: وضوتو اس پر لازم ہے جو لیٹ کر سوئیگا اسکے جوڑ ڈھیلے ہوجائیں گے۔

٤٢٢ ۔ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَا یَجِبُ الۡوُضُوءُ عَلیٰ مَنۡ نَامَ جَالِسًا اَوۡ قَائِمًا اَوۡسَاجِدًا حَتّٰی یَضۡطَجِعَ جَنۡبُهٗ اِسۡتَرۡخَتۡ مَفَاصِلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا سجدہ کی

٤٢٠۔المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٥٢/١ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ١٣٢/١

٤٢١۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ٢٧/١ ☆

٤٢٢۔ السنن الکبری للهیثمی، ١٢١/١ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٤٤/١

حالت میں سوئے۔ جب تک کہ وہ اپنا پہلو زمین پر رکھ دے۔ کیونکہ جب وہ لیٹے گا تو اسکے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

٤٢٣ـ **عن** عمربن شعب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَیۡسَ عَلیٰ مَنۡ نَامَ قَائِمًا اَوۡ قَاعِدًا وُضُوۡءٌ حَتّٰی یَضۡطَجِعَ جَنۡبُهٗ اِلَی الۡأَرۡضِ۔

حضرت عمر بن شعب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر سویا جب تک کہ وہ اپنا پہلو زمین سے ملا کر نہ لیٹے۔

٤٢٤ـ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت جالسا فی مسجد المدینة اخفق فاحتضننی رجل من خلفی فا لتفت فاذا أنا بالنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت: یا رسول الله !وجب علی وضو ء؟ قال: لَا حَتّٰی تَضَعَ جَنۡبُكَ عَلَی الۡأَرۡضِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا نیند کے غلبہ سے ڈول رہا تھا کہ پیچھے سے آکر مجھے کسی نے گود میں لے لیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا؛ یارسول اللہ! کیا مجھ پر وضو واجب ہوگیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک تم اپنا پہلو زمین پر نہ رکھو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام صاحب فتح القدیر نے متعدد روایات نقل کرکے فرمایا: کہ ہماری نقل کردہ احادیث مں اگر غور کریں تو یہ حدیث بھی حسن کے درجہ سے کم نہ ہوگی۔ غنیہ میں ہے کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ راوی کا ضعف اگر غفلت کے باعث ہونہ کہ فسق کی وجہ سے تو یہ ضعف متابعت سے ختم ہوجاتا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۰۷

٤٢٣ـ الکامل لابن عدی، ٢/٤٦٨ ☆ فتح القدیر لابن الهمام، ١/٤٥

٤٢٤ـ السنن الکبری للبیهقی، الطهارة، ١/١٢٠ ☆

٤٢٥ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِذَا نَامَ الْعَبْدُ فِي سُجُودِهٖ يُبَاهِي اللّٰهُ تَعَالىٰ بِهٖ مَلآئِكَةً فَيَقُوْلُ : اُنْظُرُوْا اِلىٰ عَبْدِى ، رُوْحُهٗ عِنْدَهٗ وَجَسَدُهٗ فِي طَاعَتِي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب بندہ سجدہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فخریہ فرماتا ہے۔ میرے بندہ کو دیکھواسکی روح تو اسکے پاس ہے اور اسکا جسم میری اطاعت میں مصروف ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ بندہ کا جسم اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اسی وقت ہوگا جبکہ اسکا وضو باقی ہو ۔صاحب اسرار نے اس حدیث کومشہور قرار دیا ہے۔نیز یہ کہ چستی باقی رہےاور یہ اسی وقت ہوگا جبکہ سجدہ مسنون ہیئت پر ہواس طرح کہ پیٹ رانوں سے الگ ہواور دونوں بانہیں زمین پر نہ ہوں ۔ اگر ایسا نہ ہوا تو چستی باقی نہیں رہیگی اور ساجد ایک طرف کولڑھک جائے گا۔تو اس صورت میں نیندناقض وضوقرار دی جائے گی۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۳۸۴

(۷)حضور کی نیند ناقض وضو نہیں

٤٢٦ـ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول

٤٢٥ـ

٤٢٦ـ الجامع الصحيح للبخارى ، الوضوء، ١٥٤/١ ☆ الصحيح لمسلم ، صلاة المسافرين ٢٦١/١
الجامع للترمذى ، ٤٨/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٣١٩٠٠ ، ٤٠٧/١١
المسند لاحمد بن حنبل ١٠٤/٢ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ٤٩ ، ٣٠/١
تلخيص الحبير لابن حجر ، ١٣٥/٣ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ٤٥٠/١
مشكل الآثار للطحاوى ، ٣٥٣/٤ ☆ الشفاء للقاضى عياض ، ١٨٩/١
المتهيد لابن عبد البر، ٢٠٨/٥ ☆ الشمائل للترمذى، ١٤٤
الاستذكار لابن عبد البر ٩٩/١ ☆

المصنف لعبد الرزاق، ٣٨٦٤، ٤٥٠/٢ ☆ موارد الظمئان ، ٢١٢٤

الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکو علمائے کرام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا۔

لیکن میرے نزدیک یہ خصوصیت امت کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہے۔ کیونکہ انبیاء کرام میں سے تو ہر نبی ورسول کی یہ ہی شان ہے۔

(۸) انبیائے کرام کی نیند ناقض وضو نہیں

٤٢٧۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَ لَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام کی آنکھیں سوتی ہیں اور انکے دل نہیں سوتے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں یہ سوال باقی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ اکابر امت میں سے کسی اور کو بھی یہ اعزاز حاصل ہے۔

تو اس سلسلہ میں علامہ بحر العلوم ارکان اربعہ (ص، ۸) میں فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے یہ کہا: کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متبعین میں آپکی اتباع کے باعث کچھ حضرات ایسے گزرے ہیں کہ نیند سے انکا دل غافل نہیں ہوتا صرف انکی آنکھیں غافل ہوتی ہیں۔ جیسے حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جو اولیاء کرام اس رتبہ تک پہونچے اگر چہ غوث اعظم کے مرتبہ کو نہ پہونچے تو ایسے شخص کا قول صحت وصواب سے بعید نہ ہوگا۔ فتاوی رضویہ جدید ا/ ۴۲۸

٤٢٧۔ الجامع الصحيح للبخاری، المناقب ، ٥٠٤/١ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٣٢٤٨ ، ٤٧٧/١١

۸۔مسواک

(۱)مسواک کا بیان

۴۲۸۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :طَيِّبُوْا اَفْوَاهَكُمْ بِالسِّوَاكِ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْآنِ

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منھ مسواک کے ذریعہ صاف کروکہ یہ قرآن کا راستہ ہیں۔

(۲)مسواک کی اہمیت

۴۲۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل بیته بدأ بالسواك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب کاشانہ اقدس میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔لاجل السلا م علی اهله فان السلا م اسم شریف فاستعمل السواك للاتیان به ۔یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کیلئے تھی کہ سلام معظم نام ہے تو اسکے ادا کو مسواک فرماتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۰

(۳)مسواک کی تاکید

۴۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن حنظلة بن أبی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أمر الوضوء عند کل صلوة فلما شق ذالك علیه أمر

۴۲۸۔ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۱/۲۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۵۲، ۱/۶۰۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۸ ☆
۴۲۹۔ الصحیح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۲۸ ☆ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/۸
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۱۴ ☆ السنن لابن ماجه، الطهارة، ۲۵۱
۴۳۰۔ السنن لابی داؤد، الطهارة، ۱/۷ ☆

بالسواك لكل صلوة۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی نے ہرنماز کیلئے جدید وضو کا حکم فرمایا: لیکن جب حضور نے اس میں دشواری محسوس کی تو ہر نماز کیلئے مسواک کا حکم فرمایا۔

۴۳۱۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيَّ۔ شمائم العنبر ۷

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسواک کا حکم اتنا زیادہ ملا کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں فرض نہ قرار دے دیا جائے۔

(۴) وضو کے شروع میں مسواک سنت ہے

۴۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجع فتوسك ثم قام فصلى۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لوٹے (رفع حاجت وغیرہ سے) پھر مسواک کی پھر وضو فرمایا۔ پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔

۴۳۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يرقد من ليل ولا نهار فيستيقظ اِلاتوسك قبل أن يتوضأ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خواہ دن میں بیدار ہوتے یا رات میں مگر وضو سے قبل مسواک فرماتے تھے۔

۴۳۱۔ مسند لاحمد بن حنبل، ۴۹۰/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۶۶/۱
۴۳۲۔ الصحيح لمسلم، باب السواك، ۱۲۷/۱
۴۳۳۔ السنن لابى داؤد الطهارة، باب الطهارة، ۸/۱

(۵) مسواک ضرور کرے خواہ انگلی سے

۴۳۴۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کا ن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ تمضمض واستنشق ثلاثا وأدخل اِصبعہ فی فمہ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضوفرماتے تو کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تین مرتبہ اور اپنی انگلی اپنے منھ میں ڈالتے تھے۔

۴۳۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اذا توضأیسوك فاہ باِصبعہ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ وضو فرماتے تو اپنے منھ میں انگلی سے مسواک فرماتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو افعال بطور استمرار کرتے تھے انکی کیا حیثیت ہے۔ میں نے اس پر ایک مستقل رسالہ لکھا جسکا نام " التاج المکلل فی انارۃ مدلول کان یفعل " رکھا۔

اقول: باللہ التوفیق۔

اولاً: یہ معلوم ہو کہ دربارۂ مسواک کلمات علماء مختلف ہیں کہ سنت ہے یا مستحب۔

عامۂ متون میں سنت ہونے کی تصریح فرمائی، اور اسی پر اکثر ہیں۔ لیکن ہدایہ اور اختیار میں استحباب کو اصح اور تبیین وخیر مطلوب میں صحیح بتایا: فتح میں اسی کو حق ٹھہرایا۔ حلیہ و بحر نے اسی کا اتباع کیا۔

اقول: جب تصحیح مختلف ہو تو متون پر عمل لازم ہے۔ کما نصوا علیہ۔ بلکہ ہمارے صاحب مذہب کے تلمیذ جلیل، امام الفقہاء والمحدثین امام الاولیاء عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۴۳۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۵۸۰

۴۳۵۔ کتاب الطہور لابی عبید،

نے فرمایا: اگرکسی بستی کے لوگ سنیت مسواک کے ترک پر اتفاق کرلیں تو ہم ان سے اس طرح جہاد کریں جیسا مرتدوں سے کرتے ہیں۔تاکہ لوگ اس سنت کے ترک پر جرأت نہ کریں۔نیز احادیث متواترہ اسکی تاکید اوراس میں قولا وفعلا اہتمام شدید پر ناطق،جن سے کتب احادیث مملو ہیں ۔ بلکہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر مواظبت و مداومت گویا ضروریات وبدیہیات سے ہے۔ ہر شخص کہ احوال قدسیہ پر مطلع ہے حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر مداومت فرمانا جانتا ہے۔

ثانیا: سنت کو مواظبت درکار۔اب ہم وضو میں کلی کے وقت احادیث کو دیکھتے ہیں تو ہرگز اس وقت مسواک پر مواظبت ثابت نہیں ہوتی۔خود امام محقق علی الاطلاق کو اسکا اعتراف ہے اوراسی بناپر قول استحباب اختیار فرمایا۔بلکہ مواظبت تو درکنار چوبیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صفت وضو قولا وفعلا نقل فرمائی۔

(۱) امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی
(۲) امیر المؤمنین حضرت مولی علی
(۳) عبداللہ بن عباس
(۴) عبداللہ بن زید بن عاصم
(۵) ابو مالک اشعری
(۶) وائل بن حجر
(۷) مغیرہ بن شعبہ
(۸) ابوبکرہ نفیع بن الحارث
(۹) نضیر بن مالک حضرمی
(۱۰) مقدام بن معدی کرب
(۱۱) ابوہریرہ
(۱۲) ابوامامہ باہلی
(۱۳) انس بن مالک
(۱۴) ابوایوب انصاری
(۱۵) کعب بن عمرو یامی
(۱۶) عبداللہ بن ابی اوفی
(۱۷) براء بن عازب
(۱۸) قیس بن عائذ
(۱۹) ام المؤمنین صدیقہ
(۲۰) ربیع بنت معوذ بن عفراء
(۲۱) عبداللہ بن انیس
(۲۲) عبداللہ بن عمرو بن عاص
(۲۳) امیر معاویہ
(۲۴) رجل من الصحابۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اول کے بیس علامہ محدث جلیل زیلعی نے ذکر کئے۔انکے بعد دو امام محقق علی الاطلاق

نے زیادہ فرمائے۔اخیر کے دواس فقیر غفرلہ القدیر نے بڑھائے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۱۳

انکے پچیسویں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں مگران سے خود انکے وضو کی صفت مروی اگر چہ وہ بھی حکم مرفوع میں ہے۔

ان پچیسوں صحابہ کی بہت کثیر التعداد حدیثیں اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں۔ان میں کہیں وضو یا کلی کرنے میں مسواک فرمانے کا اصلا ذکر نہیں۔جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ وضو زبان سے بتایا انہوں نے مسواک کا ذکر نہ کیا۔جنہوں نے اس لئے وضو کر کے دکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مسنونہ بتائیں انہوں نے مسواک نہ کی ۔علی الخصوص امیر المؤمنین ذو النورین وامیر المؤمنین مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ دونوں حضرات سے بوجوہ کثیرہ بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھانا مروی ہوا۔کسی بار میں مسواک کا ذکر نہیں۔

بلکہ صدہا احادیث متعلق وضو ومسواک اس وقت سامنے ہیں کسی ایک حدیث صحیح صریح سے اصلا مسواک کیلئے وقت مضمضہ یا داخل ہونے کا پتہ نہیں چلتا۔

جن بعض احادیث سے اشتباہ ہوا ان سے دفع شبہ کریں وہ احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔ **حدیث اول۔**

۴۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۴۳۶۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الجمعة ، ۱/۱۲۲ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۲۸
الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/۵ ☆ السنن لابی داؤد الطهارة، ۱/۷
السنن للنسائی، باب الرخصة فی السواك بالشئی الخ، ۱/۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۱/۳۵
السنن لابن ماجه الطهارة ، ۱/۲۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۵/۲۸۰
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۲۲۱ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۸/۱۹۶
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۲۲۱ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/۱۹۱
الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۱۲ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۸/۳۸۶
فتح الباری للعسقلانی ، ۲/ ۴۷۴ ☆ الترغيب الترهيب للمنذری، ۱/۱۶۴
الكامل لابن عدی ، ۱/۴۲۱ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۱/۱۰۸
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱/۳۳ ☆ ارواء الغليل للالبانی ، ۱/۱۰۸
المصنف لابن ابی شيبة، ۱/۱۶۴ ☆

علیه وسلم: لَوُ لَا اَنُ أَشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِی لَأَمَرُتُهُمُ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلوٰةِ اَوُ عِنُدَ كُلِّ صَلوٰةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائیگی تو میں انکو ہر نماز کے ساتھ یا ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

وفی الباب عن زيد بن خالدوعن ام المؤمنين زينب بنت جحش ،وعن ام المؤمنين ام حبيبة ، وعن انس بن مالك ، وعن العباس بن مطلب ، وعن تمام بن العباس ، وعن تمام بن قثم ، وعن امير المؤمنين على المرتضى ، وعن ابن عبا س ، وعن ابن عمر، وعن مكحول ، وعن حسان بن عطية رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين۔

۴۳۷۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوُ لَا اَنُ أَشُقَّ عَلیٰ اُمَّتِی لَأَمَرُتُهُمُ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ اَوُ عِنُدَ كُلِّ وُضُوءٍ۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خیال نہ ہوتو میں انکو ہر وضو کے ساتھ یا ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق صاحب فتح القدیر نے یہ حدیث نقل کر کے فرمایا کہ مسواک کے وضو میں ہونے پر صرف یہ ہی دلالت کرتی ہے اور اس سے آخری بات جو مفہوم ہوتی ہے وہ ندب ہے۔

اور یہ صرف استحباب کا مستلزم ہے۔ کیونکہ کسی چیز کا مستحب قرار دینے کیلئے صرف اتنا کافی ہے جبکہ سنت میں مواظبت لازمی چیز ہے۔

۴۳۷۔ السنن الكبرى للهيثمى ، ۲۳۵ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱/ ۳۴
المصنف لابن ابى شيبة ۱/ ۱۶۸ ☆ الكامل لابن عدى ، ۳/ ۳۸۲

احادیث میں یہاں مشہور و مستفیض ذکر نماز ہے۔یعنی (لفظ کل صلوۃ) یا (مع کل صلوۃ) اور ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک نماز سے اتصال بھی ثابت نہ ہوا بلکہ حقیقی اصلا کسی کا قول نہیں حتی کہ شافعیہ جو اسے سنن نماز سے مانتے ہیں۔تو بعض روایات میں (عندکل وضوء) آنے سے داخل وضو ہونا کیونکر رنگ ثبوت پائے گا۔

تو 'عند' اس لئے نہیں کہ اپنے مدخول کو موصوف کا ظرف بنائے اور وہ اس میں واقع ہو۔ اسکا مفاد تو صرف قرب اور حضور ہے خواہ حسی ہو یا معنوی۔تو 'زید عندالدار' اس وقت نہیں کہا جاتا جب زید گھر کے اندر ہو بلکہ اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ گھر کے قریب ہو۔اور جو قرب مفہوم ہے وہ عرفی ہے حقیقی نہیں۔اور اس میں کافی گنجائش ہے۔

مثلا" عند سدرة المنتهى عند ها جنة المأوى۔جب سدرہ چھٹے آسمان پر ہے جیسا کہ حدیث مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہی منقول ہے۔اور جنت آسمانوں کے اوپر ہے۔لہٰذا حقیقت ظرفیہ نماز میں معقول نہیں اور جیسا کہ آپ نے جان لیا کہ 'عند' کا مفہوم بھی نہیں (ورنہ حقیقت ظرفیہ کی صورت میں نماز میں اور مسجد میں مسواک کرنا جائز و مباح ہوگا۔حالانکہ مسجد میں ہرگز جائز نہیں کہ اسکے ذریعہ نجس رطوبتوں سے مسجد کے ملوث ہونے کا پورا پورا خطرہ موجود ہے۔

نیز (عندالوضوء) میں خصوصیت وقت مضمضہ بھی نہیں۔تو حدیث اگر بوجہ عدم افادۂ مواظبت سنت ثابت نہ کریگی تو بوجہ عدم تعیین وقت استحباب عندالمضمضہ بھی نہ بتائے گی۔ فافهم۔

حدیث دوم

۴۳۸۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ وَ تَمَضْمَضَ وَ تَشَوَّصَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ بِرأْسِهٖ خَرَجَتْ خَطَایَا سَمْعِهٖ وَ بَصَرِهٖ وَلِسَانِهٖ وَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَیْهِ وَقَدَمَیْهِ کَانَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۴۳۸۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۹/۱

وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنے دونوں پیر دھوتا ہے تو اسکے گناہ نکل جاتے ہیں اور وہ جب اپنا چہرہ دھوتا ہے اور کلی کرتا ہے اور دانت مانجھتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو اسکے کانوں، ہاتھوں، اور زبان کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے اور دونوں قدم دھوتا ہے تو ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی پیدا ہوا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ''شوص'' سے مسواک پر استدلال کیا جاتا ہے۔

''شوص'' کے معنی دھونا اور پاک کرنا ہیں۔ کما فی الصحاح۔ امام رازی فرماتے ہیں۔ الشوص الغسل و التنظیف، قاموس میں ہے ہاتھ سے ملنا اور مسواک کرنا۔ داڑھ اور پیٹ کا درد، دھونا اور صاف کرنا۔

نیز اس حدیث میں افعال بترتیب نہیں تو ممکن کہ مسواک سب سے پہلے ہو۔ اور یہ ہی حدیث کہ امام احمد نے بسند حسن مرتباً روایت کی اس میں ذکر 'شوص' نہیں اسکے الفاظ یہ ہیں۔

۴۳۹۔ **عن** أبی أُما مة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : أَيُّما رَجُلٍ قَامَ اِلَی وُضُوئِهٖ يُرِيْدُ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مِنْ لِسَانِهٖ وَشَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَی الْمِرْفَقَيْنِ وَرِجْلَهٗ اِلَی الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ كَهَيْأَةٍ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نماز کے ارادے سے وضو کو اٹھے پھر ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ نکل جائیں، پھر جب کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور صاف کرے تو زبان ولب کے سارے گناہ پہلی بوند کے ساتھ ٹپک جائیں، پھر جب منھ دھوئے تو آنکھ اور کان کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ اتر جائیں، پھر جب کہنیوں تک

۴۳۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳۸۶/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲٦٤/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱٥٤/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹٤۷٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۲۲/۱ ☆

ہاتھ اور گٹوں تک پاؤں دھوئے تو سب گناہوں سے ایسا خالص ہو جائے جیسا اس دن تھا جبکہ پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

بہر حال خاص کلی کے وقت مسواک کرنا اس سے بھی ثابت نہ ہوا۔

حدیث سوم

۴۴۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أن رجلا من الأنصار من بنی عمرو بن عوف قال: یا رسول الله ! انك رغبتنا فی السواك فهل دون ذالك من شئ قال : اِصْبَعُكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوئِكَ تَمُرُّ بِهَا عَلیٰ أَسْنَانِكَ، اِنَّهٗ لَا عَمَلَ لِمَنْ لَانِیَّةَ لَهٗ وَلَا أَجْرَ لِمَنْ لا خَشْیَةَ لَهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے بنو عمرو بن عوف کے ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپنے مسواک کی بہت رغبت دلائی ہے۔ تو کیا اس سے کم درجہ کی بھی کوئی چیز ہے۔ آپنے فرمایا: تمہاری انگلی تمہاری مسواک ہے اس سے دانتوں کو رگڑ لیا کرو۔ جسکی نیت نہ ہو اسکا عمل نہیں اور جس میں خشیت الٰہی نہ ہو اسکا اجر نہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولا : یہ حدیث ضعیف ہے۔ لما تری من الجهالة فی سند ہ وقد ضعفه البیهقی۔

ثانیا وثالثا: لفظ 'عند وضوئك' میں مباحث ہیں کہ گزرے۔

حدیث چہارم

۴۴۱۔ **عن** حسان بن عطیة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالسِّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ۔

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۴۴۰۔ نصب الرایة للزیلعی، ۱/۱۰

۴۴۱۔ الجامع للترمذی ☆ الدر المنثور للسیوطی ۱/۱۱۴

شرح السنة للبغوی ، ۱/۴۰۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ۱/۱۷۰

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو ایمان کا حصہ ہے اور مسواک وضو کا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مرسل ہے۔ اس حدیث کا مطلب ہے ایمان بے وضو کامل نہیں اور وضو بے مسواک۔ اس سے مسواک کا داخل وضو ہونا ثابت نہیں ہوتا جس طرح وضو داخل ایمان نہیں۔

ہاں وجہ تکمیل ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ وہ ہر سنت کیلئے حاصل ہے۔ قبلیہ ہو یا بعدیہ۔ جس طرح صبح وظہر کی سنتیں فرضوں کی مکمل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جب محقق ہو گیا کہ مسواک سنت ہے اور ہمارے علماء اسے سنت وضو مانتے ہیں۔ اور شافعیہ کے ساتھ اپنا خلاف یونہی نقل فرماتے ہیں کہ انکے نزدیک سنت نماز ہے اور ہمارے نزدیک سنت وضو ہے۔

اور متون مذہب قاطبہ یک زبان تصریح فرمارہے ہیں کہ مسواک سنن وضو سے ہے تو اس سے عدول کی کیا وجہ ہے۔ سنت شی قبلیہ ہوتی ہے یا بعدیہ یا داخلہ۔ جیسے رکوع میں تسویہ ظہر۔ مگر روشن بیانوں سے ثابت ہوا کہ مسواک وضو کی سنت داخلہ نہیں۔

اور وضو کرتے میں مسواک فرمانے پر مداومت درکنار اصلا ثبوت ہی نہیں۔ اور سنت بعدیہ نہ کوئی مانتا ہے نہ اسکا محل ہے کہ مسواک سے خون نکلے تو وضو بھی جائے۔ لاجرم ثابت ہوا کہ سنت قبلیہ ہے اور یہ ہی مطلوب تھا۔ اور خود حدیث صحیح اسکی طرف ناظر اور حدیث سنن ابی داؤد اس میں نص ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۰ تا ۶۱۹

فتاوی رضویہ قدیم ۱/ ملخصا

(۶) مسواک سے وضو مکمل کرو

۴۴۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكْ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَرَءَ فِي صَلٰوتِهٖ وَضَعَ مَلَكٌ فَاهُ عَلٰى فِيهِ وِلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ إِلَّادَخَلَ فَمَ الْمَلَكِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۴۴۲۔ کنز العمال لمتقی ۳۱۹/۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۲/۲

جمع الجوامع للسیوطی، ۳۲۹۲ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوتو چاہیئے کہ مسواک کرے۔ کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قرأت کرتا ہے۔تو فرشتہ اپنا منھ اسکے منھ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اسکے منھ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منھ میں داخل ہوجاتی ہے۔

(۷) فرشتوں کو کھانے کے ریزوں سے اذیت ہوتی ہے

٤٤٣۔ **عن** أبی أیو ب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَیۡسَ شَیۡءٌ أشَدَّ عَلَی الۡمَلَکَیۡنِ مِنۡ اَنۡ یَّرَیَا بَیۡنَ أسۡنَانِ صَاحِبِھِمَا وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّی۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اسکے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔

وفی الباب عن علی المرتضی ، وعن عبد اللہ بن جعفر الطیار ، عن الزھری مرسلا ، وعن علی المرتضی موقوفا، رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

٤٤٣۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ٤/١٧٧ ☆ الحبائك فی الملائك للسیوطی، ٨٥

۹۔ غسل

(۱) طریقۂ غسل

٤٤٤ ـ **عن** أبی جعفر قال لی جابر : أتانی اِبن عمك یعرض بالحسن بن محمد بن الحنیفة رضی الله تعالیٰ عنهم قال: کیف الغسل من الجنابة فقلت : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یاخذ ثلث أکف فیفضیها علی رأسه ثم یفیض علی سائر جسد ہ فقال لی الحسن : اِنی رجل کثیر الشعر فقلت : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أکثر منك شعر ا۔

حضرت ابوجعفر سے روایت ہے کہ مجھ سے جابر نے کہا کہ تمہارے چچازاد میرے پاس آئے تھے۔ انکا اشارہ حسن بن محمد بن حنیفہ کی طرف تھا۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ غسل جنابت کس طرح ہوتا ہے میں نے کہا: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین چلو پانی لیکر اپنے سر پر بہاتے تھے پھر باقی جسم پر پانی بہاتے تھے ۔تو حسن نے کہا: میرے بال گھنے ہیں۔اس پر میں نے ان سے کہا: حضور کے بال تم سے زیادہ گھنے تھے۔

٤٤٥ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهماقال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اغتسل من جنابة صب علی رأسه ثلث حفنات من ماء فقال له الحسن بن محمد : اِن شعری کثیر ، قال: جابر : فقلت له: یا اِبن أخی ! کان شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أکثر من شعرك وأطیب۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب جنابت کا غسل فرماتے تو تین لپ پانی سر پہ بہاتے۔تو ان سے حسن بن محمد نے کہا: میرے بال تو زیادہ ہیں۔حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے میرے بھتیجے! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک تجھ سے زیادہ اور تجھ سے اچھے تھے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اس امر کی تصریح ہے کہ محمد بذات خود جابر اور حسن کی گفتگو کے وقت موجود نہ تھے۔

---

٤٤٤ ـ الجامع الصحیح للبخاری ، الغسل ، ۳۹/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۳۷۸/۲

٤٤٥ ـ الصحیح لمسلم، الطهارة، ١٤٩/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی ١٧٦/١

جابر نے ان سے یہ گفتگو نقل کی ہے۔بخلاف حدیث الباب،اور کلام میں کچھ فرق بھی ہے۔ بلکہ کہنے والے خود امام جعفر ہی ہیں۔یا وہ جس نے ان میں سے کہا اور باقی نے تسلیم کیا۔
فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۴

٤٤٦۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلوة ثم يدخل اصابعه فى الماء فيخلل بها اصول الشعر ثم يصب على رأسه ثلث غرف بيده ثم يفيض الماء على جلده كله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تو ہاتھوں سے شروع کرتے اور دونوں ہاتھ دھوتے۔پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔پھر اپنی انگلیاں پانی میں بھگو کر ان سے بالوں کا خلال فرماتے۔پھر آپ اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر پانی تمام جسم پر بہاتے۔

٤٤٧۔ **عن** شريح بن عبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: أفتانى جبير بن نفير عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثهم انهم استفتوا النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عن ذالك فقال: أما الرجل فلينثر رأسه فليغتسله حتى يبلغ أُصول الشعر،وأما المرأة فلا عليها أن لا تنقضه لتغرف على رأسها ثلث غرفات يكفيها۔

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جبیر بن نفیر نے جنابت سے غسل کے بارے میں بتایا کہ حضرت ثوبان نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے حدیث بیان کی کہ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنابت کے بارے میں استفتاء کیا ۔تو حضور نے فرمایا: مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنے سر کے بال کھولے اور انکو خوب دھوئے یہاں

٤٤٦۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الغسل ، ١/٣٩ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ١/١٤٧
المسند لاحمد بن حنبل ، ١/٣٠٧ ☆ اتحاف السادة لزبيدى، ٢/٣٧٧
شرح السنة للبغوى، ٢/١٠ ☆ السنن للدارمى قطنى، ١/١١٣
٤٤٧۔ السنن لابى داؤد ، الطهاره، ١/٣٤ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٤٣٠٦
نصب الرايه للزيلعى، ١/٨٠ ☆

تک کہ ہر بال کی جڑ تک پانی بہ جائے، اور عورت پر اپنا جوڑا کھولنا لازم نہیں۔ البتہ اسکو چاہئے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ اسکے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۴۹

(۲) عورتوں کے غسل کا طریقہ

۴۴۸۔ **عن** أُم المؤمنين أُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قلت يا رسول الله ! اِنی امرأة اشد ضفر رأسی افانقضه بغسل الجنا بة قال: لَا، اِنَّمَا يَكۡفِيۡكِ اَنۡ تَحۡثِیَ عَلیٰ رَأسِكِ ثَلٰثَ حَثِيَاتٍ مِنۡ مَاءٍ ثُمَّ تَفِيۡضِی عَلیٰ سَائِرِ جَسَدِكِ الۡمَاءَ فَتَطۡهُرِيۡنَ اَوۡ قَالَ فَاِذَا أنۡتِ قَدۡ تَطَهَّرۡتِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سر گندھواتی ہوں۔ تو کیا نہانے میں کھول دیا کروں ۔ فرمایا: سر پر تین لپ پانی ڈالکر پورے جسم پر پانی بہالیا کرو یہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔

۴۴۹۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يتوضأ وضؤه للصلوة ثم يفيض علی رأسه ثلث مرار ونحن نفيض علی رؤسنا خمسا من اجل الضفر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غسل سے پہلے نماز کا سا وضو فرماتے پھر سر اقدس پر تین بار پانی بہاتے اور ہم بیبیاں سر گندھے ہوئے کی وجہ سے سروں پر پانچ بار پانی بہاتیں۔

۴۵۰۔ **عن** عبد بن عمير رضی الله تعالیٰ عنه قال:بلغ عائشة رضی الله تعالیٰ

۴۴۸۔ الجامع للترمذی ، الطهارة، ۱/ ۲۹ ☆ الصحيح لسملم ، الطهارة، ۱/ ۱۴۹
السنن الكبری للبيهقی، ۱/ ۱۷۸ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/ ۳۰۱
۴۴۹۔ السنن لابی داؤد ، الطهارة، ۱/ ۳۲ ☆ السلسة الصحيحة للالبانی ۱۸۹
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۷/ ۱۰۵ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/ ۹۱۳
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/ ۲۷۴ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۷/ ۳۲۶
كنز العمال للمتقی، ۴۱۳۳۱، ۱/ ۲۷۴ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۷/ ۳۲۶
۴۵۰۔ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/ ۱۵۰ ☆ المسند لابی عوانة، ۱/ ۳۱۵

عنها ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسهن فقالت : یا عجبا لابن عمر هذا : یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسهن ، أفلا یامر هن أن یحلقن رؤسهن ، لقد کنت اغتسل أنا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اِناء واحد وما أزید علی أن أفرغ علی رؤسی ثلاث أفراغات۔

حضرت عبدبن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عورتوں کوحکم دے رہے ہیں کہ جب وہ غسل کریں تو اپنے سر کھولیں۔حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ سنکر فرمایا: مجھے تعجب ہے ابن عمر پر۔کہ غسل کے وقت وہ عورتوں کو اپنا سر کھولنے کا حکم دے رہے ہیں۔ایسا کیوں نہیں کرتے کہ عورتوں کو سر منڈانے کا حکم دیں۔ پھر فرماتی ہیں۔میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے اور میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی (یعنی اپنے بال مبارک نہ کھولتیں۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۷۲۸

(۳)غسل کے پانی کی مقدار

۴۵۱۔ **عن** أبی جعفر رضی الله تعالیٰ عنه قال : تمارینا فی الغسل عند جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما فقال جابر : یکفی من الغسل من الجنابة صاع من ماء قلنا: ما یکفی صاع ولا صاعان قال جابر: قد کان یکفی من کان خیرا منکم وأکثر شعرا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابوجعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے ہمارے درمیان غسل کی بابت بحث چھڑ گئی ۔تو حضرت جابر نے فرمایا: غسل جنابت کیلئے ایک صاع پانی کافی ہے۔ہم نے کہا: نہ ایک صاع کافی ہے اور نہ دو صاع۔تو حضرت جابر نے فرمایا: یہ مقدار انکو تو کافی تھی جو تم سے بہتر تھے اور جنکے بال تم سے زیادہ تھے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۴۵۲۔ **عن** أبی اسحاق حدثنا أبو جعفر أنه کان عند جابر بن عبد الله هو

۴۵۱۔ السنن للنسائی ، باب ذکر القدر الذی یکتفی ، الخ، ۱/ ۲۹

۴۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الغسل ، ۱/ ۳۹

و أبو ہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ، وعندہ قوم فسألہ عن الغسل فقال یکفیك صاع فقال رجل : ما یکفینی ، فقال جابر : کان یکفی من ھو أوفی منك شعرا وخیرا منك ثم أمّنا فی ثوب۔

حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت ابو جعفر نے حدیث بیان کی۔ انکے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے آپ سے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں ایک صاع کافی ہے۔ تو ایک شخص نے کہا: مجھے ایک صاع کافی نہیں۔ تو آپنے فرمایا: ایک صاع انکو تو کافی تھا جنکے بال بھی تم سے زیادہ تھے۔ پھر انہوں نے ایک کپڑا پہن کر ہماری امامت فرمائی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عمدۃ القاری میں فرمایا کہ مسند ابی اسحاق بن راہویہ میں ہے کہ سائل خود حضرت ابو جعفر ہی تھے۔ اور قال رجل سے مراد حسن ابن محمد بن علی بن ابی طالب تھے جنکے والد ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور تھے یہ ہی بات قسطلانی نے بھی کہی ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۳۴

(۴) غسل اور وضو کے پانی کی مقدار

۴۵۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد ویتوضأ بالمد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک غسل فرماتے تھے، اور ایک مد پانی سے وضو فرماتے تھے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاع ایک پیمانہ ہے چار مد کا۔ اور مد کہ اسی کو من بھی کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک دو رطل ہے۔ اور ایک رطل شرعی یہاں کے روپے سے چھتیس روپے بھر۔ کہ رطل بیس استار ہے اور استار ساڑھے چار مثقال اور مثقال ساڑھے چار ماشہ۔ اور انگریزی روپیہ سوا گیارہ ماشہ۔ یعنی

۴۵۳۔ الجامع اسلصحیح للبخاری ، الوضوء، ۱/۳۳ ☆ السنن الکبری للھیثمی، ۱/۱۹۴
شرح السنۃ للبغوی ، ۲/۵۱ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۱/۲۳۳
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۴۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۴/۵۷

ڈھائی مثقال۔تو رطل شرعی کہ نوے مثقال ہوا۔ڈھائی پر تقسیم کئے سے چھتیں آئے تو صاع کہ ہمارے نزدیک آٹھ رطل ہے۔ دوسو اٹھاسی روپئے بھر ہوا۔ رام پور کے سیر سے کہ چھیانوے روپئے بھر کا ہے پورا تین سیر ہوا اور مدتین پاؤ۔

امام ابو یوسف اور ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک ثلث رطل کا ہے۔اور اس پر اجماع ہے کہ چار مد کا ایک صاع ہے۔تو انکے نزدیک مد ایک رطل اور ایک ثلث رطل ہوا یعنی رامپوری سیر سے آدھا سیر اور صاع دو سیر کا ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۵۷۹

۴۵۴۔ **عن** عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسو ل الله صلى ا لله تعالى عليه وسلم يتوضأ بالمد و يغتسل بالصا ع۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور ایک صاع پانی سے غسل۔

۴۵۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ من مد فيسبغ الوضوء وعسىٰ ان يفضل منه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے خوب اچھی طرح وضو فرمالیتے تھے اور قریب تھا کہ کچھ پانی بچ بھی رہتا۔

۴۵۶۔ **عن** أبى أُمامة الباهلى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول ا للهٰ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بنصف مد۔

۴۵۴۔ السنن لابى داؤد ، الطهارة ۱/۱۳ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة، ۱/۱۴۹
الجامع للترمذى الطهارة، ۱/۹ ☆ السنن لابن ماجه ، الطهارة ، ۱/۲۴
السنن للنسائى، الطهارة، ۱/۴۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱/۱۹۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۱۲۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۷/۹۶
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۲۱۱ ☆ المسند لابى عوانة، ۱/۲۳۳
اتحاف السادة لزبيدى ، ۴/۵۵ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى ، ۲/۵۰
۴۵۵۔ شرح معانى الآثار للطحاوى ، وزن الصاع ، ۱/ ۳۷۶
اتحاف السادة للزبيدى ۴/۵۵
۴۵۶۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۲۱۹

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نصف مد سے وضوفرمایا۔

٤٥٧ ـ **عن** أُم عمارة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ فاتى باناء فيه ماء قدر ثلثى المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمانا چاہا تو ایک برتن حاضر لایا گیا جس میں دوتہائی مد کی مقدار میں پانی تھا۔

٤٥٨ ـ **عن** أُم عمارة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ فاتى بماء فى اناء قدر ثلثى المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضوفرمانا چاہا تو ایک برتن میں جو دوتہائی مد کی مقدار تھا پانی حاضر کیا گیا۔

٤٥٩ ـ **عن** عبد الله بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه انه رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بثلث مد۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک تہائی مد سے وضوفرمایا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث سے ثابت ہے کہ وضو میں عادت کریمہ تثلیث تھی۔ یعنی ہر عضو تین بار دھونا۔ اور کبھی دو بار بھی دھوتے اور کبھی ایک بار دھونے پر بھی قناعت فرمائی۔ غالبا جب ایک ایک بار اعضاء کریمہ دھوئے تو تہائی مد پانی خرچ ہوا۔ دو بار میں دوتہائی۔ اور تین بار دھونے میں پورا خرچ ہوتا تھا۔

اگر کوئی یہ کہنے لگے کہ ام عمارہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوتہائی مد سے وضوفرمایا۔

اس میں تو صرف یہ ہے کہ آپ کے پاس برتن میں دوتہائی مد پانی لایا گیا۔ تو اسکا جواب

---

٤٥٧ ـ السنن لابى داؤد ، الطهارة ١٣/١
٤٥٨ ـ السنن للنسائى، الطهارة ٢٤/١
٤٥٩ ـ المستدرك للحاكم ، الطهارة ٦١/١

یہ ہے کہ انکی غرض اس سے صرف اس مقدار کا بیان ہے جو وضو کیلئے کافی ہے۔ ورنہ پانی کی مقدار اور برتن کا ذکر بے فائدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ پانی طلب فرمایا۔ اس لئے سیاق کلام سے معلوم ہوا کہ آپنے اسی پانی پر اکتفاء فرمایا۔

بالجملہ وضو میں کم سے کم تہائی مد اور زیادہ سے زیادہ ایک مد کی حدیثیں آئی ہیں۔ البتہ ایک حدیث انکے خلاف ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۲

٤٦٠۔ **عن** ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: وضأت رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الاناء نحو من ھذا الاناء وھی تشیر الی رکوۃ تاخذ مدا او ثلثا۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عضراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اس برتن کی طرح کے برتن سے وضو کرایا۔ انہوں نے چمڑے کے ایک چھوٹے برتن کی طرف اشارہ کیا جس میں ایک مد۔ یا ایک مد اور تہائی مد پانی آسکتا تھا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن سے وضو فرمایا جس میں ایک مد۔ یا سوا مد۔ اور دوسری روایت میں ایک مد اور تہائی مد یا صرف ایک مد پانی تھا۔ تو یہ مقدار مشکوک ہے اور شک سے زیادت ثابت نہیں ہوتی۔

٤٦١۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یتوضأبمکوك ویغتسل بخمسۃ مکاکی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو فرماتے اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے تھے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مکوک تین کیلہ ہے اور کیلہ نصف صاع ہے۔ تو مکوک ڈیڑھ صاع ہوا اور ایک صاع کو بھی کہتے ہیں۔ بعض علماء نے حدیث میں یہ ہی مراد لی ہے۔ تو وضو کیلئے چار مد ہو جائیں گے۔

٤٦٠۔ السنن لسعید بن منصور، ☆

٤٦١۔ السنن للنسائی، الطہارۃ ۱/۲۹

مگر راجح یہ ہے کہ یہاں مکوک سے مد مراد ہے۔جیسا کہ خود انہیں کی دیگر روایات میں تصریح ہے

و الروایات تفسر بعضها بعضا۔

امام طحاوی قدس سرہ فرماتے ہیں ۔ یہ احتمال ہے کہ مکوک سے مراد مد ہی ہو کیونکہ وہ مد کو مکوک کہتے تھے۔نہایہ بن اثیر جزری میں ہے،مکوک سے مراد مد ہے۔ایک قول یہ بھی ہے کہ صاع ہے اور پہلا زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں مکوک کی تفسیر مد سے کی گئی ہے۔اور مکوک ایک پیمانہ ہے جسکی مقدار مختلف شہروں میں لوگوں کے عرف کے باعث مختلف ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۳

اب رہا غسل تو اس میں کمی کی جانب یہ حدیث ہے۔

٤٦٢ ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها انها كانت تغتسل هی وا لنبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فی اِناء واحد يسع ثلثة أمداد أو قريبا من ذالك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسے برتن سے غسل کرتے جس میں تین مد یا اسکے قریب پانی آتا تھا۔

﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکے ایک معنی یہ ہوتے ہیں کہ دونوں کا غسل اسی تین مد سے ہو جاتا تھا۔تو ایک غسل کو ڈیڑھ مد ہی رہا۔مگر علماء نے اسے بعید جانکر تین توجیہیں کی ہیں۔

توجیہ اول: یہ کہ ہر ایک کے جداگانہ غسل کا بیان ہے۔کہ حضور اسی ایک برتن سے جو تین مد کی قدر تھا غسل فرما لیتے اور اسی طرح میں بھی۔

امام قاضی عیاض نے فرمایا:

اگر اس توجیہ پر یوں اعتراض کیا جائے کہ اس طرح انکا قول "فی اناء واحد" ضائع ہو جائیگا۔کیونکہ انکی مراد اس سے یہی ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھے ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتی تھیں ۔ جیسا کہ خود انہوں نے دوسری روایت میں اسکی

---

٤٦٢ ـ الصحيح لمسلم ، الطهارة ١/١٤٨

صراحت کرتے ہوئے فرمایا۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرتے تھے اور ہم دونوں کے ہاتھ اس برتن میں پڑتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ برتن میرے اور آپکے درمیان ہوتا تھا۔آپ مجھ سے سبقت کی کوشش فرماتے تھے اور میں کہتی تھی میرے لئے چھوڑئے۔

نیز ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی برتن سے آپ مجھ سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور میں آپ سے۔آپ مجھ سے فرماتے: میرے لئے چھوڑ دو اور میں آپ سے عرض کرتی میرے لئے چھوڑئے۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ان کا یہ مقصد نہیں کہ وہ جب بھی غسل کرتی تھیں تو یہ ہی کلمات ادا کرتی تھیں۔کیونکہ انکا قول یہ بھی ہے کہ یہ برتن انکو کافی ہوجاتا تھا۔اس سے زیادہ کا مطالبہ نہیں فرماتے۔اور میں بھی غسل کرتے وقت ایسا ہی کرتی تھی۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۵۸۵

توجیہ دوم: یہاں مد سے مراد صاع ہے۔تاکہ اس حدیث سے مطابقت ہوجائے۔جس میں لفظ ''فرق'' مذکور ہے جو تین صاع کا ہوتا ہے۔

لیکن یہ توجیہ اس بات کی محتاج ہے کہ مد بمعنی صاع زبان عرب میں آتا ہو۔اور اس میں سخت تامل ہے۔ صحاح وصراح ومختار وقاموس وتاج العروس لغات عرب اور مجمع البحار ونہایہ و مختصر السیوطی لغات حدیث اور طلبۃ الطلبۃ ومصباح المنیر لغات فقہ میں فقیر نے اسکا پتہ نہ پایا۔ اور بالفرض شاذ ونادر ورود ہو بھی تو اس پر حمل تجویز بے قرینہ کچھ معتبر نہیں۔

توجیہ سوم: اس حدیث میں زیادہ کا انکار نہیں۔حضور اور ام المؤمنین معا تین مد سے نہاتے ہوں۔جب پانی ختم ہوچکا ہو اور زیادہ فرمالیا ہو۔

یہ توجیہ بھی بعید ہے کہ اس تقدیر پر ذکر مقدار عبث وبیکار ہوا جاتا ہے۔تو قریب تر وہی توجیہ اول ہے۔　　فتاویٰ رضویہ جدید ۱/ ۵۸۵

۴٦۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: اِن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یغتسل من اِناء واحد هو الفرق من الجنابة۔

۴٦۳۔ السنن لابی داؤد، 　الطهارة　۱/۳۱

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت فرماتے تھے اور وہ ''فرق'' تھا۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

''فرق'' میں اختلاف ہے۔ اکثر تین صاع کہتے ہیں اور بعض دو صاع۔ مسلم کی روایت ہے کہ حضرت سفیان نے کہا کہ ''فرق'' تین صاع ہے۔ امام طحاوی نے یہ ہی صراحت کی۔ امام نووی نے فرمایا: جمہور کا یہ ہی قول ہے۔ عینی وغیرہ نے کہا کہ دو صاع۔ نجم الدین نسفی نے طلبۃ الطلبۃ میں فرمایا: فرق، میں سولہ رطل آتے ہیں۔ نہایہ ابن اثیر اور صحاح جوہری میں یہ ہی ہے۔

شرح غریبین میں ہے کہ یہ بارہ مد کا ہوتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل کو کہتے سنا۔ کہ فرق سولہ رطل ہوتا ہے حافظ نے فتح میں ابوعبداللہ سے اس بات پر اتفاق نقل کیا اور اس پر بھی کہ یہ تین صاع ہوتا ہے۔ اور کہا: شاید انکی مراد اتفاق سے اہل سنت کا اتفاق ہے۔ پھر فرماتے ہیں: مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس میں کوئی مخالفت نہیں کہ سولہ رطل کے عراق میں دو صاع ہوتے ہیں۔ اور حجاز میں تین صاع۔

امام نووی اس حدیث سے یہ جواب دیتے ہیں کہ پورے ''فرق'' سے تنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غسل فرمانا مراد نہیں۔ کہ یہ ہی حدیث بخاری میں یوں ہے۔

٤٦٤ـ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: كنت اغتسل انا والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اناء واحد من قدح يقال له الفرق۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہاتے وہ ایک قدح تھا جسے فرق کہتے ہیں۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اجتماع میں نص نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا، لہذا اس پر جزم نہیں کرنا چاہیئے کہ انفراد مراد نہیں، امام طحاوی فرماتے ہیں کہ حدیث میں صرف برتن کا ذکر ہے کہ اس ظرف سے نہاتے، بھرا ہوا نہ ہونا مذکور نہیں۔

اقول: صرف برتن کا ذکر قلیل الجدوی ہے، اس سے ظاہر مفاد وہی مقدار آپکا ارشاد ہے خصوصاً

٤٦٤ـ الجامع الصحيح للبخارى ، الغسل ۱/ ۳۹

حدیث لیث وسفیان میں لفظ ''فی'' سے تعبیر کہ ایک قدح میں غسل فرماتے" اذ من المعلوم ان المراد لیس الظرفیه "اورحدیث مالک میں لفظ، واحد کی زیادت ، اذ من المعلوم ان لیس المراد نفی الغسل من غیره قط۔

بہرحال اس قدر ضرور ہے کہ حدیث اس معنی میں نص صریح نہیں زیادت کی صریح نص اسی قدر ہے جو حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ پانچ مد سے غسل فرماتے۔اور پھر بھی اکثر واشہر وہی وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔اور حدیث کے ارشادات قولیہ تو خاص اسی طرف ہیں۔

٤٦٥۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يُجزِئُ مِنَ الْغُسلِ الصَّاعُ وَالْوُضُوءِ الْمُدُّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد کفایت کرتا ہے۔

٤٦٦۔ **عن** عقيل بن أبى طالب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يُجزِئُ مِنَ الْوُضُوءِ مُدٌّ وَمِنَ الْغُسلِ صَاعٌ۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کافی ہے

٤٦٧۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :يُجزِئُ فِي الْوُضُوءِ مُدٌّ وَ فِي الْغُسلِ صَاعٌ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کفایت کرتا ہے۔

٤٦٨۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى

٤٦٥۔ السنن الكبرى للبيهقى، ١٩٥/١ ☆ المستدرك للحاكم، ١٦١/١

٤٦٦۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة ١/ ٢٤ ☆

٤٦٧۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢١٩/١ ☆

٤٦٨۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٦٢/٣ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :یَکْفِی أَحَدَکُمْ مُدٌّ مِنَ الْوُضُوْءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ایک شخص کے وضو کو ایک مد کافی ہے۔

٤٦٩ ۔ **عن** أُم سعد بنت زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْوُضُوْءُ مُدٌّ وَالْغُسْلُ صَاعٌ ۔

حضرت ام سعد بنت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں چند امر تنقیح طلب ہیں۔

امر اول: صاع اور مد باعتبار وزن مراد ہیں یعنی دو اور آٹھ رطل وزن کا پانی ہو۔ کہ رامپور کے سیر سے وضو میں تین پاؤ اور غسل میں تین سیر پانی ہوا، اور امام ابو یوسف وائمہ ثلثہ کے طور پر وضو میں آدھ سیر اور غسل میں دو سیر۔ اور جانب کمی وضو میں پونے تین چھٹانک سے بھی کم اور غسل میں ڈیڑھ ہی سیر۔

یا باعتبار کیل وپیمانہ، یعنی اتنا پانی کہ ناج کے پیمانہ اور مد یا صاع کو بھر دے۔ ظاہر ہے کہ پانی ناج سے بھاری ہے۔ تو پیمانہ بھر پانی اس پیمانے کے رطلوں سے وزن میں زائد ہوگا۔

کلمات ائمہ میں معنی دوم کی تصریح ہے اور اسی طرف بعض روایات احادیث ناظر۔

امام عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

باب الغسل بالصاع ای بالماء قدر ملأ الصاع ۔

ایک صاع سے غسل کا بیان یعنی ایک صاع پانی کی مقدار۔

امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں۔

المراد من الروایتین ان الاغتسال وقع بملأ الصاع من الماء۔

دونوں روایتوں سے مراد یہ ہے کہ غسل پانی کا ایک صاع بھر کر برتن سے ہوا۔

امام احمد قسطلانی ارشاد الساری میں فرماتے ہیں۔

۳٦۹۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة ، ۱/۲٤ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ۱/۱٤٤

ای بالماء الذی قدر ملأ الصاع ۔

یعنی وہ پانی جوایک صاع بھر مقدار میں ہوتا تھا۔

نیز عمدۃ القاری میں حدیث طحاوی مجاہد سے بایں الفاظ ذکر کی۔

۴۷۰۔**عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخل عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فاستسقی بعضنا فأتی بعس ، قالت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل بملأ ھذا ، قال مجاھد : فحزرتہ فیما احزر ثمانیۃ أرطال ، تسعۃ أرطال ، عشرۃ أرطال، قال : وأخرجہ النسا ئی فقال : حزرتہ ثمانیۃ ارطال۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ہم میں سے کسی نے پانی مانگا تو ایک برتن میں پیش کیا گیا۔ام المؤمنین نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو بھر کر غسل فرماتے تھے۔حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔میں نے اسکا اندازہ لگایا تو وہ آٹھ رطل، نو رطل، دس رطل تھا۔ امام نسائی نے اسکو ذکر کر کے فرمایا: میں نے اسکا اندازہ آٹھ رطل یقینی طور پر لگایا۔

اقول: ظاہر ہے کہ پیمانے ناج کیلئے ہوتے ہیں۔پانی مکیل نہیں کہ اسکے لئے کوئی مد وصاع جدا موضوع ہوں۔بلکہ ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ یہ قیمت والی چیز ہے تو یہ نہ مکیل ہے نہ موزون۔تو اندازہ نہ بتایا گیا مگر انہیں مد وصاع سے جو ناج کیلئے تھے۔اور کسی برتن سے پانی کا اندازہ بتایا جائے تو اس سے یہ مفہوم ہوگا کہ اس بھر پانی۔نہ یہ کہ اس برتن میں جتنا ناج آئے اسکے وزن کے برابر پانی۔

امر دوم: غسل میں کہ ایک صاع بھر پانی ہے اس سے مراد مع اس وضو کے ہے جو غسل میں کیا جاتا ہے۔یا وضو سے جدا۔

امام اجل طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے معنی دوم پر تنصیص فرمائی۔اور وہ جو اکثر احادیث میں ایک صاع اور حدیث انس میں پانچ مد ہے اس میں یہ تطبیق دی کہ ایک مد کا اور ایک صاع بقیہ غسل کا۔یوں غسل میں پانچ مد ہوئے۔

۴۷۰۔ عمدۃ القاری للعینی، ۱۹۶/۳

امر سوم: یہ صاع کسی ناج کا تھا۔ظاہر ہے کہ ناج ہلکے بھاری ہوتے ہیں۔جس پیمانے میں تین سیر جو آئیں گے گیہوں تین سیر سے زیادہ آئیں گے۔اور ماش اور بھی زاید۔

ابوشجاع ثلجی نے صدقہ فطر میں ماش یا مسور کا پیمانہ لیا کہ انکے دانے یکساں ہوتے ہیں۔توانکا کیل ووزن برابر ہوگا بخلاف گندم یا جو کہ ان میں بعض کے دانے ہلکے اور بعض کے بھاری ہوتے ہیں۔تو دو قسم کے گیہوں اگر چہ ایک ہی پیمانے سے لیں وزن میں مختلف ہوسکتے ہیں،اور اسی طرح جو۔

ظاہر ہے کہ صاع اس ناج کا تھا جو اس زمان برکت نشان میں عام طعام تھا۔اور معلوم ہے کہ وہاں عام طعام جو تھا۔گیہوں کی کثرت زمانہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔

۴۷۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما کثر الطعام فی زمن معاویۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعلوہ مد ین من حنطۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقہ فطر کی مقدار گندم سے دومد مقرر کی۔

۴۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لم یکن الصدقۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں زکوۃ کھجور، منقی اور جو سے ہی دی جاتی تھی۔گیہوں اس وقت عام مروج نہیں تھا۔

۴۷۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان طعامنا یومئذ الشعیر۔

۴۷۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، صدقۃ الفطر ۳۷۲/۱
۴۷۲۔ الصحیح لابن خزیمۃ، ۴۵/۴
۴۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، صدقۃ الفطر ۲۰۴/۱
۴۸۴

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا کھانا جوتھا۔

﴿۱۱﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اوراس سے قطع نظر بھی ہو تو شک نہیں کہ مدوصاع کا اطلاق مدوصاع شعیرکوشامل۔تو اس پر عمل ضروراتباع حدیث کی حد میں داخل۔فقیر نے ۲۷ ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جوٹھیک چاررطل کا پیمانہ تھااس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کرتولے توثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔

یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو پچھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں۔کہ بریلی کے سیر سے اٹھنی بھراوپر پونے دوسیر ہوئے۔یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقہ فطروکفارات وفدیہ صوم وصلوۃ میں اسی انداز سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔اگرچہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے چھ روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں۔پھراسی پیمانے میں پانی بھر کروزن کیا تو دوسو چودہ روپے بھرایک دوانی کم آیا کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔تو تنہا وضوکا پانی رامپوری سیر سے تقریبا آدھ پاؤ ایک سیر ہوا۔اور باقی پانی غسل کا قریب ساڑھے چارسیر کے۔اور مجموع غسل کا چھٹانک اوپر ساڑھے پانسیر سے کچھ زیادہ۔

یہ بحمداللہ تعالیٰ قریب قیاس ہے،بخلاف اسکے کہ اگرتنقیحات مذکورہ نہ مانی جائیں تو مجموع غسل کا پانی صرف تین سیر رہتا ہے۔اور امام ابو یوسف کے طور پر دو ہی سیر۔اسی میں وضو،اسی میں غسل،اور ہر عضو پر پانی کا تین تین بار بہنا۔یہ سخت دشوار بلکہ بہت دوراز کار ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۸۵ تا ۵۹۵

(۵) حالت جنابت میں ہر بال کے نیچے ناپاکی

۴۷۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: ان تحت کل شعرة جنابة ، ثم قال: ومن ثم عادیت رأسی ، من ثم عادیت رأسی۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ ہر بال کی جڑ میں نجاست حکمی ہے۔پھر فرمایا: اسی لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی۔اسی لئے میں نے

۴۷۵۔ السنن لابی داؤد الطهارة، ۱/۳۱　☆　التمهید لابن عبد البر، ۸/۳۳۷

اپنے سر سے دشمنی کرلی۔۱۲م

(۶) تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو تو غسل کرے

٤٧٥ ۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يتذكر احتلا ما ، قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل ، وعن الرجل الذى يرى انه قد احتلم ولا يجد بللا قال: لَا غُسُلَ عَلَيُهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو تری تو دیکھے لیکن اسکو احتلام یاد نہ ہو ۔تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کریگا۔اوراس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو سمجھتا ہو کہ اسکو احتلام ہوا اور وہ تری محسوس نہ کرے تو آپ نے فرمایا: اس پر غسل نہیں۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۸۸

(۷) عورت کو احتلام یاد ہو تو غسل کرے

٤٧٦ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى ا لله تعالىٰ عنه قال : لما سألته أُم سليم رضى الله تعالىٰ عنها يا رسو ل الله ! اِن الله لا يستحيى من الحق فهل على المرأة من غسل اذا احتلمت ، قال : نَعَمُ اِذَا رَأَتِ الُمَاءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا، یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں فرماتا ۔کیا احتلام کی صورت میں عورت پر بھی غسل ہے جبکہ وہ قطعی طور پر پانی دیکھے ۔

---

٤٧٦ ۔ الجامع الصحيح للبخارى، الغسل ، ١/ ٤٢ ☆ الصحيح لمسلم ، الطهارة
الجامع للترمذى ، الطهارة ☆ السنن للنسائى ، ١/ ٢٩٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/ ٢٩٢ ☆ السنن لابن ماجه،
المصنف لعبد الرزاق، ١٠٩٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١/ ١٦٨
المؤطا لمالك ، ☆ السنن الكبرى للهيثمى، ١/ ٢٦٧
مشكوة الصابيح ☆ مجمع الزوائد ، للهيثمى، ١/ ١٦٨
ارواء الغليل لا للبانمى ١/ ١٦٢ ☆ بدائع المنن للساعاتى، ١٠٢
تجريد التمهيد لابن عبد البر ، ٦٥٨ ☆

حضور نے ارشاد فرمایا: ہاں جب بھی تری دیکھے۔

﴿١٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں دیکھنے سے مراد آنکھ سے دیکھنا مراد نہیں بلکہ رویت علمیہ اور ظن غالب مراد ہے۔ یہ ہی چیز علم فقہ میں معروف ہے اور خروج ہی انزال میں مظنون ہوتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منی کا نہ دیکھنا اور اس کو نہ چھونا اس ظن کے منافی نہیں۔ اہل لغت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ علم اور رویت حقیقی طور پر علم کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ١/٥٤٢

(٨) مؤمن حقیقت میں ناپاک نہیں ہوتا

٤٧٧۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لقیه وهو جنب قال: فا نحنیت فاغتسلت ثم جئت فقال: أَیْنَ کُنْتَ اَوْ اَیْنَ ذَهَبْتَ، قلت: انی کنت جنبا، قال: اِنَّ الْمُؤمِنَ لَایَنْجِسُ۔

فتاوی رضویہ جدید ٤/٣٥١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میری حالت جنابت میں ملاقات ہوئی تو میں موقع پا کر آہستہ سے کھسک آیا اور غسل کر کے واپس خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا: کہاں تھے۔ میں نے عرض کیا: میں جنبی تھا۔ فرمایا: مومن درحقیقت کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

(٩) تطہیر نجاست

٤٧٨۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِی السَّمَنِ فَاِنْ کَانَ جَامِدًا فَالْقُوْهَا وَمَاحَوْلَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر جمے ہوئے گھی میں چوہیا گر جائے تو چوہیا اور اسکے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دو۔

فتاوی افریقہ ١٠٨

٤٧٩۔ المنسد لاحمد بن حنبل، ١/٢١٩

٤٧٩ ـ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعا لیٰ علیه و سلم : أَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چمڑا پکانے سے پاک ہوجاتا ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۲۷۳

۴۔ کتاب الصلوٰۃ

ابواب

۱۔ اوقات نماز

(۱) نماز وقت پر ادا کرو

۴۸۰۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ثَلاثٌ لَا تُؤَخِّرُوهُنَّ، أَلصَّلٰوةُ إِذَا أَتَتُ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتُ ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدُتَ لَهَا كُفُوًا۔

حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔ نماز جب اسکا وقت آجائے۔ جنازہ جس وقت حاضر ہو۔ اور زن بے شوہر جب اسکا کفو ملے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

فتاوی رضویہ ۵/۱۳۸

(۲) نماز کے وقت کی حفاظت کرو

۴۸۱۔ **عن** حنظلة الكاتب رضى الله تعالىٰ عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول: مَنُ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمُسِ رُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيُتِهِنَّ وَعَلِمَ أَنَّهُنَّ حَقٌّ مِنُ عِنُدِاللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوُ قَالَ وَجَبَتُ لَهُ الْجَنَّةُ اَوُ قَالَ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ۔　**فتاوی رضویہ ۲/۳۷۷**

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص ان پانچوں نمازوں کی انکے رکوع وسجود واوقات پر محافظت کرے اور یقین جانے کہ وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں جنت میں جائے۔ یا فرمایا: جنت اسکے لئے واجب ہوجائے۔ یا فرمایا: دوزخ اس پر حرام ہوجائے۔

۴۸۰۔ الجامع للترمذی ، الصلوٰۃ ، ۱/۲٤ ☆ السنن لابن ماجه ، الجنائز ، ۱/۵۲
المستدرك للحاكم ، ۲/۱٦۲ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۷۰۸۱
اتحاف السادة للزبيدى ، ۵/۲۵۲ ☆ المغنى للعراقى، ۲/۱۷
۴۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱٦۰ ☆ مجمع الزوائد لهيثمى، ۱/۲۸۸
العلل المتناهيةلابن الجوزى ، ٤۲۰ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۱/۲٤۷

(۳) نماز کے وقت کی حفاظت محبوب عمل

۴۸۲۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعا لیٰ عنه قال: سألت رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل احب الی الله تعالیٰ ، قال: أَلصَّلٰوۃُ لِوَقْتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ پیارا کونسا عمل ہے۔فرمایا: نماز اسکے وقت پر ادا کرنا۔

۴۸۳۔ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: جا ء رجل فقال: یا رسو ل الله ! ای شیء احب الی الله تعالیٰ فی الاسلام قال : أَلصَّلٰوۃُ لِوَقْتِهَا ، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوۃَ فَلاَ دِیْنَ لَهٗ، وَالصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اسلام میں کیا چیز سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے ۔فرمایا: نماز وقت پر پڑھنی ۔جس نے نماز چھوڑی اسکے لئے دین نہ رہا۔نماز دین کا ستون ہے۔

۴۸۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی ا لله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثٌ مَنْ حَفِظَهُنَّ فَهُوَ وَلِیٌّ حَقًّا وَمَنْ ضَیَّعَهُنَّ فَهُوَ عَدُوٌّ حَقًّا ، أَلصَّلٰوۃُ وَالصِّیَامُ وَالْجَنَابَةُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں کہ جو انکی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے ۔اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن ۔نماز، روزے، اور غسل جنابت۔

۴۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت، ۱/۷۶ ☆ المسند للدارمی، ۱٤٤
الجامع للترمذی ☆ المسند للدارمی، ۱٤٤
السنن للنسائی، فضل الصلوۃ المواقیتها ، ۱/۷۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۷۶
۴۸۳۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۳۸۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۹۲
کنز العمال للمتقی، ۲۱٦۱۸ ☆ السنن للنسائی، الصلوٰۃ ۱/۸۸
۴۸۴۔ کنز العمال للمتقی، ٤۳۲۲۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۲۹۵
مجمع الزوائد لهیثمی، ۱/۲۹۳ ☆ الجامع الصغیر للیسوطی ۱/۲۰٦

٤٨٥ ـ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه كتب الى عماله اِن أهم أمركم عندى الصلوة فمن حفظها و حافظ عليها حفظ دينه ومن ضيعها فهو ما سواها أضيع۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کو فرمان بھیجے کہ تمہارے کاموں میں مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے ۔ جو اسے حفظ اور اس پر محافظت کرے اس نے اپنے دین کی حفاظت کرلی ۔ اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اور کاموں کو زیادہ ترک کریگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۸۰

(۴) اوقات نماز

٤٨٦ ـ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن مواقيت الصلوة ، فقال : صل معی، صلی الظهر حين زاغت الشمس، والعصر حين كان فی كل شیء مثله ،والمغرب حين غابت الشمس، والعشا ء حين غا ب الشفق ، قال: ثم صلی الظهر حين كان فی الانسان مثله والعصر حين كان فی الانسان مثليه والمغرب حين كان قبيل غيبوبة الشفق ، قال: عبد اللہ بن الحارث ثم قالفی العشاء اری ثلث الليل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اوقات نماز معلوم کئے تو حضور نے فرمایا: میرے ساتھ نماز پڑھ، چنانچہ حضور نے ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھی اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے کے بعد ۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت ۔ اور عشا کی شفق غائب ہونے پر ۔ پھر دوسرے دن ایک مثل سایہ ہونے پر ظہر پڑھی ۔ دو مثل پر عصر ادا کی ۔ شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے مغرب پڑھی حضرت عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں پھر فرمایا: مجھے خیال ہے کہ عشا تہائی رات گزرنے پر پڑھی ۔۱۲م

---

٤٨٥ ـ المؤطا لمالك ،

٤٨٦ ـ السنن للنسائی، المواقيت ١/٨٨ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ١/٨٨

۴۸۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه ان سائلا سأل البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلم یرد علیه شیئا حتی امر بلالا فاقام للفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لایعر ف وجه صاحبه او ان الرجل لا یعرف من الی جنبه ثم امر بلالا فاقام الظهر حین زالت الشمس حتی قال القائل انتصف النهار وهو اعلم، ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعة، وامر بلالا فاقام المغرب حین غابت الشمس، وامر بلالا فاقام العشاء حین غابت الشفق، فلما کان من الغد صلی الفجر وانصرف، فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظهر فی وقت العصر الذی کان قبله وصلی العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسی وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء الی ثلث اللیل ثم قال: اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتٍ، الصَّلٰوۃُ فِیْمَا بَیْنَ ھٰذَیْنِ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے نماز کے اوقات پوچھے۔حضور نے کچھ جواب نہیں دیا۔یہانتک کہ حضرت بلال کو صبح صادق کے وقت اذان کا حکم دیا۔اورنماز پڑھی جبکہ اتنا اندھیرا تھا کہ آدمی برابر والے کے چہرہ کو صاف نہیں دیکھ پا رہا تھا۔یا برابر والے کو اچھی طرح نہیں پہچان پاتا۔پھر حضرت بلال کو ظہر کی اذان کا حکم دیا جبکہ سورج ڈھل چکا تھا اور نماز پڑھی یہانتک کہ کہنے والے نے کہا ابھی تو دوپہر ہوئی ہے حالانکہ حضور خوب جانتے تھے کہ کیا وقت ہوا ہے۔پھر حضرت بلال کو عصر کی اذان کا حکم ملا جبکہ سورج خوب چمک رہا تھا اور عصر کی نماز پڑھی۔پھر حکم ملا مغرب کی اذان کا جب سورج غروب ہوا اور نماز ادا کی۔پھر عشا کی اذان کا حکم ملا جب شفق غائب ہوگئی اور نماز ادا کی۔جب دوسرا دن آیا تو فجر کی نماز پڑھی۔۔جب واپس ہوئے تو ہم کہنے لگے کیا سورج نکل آیا۔اور ظہر کی نماز کل کے عصر کے وقت میں پڑھی۔اور عصر کی نماز جب سورج خوب زرد ہوگیا تھا یہانتک کہ ہم بولے شام ہوگئی۔مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔اور عشا کی نماز تہائی رات کے گزر جانے پر۔پھر فرمایا: کہاں ہے نماز کے اوقات پوچھنے والا شخص؟ ان اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔۱۲م

۴۸۷۔ السنن لابی داؤد ، المواقیت ۵۷/۱ ☆ الصحیح لمسلم ، الصلوٰۃ ۲۲۳/۱

السنن للنسائی، الصلوۃ ۹۰/۱ ☆

۴۸۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمروبن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: وَقْتُ الظُّهرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ،وَوَقْتِ الْعَصْرِ مَا تَصْفَرُّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صُلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلَعُ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَامْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلَعُ بَيْنَ قَرْنَى الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور ایک مثل سایہ تک رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آ جائے ۔ اور عصر کا وقت جب تک سورج پیلا نہ ہو جائے ۔ مغرب کا وقت جب تک شفق غائب نہ ہو۔ عشا کا وقت درمیانی رات کے نصف تک ۔ فجر کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک ۔ جب سورج طلوع ہو تو نماز سے رک جائے کہ وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/ ۳۴۵

۴۸۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: وقت الظهر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت المغرب الی العشا والعشاء الی الفجر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت عصر تک اور عصر کا مغرب تک اور مغرب کا عشا تک اور عشا کا فجر تک ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۳۸۵

۴۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَالَمْ يَطْلَعُ قَرْنِ الشَّمْسِ۔

۴۸۸۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ ، ۱/۲۲۳

۴۸۹۔ کنز العمال لعلی المتقی، ۲۱۷۳۳، ۸/۳۵

۴۹۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۱۰ ☆ الصحیح لمسلم ، ۱/۲۲۳
السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ۱/۵۸ ☆ السنن للنسائی، المواقیت ، ۱/۹۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کی نماز کا وقت عصر شروع ہونے تک ہے۔ اور عصر کا سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا شفق غائب ہونے تک۔ عشاء کا نصف رات تک اور فجر کا جب تک سورج طلوع نہ ہو۔ ۱۲م جدالممتار ۱/۱۹۲

۴۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَآخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقُتِ صَلٰوةِ الظُّهرِ حِيُنَ تَزُوُلُ الشَّمُسُ، وَآخِرُ وَقُتِهَا حِيُنَ يَدُخُلُ وَقُتُ الُعَصرِ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقُتِ الُعَصرِ حِيُنَ يَدُخُلُ وَقُتُهَا، وَاِنَّ آخِرَ وَقُتِهَا حِيُنَ تَصُفَرُّ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقُتِ الُمَغرِبِ حِيُنَ تَغرِبُ الشَّمُسُ، وَاِنّ آخِرَ وَقُتِهَا حِيُنَ يَغِيبُ الشَّفَقُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقُتِ الُعِشَاءِ الُاٰخِرَةِ حِيُنَ يَغِيُبُ الُاُفُقُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقُتِهَا حِيُنَ يَنُتَصِفُ اللَّيُلُ، وَاِنَّ اَوَّلَ وَقُتَ الُفَجُرِ حِيُنَ يَطُلَعُ الُفَجُرُ، وَاِنَّ آخِرَ وَقُتِهَا حِيُنَ تَطُلَعُ الشَّمُسُ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۲۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نماز کے اوقات کی ابتداء اور انتہاء ہے۔ تو ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہوکر عصر کا وقت آنے تک رہتا ہے۔ اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق غائب ہونے تک، اور عشا کا وقت شفق کے غائب ہونے سے نصف شب تک، اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک۔ ۱۲م

۴۹۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَمَّنِی جِبُرَئِيُلُ عَلَيهِ السَّلامُ مَرَّتَينِ عِنُدَ بَابِ الُبَيُتِ فَصَلّٰی بِیَ الظُّهرَ حِيُنَ مَالَتِ الشَّمُسُ، وَصَلّٰی بِیَ الُعَصرَ حِيُنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیُءٍ مِثُلَهٗ، وَصَلّٰی بِیَ الُمَغرِبَ حِيُنَ أَفُطَرَ الصَّائِمَ ، وَصَلّٰی بِیَ الُعِشَاءَ حِيُنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰی بِیَ الُفَجُرَحِيُنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَی الصَّائِمِ، وَصَلّٰی بِیَ الظُّهرَ مِنَ الُغَدِ حِيُنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیُءٍ مِثُلَهٗ، وَصَلّٰی بِیَ الُعَصرَ حِيُنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیُءٍ مِثُلَيُهِ، وَصَلّٰی الُمَغرِبَ حِيُنَ أَفُطَرَ الصَّائِمَ، وَصَلّٰی بِیَ الُعِشَاءَ حِيُنَ مَضٰی ثُلُثُ اللَّيُلِ وَ صَلّٰی بِیَ الُغَداةَ عِنُدَمَا أَسُفَرَ، ثُمَّ اِلُتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! أَلُوَقُتُ فِيُمَا بَيُنَ هٰذَيُنِ الُوَقُتَيُنِ

۴۹۲۔ شرح معانی الآثار للطحای ، ۱/۸۸

وھٰذَا وَقۡتُ الۡأَنۡبِیَاءِ مِنۡ قَبۡلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دومرتبہ باب بیت اللہ کے پاس میری امامت فرمائی۔تو ظہر کی نماز سورج کے زوال کے وقت پڑھائی۔اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔اور مغرب کی افطار کے وقت۔اور عشا کی شفق غاب ہونے پراور فجر کی سحری کے اختتام پر پھر دوسرے دن ظہر کی نماز ایک مثل پراور عصر کی دو مثل پراور مغرب کی وہی افطار کے وقت اور عشاء تہائی رات گزرنے پر۔اور فجر کی خوب روشن کرکے۔۔پھر میری طرف متوجہ ہوکر کہا: یا رسول اللہ ! نماز وں کے اوقات ان کے درمیان ہیں ۔ اور یہ اوقات آپ سے قبل انبیاء کرام کیلئے بھی متعین تھے۔

٤٩٣۔ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَمَّنِی جِبۡرَئِیۡلُ عَلَیۡهِ السَّلامُ فِی الصَّلٰوةِ فِی الظُّهۡرِ حِیۡنَ زَاغَتِ الشَّمۡسُ، وَ صَلّی الۡعَصۡرَ حِیۡنَ قَامَتۡ قَائِمَةٌ، وَ صَلّی الۡمَغۡرِبَ حِیۡنَ غَابَتِ الشَّمۡسُ، وَصَلَّی الۡعِشَاءَ حِیۡنَ غَابَتِ الشَّفَقُ، وَصَلَّی الصُّبۡحَ حِیۡنَ طَلَعَ الۡفَجۡرُ ، ثُم أَمَّنِی فِی الۡیَوۡمِ الثَّانِی فَصَلّی الظُّهۡرَ وَفَیۡءُ كُلِّ شَیۡءٍ مِثۡلُهٗ، وَ صَلّی الۡعَصۡرَ وَالۡفَیۡءُ قَامَتَانِ ،وَصَلّی الۡمَغۡرِبَ حِیۡنَ غَابَتِ الشَّمۡسُ، وَصَلّی الۡعِشَاءَ الۡآخِرَةَ اِلیٰ ثُلُثِ اللَّیۡلِ الۡأَوَّلِ، وَصَلّی الصُّبۡحَ حِیۡن كَادَتِ الشَّمۡسُ اَنۡ تَطۡلَعَ ثُمّ قَالَ: أَلصَّلٰوۃُ فِیۡمَا بَیۡنَ ھٰذَیۡنِ الۡوَقۡتَیۡنِ

فتاوی رضویہ ۶۲۲/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میری امامت فرمائی ظہر کی نماز میں جب سورج ڈھل گیا۔اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت، اور عشا کی شفق ڈوبنے پر۔اور صبح کی صبح صادق پر۔پھر دوسرے دن امامت فرمائی تو ظہر کی نماز ایک مثل سایہ پر پڑھی۔اور عصر کی دو مثل سایہ پر۔اور مغرب کی سورج غروب ہونے پر۔اور عشا کی تہائی رات گزرنے پر۔اور صبح کی سورج طلوع ہونے کے قریب، پھر کہا: نماز کے اوقات ان وقتوں کے درمیان ہیں۔۱۲م

٤٩٣۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۸۸/۱ ☆ السنن للنسائی ، المواقیت ، ۸۹/۱

۴۹۴ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعلمه مواقیت الصلوة فتقدم جبرئیل ورسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلفه والناس خلف رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم فصلی الظهر حین زالت الشمس و اتاه حین کان الظل مثل شخصه فصنع کما صنع فتقدم جبرئیل و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلفه و الناس خلف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی العصر، ثم أتاه جبرئیل علیه السلا م حین وجبت الشمس فتقدم جبرئیل علیه الصلوۃوالسلام و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلفه والنا س خلف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی المغرب، ثم أتاه حین غابت الشفق فتقدم جبرئیل علیه السلام ورسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خلفه والناس خلف رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی الغداة، ثم أتاه الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصه فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلی الظهر، ثم أتاه حین کا ن ظل الرجل مثل شخصیه فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلی العصر ثم أتاه حین وجبت الشمس فصنع کما صنع بالأمس فصلی المغرب فنمنا ثم قمنا ثم نمناثم قمنا فأتاه فصنع کما صنع بالأمس فصلی العشاء ثم أتاه حین امتد الفجر والصبح والنجوم باقیة مشتبکة فصنع کما صنع بالأمس فصلی الغداة ثم قال: مَا بَیْنَ هَا تَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ وَقْتٌ ـ

فتاوی رضویہ۲/۳۴۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اوقات نماز بتانے آئے ۔تو حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور بقیہ تمام لوگ حضور کی اقتدا میں لہذا سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی اور جب سایہ ایک مثل ہوا تو پہلی مرتبہ کے مطابق حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور باقی لوگ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پیچھے تھے ۔اور عصر کی نماز پڑھائی ۔ پھر غروب آفتاب کے وقت ایسا ہی ہوا کہ سب لوگ حضور کی اقتدا میں تھے اور حضور

۴۹۴ـ السنن للنسائی ، المواقیت ، ۸۹/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱۲/۳
المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۹۲/۲ ☆ المستدرك للحاکم ، المواقیت ، ۱۹۶/۱
المؤطا لمالك ، ۳

حضرت جبریل کے پیچھے۔اور نماز مغرب پڑھائی۔پھر شفق غائب ہونے پر عشا کی نماز اسی طرح پڑھائی۔پھر صبح صادق کے وقت فجر کی نماز میں بھی ایسا ہی ہوا۔پھر دوسرے دن سایہ ایک مثل ہونے پر ظہر کی نماز مثل سابق پڑھی۔اور دو مثل سایہ ہونے پر دوسرے دن عصر اسی طرح پڑھی۔پھر آفتاب غروب ہونے پر گذشتہ کل کی طرح نماز مغرب ادا کی۔پھر ہم لوگ سو گئے۔پھر جاگے۔پھر سو گئے۔پھر جاگے تو تشریف لائے اور کل کی طرح کیا اور نماز عشا پڑھائی ۔پھر جب صافی پھیل گئی اتنی کہ ستارے باقی تھے اور آپس میں گتھے ہوئے تو کل کی طرح کیا اور فجر کی نماز پڑھائی۔پھر فرمایا: ان نمازون کے درمیان وقت ہے۔ ۱۲م

(۵) وقت فجر

۴۹۵۔ **عن** زید بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه قال: تسحر نامع رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قمنا الی الصلوۃ، قلت کم کان قدر ما بینهما؟ قال: خمسین آیة۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کیلئے کھڑے ہو گئے۔میں نے کہا: بیچ میں کتنا فاصلہ دیا۔فرمایا: پچاس آیت پڑھنے کا۔

۴۹۶۔ **عن** قتادة عن أنس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحور هما قام نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الصلوة فصلی قلت لانس : کم کان فراغهما من سحورهما و دخولهما فی الصلوة قال: قد ر ما یقرء الرجل خمسین آیة۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن

۴۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصوم ۲۵۷/۱ ☆ الصحیح لمسلم، الصیام، ۳۵۰/۱
الجامع للترمذی، الصوم ۸۸/۱ ☆ السنن للنسائی الصوم، ۳۰۴/۱
السنن لابن ماجه ۱۲۳/۱ ☆ السند لاحمد بن حنبل ۱۸۲/۵
۴۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری ۱۵۲/۱ ☆ السنن للنسائی، الصوم ۳۰۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۰/۳

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری تناول فرمائی۔ جب فارغ ہوئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوگئے۔ اور نماز پڑھ لی۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں داخل ہونے میں کتنا فصل ہوا۔ کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اندازہ وہ ہے کہ عام امت کو اسے اختیار کرنا جائز نہیں۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اس لئے اختیار فرمایا کہ رب العزت جل وعلا نے حضور کو وقت حقیقی کی اطلاع فرمائی تھی۔ اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین میں خطا سے معصوم تھے۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۶۰

(۶) نماز فجر میں تاخیر افضل ہے

۴۹۷۔ **عن** داؤد بن یزید الأودی عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان علی بن ابی طالب یصلی بنا الفجر و نحن نترأ الی الشمس مخافة ان تکون قد طلعت۔

حضرت داؤد بن یزید اودی سے وہ اپنے والد اودی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں نماز فجر پڑھاتے اور ہم دیکھتے آفتاب کی جانب کہ کہیں نکل تو نہیں آیا۔　فتاوی رضویہ ۲/۱۷۱

(۷) نماز فجر روشن کر کے پڑھو

۴۹۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله

۴۹۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی　۱/۱۰۶

۴۹۸۔ الجامع للترمذی ، الصلوة　۱/۲۲　☆　السنن لابی داؤد الصلوة　۱/۶۱
المسند لاحمد بن حنبل　۴/۱۴۲　☆　السنن للنسائی، المواقیت ،　۱/۹۴
السنن الکبری للبیهقی،　۱/۴۵۷　☆　المسند للدارمی ،　۱۴۳
المعجم الکبیر للطبرانی،　۴/۲۹۵　☆　الجامع الصغیر للسیوطی،　۱/۶۸
نصب الرایة للزیلعی،　۱/۲۳۵　☆　میزان الاعتدال ،　۱۰۸۰
لسان المیزان لابن حجر ،　۱/۱۴۸۷　☆　کنز العمال للمتقی ۱۹۲۷۴ ،　۷/۳۶۲
فتح الباری للعسقلانی،　۲/۵۵　☆　کشف الخفاء للعجلونی،　۱/۱۳۲
مجمع الزوائد للهیثمی،　۱/۳۱۵　☆　تلخیص الحبیر لابن حجر ،　۱۸۲

تعالیٰ علیه وسلم : أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز خوب روشن کر کے پڑھو کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

۴۹۹۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فجر کو روشن کروگے اجر زیادہ ملیگا۔

۵۰۰۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِالصُّبْحِ فَإِنَّهٗ أَعْظَمُ لِأُجُوْرِكُمْ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز فجر روشن کر کے پڑھوگے تو تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

۵۰۱۔**عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لبلال: يَا بِلَالُ ! نَادِ الصَّلٰوةَ الصُّبْحِ حَتّٰى يَبْصُرَ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ مِنَ الْإِسْفَارِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشاد فرمایا: اے بلال! فجر کی اذان اس وقت دیا کرو لوگ جب تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیا کریں روشنی کی وجہ سے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ یہ بات اس وقت حاصل ہوگی جب صبح خوب روشن ہو جائے اور جب اذان ایسے وقت میں ہوگی تو نماز تو اس سے بھی زیادہ روشنی میں ہوگی۔

۵۰۲۔ **عن** اِبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ما اجتمع اصحاب

۴۹۹۔ مجعم الكبير للطبرانى، ۲۴۹/۴

۵۰۰۔ الصحيح لابن حبان ۲۶۳ ☆

۵۰۱۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۴۹/۴ ☆

۵۰۲۔ الصحيح لابن خزيمة ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱۰۹/۱

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی شی کما اجتمعو ا علی التنویر۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ایسا کسی چیز پر اتفاق نہ کیا جیسا فجر کے روشن کرکے پڑھنے پر۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث صحیحین سے ثابت کہ نماز فجر اول وقت میں پڑھنا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریف کے خلاف تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ میں حضور کے مغرب کو بوقت عشا اور فجر کو اول وقت پڑھنے کی نسبت فرمایا: ان ھاتین الصلاتین حولتا عن وقتیھما فی ھذا المکان ۔ یعنی یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں اس مکان میں۔ بخاری و مسلم کی دوسری روایت میں بھی صلی الفجر قبل وقتھا بغلس ۔ صبح کی نماز پڑھی قبل اسکے وقت کے تاریکی میں۔ اور قبل وقت سے قبل از طلوع فجر مراد نہیں کہ یہ خلاف اجماع ہے۔ معہذا احدیث بخاری سے ثابت کہ فجر طالع ہوچکی تھی تو بالضرور قبل از وقت معہود مقصود ہے۔ وہوالمطلوب

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس حدیث کے راوی ہیں حضر وسفر میں ملازمت والا سے مشرف رہے یہاں تک کہ لوگ انہیں اہل بیت نبوت سے گمان کرتے اور انکے لئے استیذان معاف تھا۔ کل ذلك ثابت بالاحادیث ، توانکا یہ فرمانا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا کہ کسی نماز کو غیر وقت پر پڑھا ہوسوا ان دونمازوں کے۔ اس مضمون کا اور مؤید وموکد ہے۔ اور حکمت فقہی اس باب میں یہ ہے کہ اسفار میں تکثیر جماعت ہے جو شارع کو مطلوب ومحبوب، اور تغلیس میں تقلیل اور لوگوں کو مشقت میں ڈالنا اور یہ دونوں ناپسند ومکروہ۔ اسی لئے امام کو تخفیف صلوۃ اور کبیر وضعیف ومریض وحاجت مند کی مراعات کا حکم فرمایا: سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں قرأت طویل پڑھی۔ لوگ شاکی ہوئے۔ ارشاد ہوا۔ یا معاذ ! افتان انت ، یا معاذ ! افتان انت ، قالہ ثلثاً اور اول وقت نماز کی افضلیت اگر مطلقاً تسلیم بھی کرلی جائے۔ تاہم دفع مفاسد جلب مصالح سے اہم واقدم ہے۔ آخر نہ دیکھا کہ تطویل قرأت پر عتاب ہوا حالانکہ قرآن کریم جس قدر بھی پڑھا جائے احسن وافضل ہی ہے۔ معہذا نماز فجر کے بعد تابہ اشراق ذکر الہی میں بیٹھنا

مستحب ہے اور یہ امر اسفار میں آسان اور تغلیس کے ساتھ دشوار ہے۔

اب رہا یہ کہ حد اسفار کی کیا ہے۔ بدائع الصنائع اور سراج وہاج سے ثابت کہ وقت فجر کے دو حصہ کئے جائیں۔ حصہ اول تغلیس اور آخر میں اسفار ہے۔ امام حلوانی، قاضی امام علی نسفی وغیرہما عامہ مشائخ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت شروع کرے کہ نماز بقرأت مسنونہ ترتیل و اطمینان کے ساتھ پڑھ لے۔ بعدہ نسیان حدث پر متنبہ ہوتو وضو کر کے پھر اسی طرح پڑھ سکے اور ہنوز آفتاب طلوع نہ کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ نہایت تاخیر چاہئے کہ فساد موہوم ہے اور اسفار مستحب۔

مستحب کو موہوم کیلئے نہ چھوڑیں گے مگر ایسے وقت تک تاخیر کہ طلوع کا اندیشہ ہو جائے بالاجماع مکروہ ہے۔　　فتاوی رضویہ ۲/۴۳۹، ۴۴۰

(۸) ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو

۵۰۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ تعا لی عنه قال: کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن للظھر فقال البنی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَبرِدُ ، ثم اراد ان یؤذن فقال له : أَبرِدُ ، حتی سا وی ظل التلو ل ، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ، فَاِذَا اِشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ مؤذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی فرمایا: وقت ٹھنڈا کر۔ کچھ دیر کے بعد پھر انہوں نے اذان دینے کا قصد کیا۔ پھر فرمایا: وقت ٹھنڈا کر، کچھ دیر کے بعد انہوں نے پھر ارادہ کیا۔ فرمایا: ٹھنڈا کر۔ یہانتک کہ ٹیلوں کا سایہ انکے برابر آگیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اس میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۵۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت، ۱/۸۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، الصلوۃ ۱/۴۳۸
نصب الرایة للزیلعی ، ۱/۲۲۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲۶۴۰، ۸/۲۱۹

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ ٹھیک دوپہر خصوصا موسم گرما کہ وہی زمانہ ابراد ہے ٹیلوں کا سایہ اصلا نہیں ہوتا۔ بہت دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

امام اجل ابوزکریا نووی شافعی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں۔

التلول منطحة غر منتصبة و لا يصير لها فئ فى العادة الا بعد زوال الشمس بكثير

ٹیلے زمین پر پھیلے ہوتے ہیں نہ بلند۔ عادۃ انکا سایہ نہیں پڑتا مگر سورج ڈھلنے کے بہت دیر بعد۔

امام ابن اثیر جزری شافعی نہایہ میں فرماتے ہیں۔

هى منبطحة لا يظهر لها ظل الا ذهب اكثر وقت الظهر۔

ٹیلے پست ہوتے ہیں۔ انکے لئے سایہ ظاہر ہی نہیں ہوتا مگر جب ظہر کا اکثر وقت جاتا رہے۔

جب خود ائمہ شافعیہ کی شہادت سے ثابت اور نیز مشاہدہ وعقل وقواعد علم ظل شاہد کہ ٹیلوں کے سایہ کی ابتدا زوال سے بہت دیر کے بعد ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ سایہ ٹیلوں کے برابر اس وقت پہونچے گا جب بلند چیزوں کا سایہ ایک مثل سے بہت گذر جائیگا۔ اس وقت تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کرنے کا حکم فرمایا: اور اسکے بعد مؤذن کو اجازت عطا ہوئی۔ تو بلا شبہ دوسرے مثل میں وقت ظہر باقی رہنا ثابت ہوا۔ جیسا کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے۔۔

یہ دلیل ساطع بحمد اللہ تعالیٰ لاجواب تھی یہاں ملاجی (میاں نذیر حسین غیر مقلد) حالت اضطراب میں فرما گئے کہ مساوی کہنا راوی یعنی سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ ٹیلوں کو ظاہر ہے کہ تخمینا اور تقریبا ہے نہ بایں طور پر کہ گز رکھ کر ناپ لیا تھا۔

کیوں، حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو گز رکھ کہ نہ ناپا یوں ہی تخمینا مساوات بتادی، مگر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گز رکھ کر ناپ لینا آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ آخر دخول وقت عصر یوں ہی تو معلوم ہوگا کہ اس مقدار کو پہنچ جائے اس کا علم بے ناپے کیوں کر

ہوا بلکہ یہاں تو غالباً دوناپوں کی ضرورت ہے ایک وقت نصف نہار سے سایہ اصلی کی مقدار ناپے دوسرے اس وقت سایہ بعد ظل اصلی مقدار مطلوب پہنچا یا نہیں، جب انہوں نے ایک ناپ نہ کی یونہی تخمیناً فرمادیا تو انہوں نے دوناپیں کاہے کو کی ہونگی۔ یونہی تخمینا فرمادیا ہوگا کہ عصر کا اول وقت داخل ہوگیا۔

جیسے آپ وہاں احتمال نکالا چاہتے ہیں کہ واقع میں مساوی نہ ہوا ہوگا اور ظہر ایک مثل کے اندر ہوئی یہاں بھی وہی احتمال پیدا رہے گا کہ واقع میں وقت عصر نہ آیا تھا۔ ظہر اپنے ہی وقت پر ہوئی۔

یہ کیا حیاداری و مکابرہ ہے کہ جابجا جو باتیں خود اختیار کرتے جاؤ دوسرا کرے تو آنکھیں دکھاؤ۔ تحریف نصوص بتاؤ۔ اس تحکم کی کوئی حد ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۶۱، ۳۶۳

۵۰۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال : اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کرو کہ شدت گرمی وسعت دم دوزخ سے ہے۔

۵۰۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا كان الحر ابر د بالصلوٰة و اذا كان البرد عجل۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۵۰۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت ، ۱/۷۶ ☆ الصحیح لمسلم ، ۱/۲۲۴
الجامع للترمذی ، الصلوة ۲۲۱ ☆ السنن لابی داؤد ، ۱/۵۸
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۲۶۶ ☆ السنن لابن ماجه الصلوة ۱/۴۹
السنن الکبری للبیهقی، ۱/۴۳۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۱۳۷
نصب الرایة للزیعلی، ۱/۲۴۵ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۳۷
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۴/۳۱۶ ☆ شرح السنة للبغوی ۲/۲۰۴
۵۰۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، المواقیت الصلوة ۱/۷۶ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۵/۷
السنن اللنسائی، تعجیل الظهر فی البرد ، ۱/۵۸ ☆

وسلم جب گرمی ہوتی نماز ٹھنڈی کرتے اور جب سردی ہوتی تعجیل فرماتے۔

۵۰۶۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : اذن موذن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الظهر فقال : أَبْرِدْ ، او قال : اِنْتَظِرْ اِنْتَظِرْ و قال : شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اِشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ، حتی رأینا فئی التلول۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن نے اذان ظہر دینا چاہی۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈا کر، ٹھنڈا کر۔یا فرمایا: انتظار کر انتظار کر۔اور فرمایا۔گرمی کی سختی جہنم کی وسعت نفس سے ہے۔تو جب گرمی زائد ہو تو نماز ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں سے مبالغۂ تاخیر کا اندازہ کرنا چاہیئے کہ مؤذن نے تین بار اذان کا ارادہ کیا اور ہر دفعہ ابراد کا حکم ہوا۔اور یقیناً معلوم ہے کہ ہر دو ارادوں میں اس قدر فاصلہ ضرور تھا جسکو ابراد کہہ سکیں۔اور وہ وقت بہ نسبت پہلے وقت کے ٹھنڈا ہو۔ورنہ لازم آئے کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاذ اللہ تعمیل حکم نہ کی۔اور اذان میں یہ تاخیر ہوئی تو نماز تو اور دیر میں ہوئی ہوگی۔

علماء فرماتے ہیں۔ٹیلے غالبا بسیط اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ انکا سایہ دوپہر کے بہت بعد ظاہر ہوتا ہے بخلاف اشیاء مستطیلہ مانند مناروں دیواروں وغیرہما۔

امام احمد بن خطیب قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں۔ٹیلوں کا سایہ ظاہر نہیں ہوتا مگر جب اکثر وقت ظہر کا جاتا رہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

۵۰۷۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان قدر صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الظهر فی الصیف ثلثة اقدام الی خمسة اقدام۔

۵۰۶۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوۃ ، ۱/۴۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۲٦٤۰

۵۰۷۔ السنن لابی لاؤد ، الصلوۃ ۱/۵۸ ☆ السنن للنسائی ، الصلوۃ ۱/۵۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گرمی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ظہر کی مقدار تین قدم سے پانچ قدم تک تھی۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جب سایہ ہر چیز کا اسکے ساتویں حصہ کے تین یا پانچ مثل ہو جاتا تھا تو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ اور معلوم ہے کہ حرمین شریفین زاد ھما اللہ شرفا و تعظیما میں گرمی کے موسم میں اس قدر سایہ نہایت دیر سے واقع ہوگا۔ کہ وہاں سایہ اصلی اس موسم میں نہایت قلت پر ہوتا ہے۔ بعض اوقات میں انگل دو انگل سے زائد نہیں پڑتا۔ اور مکہ معظّمہ میں تو بعض اوقات یعنی جب آفتاب سمت الراس پر گزرے مطلقا نہیں ہوتا۔ یہ بات وہاں اس وقت ہوتی ہے جب آفتاب ہشتم جوزا یا بست و دوم سرطان پر ہو۔ یعنی ۳۰ مئی اور ۲۴ جولائی۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۴۳

۵۰۸۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَمَّنِی جِبْرَئِیلُ عَلیہِ الصَّلوۃُ والسَّلامُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلَّی بِیَ الظُّھْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاکِ۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۴۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والتسلیم دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس میرے امام ہوئے تو ظہر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کے برابر ہو گیا۔ ۱۲م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب بحر الرائق نے مبسوط سے نقل کیا۔ جان لو کہ زوال کے وقت ہر چیز کا سایہ ہوتا ہے، مگر سال کے سب سے طویل دن میں مکہ اور مدینہ میں سایہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان دنوں سورج چاروں دیواروں پر پڑ رہا ہوتا ہے۔

اقول: یوں لگتا ہے کہ صاحب مبسوط نے سایہ نہ ہونے سے مراد سایہ تھوڑا ہونا لیا ہے۔ ورنہ

۵۰۸۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۱/۵۶ ☆

مدینہ طیبہ کا عرض ''الہٰ'' ہے جو میل کلی سے ایک درجہ اور تینتیس دقیقہ زائد ہے۔تو وہاں سایہ کیسے معدوم ہوسکتا ہے۔اور مکہ کا عرض ''کام'' ہے جو میل اعظم سے ایک درجہ اور سینتالیس دقیقہ کم ہے۔اس لئے سب سے طویل دن میں وہاں سایہ معدوم نہیں ہوتا بلکہ جنوبی طرف ہوتا ہے۔معدوم ہونے کا وقت وہ ہے جو ہم ذکر کر آئے ہیں (یعنی جب آفتاب سمت الرأس پر گزرے۔)

اورحدابراد فعل شریف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باحادیث سیدنا ابو ذر غفاری وسیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما معلوم ہوچکی۔مگر سایہ کا حال اختلاف بلاد سے مختلف ہوتا ہے۔اور فقہ میں اسکی یہ حد ذکر کی گئی کہ سایہ سایہ میں مسجد تک چلا آئے۔فی الدر المختار ، وتا خیر الصیف بحیث یمشی فئ الظل ۔

اوراسی طرح ایک حدیث میں وارد ہوا۔اور بحرالرائق میں ہے کہ قبل اسکے کہ سایہ ایک مثل کوپہونچے ادا کرے۔ حیث قال : وحدہ ان یصلی قبل المثل ۔

شاید یہ اس پر مبنی ہے کہ انتہائے وقت ظہر میں علماء مختلف ہیں۔امام کے نزدیک دو مثل اورصاحبین کے نزدیک ایک مثل معتبر ہے۔تو بہتر یہ ہے کہ ایک مثل تک ہوجائے۔ ورنہ ھدایہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ظہر میں ابراد کا حکم ہے۔اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں جب سایہ ایک مثل کو پہونچتا ہے عین اشتداد گرمی کا وقت ہوتا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۴۴

(۹) ظہر کا آخری اورعصر کا ابتدائی وقت

۵۰۹۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بالظھر حین زالت الشمس وکان الفئ قدر الشراك ثم صلی العصر حین کان الفی قدر الشراك وظل الرجل۔

حاشیۃ مرقاۃ المفاتیح ٦

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی۔جبکہ سایہ اصلی تسمہ کے برابر تھا۔

۵۰۹۔ السنن للنسائی، المواقیت ۹۱/۱

پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ اصلی تسمہ کے برابر ہوکر مزید ایک مثل ہوچکا تھا۔۱۲م

(۱۰) عصر میں تاخیر افضل ہے

۵۱۰۔ **عن** زیاد بن عبد اللہ النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا جلوسا مع علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم فی المسجد الاعظم بالکوفۃ فجاء المؤذن فقال: یا امیر المؤمنین ! فقال: اجلس فجلس ثم عاد فقال لہ ذالک ، فقال کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم ھذا الکلب یعلمنا السنۃ فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المکان الذی کنا فیہ جلوسا فجثونا للرکب لنزول الشمس للغروب نترأھا۔

حضرت زیاد بن عبداللہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کوفہ کی جامع مسجد میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بیٹھے تھے۔مؤذن آیا اور عرض کی: یاامیر المؤمنین! (یعنی نماز عصر کو تشریف لے چلئے) امیر المؤمنین نے فرمایا: بیٹھو وہ بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا اور وہی عرض کی۔مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔بعدہ مولی علی کھڑے ہوئے اور ہمیں عصر پڑھائی۔پھر ہم نماز کا سلام پھیر کر مسجد میں جہاں بیٹھے تھے وہیں آئے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر سورج کو دیکھنے لگے۔اس لئے کہ وہ ڈوبنے کے لئے اتر گیا تھا۔

۵۱۱۔ **عن** زھیر بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیت مع الرصافی العصر ثم انطلقت الی مسجد الامام فاخر العصر حتی خفت فوات الوقت ، ثم انطلقت الی مسجد سفیان فاذا ھو لم یصل العصر فقلت رحم اللہ ابا حنیفۃ ما اخرھا مثل ما اخر سفیان۔

حضرت زہیر بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رصافی کے ساتھ نماز عصر پڑھ کر مسجد امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گیا حضرت امام نے عصر میں اتنی تاخیر فرمائی کہ مجھے خوف ہوا کہ وقت جاتا رہیگا۔پھر میں مسجد امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالی عنہ میں گیا تو

۵۱۰۔ المستدرک للحاکم، الصلوۃ ۱/۱۹۲

۵۱۱۔ مسند الفردوس للدیلمی،

دیکھوں کہ انہوں نے ابھی نماز پڑھی بھی نہیں ہے۔میں نے کہا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت ہو،انہوں نے اتنی تاخیر کی بھی نہیں جتنی حضرت سفیان نے کی۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۷۱

(۱۱)وقت مغرب

۵۱۲۔ **عن** عبد الرحمٰن النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صلی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ باصحابہ صلوۃ المغرب فقام اصحابہ یتراؤن الشمس ،فقال:ما تنظرون ، قالوا : ننظر اغابت الشمس فقال عبد اللہ : ھذا واللہ الذی ل ا الہ الا ھو ،وقت ھذہ الصلو ۃ۔ فتاوی رضویہ ۲/

حضرت عبدالرحمٰن نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب کو مغرب کی نماز پڑھائی تو آپکے ساتھی کھڑے ہوکر سورج کو دیکھنے لگے۔آپنے فرمایا: کیا دیکھ رہے ہو؟ بولے ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیا سورج غروب ہو چکا ہے۔تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:قسم اس اللہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں،اس نماز کا یہی وقت ہے۔۱۲م

(۱۲)مزدلفہ میں مغرب وعشا جمع کرکے پڑھے

۵۱۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوۃ لغیر میقاتھا الا صلوتین جمع بین المغرب والعشاء وصلی الفجر قبل میقاتھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اسکے غیر وقت میں پڑھی ہو۔مگر دونمازیں کہ ایک ان میں سے مغرب ہے جسے عشا کے وقت مزدلفہ میں پڑھا تھا۔اور وہاں فجر بھی روز کے معمولی وقت سے پیشتر تاریکی میں پڑھی۔

۵۱۴۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رأیت رسول اللہ

۵۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، المواقیت ۹۲۱

۵۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۲۲۸ ☆ السنن لابی داؤد، المناسک، ۱/۲۶۷

۵۱۴۔ الصحیح المسلم، الحج ۱/۴۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۸۴

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوۃ الا لمیقاتھا الا صلو تین صلوۃ المغرب والعشاء یجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معین اوقات ہی میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ہاں البتہ دو نمازیں یعنی مغرب وعشا جمع کیں اور فجر کی نماز معمول سے پہلے کچھ اندھیرے میں پڑھی۔۱۲م

۵۱۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: ما جمع رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین المغرب والعشا ء قط فی السفر الامرۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی سفر میں مغرب وعشا ملا کر نہ پڑھی سوا ایک بار کے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وہ ایک بار وہی سفر حجۃ الوداع ہے کہ شب نہم ذی الحجہ مزدلفہ میں جمع فرمائی جس پر سب کا اتفاق ہے۔ اس حدیث کی سند جید ہے۔ قتیبہ تو قتیبہ ہیں ثقہ ثبت رجال ستہ سے اور عبداللہ بن نافع ثقہ صحیح الکتاب رجال صحیح مسلم اور سلیمان بن ابی یحیی لابأس بہ، ابن حبان نے انہیں ثقات تابعی میں شمار کیا۔ ابو مودود عبدالعزیز بن ابی سلیمان مدنی ہذلی مقبول ہیں کما فی التقریب، حافظ الشان نے تہذیب التہذیب میں فرمایا:

سلیما ن بن ابی یحی حجازی روی عن ابی ھریرۃ وابن عمرو عنہ ابن عجلان وداؤد بن قیس وابو مودود و عبد العزیز بن ابی سلیمان، قال ابو حاتم ما بحدیثہ بأس، وذکرہ ابن حبان فی الثقات روی لہ ابو داؤد حدیثا واحدا فی الجمع بین المغرب والعشا ء۔

ثم اقول: بعد نظافت سند مثل حدیث کا بروایت ایوب عن نافع عن ابن عمر بلفظ لم یر ابن عمر جمع بینھما قط الا تلک اللیلۃ، مروی ہونا کچھ مضر نہیں۔ اگر یہاں نافع نقل ابن عمر اور وہاں ابن عمر فعل سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کریں کیا منافات ہے

۵۱۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ ۱/۱۷۱ ☆

خصوصا یروی عن ایوب معضل ہے اور معضل ملاجی کے نزدیک محض مردود ومہمل اور وہ بھی بصیغۂ مجہول کہ غالبا مشیر ضعف ہے۔ تو ایسی تعلیق حدیث مسند متصل کے کب معارض ہوسکتی ہے

فتاوی رضویہ ۲/۳۹۳

(۱۳) عرفات ومزدلفہ کے علاوہ جمع بین الصلوتین گناہ کبیرہ

۵۱۶۔ قال محمد رضی الله تعالیٰ عنه بلغنا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَابِ رضی الله تعالیٰ عنه أنه كتب فى الآفاق، ينهاهم أن يجمعوا بين الصلوةوأخبرهم ان الجمع بين الصلوتين فى وقت واحد كبيرة من الكبائر أخبرنا بذالك الثقات عن العلاء بن الحارث عن مكحول۔

سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہونچی کہ امیر المؤمنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے۔ کہ کوئی شخص ایک وقت میں دونمازیں نہ جمع کرنے پائے اوران میں ارشادفرمایا: ایک وقت میں دونمازیں ملانا گناہ کبیرہ ہے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد لله ، امام عادل فارق الحق والباطل نے حق واضح فرمایا۔ اورانکے فرمانوں پر کہیں سے انکارنہ آنے نے گویا مسئلہ درجہ اجماع تک مترقی کیا۔

اقول : یہ حدیث بھی ہمارے اصول پر حسن جید حجت ہے ۔ علاء بن الحارث تابعی صدوق فقیہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ سے ہیں۔

نیز علاء کا مختلط ہونا ہمارے نزدیک مضر نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہ روایت اس اختلاط سے بعد لی گئی ہے۔ کیونکہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر کتاب الصلوۃ باب الشہید میں احمد کی روایت ذکر کی ہے جسکا ایک راوی عطاء بن سائب ہے اور عطاء بن سائب کا مختلط ہونا سب کو معلوم ہے۔ مگر ابن ہمام نے کہا مجھے امید ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ روایت عطاء کے اختلاط میں مبتلاء ہونے سے پہلے اس سے اخذ کی ہوگی۔ پھر اسکی دلیل بیان کی کہ اگر ابہام پایا بھی جائے تو حسن کے درجے سے کم نہیں۔

۵۱۶۔ المؤطا لمحمد ، الجمع بين الصلوتين ۱۳۲☆

اورامام مکحول ثقہ فقیہ حافظ جلیل القدر بھی رجال مسلم واربعہ سے ہیں۔
نیز مرسل ہمارے اور جمہور کے نزدیک حجت ہے۔رہاامام محمد کے اساتذہ کا مبہم ہونا،تو مبہم کی توثیق ہمارے نزدیک مقبول ہے۔ جیسا کہ مسلم وغیرہ میں ہے۔خصوصا جب توثیق کر نے والی امام محمد جیسی ہستی ہو۔
اوراس سے قطع نظر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ متعدد اسنادوں سے مروی ہونے کی وجہ سے اسکی یہ خامی دور ہوگئی ہے۔فتح المغیث میں مقلوب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشائخ بخاری میں احمد بن عدی سے مروی ہے کہ میں نے متعدد مشائخ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا ہے ابن عدی کے واسطے سے یہ بات خطیب نے بھی اپنی تاریخ میں ذکر کی ہےاور دیگر علماء نے بھی اور ابن عدی کے اساتذہ کا مبہم ہونا مضر نہیں کیونکہ انکی تعداداتنی ہے کہ اسکی وجہ سے وہ مجہول نہیں رہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۹۲/۵
فتاوی رضویہ قدیم ۳۹۴/۲

۵۱۷۔ **عن** أبی قتادۃ العدو ی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت قرأۃ کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،ثلث من الکبائر الجمع بین الصلوتین والفرار من الزحف والنھبۃ۔

حضرت ابوقتادہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شقہ وفرمان سنا کہ تین باتیں کبیرہ گناہوں سے ہیں۔دونمازیں جمع کرنا۔جہاد میں کفار کے مقابلہ سے بھاگنا۔اورکسی کا مال لوٹ لینا۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اعلی درجہ کی صحیح ہے۔اسکے سب رجال اسمعیل بن ابراہیم ابن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقات عدول رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ وللہ الحمد،
طیفہ: حدیث مؤطا کے جواب میں تو ملاجی کو وہی انکا عذر معمولی عارض ہوا کہ منع کرنا عمر کا حالت اقامت میں بلاعذر تھا۔

۵۱۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷۶۵۔ ۲۴۶/۸ ☆

اقول: اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیص تراش لینے کا دروازہ کھلے تو تمام احکام شرعیہ سے بے قیدوں کو سہل چھٹی ملے۔ جہاں چاہیں کہدیں یہ حکم خاص فلاں لوگوں کیلئے ہے۔ حدیث صحیحین کو تین طرح رد کرنا چاہا۔

اول: انکار جمع اس سے بطور مفہوم نکلتا ہے اور حنفیہ قائل مفہوم نہیں۔ اس جواب کی حکایت خود اسکے رد میں کفایت ہے۔ اس سے اگر بطور مفہوم نکلتی ہے تو مزدلفہ کی جمع۔ کہ مابعد الا ہمارے نزدیک مسکوت عنہ ہے۔ انکار جمع تو اسکا صریح منطوق و مدلول مطابقی و منصوص عبارۃ النص ہے

اقول: اولاً۔ اسکی نسبت اگر بعض اجلۂ شافعیہ کے قلم سے براہ بشریت لفظ مفہوم نکل گیا۔ ملا مدعی اجتہاد و حرمت تقلید ابو حنیفہ و شافعی کو کیا لائق تھا کہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم رد کرنے کیلئے ایسی بدیہی غلطی میں ایک متاخر مقلد کی تقلید جامد کرتے۔ شاید رد احادیث صحیحہ میں یہ شرک صریح جائز و صحیح ہوگا۔ اب نہ اس میں شائبہ نصرانیت ہے نہ " اتخذوا احبار هم و رهبانهم اربابا من دون الله " کی آفت۔ کبر مقتا عند الله ان تقولوا مالا تفعلون۔

ثانیاً: بفرض غلط مفہوم ہی سہی اب یہ نا مسلم کہ حنفیہ اس کے قائل نہیں ۔ صرف عبارات شارع غیر متعلقہ بعقوبات میں اسکی نفی کرتے ہیں۔ کلام صحابہ و من بعد هم من العلماء میں مفہوم مخالف بے خلاف مرعی و معتبر۔ کمانص علیه فی تحریر الاصول والنهر الفائق والدر المختار وغیرها من الاسفار، قد ذکر نا نصوصها، فی رسالتنا القطوف الدانية لمن احسن الجماعة الثانيه۔ ۱۳۱۳ھ

دوم: ایک رامپوری ملا سے نقل کیا کہ ابن مسعود سے مسند ابی یعلی میں روایت یہ بھی ہے کہ "کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین الصلوتین فی السفر ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں جمع کرتے تھے۔ تو موجود ہے کہ حدیث صحیحن کو حالت نزول منزل اور روایت ابی یعلی کو حالت سیر پر عمل کریں ۔ یہ مذہب امام مالک کی طرف عود کر جائیگا۔

اقول: اولاً۔ ملاجی خود ہی اسی بحث میں کہہ چکے ہو کہ شاہ صاحب نے مسند ابی یعلی کو طبقۂ ثالثہ میں جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح، حسن، غریب، معروف، منکر، شاذ، مقلوب موجود ہیں ٹھہرایا ہے۔ پھر خود ہی اس طبقے کی کتاب کو کہا کہ اس کتاب کی حدیث بدوں تصحیح کسی محدث

کے یا پیش کرنے سند کے کیونکر تسلیم کی جاوے۔ یہ کتاب اس طبقے کی ہے جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح اور سقیم مختلط ہیں۔ یہ کیا دھرم ہے کہ اوروں پر منہ آ ؤ اور اپنے لئے ایک رامپوری ملا کی تقلید سے حلال بتاؤ۔اتخذ وا احبار ھم ورھبانھم

ثانیا: ملاجی، کسی ذی علم سے التجا کرو تو وہ تمہیں صریح ومجمل اور متعین ومحتمل کا فرق سکھائے۔ حدیث صحیحین انکار جمع حقیقی میں نص صریح ہے اور روایت ابی یعلی حقیقی جمع کا اصلاً پتہ نہیں دیتی ۔ بلکہ احادیث جمع صوری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیثیں صاف صاف جمع صوری بتارہی ہیں۔تمہاری ذی ہوشی کہ نص ومحتمل کو لاکر اختلاف محامل سے راہ توفیق ڈھونڈتے ہو۔

لطیفہ اقول: ملاجی کا اضطراب قابل تماشہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کہیں راوی جمع ٹھہرا کر عدد رواۃ پندرہ بتاتے ہیں۔ کہیں نافی سمجھ کر چودہ۔صدر کلام میں جہاں راویان جمع گنائے صاف صاف کہا ابن مسعود فی احدی الروایتین ،اب رامپوری ملا کی تقلید سے وہ احدی الروایتین بھی گئی۔ابن مسعود خاصے مثبتان جمع ٹھہر گئے۔

سوم: جسے ملاجی بہت ہی علق نفیس سمجھے ہوئے ہیں۔ان دو کو عربی میں بولے تھے۔ یہاں چمک چمک کر اردو میں چہک رہے ہیں کہ۔

> اگر کہو جس جمع کو ابن مسعود نے نہیں دیکھا وہ درست نہیں تو تم پر یہ پہاڑ مصیبت کا ٹوٹیگا کہ جمع بین الظہر اور عصر کو عرفات میں کیوں درست کہتے ہو باوجودیکہ اس قول ابن مسعود سے تو نفی جمع فی العرفات کی بھی مفہوم ہوتی ہے۔پس جو تم جواب رکھتے ہو اسی کو ہماری طرف سے سمجھو یعنی اگر کہو نہ ذکر کرنا ابن مسعود کا جمع فی العرفات کو بنا بر شہرت عرفات کے تھا تو ہم کہینگے کہ جمع فی السفر بھی قرن صحابہ میں مشہور تھی ۔کیونکہ چودہ صحابی سو بن مسعود کے اسکے ناقل ہیں۔تو اسی واسطے ابن مسعود نے اسکا استثناء نہ کیا۔اور اب محتمل نفی کا جمع بلا عذر ہوگی ۔اور اگر کہو کہ جمع فی العرفات بالمقائسہ معلوم ہوتی ہے تو ہم کو کون مانع ہے مقاتسہ سے۔وعلی ہذا القیاس جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا ہے۔

معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی

اس جواب کو ملاجی گل سر سبز بنا کر سب سے اول ذکر کیا۔ان دو کی تو امام نووی وسلام اللہ

رامپوری کی طرف نسبت کی۔مگر اسے بہت پسند کر کے بلانقل ونسبت اپنے نامہ اعمال میں ثبت رکھا حالانکہ یہ بھی کلام امام نووی میں مذکور اور فتح الباری وغیرہ میں ماثور تھا۔شہرت جمع عرفات سے جو جواب امام محقق علی الاطلاق محمد بن الہمام وغیرہ علماء اعلام حنفیہ کرام نے افادہ فرمایا۔اس کا نفیس وجلیل مطلب ملاجی کی فہم تنگ میں اصلا نہ دھنسا۔ اجتہاد کے نشہ میں ادعائے باطل شہرت جمع سفر کا آوازہ کسا،اب فقیر غفرلہ القدیر سے تحقیق حق سنئے۔

اولا: فاقول وبحول ربی اصول۔ ملاجی جواب علماء کا یہ مطلب سمجھئے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھیں تو تین نمازیں غیر وقت میں۔مگر ذکر دو کیں۔مغرب و صبح مزدلفہ،اور تیسری یعنی عصر عرفہ کو بوجہ شہرت ذکر نہ فرمایا: جس پر آپ نے یہ کہنے کی گنجائش سمجھی کہ یونہی جمع سفر بھی بوجہ شہرت ترک کی۔اس ادعائے باطل کا لفافہ تو بحمد اللہ اوپر کھل چکا کہ شہرت درکنار نفس ثبوت کے لالے پڑے ہیں۔

حضرت نے چودہ صحابہ کرام کا نام لیا پھر آپ ہی دس سے دست بردار ہوئے۔چار باقی ماندہ میں دو کی روایتیں نری بے علاقہ اتر گئیں۔رہے دو،وہاں بعونہ تعالیٰ وہ قاہر جواب پائے کہ جی ہی جانتا ہوگا۔

اگر بالفرض دو سے ثبوت ہو بھی جاتا تو کیا صرف دو کی روایت قرن صحابہ میں شہرت ہے ۔مگر یہاں تو کلام علماء کا وہ مطلب ہی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صرف انہیں دو نمازوں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا غیر وقت میں پڑھنا ثابت۔انہیں دو کو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا۔انہیں دو کو صلاتین کہہ کر یہاں ارشاد فرمایا۔اگرچہ تفصیل میں بوجہ شہرت عامہ تامہ ایک کا نام لیا۔صرف ذکر مغرب پر اقتصار فرمایا۔ایسا اکتفا کلام صحیح میں شائع۔

قال عزوجل۔

وجعل لکم سرابیل تقیکم الحر۔

اور تمہارے لئے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں۔

خود انہیں نمازوں کے بارے میں امام سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ارشاد دیکھئے۔کہ پوچھا گیا۔کیا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں کوئی نماز جمع کرتے تھے۔

فرمایا: لا الا بجمع ،نہ مگر مزدلفہ میں، کما قد منا عن سنن النسائی ، یہاں بھی کہہ دیجیو کہ جمع سفر کو شہرۃ چھوڑ دیا ہے۔

اور سنئے، امام ترمذی اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

العمل علی هذا عند اهل العلم ان لا يجمع بين الصلاتين الا فی السفر او بعرفة ـ

اہل علم کے یہاں عمل اسی پر ہے کہ بغیر سفر اور یوم عرفہ دونمازیں جمع نہ کریں۔

امام ترمذی نے صرف نماز عرفہ کا استثناء کیا نماز مزدلفہ کو چھوڑ دیا۔ تو ہے یہ کہ دونوں جمعین متلازم ہیں اور ایک کا ذکر دوسری کا یقیناً مذکر۔ خصوصاً نماز عرفہ کہ اظہر واشہر۔ تو مزدلفہ کا ذکر دونوں کا ذکر ہے، غرض ان 'صلاتین' کی دوسری نماز ظہر عرفہ ہے نہ فجر نحر۔ وہ مسئلہ جدا گانہ کا افادہ ہے۔ کہ دونمازیں تو غیر وقت میں پڑھیں اور فجر وقت معمول سے پیشتر تاریکی میں، اور بلا شبہ اجماع امت ہے کہ فجر حقیقۃً وقت سے پہلے نہ تھی، نہ ہرگز کہیں کبھی اس کا جواز اور خود اسی حدیث ابو مسعود کے الفاظ مسلم کے یہاں بروایت جریر عن الاعمش ،قال قبل وقتها بغلس اس پر شاہد، اگر رات میں پڑھی جاتی تو ذکر غلس کے کیا معنی تھے۔

صحیح بخاری میں تو تصریح صریح ہے کہ فجر بعد طلوع فجر پڑھی۔

۵۱۸ـ **عن** عبدالرحمن بن يزيد رضی الله تعالیٰ عنه قال خرجت مع عبدالله الی مكة ثم قدمنا جمعا فصلی الصلاتين كل صلوة وحدها بأذان و اِقامة و العشاء بينهما ثم صلی الفجر حين طلع الفجر۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ گیا۔ پھر ہم مزدلفہ آئے تو آپ نے دونمازیں جمع کیں ایک ہی اذان واقامت سے۔ درمیان میں رات کا کھانا کھایا۔ پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔۱۲م

۵۱۹ـ **عن** عبد الرحمن بن يزيد رضی الله تعالیٰ عنه يقول : حج عبد الله فاتينا

۵۱۸ـ

۵۱۹ـ الجامع للبخاری المناسك ، ۲۲۸/۱ ☆ الجامع الصحيح للبخاری ، المناسك ، ۲۲۷/۱

المزدلفة حين الاذان بالعتمة اوقريبا من ذالك فامر رجلا فاذن واقام ثم صلى المغرب وصلى بعد ها ركعتين ثم دعا بعشائه فتعشى ثم صلى العشاء ركعتين فلما طلع الفجر قال ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لايصلى هذه الساعة الا هذه الصلوة فى هذا المكان من هذا اليو م۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج ادا فرمایا پھر ہم مزدلفہ آئے جب عشا کی اذان کا وقت ہو چکا تھا یا قریب تھا۔ایک شخص کواذان واقامت کا حکم دیا اور نماز مغرب ادا کی اور بعد کی دو رکعتیں بھی۔ پھر شام کا کھانا منگا کر تناول فرمایا: پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں جب صبح صادق ہوئی تو فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز فجر کے علاوہ اس دن اور اس مقام کے سوا کبھی نماز فجر اتنے اول وقت میں نہیں پڑھتے تھے۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ بھی اجماع موافق ومخالف ہے کہ عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ حقیقۃً غیر وقت میں پڑھیں۔تو فجر نحر ومغرب مزدلفہ کا حکم یقیناً مختلف ہے۔ ہاں عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ متحد الحکم اور غیر وقت میں پڑھنے کے حقیقی معنی انہیں کے ساتھ خاص۔اور جب تک حقیقت بنتی ہو مجاز کی طرف عدول جائز نہیں۔نہ جمع بین الحقیقۃ والمجاز ممکن۔ خصوصا ملاجی کے نزدیک تو جب تک مانع قطعی موجود نہ ہو ظاہر پر حمل واجب۔

اور شک نہیں کہ بے وقت پڑھنے سے ظاہر متبادر وہی معنی ہیں جو ان عصر ومغرب میں حاصل نہ وہ کہ فجر میں واقع۔تو واجب ہوا کہ جملہ 'صلی الفجر 'ان ''صلوتین'' کا بیان نہ ہو بلکہ یہ جملہ مستقلہ ہے اور رصلوتین سے وہی عصر ومغرب مراد۔تو ان میں اصلا ہرگز کسی کا ذکر متروک نہیں ۔ہاں تفصیل میں پتے کیلئے ایک ہی کا نام لیا بوجہ کمال اشتہار۔ دوسری کا ذکر مطوی کیا۔

بحمد اللہ یہ معنی ہیں جواب علماء کے جس سے ملاجی کی فہم بے مس اور ناحق آنچہ انساں می کند کی ہوس۔ ملاجی! اب اس برابری کے بڑے بول کی خبریں کہئے کہ جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا سمجھئے۔خدا کی شان۔ع،اوگماں بردہ کہ من کردم چواو ☆ فرق را کے بیند آں استیزہ جو

فائدہ: یہ معنی نفیس فیض فتاح علیم جل مجدہ سے قلب فقیر پر القا ہوئے۔ پھر ارکان اربعہ ملک العلماء بحر العلوم قدس سرہ مطالعہ میں آئی دیکھا تو بعینہ یہی معنی افادہ فرمائے ہیں۔ والحمد لله علی حسن التفهیم۔

ثانیا: اقول و بالله التوفیق ۔ اگر نظر تتبع کو جولاں دیجئے تو بعونہ تعالیٰ واضح ہو کہ یہ جواب علماء محض تنزلی تھا۔ ورنہ اسی حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمع عرفات بھی ذکر فرما چکے۔ یہ حدیث سنن نسائی کتاب المناسک باب الجمع بین الظہر والعصر بعرفہ میں یوں ہے۔

۵۲۰۔ **عن** عبد الله بن مسعو د رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الصلوة لوقتها الا بجمع فی مزدلفة وعرفات ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز اس کے وقت ہی میں پڑھتے تھے مگر مزدلفہ اور عرفات میں۔ ۱۲م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملاجی ! اب کہئے: مصیبت کا پہاڑ کس پر ٹوٹا ؟ ملاجی ! ابھی آپکی نازک چھاتی پر دلی کی پہاڑی آتی ہے۔ سخت جانی کے آسرے پر سانس باقی ہو تو سر بچایئے کہ عنقریب مکہ کا پہاڑ ابو قبیس آتا ہے۔ ملاجی ! دعوی اجتہاد پر ادھار کھائے پھرتے ہو اور علم حدیث کی ہوا نہ لگی احادیث مرویہ بالمعنی صحیحین وغرہما صحاح وسنن، مسانید ومعاجیم، جوامع واجزاء وغیرہا میں دیکھئے صدہا مثالیں اس کی پایئے گا کہ ایک ہی حدیث کو رواۃ بالمعنی کس کس متنوع طور سے روایت کرتے ہیں۔ کوئی ایک ٹکڑا کوئی دوسرا کوئی کسی طرح، کوئی کسی طرح۔ جمع طرق سے پوری بات کا پتہ چلتا ہے۔

ولہذا امام الشان ابو حاتم رازی معاصر امام بخاری فرماتے ہیں جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے اسکی حقیقت نہ پہچانتے۔

یہاں بھی مخرج " اعمش بن عمارة عن عبد الرحمن عن عبد الله " ہے۔ اعمش کے بعد حدیث منتشر ہوئی۔ ان سے حفص بن غیاث، ابو معاویۃ، ابو عوانۃ، عبد الواحد بن زیاد، جریر سفین، داؤد، شعبہ وغیرہم اجلہ نے روایت کی۔

۵۲۰۔ السنن للنسائی، المناسک، ۴۴/۲

یہ روایتیں الفاظ واطوار، بسط واختصار، اور ذکر واقتصار میں طرق شتی پر آئیں۔ کسی میں مغرب و فجر کا ذکر ہے۔ظہر عرفہ مذکور نہیں۔ کروایۃ الصحیحین ، کسی میں ظہر عرفہ ومغرب کا بیان ہے فجر مزدلفہ ماثور نہیں۔ کروایۃ النسائی۔ کسی میں صرف مغرب کا تذکرہ ہے ظہر فجر وصیغہ ما رأیت ، وغیرہ کچھ مسطور نہیں کحدیث النسائی۔

۵۲۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع بین المغرب و العشاء بجمع۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب وعشاء کو مزدلفہ میں جمع کیا۔

﴿۱۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اکثر میں نماز فجر پیش از وقت مذکور ہے " وھو بطریق کل ماذکر نا من رواۃ الاعمش ما خلا جریر" کسی میں لفظ بغلس مفید واقع ومصرح مرام کی تصریح ہے۔ کما مر لمسلم من حدیث الضبی ،

ان تنوعات سے نہ وہ حدیثیں متعدد ہوجائیں گی۔ نہ ایک طریق دوسرے کا نافی ومنافی ہوگا بلکہ ان کے اجتماع سے جو حاصل ہو وہ حدیث تام قرار پائے گا۔ اب خواہ یہ اختلاف رواۃ اعمش کی روایت بالمعنی سے ناشی ہوا، خواہ خود اعمش نے مختلف اوقات میں مختلف طور پر روایت بالمعنی کی اور ہر راوی نے اپنی مسموع پہونچائی۔ چاہے یہ تنویع اعمش نے خود کی۔ چاہے عمارہ یا عبد الرحمٰن سے ہوئی اور وہ سب اعمش کو پہونچی۔ خواہ اصل منتہائے سند سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوقات عدیدہ میں حسب حاجت مختلف طوروں پر ارشاد فرمائی۔

مثلا، شب مزدلفہ راہ مزدلفہ میں یا وہاں پہونچکر آج کی مغرب وفجر کا مسئلہ ارشاد کرنے کیلئے صرف انہیں دو کا ذکر فرمایا۔ عصر تو سب کے سامنے ابھی جمع کر چکے تھے اس کے بیان کی حاجت کیا تھی۔ دوسرے وقت جمع بین الصلاتین کا مسئلہ پیش ہوا وہاں ذکر فجر کی حاجت نہ تھی۔ عصر عرفہ اور مغرب مزدلفہ کے ذکر پر قناعت کی کہ سوا ان دو نمازوں کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی جمع نہ فرمائی ۔ اور کسی وقت مغرب وعشائے مزدلفہ کا ذکر ہوا کہ ان

۵۲۱۔ السنن للنسائی، باب الجمع بین المغرب و العشاء بالمزدلفة ۱/۷۰

میں سنت کیا ہے؟اس وقت یہ پچھلی حدیث مختصرا افادہ فرمائی۔

ثم اقول: لطف یہ کہ یہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مخرج مروی صحیح بخاری وسنن نسائی سے سیدنا امام محمد نے آثار مرویہ کتاب الحج میں بسند صحیح وجلیل جس کے سب رواۃ اجلۂ ثقات وائمۂ ثبات ورجال صحیحین بلکہ صحاح ستہ سے ہے۔یوں روایت فرمائی۔

۵۲۲۔**عن** علقمة بن قيس رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه يقول : لا جمع بين الصلوتين الا بعرفة الظهر والعصر۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔جمع بین الصلوتین جائز نہیں مگر عرفہ میں ظہر وعصر

﴿۱۴﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیوں ملا جی!اب یہاں کہہ دینا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فقط جمع عرفات دیکھی ۔جمع مزدلفہ خارج رہی۔حالانکہ ہرگز نہ اس سے اعراض نہ اس پر اعتراض بلکہ ہر محل وموقع کلام میں وہاں کی قدر حاجت پر اقتصار ہے یہاں مسافر کے جمع بین الظہر والعصر کا ذکر ہوگا اس پر فرمایا: کہ ان میں جمع صرف روز عرفہ عرفات میں ہے۔اسکے سوا ناجائز۔ولہٰذا الصلوتین، معرف بلام فرمایا جس میں اصل عہد ہے۔

ملا جی!کتب احادیث آنکھ کھول کر دیکھو۔روایات بالمعنی کے یہ ہی انداز آتے ہیں۔خصوصا امام بخاری تو خود اپنی جامع صحیح میں اس کے عادی ہیں۔حدیث کو ابواب مختلفہ میں بقدر حاجت پارہ پارہ کرکے لاتے ہیں۔اس سے ایک پارہ دوسرے کو رد نہیں کرتا۔بلکہ وہ مجموعی کامل حدیث ٹھہرتی ہے۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ واضح وآشکارا ہوا کہ یہ حدیث بھی تمام وکمال یوں ہے۔

میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو نمازیں جمع فرمائی ہوں۔کبھی کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد پڑھی ہو مگر صرف دو۔عصر عرفہ وقت ظہر میں۔اور مغرب مزدلفہ وقت عشاء میں۔اور اس دن فجر کو بھی وقت مسنون معمول قبل سے طلوع فجر کے بعد ہی تاریکی میں پڑھ لیا تھا۔اس دن کے سوا کبھی ایسا نہ کیا۔

☆

۵۲۲۔ السنن للنسائی

الحمد للہ کہ آفتاب حق وصواب بے پردہ حجاب رابعہ النہار پر پہونچا۔اب اس حدیث نسائی جامع ذکر عرفہ ومزدلفہ پر ملاجی نے بکمال مکابرہ جو چوٹیں کی ہیں ان کی خدمت گزاری کیجئے اور ماہ صنیا پناہ رسالہ کو باذنہ تعالیٰ شب تمام کا مژدہ دیجئے ۔واللہ المعین و بہ نستعین۔

لطیفہ: یارب جہل جاہلین سے تیری پناہ۔ملاجی تو رداحادیث وجرح ثقات وقدح صحاح کے دھنی ہیں۔عمل بالحدیث کے ادعائی راج میں انہیں مکابروں کی دیواریں چنی ہیں۔حدیث صحیح نسائی شریف کو دیکھا کہ انہیں مصیبت کا پہاڑ توڑ یگی۔حضرت کے گل سرسبد کو گل تہ گل خن بنا چھوڑ یگی۔لہٰذا نیام حیا سے تیغ ادا نکالی اور احادیث صحاح میں تکمیل مضمون ” فریقا تکذبون و فریقا تقتلون ،، کی یوں بناڈالی۔

حدیث نسائی کی نامقبول اور مجروح اور متروک ہے۔دوراوی اسکے مجروح ہیں۔ایک سلیمان بن ارقم کہ اسکی توثیق کسی نے نہیں کی۔ بلکہ ضعیف کہا اسکو تقریب میں،سلیمان بن ارقم ضعیف،اور ایک خالد بن مخلد کہ یہ شخص رافضی تھا اور صاحب احادیث افراد کا،کہا تقریب میں خالدبن مخلد صدوق متشیع ولہ افراد ۔، ”معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملاجی“

اقول: اولا۔وہی ملاجی کی قدیمی سفاہت،تشیع ورفض کے فرق سے جہالت۔

ثانیا: صحیحین سے وہی پرانی عداوت،خالد بن مخلد نہ صرف نسائی بلکہ بخاری ومسلم وغیرہما جملہ صحاح ستہ کے رجال سے ہیں۔امام بخاری کے استاد،اور مسلم وغیرہ کے استاذ الاستاذ۔

ثالثا: ملاجی!تم نے تو علم حدیث کی الف،ب،بھی نہ پڑھی۔اور ادعائے اجتہاد کی یوں بے وقت چڑھی۔ذرا کسی پڑھے لکھے سے ضعیف ومتشیع،صاحب افراد ومتروک الحدیث میں فرق سیکھو۔متشیع وصاحب افراد ہونا تو اصلا موجب ضعف نہیں۔صحیحین دیکھئے۔انکے رواۃ میں کتنے متشیع موجود ہیں۔اور ”لہ افراد ،، والوں کی کیا گنتی۔جبکہ ہم حواشی فصل اول میں بکثرت لہ اوہام یھم ، ربما وھم ، یخطی ، یخطی کثیرا ، کثیر الخطاء ، کثیر الغلط ، وغیرہا والے ذکر کرآئے ۔رہا ضعیف،اس میں اور متروک میں بھی زمین آسمان کا بل ہے ۔ضعیف کی حدیث معتبر ومکتوب اور متابعت وشواہد میں مقبول ومطلوب ہے۔بخلاف متروک،

اس معنی اور اسکے متعلقات کی تحقیقات جلیلہ فقیر غفرلہ القدیر کے رسالہ۔ الهاد الكاف فی حكم الضعاف ۱۳۱۳ھ میں مطالعہ کیجئے۔اور سردست اپنی مبلغ علم تقریب ہی دیکھئے کہ ضعیف درجہ ثانیہ اور متروک اسکے دو پایہ نیچے درجہ عاشرہ میں ہے۔خود بعض ضعفا رجال شیخین میں اگرچہ متابعۃ یا یوں بھی واقع جس سے انکارنا متروک ہونا واضح۔

رابعاً: یہ سب کلام ملاجی کی غیبی بولی،عیبی احکام مان کر تھا۔حضرت کی اندرونی حالت دیکھئے تو پھر حسب عادت جو رواۃ حدیث بے نسب ونسبت پائے ان میں جہاں تحریف وتصرف کا موقع ملا وہی تبدیل کا رنگ لائے۔سند میں تھا" عن شعبة عن سليمان "

اب ملاجی اپنی مبلغ علم تقریب کھول کر بیٹھے۔رواۃ نسائی میں شعبہ نام کا کوئی نہ ملا جس پر تقریب میں کچھ بھی جرح کی ہو۔لہذا وہاں بس نہ چلا۔سلیمان کو دیکھیں تو پہلی بسم اللہ یہ ہی سلیمان بن ارقم ضعیف نظر پڑا۔حکم جڑ دیا کہ سند میں وہی مراد اور حدیث مردود۔

ملاجی! اپنے دھرم کی قسم سچ بتانا،یہ جبروتی حکم آپ نے کس دلیل سے جمایا۔کیا اسی کا نام محدثی ہے۔سچے ہو تو برہان لاؤ،۔ورنہ کذب وعیب رجم بالغیب پر ایمان۔ قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔

حق طلباں وحق نیوش کو اوپر معلوم ہو چکا کہ مخرج حدیث "اعمش عن عمارة عبدالرحمٰن عن عبداللہ، ہے بخاری،مسلم،ابوداؤد،اورنسائی وغیرہم سب کے یہاں حدیث عمارۃ بطریق اعمش ہی مذکور،صحیحین کی تین سندیں بطریق" حفص بن غياث و ابی معاوية و جرير كلهم عن الاعمش عن عمارة " صدر کلام میں۔ایک سند نسائی بطریق " داؤد عن الاعمش عن عمارة ،اسکے بعد سن چکے،پنجم نسائی کتاب الصلوۃ میں ہے"اخبر نا قتيبةثنا سفين نا الاعمش عن عمارة الخ، ششم مناسک باب الوقت الذی یصلی فیه الصبح بالمزدلفة اخبرنا محمد بن العلاء ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن عمارة الخ، ہفتم سنن ابی داؤد حدثنامسد د ان عبد الواحد بن زياد وابا عوانة و ابا معاوية حدثو هم عن الاعمش عن عمارة بن عميرالخ،،

یہ امام اعمش امام اجل ثقہ ثبت حجت حافظ ضابط کبیر القدر جلیل الفخر اجلۂ ائمہ تابعین و رجال صحاح ستہ سے ہیں۔جنکی وثاقت عدالت جلالت آفتاب نیمروز سے روشن تر۔انکا اسم

مبارک سلیمان ہے۔ وہی یہاں مراد۔ کاش تضعیف ابن ارقم دیکھ پانے کی خوشی ملاجی کی آنکھیں بندنہ کردیتی تو آگے سوجھتا کہ دنیا میں ایک یہ ہی سلیمان نہیں۔ دوورق لوٹتے تو اسی تقریب میں تھا۔

سلیمان بن مهران الاعمش ثقة عارف بالقراء ة ورع ۔

سلیمان بن مہران اعمش ثقہ ہیں۔ حافظ ہیں۔ قرأت کو جاننے والے ہیں اور متقی ہیں۔

جن حضرات کا جوش تمیزاس حدتک پہونچا ہو ان سے کیا کہا جائے کہ ان سلیمان سے راوی بھی آپ نے دیکھا کون ہیں۔ امیرالمؤمنین فی الحدیث۔

امام شعبہ بن الحجاج جنہیں التزام تھا کہ ضعیف لوگوں سے روایت نہ کریں گے۔ جسکی تفصیل فقیر کے رسالہ منير العين فی حكم تقبيل الابهامين ۱۳۰۱ھ میں مذکور۔ وہ اور ابن ارقم سے روایت، مگرناواقفوں سے ان باتوں کی کیا شکایت۔

خامساً: حضرت کواپنی پرانی مشق صاف کرنے کواسی طرح کا ایک اورنام ہاتھ لگا۔ یعنی خالد۔

امام نسائی نے فرمایا تھا: اخبرنا اسمعيل بن مسعود عن خالد عن شعبة ، بے دھڑک حکم لگادیا۔ کہ یہاں اس سے مراد خالد بن مخلد رافضی ہے۔

ملاجی! پانچ پیسے کی شیرینی تو ہم بھی چڑھائیں گے اگرثبوت دو کہ یہاں خالد سے یہ شخص مراد ہے۔ ملاجی! تم کیا جانو کہ ائمہ محدثین کس حالت میں اپنے شیخ کے مجرد نام بے ذکر ممیّز پر اکتفا کرتے ہیں۔

ملاجی! صحابہ کرام میں عبداللہ کتنے بکثرت ہیں۔ خصوصا عبادلہ خمسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھر کیا وجہ کہ جب بصری "عن عبد الله ،، کہیں تو عبد الله بن عمرو العاص ، مفہوم ہونگے اور کوئی کہے تو عبداللہ بن مسعود، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

پھر رواۃ مابعد میں تو عبداللہ صدہا ہیں۔ مگر جب سوید کہیں حدثنا عبداللہ، تو خواہ مخواہ ابن المبارک ہیں۔ محمدین کا شمار کون کرسکتا ہے۔ مگر جب بندار کہیں عن محمد عن شعبۃ، تو غندر کے سوا کسی طرف ذہن نہ جائیگا۔ وعلى هذا القياس۔ صدہا مثالیں ہیں جنہیں ادنی خدام، حدیث جانتے پہچانتے سمجھتے ہیں۔

ملاجی! یہ خالد امام اجل ثقہ ثبت حافظ جلیل الشان خالد بن حارث بصری ہیں۔ کہ امام شعبہ بن الحجاج بصری کے خلص تلامذہ اور امام اسمٰعیل بن مسعود بصری کے اجل اساتذہ اور رجال صحاح ستہ سے ہیں۔

اسمٰعیل بن مسعود کو ان سے اور انہیں شعبہ سے اکثار روایت بدرجہ غایت ہے۔

اسی سنن نسائی میں اسمٰعیل کی بیسوں روایات ان سے موجود، ان میں بہت خاص اسی طریق سے ہیں۔ کہ اسمٰعیل خالد بن حارث سے اور خالد شعبہ بن الحجاج سے۔ ان میں بہت جگہ خود اسمٰعیل نے نسب خالد مصرحاً بیان کیا ہے۔ بہت جگہ انہوں نے حسب عادت مطلق چھوڑا اور امام نسائی نے واضح فرمادیا ہے۔ بہت جگہ سابق ولاحق بیانوں کے اعتماد پر یونہی مطلق باقی رکھا ہے۔

میں آپکا حجاب ناواقفی توڑنے کو ہر قسم کی مصرح روایات سے بہ نشان کتاب وباب کچھ حاضر کروں۔

طریق شعبۃ:

(۱) کتاب الافتتاح باب التطبیق ،اخبرنا اسمعیل بن محمد بن مسعود حدثناخالد بن الحارث عن شعبۃ عن سلیمان۔

(۲) کتاب الطھارۃ باب النضح ،اخبرنا اسمعیل بن محمد بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ ،

(۳) کتاب المواقیت باب الرخصۃ فی الصلوۃ بعد العصر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد بن الحارث عن شعبۃ ،

(٤) کتاب الامامۃ باب الجماعۃ اذا کانوا اثنین ، اخبرنا اسمعیل بن مسعو د ثنا خالد بن عن شعبۃ،

(٥) کتاب السھو باب التحری ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ ،

تصریح اسمٰعیل سوی مامر:

(٦) کتاب الامامۃ باب الرخصۃ للامام فی التطویل ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث ۔

(۷) کتاب قیام اللیل باب وقت رکعتی الفجر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۸) کتاب الزکوۃ باب عطیۃ المرأۃ بغیر اذن زوجھا ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۹) کتاب المزارعۃ باب احادیث النھی عن کری الارض بالثلث والربع،اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۱۰) کتاب القسامۃ والقود باب عقل الاصابع ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

تصریح النسائی،،

(۱۱)کتاب الحیض باب مضاجعۃ الحیض فی ثیاب حیضھا ،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد ھوبن الحارث ۔

(۱۲)کتاب السھو باب اذا قیل للرجل ھل صلیت ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ومحمد بن عبد الاعلی قالوا حدثنا خالد ھو ابن الحارث ۔

(۱۳) کتاب الصیام باب التقدم قبل شھر رمضان ،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالدھوا بن الحارث ۔

(۱٤) کتاب المزارعۃ باب احادیث النھی عن کری الارض بالثلث والربع،اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد وھوابن الحارث،۔

(۱۵) کتاب الاشربۃ باب الترخیص فی انتباذ البسر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعو د ثنا خالدیعنی ابن الحارث۔

کیوں ملاجی ! یہ کیا دین و دیانت ہے کہ حدیثیں رد کرنے کو ایسے جھوٹے فقرے بناؤ اور بے تکان جزم کرتے ہوئے پلک تک نہ جھپکاؤ وہ تو خدا نے خیر کرلی کہ امام نسائی نے اسمٰعیل بن مسعود کہہ دیا تھا۔کہیں نرا اسمٰعیل ہوتا تو ملاجی کو کہتے کیا لگتا۔کہ یہ حدیث تم اہل سنت کے نزدیک سخت مردود کہ اسکی سند میں اسمٰعیل دہلوی موجود ہے۔

ملاجی ! صرف ایک مسئلہ میں اول تا آخر اتنی خرافات ، علم حدیث کی کھلی کھلی باتوں سے یہ جاہلانا مخالفات ۔اگر دیدہ و دانستہ ہیں تو شکایت کیا کہ اخفائے حق تلمیع باطل، تلبیس عامی، اور اغوائے جاہل، طوائف ضالہ کا ہمیشہ داب رہا ہے۔اور اگر خود حضرت کی

حدیث دانی اتنی ہے تو خدارا، خدا ورسول سے حیا کیجئے۔ اپنے دین دھرم پر دیا کیجئے۔ یہ منہ اور اجتہاد کی لپک، یہ لیاقت اور مجتہدین پر ہمک، عمر وفا کرے تو آٹھ دس برس کسی ذی علم مقلد کی کفش برداری کیجئے، حدیث کے متون شروح واصول ورجال کی کتابیں سمجھ کر پڑھ لیجئے، اور یہ نہ شرمایئے کہ بوڑھے طوطوں کے پڑھنے پر لوگ ہنستے ہیں، ہنسنے دو ہنستے ہی گھر بستے ہیں۔ اگر علم مل گیا تو عین سعادت، یا طلب میں مر گئے تو جب بھی شہادت، بشرط صحت ایمان وحسن نیت، و

الله الهادی لقلب اخبت،

الحمدللہ، مہر حق منجلی ہوا، اور آفتاب صواب متجلی، جن جن احادیث سے جمع بین الصلوتین کا ثبوت نہ سہل ثبوت بلکہ قطعی ثبوت زعم کیا گیا تھا واضح ہوا کہ ان میں ایک حرف مثبت مقال نہیں۔ مذہب حنفی اثبات صوری ونفی حقیقی دونوں میں بے دلیل بتادیا تھا۔ روشن ہوا کہ قرآن وحدیث اسی کے موافق، دلائل ساطعہ اسی پر ناطق، جن میں رد وانکار کی اصلا مجال نہیں۔

اور بعونہ تعالیٰ بطفیل مسئلہ وہ تازہ مجہلہ، کہنہ مشغلہ، ادعائے عمل بالحدیث کا اشغلہ، اسکا بھرم بھی من مانتا کھلا کہ ہوا سے غرض، ہوس سے کام، اور اتباع حدیث کا نام بدنام۔ پرانے پرانے، حد کے سیانے۔ جب اپنی سخن پروی پر آئیں صحیح حدیثوں کو مردود بتائیں، ثقہ ائمہ کو مطعون بتائیں۔ بخاری ومسلم پس پشت ڈالیں، انکے رواۃ و اسانید میں شاخسانے نکالیں۔ ہزار چھل کریں سو ہزار پیچ جیسے بنے صحیح حدیثیں ہیچ۔ امام مالک وامام شافعی کی تقلید حرام، نہ فقط حرام کہ شرک کا پیغام۔ مگر جب حنفیہ کے مقابل دم پر بنے، مجتہد چھوڑ کر مقلدوں کی تقلید سے گاڑھی چھنے۔ اب ایک ایک شافعی مالکی کو جھک جھک کر سلام، اس کے پاؤں پکڑ اسکا دامن تھام یہ بڑا پیشوا وہ بھاری امام۔ ان میں جس کا کلام کہیں ہاتھ لگ گیا اگرچہ کیسا ہی ضعیف، کتنا ہی خطا بس خضر مل گئے، غنچے کھل گئے، اندر کے جی کے کواڑ کھل گئے سب کوفت سوخت کے غبار دھل گئے۔ وحی مل گئی ایمان لے آئے، اسی سے حنفیہ پر حجت لائے۔ اب خبردار کوئی پیچھے نہ پڑو، احبار ورہبان کی آیت نہ پڑھو۔

چھٹکارے کی گھڑی بچاؤ کا وقت ہے۔ شرک بلا سے ہو، اب مکت ہے۔

مسلمانو! حضرت کے یہ انداز دیکھے بھالے، اپنا ایمان بچائے سنبھالے۔ فریب میں نہ آنا یہ زہر درجام ہیں دھوکا نہ کھانا سبزہ زیر دام ہیں۔ بے مہاروں کی چال ہر حال بری ہے۔ تقلید

سے بری ائمہ سے بری ہے۔ بے راہ روی کا دھیان نہ لانا، چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلانا۔ اتباع ائمہ راہ ہدی ہے، راہ ہدی کا والی خدا ہے۔ لله الحمد و لی الهداية منه البداية و اليه النهاية۔

خلاصۃ الکلام وحسن الختام

الحمدللہ، سخن اپنے دروۂ اقصی کو پہونچا۔ اب ملخص کلام وحاصل مرام چند باتیں یاد رکھیئے۔

اولا: جمع صوری بدلائل صحیحہ روشن ثبوت سے بے پردہ حجاب' اور اسکا انکار انکار آفتاب

ثانیا: کسی حدیث صحیح میں جمع تقدیم کا نام کو بھی اصلا پتہ نہیں، اسکی نسبت ادعائے قطعی ثبوت محض نسج العنکبوت۔

ثالثا: جمع تاخیر میں بھی کوئی حدیث صحیح صریح جیسا کہ ادعا کیا جاتا ہے ہرگز موجود نہیں۔ یا ضعاف ومناکیر ہیں یا محض بے علاقہ یا صاف محتمل، اور محتملات سے ہوس اثبات مہمل ومختل۔

رابعا: جب جمع صوری پر ثبوت مفسر متعین نا قابل تاویل قائم، تو متحملا خصوصاً حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی کی طرف رجوع لازم۔ کہ قاعدہ ارجاع محتمل بہ متعین ہے نہ عکس، کہ سراسر نکس۔

خامسا: نماز بعد شہادتیں اہم فرائض واعظم ارکان اسلام ہے، اور اس میں رعایت وقت کی فرضیت اظہر ضروریات دین سے جسے مسلمانوں کا ایک ایک بچہ جانتا ہے۔ یوہیں اوقات خمسہ غایت شہرت واستفاضہ پر بالغ حد تواتر ہیں۔ اگر حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت سفر میں جس کی ضرورت ہمیشہ ہر زمانہ میں ہر شخص کو رہی اور رہتی ہے، چار نمازوں کیلئے اوقات مشہورہ معلومہ معروفہ کے سوا قولا یا فعلا کوئی اور حکم عطا فرمایا ہوتا تو واجب تھا کہ جس شہرت جلیلہ کے ساتھ اوقات خمسہ منقول ہوئے اسی طرح یہ نیا وقت بھی نقل کیا جاتا۔ آخر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فعل کسی خلوت میں نہ کیا غزوۂ تبوک میں ہزار ہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب سعادت مآب تھے۔ اگر حضور جمع فرماتے بلاشبہ وہ سب کے سب دیکھتے اور کثرت رواۃ سے اسے بھی مشہور کر چھوڑتے۔ یہ کیا کہ ایسی عظیم بات ایسے جلیل فرض کے ایسے ضروری لازم میں ایسی صریح تبدیل ایسے مجمع کثیر کے سامنے واقع ہو

اور اسے یہ ہی ایک دوراوی روایت فرمائیں۔

توبلاشبہ یہ ہی جمع صوری فرمائی جس میں نہ وقت بدلا، نہ کسی حکم میں تغیر نے راہ پائی کہ اسکے اشتہار پر دواعی متوفر ہوتے نظر انصاف صاف ہوتو صرف ایک یہ ہی کلام تمام دلائل خلاف کو بس ہے۔ کہ جب باوصف تو فر دواعی نقل احاد ہے تو لاجرم جمع صوری پر محمول کہ تو فرمہجور، اور بالفرض کوئی روایت مفسرہ نا قابل تاویل ملے تو متروک العمل کہ ایسی جگہ احاد رہنا عقل سے دور

سادسا: نمازوں کیلئے تعیین وتخصیص اوقات آیات قرآن عظیم واحادیث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قطعی الثبوت ہے۔ اگر کہیں اسکا خلاف مانیئے تو وہ بھی ویسا ہی قطعی چاہیئے جیسے عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا اجماعی مسئلہ، ورنہ یقینی کے مقابل ظنی مضمحل۔

سابعا: بالفرض اگر مثل منع دلائل جمع بھی قابل سماع تسلیم کیجئے تا ہم ترجیح منع کو ہے کہ جب حاضر ومبیح مجتمع ہوں تو حاضر مقدم ہے۔

ثامنا۔ جانب جمع صرف نقل فعل ہے، قول اگر ہے تو جمع صوری میں، جانب منع دلائل قولیہ و فعلیہ دونوں موجود اور قول فعل پر مرجح تو مجموع قول وفعل محض نقل فعل پر بدرجہ اولی۔

تاسعا: افقہیت راوی اور مرجح منع ہے کہ ابن عمر وانس میں کسی کو فقاہت جلیلہ عبد اللہ بن مسعود تک رسائی نہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنکی نسبت حدیث میں ہے۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمسکوا بعهد ابن ام عبد

ام عبد کے عہد کو لازم پکڑو،

مرقاۃ میں ہے۔ اسی لئے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ انکی روایت وقول کو خلفائے اربعہ کے بعد سب صحابہ کے قول پر ترجیح دیتے ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہین جنہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے۔

۵۲۳۔ **عن** حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان اشبه الناس دلا و سمتاوهديا

۵۲۳۔ الجامع للترمذی باب مناقب عبد الله من مسعود ۲۲۲/۲

بر سول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عبد الله بن مسعود ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک چال، ڈھال اور روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

۵۲۴۔ كنيف ملئ علما۔

گٹھری ہیں علم سے بھری ہوئی۔

نہایت یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

۵۲۵۔ رضيت لامتى ما رضى لها ابن ام عبد۔

میں نے اپنی امت کیلئے پسند فرمالیا جو کچھ عبداللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔

لاجرم ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد وہ جناب تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے علم وفقاہت میں زائد ہیں۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے۔

هو عندا ائمتنا افقه الصحابة بعد الخلفا ء الاربعة۔

ہمارے ائمہ کے نزدیک ابن مسعود خلفاء اربعہ کے بعد سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔

عاشراً: اگر بالفرض براہین منع وادلۂ جمع کانٹے کی تول برابر ہی سہی۔ تاہم منع ہی کو ترجیح رہے گی کہ اس میں احتیاط زائد ہے۔ اگر عنداللہ جمع درست بھی ہوئی تو ایک جائز بات ہے۔ جسکے ترک میں بالاجماع گناہ نہیں بلکہ بالاتفاق اسکا ترک ہی افضل ہے۔ اور اگر عنداللہ نادرست ہے تو جمع تاخیر میں نماز دانستہ قضا کرنی ہوگی۔ اور جمع تقدیم میں سرے سے ادا ہی نہ ہوگی۔ فرض گردن پر رہے گا۔ تو ایسی بات جسکا ایک پہلو خلاف اولی اور دوسری جانب گناہ کبیرہ ہو تو عاقل کا کام یہ ہی ہے کہ اس سے احتراز کرے۔

یہاں جوملاجی ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر لکھ گئے ہیں کہ۔

۵۲۴۔ المستدرك للحاكم ، معارفة الصحابة ، ۳۱۸/۳

۵۲۵۔ المستدرك للحاكم ، معارفة الصحابة ، ۳۱۷/۳

تشکیک مذکور اس صورت میں جاری ہوتی ہے جس میں طرفین کا مذہب مدلل بدلائل ہو اور صورت اختلاف کی ہو حالانکہ مسئلہ جمع میں مانعین کا دعوی بلا دلیل ہے اور نا جائز کہنا انکا خلاف ہے اختلاف نہیں ۔ پس اگر صحت میں عمل مدلل بدلائل کے قول بلا دلیل شک ڈال دیا کرے تو سینکڑوں اعمال باطل ہو جائیں اور حق و باطل میں کچھ تمیز نہ رہے۔“

معیار حق مصنفہ ملاجی

ان جھوٹی بالاخوانیوں، سینہ زوری کی لن ترانیوں کا کچا چٹھا بعونہ تعالیٰ سب کھل چکا۔مگر حیا کا بھلا ہو جس کے آسرے جیتے ہیں، یونہی تو آفتاب پر خاک اڑا کر اندھوں کو سمجھا دیا کرتے ہیں کہ حنفیہ کا مذہب بے دلیل وخلاف حدیث ہے۔

خدا کی شان قرآن عظیم واحادیث رسول کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی ان قاہر دلیلوں کو جنہیں سن کر جگر تک دھمک پہونچی ہوگی بے دلیل ٹھہراؤ۔اور اپنے ضعیف و بے ثبوت قول کو قطعی یقینی مدلل بتاؤ۔اور عمل بالحدیث ودین ودیانت کا نام لیتے نہ شرماؤ۔انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

آدمیاں گم شدند ملک گرفت اجتہاد

فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے یہ چند اوراق کہ بنظر احقاق حق لکھے۔مولیٰ عزوجل اپنے کرم سے قبول فرمائے۔شرحسادو شامت ذنوب سے محفوظ رکھے۔وجہ ثبات واستقامت مقلدین کرام بنائے ۔ یہ امید تو ان شاء اللہ القریب المجیب نقد وقت ہے۔مگر دشمنان حنفیت کو ہدایت ملنے ،عناد حنفیہ کی راہ نہ چلنے کی طرف سے یاس سخت ہے۔کہ کھلے مکابروں میں جن صاحبوں کی یہ ہمیتن بڑھی ہیں۔یہ مشقیں چڑھی ہیں۔انہیں آئندہ ایسی اوران سے بڑھ کراور ہزار ہٹ دھرمیاں کرتے کیا لگتا ہے۔تحریف،تعصب،مکابرے اور تحکم کا کیا علاج ہے۔سوا اسکے کہ شر شریران سے اپنے رب عزوجل کی پناہ لوں اور بتوسل روح اکرم امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے عرض کروں۔

رب انی اعوذبك من همزات الشياطين و اعوذ بك رب ان يحضرون و صلى الله تعالى على الهادى الامين الامان المامون محمد و آله و صحبه الكرام و الذين هم بهد يهم يهتدون ۔

الحمدللہ کہ یہ مبارک رسالہ، نفیس عجالہ یازدہم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ ہجریہ علی صاحبها افضل الصلوۃو التحیۃ کوتمام اور بلحاظ تاریخ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین ،نام ہوا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم و صلى الله تعالىٰ على سيد المرسلين محمد و آله و صحبه اجمعين ۔ آمين۔ سبحانك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك ، و الله سبحانه و تعالىٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم و احكم ۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۴۱۴

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۹۲ تا ۳۱۳ مخلصا

(۱۴) بحالت سفر ایک نماز آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھنا

۵۲٦ ـ **عن** نافع وعبد الله بن و اقد رضى الله تعالىٰ عنهما ان مؤذن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : الصلوة ، قال : سر ، حتى اذا كان ، قبل غيوب الشفق نزل ، فصلى المغرب ، ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان أ عجل به أمر صنع مثل الذى صنعت فسار فى ذلك اليوم و الليلة ميسرة ثلث۔

حضرت نافع وحضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا۔فرمایا: چلو، یہاں تک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی۔ پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی۔اس وقت عشاء پڑھی۔پھر فرمایا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا۔حضرت ابن عمر نے اس دن رات میں تین رات دن کی راہ قطع کی۔۱۲م

۵۲۷ ـ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرجت مع عبد الله ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما فى سفر يريد ارضاله ،فاتاه آت فقال : ان صفية بنت ابى عبيد لما

---

۵۲٦ ـ السنن لابى داؤد ، الجمع بين الصلوتين ، ۱۰/۱۷۱

۵۲۷ ـ السنن للنسائى، المواقيت ، ۱/۹۹

بها ، فانظر ان تدركها فخرج مسرعا و معه رجل من قريش يسايره ، و غابت الشمس فلم يصل الصلوة ، و كان عهدى به و هو يحافظ على الصلوة فلما ابطأ قلت : الصلوة ، يرحمك الله ، فالتفت الى و مضى ، حتى اذا كان فى آخر الشفق نزل فصلى المغرب، ثم اقام العشاء و قد توارى الشفق فصلى بنا، ثم أقبل علينا فقال : اِن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا أ عجل به السير صنع هكذا ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں گیا جبکہ وہ اپنی ایک زمین دیکھنے تشریف لے گئے تھے۔ کسی نے آکر کہا: آپکی زوجہ صفیہ بنت ابی عبیدا پنے حال میں مشغول ہیں۔ شاید ہی آپ انہیں زندہ پائیں۔ یہ سن کر بہ سرعت چلے اور انکے ساتھ ایک مرد قریشی تھا۔ سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی۔ اور میں نے ہمیشہ انکی یہ ہی عادت پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے۔ جب دیر لگائی تو میں نے عرض کیا: نماز، خدا آپ پر رحم فرمائے۔ میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے ۔جب شفق کا اخیر حصہ رہا اتر کر مغرب پڑھی۔ پھر عشاء کی تکبیر اس حال میں کہی کہ شفق ڈوب چکی تھی۔ اس وقت عشاء پڑھائی۔ پھر ہماری طرف منھ کر کے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے۔ ۱۲م

۵۲۸۔ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه قال: اقبلنا مع ابن عمر من مكة حتى اذا كان ببعض الطريق استصرخ على زوجته فقيل له : انها فى الموت ،فاسرع السيرو كان اذا نودى بالمغرب نزل مكانه فصلى فلما كان تلك الليلة نودى بالمغرب فسار حتى امسينا ، فظننا أنه نسى فقلنا: الصلوة ، فسار حتى اذا كان الشفق قرب أن يغيب نزل فصلى المغرب ، و غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم أقبل علينا فقال : هكذا كنا نصنع مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد بناالسير۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مکہ سے واپس ہوئے تو راستہ ہی میں تھے کہ انکو انکی بیوی حضرت صفیہ

۵۲۸۔ السنن للنسائی، المواقیت ، ۷۰/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱۲/۱
السنن للدار قطنی، ۳۹٤/۱ ☆

بنت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ موت کے قریب ہیں تو آپ نے سفر تیز کردیا۔ انکی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب مغرب کی اذان ہوتی تو نماز کے لئے فوراً اترتے ۔لیکن اس رات اذان کے بعد بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ رات آگئی۔ ہم سمجھے کہ شاید نماز کے بارے میں بھول گئے۔ لہذا یاد دلانے کی غرض سے ہم نے کہا: نماز، لیکن پھر بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی تو سواری سے اترے اور مغرب پڑھی، اور شفق ڈوب گئی تو عشاء پڑھی، پھر ہماری طرف منھ کرکے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب سفر میں جلدی ہوتی۔

۵۲۹۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا عجلہ السیر فی السفر یؤخر صلوۃ المغرب حتی یجمع بینہا و بین العشاء ، قال: سالم و کان عبداللہ یفعلہ اذا عجلہ السیر ، و یقیم المغرب فیصلیہا رکعتین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز اتنی مؤخر کردیتے کہ مغرب اور عشاء کی ساتھ ساتھ پڑھتے ۔حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی جب سفر میں جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے۔ کہ مغرب کی اقامت کہہ کر تین رکعتیں پڑھ لیتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت کہہ کر دو رکعتیں پڑھتے۔۱۲م

۵۳۰۔ عن اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر یؤخر الظہر و یقدم العصر و یؤخر المغرب و یقدم العشاء ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو دیر فرماتے اور عصر کو اول وقت پڑھتے، مغرب کی تاخیر فرماتے

۵۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوۃ ۱/۱۴۹ ☆ المسند للشافعی، ۳۸۷

۵۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۳

عشاء کو اول وقت پڑھتے۔

۵۳۱۔ **عن** سالم بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان صفية بنت ابی عبيد كانت تحته فكتبت اليه ، وهو فی زراعته له ، انی فی آخر يوم من ايام الدنيا و اول يوم من الاخرة ، فركب فاسرع السير اليها ، حتى اذا حانت صلوة الظهر قال له المؤذن ، الصلوة يا ابا عبد الرحمٰن !فلم يلتفت ، حتى اذا كان بين الصلوتين نزل ،فقال ؛ اقم ، فاذا سلمت فاقم ، فصلى ثم ركب حتى اذا غابت الشمس ، قال له المؤذن : الصلوة ،فقال: كفعلك فی صلوة الظهر والعصر ، ثم سار حتى اذا اشتبكت النجوم نزل ، ثم قا ل للمؤذن :اقم ،فاذاسلمت فاقم ،فصلى ثم انصرف فالتفت الينا فقال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : إِذَا حَضَرَ أَحَدَ كُمُ الْأُمُرُ الَّذِی يَخَافُ فَوُتَهٗ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے والد کو خط لکھا کہ اب میرا دم واپسیں ہے جب آپ اپنے کھیت پر تشریف فرما تھے۔تو آپ نہایت تیز چلے۔ یہاں تک کہ جب ظہر کا وقت قریب ہوا تو مؤذن نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن ! نماز، آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ جب دونوں نمازوں کے درمیان کا وقت قریب آیا تو اترے،فرمایا: اقامت کہواور جب میں سلام پھیروں تو عصر کی اقامت کہنا، پھر عصر کی نماز پڑھ کر سوار ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا،مؤذن نے پھر عرض کیا: نماز،فرمایا: جیسے تو نے ظہر وعصر میں کیا، پھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب تارے خوب کھل آئے تو سواری سے اترے، پھر مؤذن سے فرمایا: اقامت کہہ،اور جب میں سلام پھیر کر فارغ ہو جاؤں تو عشاء کے لئے اقامت کہنا،چنانچہ آپ نماز سے فارغ ہوکر ہماری طرف متوجہ ہوئے اورفرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کسی کوکوئی کام پیش آئے اوراسکے فوت ہونے کا خوف ہوتو اس طرح نماز پڑھے۔۱۲م

۵۳۲۔ عن عمربن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان علياً كان اذا سافر

۵۳۱۔ السنن للنسائی، باب الوقت الذی يجمع فيه المسافر ، الخ ۱/۶۸

۵۳۲۔ السنن لابی داؤد، الصلوة ۱/۱۷۳

ساربعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعو بعشائه فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل و یقول هکذا کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصنع۔

حضرت عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا حضرت علی، مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی جب سفر فرماتے، سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے یہاں تک کہ قریب تھا کہ تاریکی ہوجائے پھر اتر کر مغرب پڑھتے۔ پھر کھانا منگا کر تناول فرماتے۔ پھر عشاء پڑھکر کوچ کرتے اور کہتے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

امام عینی نے فرمایا: لا بأس به، اسکی سند میں کوئی نقص نہیں۔

۵۳۳۔ **عن** أبی عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : و فدت اناو سعد بن مالك و نحن فبا د ر للحج ، فکنا نجمع بین الظهر والعصر ،نقدم من هذه و نؤخر من هذه، ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من هذه ونؤخر من هذه حتی قدمنا مکة۔

حضرت ابوعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے ارادے سے نکلے۔ تو حج کی جلدی میں مکہ معظّمہ تک ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو یوں جمع کرتے گئے کہ ظہر ومغرب دیر کرکے پڑھتے اور عصر وعشاء جلد۔

۵۳۴۔ **عن** عبد الرحمٰن بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال :صحبت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فی حجه فکان یؤخر الظهر و یعجل العصر ، و یؤخر المغرب و یعجل العشاء،و لیسفر لصلوة الغداة ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کو گیا، تو میں نے آپ کا طریقۂ مبارکہ دیکھا کہ ظہر میں تاخیر فرماتے اور عصر میں جلدی، مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی، اور صبح روشن کرکے

۵۳۳۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱۴/۱

۵۳۴۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱۴/۱

پڑھتے۔

﴿۱۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے ارشادات سے نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہرین عرفہ وعشائین مزدلفہ کے سوا دونمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔

قرآن عظیم واحادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب، موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم وحضرت سیدنا سعد بن وقاص احد العشرۃ المبشرۃ، وحضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ، وحضرت سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق، وحضرت سیدتنا ام المؤمنین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اعاظم صحابہ کرام کا۔

وخلیفہ راشد امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز وامام سالم بن عبداللہ بن عمر، وامام علقمہ بن قیس، وامام اسود بن یزید نخعی وامام حسن بصری، وامام ابن سیدین، وامام ابراہیم نخعی، امام مکحول شامی، وامام جابر بن زید، وامام عمر بن دینار، وامام حماد بن ابی سلیمان، وامام اجل ابوحنیفہ اجلہ ائمۂ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وامام سفیان ثوری، امام لیث بن سعد، امام قاضی الشرق والغرب ابویوسف، وامام ابو عبداللہ محمد الشیبانی، وامام زفر بن الہذیل، وامام حسن بن زیاد، وامام دار الہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

وامام عبدالرحمٰن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک، وامام عیسی بن ابان، وامام ابوجعفر احمد بن سلامہ مصری وغیرہم ائمہ دین، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تحقیق مقام یہ ہے کہ جمع بین الصلوتین یعنی دونمازیں ملاکر پڑھنا دوقسم ہے۔

۱۔ **جمع فعلی:** جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں۔

کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں۔ جیسے۔ ظہر اپنے آخر وقت میں پڑھی کہ اسکے ختم پر وقت عصر آگیا۔ اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی۔ ہوئیں تو دونوں

اپنے اپنے وقت پر اور فعلا وصورۃ مل گئیں۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی۔ ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہوگیا وہ پڑھ لی۔ ایسا ملانا بعذر مرض وضرورت سفر بلا شبہ جائز ہے۔ ہمارے علماء کرام بھی اسکی رخصت دیتے ہیں

۲۔ جمع وقتی: جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔

یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع انکا مذہب ہے وہ حقیقۃ اسی صورت میں ہے۔ ورنہ جمع اپنے اصل معنی پر دونوں جگہ حقیقی ہے کما لا یخفی۔

اور اسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہیں ورنہ حقیقۃ فرائض میں یہ جمع بھی جمع صوری ہی ہے۔ ان میں تداخل محال تو جب ملیں گے صورۃ ملیں گے۔ اور معنی جدا فافھم فانہ نفیس جدا اس جمع کے یہ معنی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں

جمع تقدیم

کہ وقت کی نماز مثلا ظہر یا مغرب پڑھ کر اسکے ساتھ ہی متصل بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلا عصر یا عشا پیشگی پڑھ لیں۔

جمع تاخیر

کہ پہلی نماز مثلا ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار قصدا اٹھا رکھیں کہ جب اسکا وقت نکل جائے گا۔ پچھلی نماز مثلا عصر یا عشا کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد متصل خواہ منفصلا اس وقت کی نماز ادا کریں گے۔

یہ دونوں صورتیں بحالت اختیار صرف حجاج کرام کو صرف حج میں صرف عصر اور مغرب مزدلفہ میں جائز ہے۔ اول میں جمع تقدیم اور دوم میں جمع تاخیر عام ازیں کہ وہ مسافر ہوں یا خاص ساکنان مکہ ومنی وغیرہما مواضع قریبہ کہ وہ بوجہ نسک ہے نہ بوجہ سفر، اور بحالت اضطرار وعدم قدرت سفر حضر، یا ظہر عصر وغیرہا کسی شئ کی تخصیص نہیں جتنی نمازوں تک مشغولی جہاد، یا شدت مرض یا غشی وغیرہا کے سبب قدرت نہ ملے ناچار سب مؤخر رہیں گی۔ اور وقت قدرت بحالت عدم سقوط ادا کی جائیں گی۔ جس طرح حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے غزوۂ خندق میں ظہر وعصر ومغرب عشا کے وقت پڑھیں۔ انکے سوا

کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت جمع وقتی کی اصلا اجازت نہیں۔اگر جمع تقدیم کریگا نماز اخیر محض باطل ونا کارہ جائے گی۔جب اسکا وقت آئے گا فرض ہوگی۔نہ پڑھیگا ذمہ پر رہے گی۔اور جمع تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا،عمدا نماز قضا کردینے والا ٹھہرے گا۔اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائے گا۔

یہ تفصیل مذہب مہذب ہے اور اسی پر دلائل قرآن وحدیث ناطق بلکہ توقیت صلوۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے۔ہر مسلمان جانتا ہے کہ نماز کو دانستہ قضا کردینا بلاشبہ حرام،تو جس طرح صبح یا عشا قصدا نہ پڑھنی کہ ظہر یا فجر کے وقت پڑھ لیں گے حرام قطعی ہے یوں ہی ظہر یا مغرب قصدا نہ پڑھنی کہ عصر یا عشا کے وقت ادا کریں گے حرام ہونا لازم۔اور وقت سے پہلے تو حرمت درکنار نماز ہی بیکار۔

جیسے کوئی آدھی رات سے صبح کی نماز یا پہر دن چڑھے سے ظہر پڑھ رکھے قطعا نہ ہوگی۔یونہی جو ظہر کے وقت عصر یا مغرب کے وقت عشا نبٹا لے اس کا بھی نہ ہونا واجب۔

احادیث میں کہ حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے جمع منقول اس میں صراحتا وہی جمع صوری مذکور،یا مجمل ومحتمل اسی صریح مفصل پر محمول۔جمع حقیقی کے باب میں اصلا کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہیں جمع تقدیم تو اس قابل بھی نہیں کہ اس پر کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے۔جمع تاخیر میں احادیث کثیرہ کے خلاف دو حدیثیں ایسی آئیں جن سے بادی النظر میں دھوکا ہو۔مگر عند التحقیق جب احادیث متنوعہ کو جمع کرکے نظر انصاف کی جائے فوراً حق ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہ بھی وجوبا یا امکانا اسی جمع صوری کی خبر دے رہی ہے۔غرض جمع وقتی پر شرع مطہرہ سے کوئی دلیل واجب القبول اصلاً قائم نہیں بلکہ بکثرت صحیح حدیثیں اور قرآن عظیم کی متعدد آیتیں اور اصول شرع کی واضح دلیلیں اس کی نفی پر حجت مبین،یہ اجمال کلام ودلائل مذہب ہے۔

اس مسئلہ میں ہمارے زمانے کے امام لامذہباں،مجتہد نامقلداں،مخترع طرز نوی مبتدع ازادروی،میاں نذیر حسین صاحب دہلوی،ہداہ اللہ الی الصراط السوی نے کتاب عجب العجاب معیار الحق کے آخر میں اپنی چلتی حد بھر کا کلام مشبع کیا،مباحث مسئلہ میں اگلے پچھلے،مالکیوں،شافعیوں وغیرہم کا الٹا پلٹا،الجھا سلجھا،جیسا کلام حنفیہ کے خلاف جہاں کہیں ملا سب

جمع کرلیا، اور کھلے خزانے، احادیث صحاح کورد فرمانے، رواۃ صحیحین کومردود بتانے، بخاری و مسلم کی صدہا حدیثوں کوواہیات بتانے، محدثی کا بھرم عمل بالحدیث کا دھرم دن دہاڑے دھڑی دھڑی کر کے لٹانے میں رنگ رنگ سے اپنی نئی ابکار افکار کوجلوہ دیا۔

توبعون قدیم اس تحریر عدیم التحریر، حائز ہر غث ویابس ونقیر وقطمیر کے رد میں تمام مساعی نو وکہن کا جواب، اور ملاجی کے ادعائے باطل عمل بالحدیث ولیاقت اجتہاد وعلم حدیث کے روئے نہانی سے کشف حجاب، بعض علمائے عصر وعظمائے وقت غفراللہ تعالیٰ لنا و له و شکر فی انتصارنا الحق سعینا و سعیه نے ملاجی پر تعقبات کثیرہ بسیطہ کئے مگران شاء الله العزیز الکریم و لا حول و لا قوہ الا بالله العلی العزیز ، یہ افاضات تازہ چیزے دیگر ہوں گے جنہیں دیکھ کر ہر مصنف حق پسند بے ساختہ پکار اٹھے۔کہ

کم ترك الاول للآخر۔

بہت سی چیزیں پہلوں نے پچھلوں کیلئے چھوڑ دی ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید، ۱٦۰/۵۔۱٦۴

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جمع صوری کا ثبوت اصلا محل کلام نہیں اور وہی مذہب مہذب ائمہ حنفی ہے اس میں صاف صریح جلیل وصحیح احادیث مروی، مگر ملاجی تو انکار آفتاب کے عادی، بکمال شوخ چشمی بے نقط سنادی، کہ کوئی حدیث صحیح ایسی نہیں جس سے ثابت ہو کہ آنحضرت جمع صوری سفر میں کیا کرتے تھے۔

(معیار الحق مصنفہ نذیر حسین ملاجی)

بہت اچھا ذرا نگاہ روبرو۔

ہم نے گذشتہ اوراق میں متعدد احادیث اس معنی کے ثبوت میں نقل کیں اسی کی طرف امام احمد رضا قدس سرہ اشاہ کررہے ہیں اور پھران احادیث کے طرق اسانید مجملا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''مرتب'' حدیث جلیل وعظیم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ اس جناب سے مشہور مستفیض ہے۔جسے امام بخاری وابوداؤ دونسائی نے اپنی صحاح امام عیسی بن ابان نے کتاب الحج علی اہل مدینہ، امام طحاوی نے شرح معانی الاثار، ذہلی نے زہریات، اور اسمعیل نے مستخرج صحیح بخاری میں بطرق عدیدہ کثیرہ روایت کیا۔

☆ بخاری، اسماعیل اور ذہلی نے لیث بن سعد کے طریقے سے یونس سے۔انہوں نے زہری سے روایت کی ہے۔

☆ نسائی نے یزید بن زریع اور نضر بن شمیل کے دو طریقوں سے کثیر بن قاروندا سے روایت کی ہے۔

یہ دونوں یعنی زہری اور کثیر بن قاروندا سالم سے راوی ہیں۔

☆ نسائی نے قتیبہ سے۔طحاوی نے ابوعامر عقدی سے اور فقیہہ امام عیسی بن ابان، کے حجج میں یہ تینوں حضرات عطاف سے روایت کرتے ہیں۔

☆ ابوداؤد نے فضیل بن غزوانی اور عبداللہ بن علاء سے روایت کی۔

☆ ابوداؤد نے ہی عیسی سے، نسائی نے ولید سے، طحاوی نے بشر بن بکر سے۔

یہ تینوں یعنی عیسی، ولید بشر بن بکر جابر سے روایت کرتے ہیں۔

☆ طحاوی نے اسامہ بن زید سے روایت کی۔

یہ پانچوں یعنی عطاف، فضیل بن غزوان، عبداللہ بن العلاء، جابر، اور اسامہ بن زید نافع سے راوی ہیں۔

☆ ابوداؤد عبداللہ بن واقد سے راوی۔

☆ طحاوی اسماعیل بن عبدالرحمٰن سے راوی۔

یہ چاروں یعنی سالم، نافع، عبداللہ بن واقد، اور اسمعیل بن عبدالرحمٰن، سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ناقل ہیں۔

ان طرق عدیدہ کثیرہ نیز دیگر طرق واسانید صحابہ کرام سے متعدد احادیث گذشتہ اوراق میں نقل ہوئیں۔اب امام احمد رضا قدس سرہ کے بعض افادات اور ملاجی کی خرافات پر چند لطائف ملاحظہ ہوں۔

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمدللہ، جمع صوری کا طریقہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، وحضرت مولی علی، وعبداللہ بن مسعود، وسعد بن مالک وعبداللہ بن عمر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روشن وجہ پر ثابت ہوا۔اور امام لامذہباں کا وہ جبروتی ادعا کہ اس میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔اور

اس سے پڑھ کر یہ بانگ بے معنی کہ۔

''یہ روایات جن سے جمع صوری کرنی ابن عمر کی واضح ہوتی ہے سب واہیات اور مردود ،اور شاذ و مناکیر ہیں۔ معیا الحق''

اور بشدت حیا یہ خاص جھو دوافتراء کہ

''ابن عمر نے اس کیفیت سے ہرگز نمازیں جمع نہیں کیں جیسا کہ ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔معیار الحق''

اپنی سزائے کردار کو پہونچا۔اب ایضاح مرام وازاحت اوہام کو چندافادات کا استعمال کیجئے۔

افادۂ اولیٰ: لامذہب ملا کو جب کہ انکار جمع صوری میں چاند پر خاک اڑانی تھی۔اوراحادیث مذکور صحاح مشہورہ میں موجود و متداول ،تو بے رد صحاح چارۂ کار کیا تھا۔لہذا بایں پیرانہ سالی،حضرت کے رقص جمالی ملاحظہ ہوں۔

لطیفہ ا: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث جلیل وعظیم کے پہلے طریق صحیح مروی سنن ابی داؤد کو محمد بن فضیل کے سبب ضعیف کہا۔

اقول:

اولا: یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری وصحیح مسلم کے رجال سے ہے۔

ثانیا: امام ابن معین جیسے شخص نے ابن فضیل کو ثقہ، امام احمد نے حسن الحدیث ،امام نسائی نے لابأس (اس میں کوئی نقص نہیں) کہا،امام احمد نے اس سے روایت کی اور وہ جسے ثقہ نہیں جانتے اس سے روایت نہیں فرماتے ،میزان نے اصلا کوئی جرح مفسر اسکے حق میں ذکر نہ کی۔

ثالثا: یہ بکف چراغی قابل تماشا کہ ابن فضیل کے منسوب برفض ہونے کا دعوی کیا اور ثبوت میں عبارت تقریب' رمی بالتشیع۔ '

ملاجی کو بایں سالخوردی و دعوی محدثی آج تک اتنی خبر نہیں کہ محاورات سلف واصطلاح محدثین میں تشیع و رفض میں کتنا بڑا فرق ہے۔

زبان متاخرین شیعہ روافض کو کہتے ہیں۔ خذلهم الله تعالیٰ جمیعا ،بلکہ آج کل کے بیہودہ مہذبین روافض کو رافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اور انہیں شیعہ ہی کے لقب سے

یاد کرنا ضروری مانتے ہیں۔ خود ملاجی کے خیال میں اپنی ملائی کے باعث یہ ہی تازہ محاورہ تھا یا عوام کو دھوکا دینے کیلئے متشیع کو رافضی بنایا۔ حالانکہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المؤمنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ان میں افضل جانتا شیعی کہلاتا۔ بلکہ جو صرف امیرلمؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تفضیل دیتا اسے بھی شیعہ کہتے۔ حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہل سنت کا تھا۔ اسی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا۔ بلکہ کبھی محض غلبۂ محبت اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو شیعت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے۔

امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں خود انہیں محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ ان کا تشیع صرف موالات تھا وبس۔

رابعا: ذرا رواۃ صحیحین دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی۔ کیا بخاری و مسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے۔ انکے رواۃ میں تیس سے زیادہ ایسے لوگ جنہیں اصطلاح قدماء پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تدریب میں حاکم سے نقل کیا۔

كتاب مسلم ملآن من الشيعة ،

مسلم کی کتاب شیعوں سے بھری ہوئی ہے۔

دور کیوں جایئے خود یہی ابن فضیل کہ واقع کے شیعی صرف بمعنی محبّ اہل بیت کرام اورآپ کے زعم میں معاذ اللہ رافضی صحیحین کے راوی ہیں۔

لطیفہ۲: امام طحاوی کی حدیث بطریق، ابن جابر عن نافع، پر بشر بن بکر سے طعن کیا کہ ''وہ غریب الحدیث ہے، ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف، قاله الحافظ فی التقريب ، معیار الحق''

اقول:

اولا: ذرا شرم کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہیں۔ صحیح حدیثیں رد کرنے بیٹھے تو اب بخاری بھی بالائے طاق ہے۔

ثانیا: اس صریح خیانت کو دیکھئے کہ تقریب میں صاف صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا ہضم کر گئے۔

ثالثاً: محدث جی! تقریب میں ''ثقۃ یغرب'' ہے۔ کسی ذی علم سے سیکھو کہ ''فلان یغرب'' اور ''فلان غریب الحدیث'' میں کتنا فرق ہے۔

لطیفہ۳: طریق ابن جابر سے سنن نسائی کی حدیث کو ولید بن قاسم سے رد کیا کہ ''روایت میں اس سے خطا ہوتی تھی، کہا تقریب میں ''صدوق یخطئی''

معیار الحق

اقول:

اولا: مسلمانو! اس تحریف شدید کو دیکھنا۔ اسناد نسائی میں یہاں نام ولید غیر منسوب واقع تھا۔ کہ ' اخبر محمد بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنانا فع الحدیث ۔

ملاجی کو چالاکی کا موقع ملا کہ تقریب میں اسی طبقہ کا ایک شخص رواۃ نسائی سے کہ نام کا ولید اور قدرے متکلم فیہ ہے چھانٹ کر اپنے دل سے ولید بن قاسم تراش لیا۔ حالانکہ یہ ولید بن قاسم نہیں ولید بن مسلم ہیں۔ رجال صحیح مسلم وائمۂ ثقات وحفاظ اعلام سے اسی تقریب میں انکے ثقہ ہونے کی شہادت موجود۔ ہاں تدلیس کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ اسکا احتمال یہاں مفقود کہ وہ صراحۃ ' حدثناابن جابر قال حدثنی نافع 'فرمارہے ہیں۔

تم نے جانا کہ آپ کے کید پر کوئی آگاہ نہ ہوگا۔ ذرا بتایئے تو کہ آپ نے ولید کا ولید بن قاسم کس دلیل سے متعین کرلیا کیا اس طبقہ میں اس نام کا راوی نسائی میں کوئی اور نہ تھا۔ اگر اب عاجز آکر ہم سے پوچھنا ہو کہ تم نے ولید بن مسلم کیسے جانا۔ اول تو بقانون مناظرہ جب آپ غاصب منصب ہیں ہم سے سوال کا محل نہیں ۔ اور استفادۃ پوچھو تو پہلے اپنی جزاف کا صاف صاف اعتراف کرو پھر شاگردی کیجئے تو ایک یہی کیا بعونہ تعالیٰ بہت کچھ سکھادیں۔ وہ قواعد بتادیں جن سے اسمائے مشترکہ میں اکثر جگہ تعیین نکال سکو۔

ثانیا: بفرض غلط ابن قاسم ہی سہی پھر وہ بھی کب مستحق رد ہیں امام احمد نے ان کی توثیق فرمائی ان سے روایت کی محدثین کو حکم دیا کہ ان سے حدیث لکھو۔ ابن عدی نے کہا: اذا روی عن ثقۃ فلا بأس بہ (وہ جب کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں) اور ابن جابر کا ثقہ ہونا خود ظاہر۔

ثالثا: ذرا رواۃ صحیح بخاری ومسلم پر نظر ڈالے ہوتے کہ ان میں کتنوں کی نسبت

تقریب میں یہی 'صدوق یخطی' بلکہ اس سے زائد کہا۔ کیا قسم کھائے بیٹھے ہو کہ صحیحین کا رد ہی کروگے؟

لطیفہ۴: حدیث صحیح نسائی وطحاوی وعیسی بن ابان بطریق عطاف عن نافع، کو عطاف سے معلول کیا کہ ''وہ وہمی ہے۔ کہا تقریب میں ''صدوق یھم''۔　　معیار الحق

اقول:

اولا: عطاف کو امام احمد وامام ابن معین نے ثقہ کہا۔ و کفی بھما قدوۃ، میزان میں انکی نسبت کوئی جرح مفسر منقول نہیں۔

ثانیا: کسی سے پڑھو کہ وہمی اور 'صدوق یہم' میں کتنا فرق ہے۔

ثالثا: صحیحین سے عداوت کہاں تک بڑھے گی۔ تقریب ملاحظہ ہو کہ آپ کے وہم کے ایسے وہمی ان میں کس قدر ہیں۔

رابعا: بالفرض یہ سب رواۃ مطعون ہی سہی مگر جب بالیقین ان میں کوئی درجۂ سقوط میں نہیں۔ تو تعدد طرق سے پھر حجت تامہ ہے۔ و لکن الوھابیۃ قوم یجھلون۔

لطیفہ۵: آپ کے امتحان علم کو پوچھا جاتا ہے کہ روایت طحاوی ''حدثنا فھد ثنا الحمانی ثنا ابن المبارك عن اسامۃ بن زید اخبرنی نافع'' میں آپ نے کہاں سے معین کرلیا کہ یہ اسامہ بن زید عدوی مدنی ضعیف الحافظہ ہے۔ اسی طبقہ سے اسامہ بن زید لیثی مدنی بھی تو ہے کہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ وتعلیقات بخاری سے ہے۔ جسے یحیی بن معین نے کہا ۔ثقہ ہے، ثقہ صالح ہے، ثقہ حجت ہے۔ دونوں ایک طبقہ ایک شہر ایک نام کے ہیں اور دونوں نافع کے شاگرد۔ پھر منشاء تعیین کیا ہے؟

اور آپ کو تو شاید اس سوال میں بھی دقت پڑے کہ کہاں سے مان لیا کہ یہ حمانی حافظ کبیر یحیی بن عبد الحمید صاحب مسند ہے جسکی جرح آپ نے نقل کی۔ اور امام یحیی بن معین وغیرہ کا ثقہ۔ اور ابن عدی کا ارجو انہ لا بأس بہ، مجھے امید ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور ابن نمیر کا 'ھو اکبر من ھؤلاء کلھم فاکتب عنہ' وہ ان سب میں بڑا ہے اس لئے میں اس سے حدیث لکھتا ہوں۔ کہنا چھوڑ دیا۔ اسی طبقہ تاسعہ سے اس کا والد عبد الحمید بن عبد الرحمٰن بھی تو ہے کہ رجال صحیحین سے اور دونوں حمانی کہلائے جاتے ہیں۔

لطیفہ۶: روایات نسائی بطریق کثیر بن قاروندا عن سالم عن ابیہ، میں جھوٹ کو بھی کچھ گنجائش نہ ملی تو اسے یوں کہہ کر ٹالا کہ۔،

''وہ شاذ ہے اس لئے کہ مخالف ہے روایات شیخین وغیرہما کے وہ ارجح ہیں سب سے بالاتفاق اور مقدم ہوتی ہیں سب پر جب کہ موافقت اور نسخ نہ بن سکے۔ معیار الحق''

اقول:

اولا: شیخین کا نام کس منہ سے لیتے اور انکی احادیث کو ارجح کہتے ہو۔ یہ وہی شیخین تو ہیں جو محمد بن فضیل سے حدیثیں لاتے ہیں۔ جسے تمہارے نزدیک رافضی کہا گیا اور حدیثوں کا پلٹ دینے والا اور موقوف کو مرفوع کر دینے کا عادی تھا۔

ثانیا: یہ وہی شیخین تو ہیں جن کے یہاں سب کے خلاف حدیثیں لانے والے، حدیثوں میں خطا کرنے والے، وہمی کئی درجن بھرے ہوئے ہیں۔

ثالثا: مخالفت شیخین کا دعوی محض باطل ہے جیسا کہ بعونہ تعالیٰ عنقریب ظاہر ہوتا ہے۔　فتاوی رضویہ جدید، ۵/۴/۱۷۴، ۱۸۱ ملخصا

لطیفہ ۷: ملاجی کی ساری کارگذاریاں، حیاداریاں حدیث صحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق تھیں۔ حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی امام طحاوی ونیز امام احمد وابن شیبہ استاذان بخاری ومسلم کے رد کو پھر وہی معمولی شگوفہ چھوڑا کہ۔

''ایک راوی اس کا مغیرہ بن زیاد موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہمی تھا۔ قالہ الحافظ فی التقریب

معیار الحق''

اقول:

اولا: تقریب میں صدوق کہا تھا وہ صندوق میں رہا۔

ثانیا: وہی اپنی وہمی نزاکت کہ 'لہ اوہام' کو وہمی کہنا سمجھ لیا۔

ثالثا: وہی صحیحین سے پرانی عدوات، تقریب دور نہیں دیکھئے تو کتنے رجال بخاری و مسلم کو یہی 'صدوق لہ اوہام' کہا ہے۔

رابعا: مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے۔ امام ابن معین وامام نسائی دونوں صاحبوں

نے بآن تشدد شدید فرمایا۔' لیس بہ بأس 'اس میں کوئی برائی نہیں۔زاد یحیی لہ حدیث واحد منکر ،اسکی صرف ایک حدیث منکر ہے لاجرم وکیع نے ثقہ،ابوداؤد نے صالح،ابن عدی نے عندی لا بأس بہ (میرے نزدیک اس میں کوئی نقص نہیں) کہا۔

تو اس کی حدیث حسن ہونے میں کلام نہیں اگرچہ درجہ صحاح پر بالغ نہ ہوجسکے سبب نسائی نے' لیس بالقوی 'اس درجے کا قوی نہیں ہے۔ابواحمد حاکم نے لیس بالمتین عندہم، اس درجہ کا متین نہیں محدثین کے نزدیک، کہا۔

لا انہ لیس بقوی لیس بمتین و شتان ما بین العبارتین ۔نہ کہ سرے سے قوی اور متین نہیں ہے۔ان دونوں عبارتوں میں بہت فرق ہے۔

حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق میں رکھا۔اس قسم کے رجال اسانید صحیحین میں صدہا ہیں

لطفیہ ۸: حدیث مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مروی سنن ابی داؤد کے رد کو طرفہ تماشہ کیا مسند ابی داؤد میں یوں تھا۔

" قال اخبر نی عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابہ عن جد ہ ان علیا کان اذا سافر الحدیث "

جس کا صاف صریح حاصل یہ تھا کہ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد محمد سے روای ہیں۔اور وہ انکے دادا یعنی اپنے والد عمر سے کہ انکے والد ماجد مولی علی نے جمع صوری خود بھی کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی روایت فرمائی۔

ابیہ اور جدہ میں دونوں ضمیریں عبد اللہ کی طرف تھیں ۔ حضرت نے بزور زبان ایک ضمیر عبداللہ دوسری محمد کی قرار دیکر یہ معنی ٹھہرائے کہ۔

''عبداللہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ محمد سے اور وہ محمد اپنے دادا علی سے،اور محمد کو اپنے دادا علی سے ملاقات نہیں تو مرسل ہوئی اور مرسل حجت نہیں۔ معیار الحق''

قطع نظر اس سے کہ مرسل ہمارے اور جمہور ائمہ کے نزدیک حجت ہے۔ایمان سے کہنا ان ڈھٹائیوں سے صحیح وثابت حدیثوں کو رد کرنا کونسی دیانت ہے۔میں کہتا ہوں آپنے ناحق اتنی محنت بھی کی اور حدیث متصل کو صرف مرسل بنایا۔حیاودیانت کی ایک ادنی جھلک میں بھی باطل وموضوع ہوئی جاتی تھی اور بات بھی مدلل ہوتی کہ ضمیر اقرب کی طرف پھرتی ہے۔اور ابیہ

سے اقرب ابوطالب اور جدہ سے اقرب ابیہ ،تو معنی یوں کہے ہوتے کہ،

عبداللہ نے روایت کی ابوطالب کے باپ حضرت عبدالمطلب سے اور عبدالمطلب نے اپنے دادا عبدمناف سے کہ مولیٰ علی نے جمع صوری کی۔

اب ارسال بھی دیکھئے کتنا بڑھ گیا کہ مولیٰ علی کے پرپوتے مولا علی کے دادا سے روایت کریں۔اور حدیث صراحۃ موضوع بھی ہوگئی کہ کہاں عبدالمطلب وعبدمناف اور کہاں مولی علی سے روایت حدیث مفید احناف، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

مسلمانو! دیکھا یہ عمل بالحدیث کا جھوٹا دعوی کرنے والے جب صحیح حدیثوں کو رد کرنے پر آتے ہیں تو ایسی ایسی بد دیانتوں بے غیرتیوں بیباکیوں چالاکیوں سے صحیح بخاری کو بھی پس پشت ڈال کر ایک ہانک بولتے ہیں کہ سب واہیات اور مردود ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ فتاوی رضویہ جدید،۱۸۴۔۱۸۶

۵۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا و سبعا جمیعا ، قلت : یا ابا الشعثاء !اظنہ اخر الظھر و عجل العصر و اخر المغرب و عجل العشا ء ، قال و انا اظن ذلک ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور اکھٹی سات رکعتیں بھی۔ اس حدیث کے راوی کہتے ہیں میں نے کہا۔اے ابوالشعثاء! میرے خیال میں انہوں نے ظہر و عصر کو اور مغرب وعشاء کو اکٹھا پڑھا ہوگا۔ابوالشعثاء نے کہا: میرا خیال بھی یہ ہی ہے۔

۵۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلی رسول اللہ صلی

۵۳۵۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ۱/۲٤٦ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۲/۲۱۱
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۳٤۹ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۱۷۱
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱/۹۵ ☆
السنن للنسائی، باب الوقت الذی یجمع فیہ المقیم ، ۱/٦۸
۵۳٦۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ ، ۱/۲٤٦ ☆ المؤطا لمالک ، ۵۱
الجامع للترمذی ، الصلوہ ، ۱/۲٦ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۱۷۱
السنن للنسائی، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، ۱/۷۰
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۹۵

الله تعالیٰ علیه وسلم الظهر و العصر جمیعا بالمدینة فی غیر خوف و لا سفر ، قال ابو الزبیر : فسألت سعیدا لم فعل ذلك ، فقال : سألت ابن عباس كما سألتنی، فقال: اراد ان لا یحرج احد من امته۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور سفر کے مدینہ میں ظہر وعصر اکٹھی پڑھیں، ابوالزبیر نے کہا میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے اسی طرح میں نے ابن عباس سے پوچھا تھا تو انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ آپ کی امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۳۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الظهر و العصر و بین المغرب و العشاء بالمدینة فی غیر خوف و لا مطر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر خوف اور بارش کے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا۔

۵۳۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : صلیت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمدینة ثمانیا جمیعا و سبعا جمیعا ، اخر الظهر و عجل العصر ، اخر المغرب و عجل العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور سات رکعتیں بھی ۔آپ نے ظہر کو مؤخر کیا تھا اور عصر میں جلدی کی تھی ۔اسی طرح مغرب کو مؤخر کیا تھا اور عشاء میں جلدی کی تھی۔

۵۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه صلی بالضرورة الاولیٰ

۵۳۷۔ الصحیح لمسلم ، ۲۴۶/۱ ☆ الجامع للترمذی ، الصلوة ، ۲٦/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۹۵/۱ ☆

۵۳۸۔ السنن للنسائی، باب الوقت الذی یجمع فیه ، ٦۸/۱

۵۳۹۔ السنن للنسائی ، باب وقت الذی یجمع فیه الخ، ٦۹

و العصر ليس بينهما شئى ، و المغرب و العشاء ليس بينها شئى ، فعل ذلك من شغل ، و زعم ابن عباس انه مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالمدينة الاولىٰ و العصر ثمان سجدات ليس بينهما شئى ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے بصرہ میں ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھا۔انکے درمیان کوئی شئی حائل نہ تھی۔اور مغرب و عشاء کو اکٹھا پڑھا۔ان کے درمیان کوی شئی حائل نہ تھی۔اس طرح انہوں نے ایک مصروفیت کی وجہ سے کیا تھا۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ظہر وعصر اکٹھی پڑھی تھیں۔ یہ آٹھ رکعتیں تھی اور ان کے دو درمیاں اور کوئی شئی نہ تھی۔

۵۴۰۔ **عن** عبد الله بن شقيق رضى الله تعالىٰ عنه قال :خطبنا ا بن عباس يوما بعد العصر حتى غربت الشمس و بدت النجوم و جعل الناس يقولون الصلوة الصلوة ، قال : فجاء ه رجل من بنى تميم لا يفتروا لا ينثنى الصلوة الصلوة ، فقال ابن عباس ، اتعلمنى بالسنه لا ام لك ، ثم قال :رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جمع بين الظهر و العصر و المغرب و العشاء ، قال عبد الله بن شقيق فحاك فى صدرى من ذلك شئى فأتيت أبا هريرة فسالته فصدق مقالته ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دن عصر کے بعد خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور تارے کھل گئے ۔لوگ کہنے لگے نماز ،نماز ،ایک تمیمی نے آکر آپ سے عرض کی: نماز ،نماز ،اور وہ برابر یہ ہی کہتا آیا۔آپ نے فرمایا۔کیا تو مجھے سنت سکھا رہا ہے تیری ماں نہ رہے پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا ۔حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ بات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ۔آپ نے بھی نمازوں کے جمع کرنے کی تصدیق کی۔

۵۴۰۔ الصحيح لمسلم، الصلوة، ۲۴۶/۱

۵۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن شقیق العقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رجل لابن عباس : الصلوۃ فسکت ، ثم قال : الصلوۃ ، فسکت ثم قال : الصلوۃ ، فسکت ، ثم قال : الصلوۃ ، فسکت ، ثم قال : لا أم لک ، أتعلمنا بالصلوۃ ، کنا نجمع بین الصلوتین علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی: نماز، آپ خاموش رہے۔ پھر اس نے نماز کا تذکرہ کیا آپ پھر بھی خاموش رہے۔ اسنے پھر تیسری مرتبہ تقاضا کیا۔ آپنے کچھ دیر خاموش رہ کر ارشاد فرمایا: تیری ماں نہ رہے کیا تو مجھے نماز سکھاتا ہے۔ سن لے۔ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں نمازیں جمع کر کے پڑھتے۔

۵۴۲۔ **عن** عبد اللہ شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما أخر صلوۃ المغرب ذات لیلۃ فقال رجل : الصلوۃ الصلوۃ ، فقال : لا ام لک ، اتعلمنا بالصلوۃ و قد کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ربما جمع بینھا بالمدینۃ۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک رات نماز مغرب میں تاخیر کی۔ تو ایک مرد نماز نماز، پکارنے لگے۔ آپ نے غصہ میں فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ کیا تو ہمیں نماز سکھا رہا ہے۔ سن، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت مرتبہ دو نمازیں مدینہ میں جمع فرمائیں۔

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات صحاح سے واضح کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں کہ نہ خوف تھا، نہ سفر، نہ مرض، نہ مطر، محض بلا عذر خاص مدینہ طیبہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشا بجماعت جمع فرمائیں۔ سفر وخطر ومطر کی نفی تو خود احادیث میں مذکور۔ اور مرض بلکہ ہر مرض ملجی کی نفی سوق بیان سے صاف مستفاد، معھذا جب نمازیں جماعت سے تھیں تو سب کا مریض ومعذور ہونا مستبعد، پھر راوی حدیث حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی

۵۴۱۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ۲۶۴/۱

۵۴۲ ۔شرح معانی الاثار للطحاوی ، الصلوۃ، ۹۵/۱

بناپرصرف طول خطبہ کے سبب تاخیر مغرب واستناد بجمع مذکورانتفائے اعذار پرصریح دلیل،حالانکہ بے عذر جمع وقتی ملاجی بھی حرام جانتے ہیں۔

تواس حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں جمع فعلی مراد لینے سے چارہ نہیں۔اور خود ملاجی نے امام ابن حجر شافعی اورانکے توسط سے امام قرطبی،امام الحرمین،ابن الماجشون،اور ابن سید الناس وغیرہم سے یہاں ارادۂ جمع فعلی کی تقویت وترجیح نقل کی۔مع ہذا قطع نظراس سے کہ روایت صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلامذہ وراویان حدیث جابر بن زید وعمروابن دینار نے ظنا حدیث کا یہی محمل مانا۔ابن سید الناس نے کہا کہ حدیث کاراوی دوسرے شخص کی نسبت حدیث کی مراد سے زیادہ آگاہ ہوتا ہے۔

روایت نسائی میں خودابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس جمع کے جمع فعلی ہونے کی تصریح فرمادی کہ ظہر ومغرب میں دیرکی اورعصروعشاء میں جلدی۔یہ خاص جمع صوری ہے۔کسی کومحل سخن نہ رہا۔

تمہارے امام شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار میں کہا۔جوچیزیں اس پردلالت کرتی ہیں کہ اس باب سے متعلق حدیث کا جمع صوری پرحمل کرنا متعین ہے ان میں سے ایک وہ روایت ہے جونسائی نے ابن عباس سے نقل کی ہے۔اوریہ ابن عباس جواس موضوع سے متعلق حدیث کے اولین راوی ہیں خود تصریح کررہے ہیں کہ انہوں نے جمع بین الصلوتین کی جو روایت بیان کی ہے اس سے مراد جمع صوری ہے۔

شوکانی نے اس ارادہ کے اور چند مؤیدات بھی بیان کئے ہیں اورانکار جمع صوری اور آپکے زعم باطل مصیبت کی اپنی بساط بھرخوب خوب خبریں لی ہیں۔جی میں آئے توملاحظہ کرلیجئے بالجملہ شک نہیں کہ حدیث میں مرادصوری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۹۳۔۱۹۴

۵۴۳۔ **عن** عمر و بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما : جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مقیما غیر مسافر بین الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، فقال رجل لابن عمر ، لم تری

۵۴۳۔ المصنف لعبد الرزاق ، الصلوة، ۲/۵۵۶

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعل ذلک ؟ قال : لان لا تحرج اُمته ، اِن جمع رجل۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے دو نمازیں جمع فرمائیں جبکہ آپ مقیم تھے مسافر نہ تھے۔ یعنی ظہر وعصر کو اور مغرب وعشاء کو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا۔ آپ کے خیال میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: تاکہ امت پر تنگی نہ ہو اگر کوئی شخص جمع کرے۔

۵۴۴۔ **عن** صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جمع عمر بن الخطاب بین الظهر و العصر فی یوم مطیر ۔

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارش کے سبب ظہر وعصر جمع کی۔

۵۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، فکان یؤخر الظهر و یعجل العصر فیجمع بینهما ، و یوخر المغرب و یعجل العشاء فیجمع بینهما ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم پر جلوہ فرمائے تو آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر میں جلدی کر کے دونوں کو جمع کرلیا ، اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشا میں تعجیل کر کے دونوں کو جمع کیا۔

۵۴۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا بادر احدکم الحاجة فشاء ان یؤخر المغرب و یعجل العشا ء ثم یصلیما جمیعا ففعل۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو ضرورت کی بنا پر جلدی ہو اور وہ چاہے کہ مغرب کو مؤخر کر کے اور عشا میں جلدی کر کے دونوں کو یکجا پڑھے تو ایسا کرے۔

۵۴۴۔ المصنف لعبد الرزاق ، الصلوة ، ۲/۵۵۶
۵۴۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۷۸۶، ۸/۲۵۰
۵۴۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۱۹۰، ۷/۵۴۷

۵۴۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء يئوخر هذه فى آخر وقتها يعجل هذه فى اول وقتها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع فرماتے۔مغرب کو اسکے آخر وقت میں پڑھتے اور عشا کو اسکے اول وقت میں۔

۵۴۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يجمع بين المغرب و العشاء اذا جدبه السير ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔

۵۴۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : رأت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا عجله السير فى السفر يئوخرصلوة المغرب حتى يجمع بينها و بين صلوة العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کے دوران چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز کو اتنا مئوخر کردیتے تھے کہ عشا کے ساتھ ملا لیتے تھے۔

۵۵۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يجمع بين صلوة الظهر والعصر اذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب و العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کیلئے چلنے والے ہوتے تو ظہر وعصر کو جمع فرمالیتے۔اور مغرب وعشاء کو جمع

۵۴۷۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۹۸۸۰، ۱۰/۴۷

۵۴۸۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱/۹۵

۵۴۹۔ الصحيح لمسلم، الصلوة، ۱/۲۴۵

۵۵۰۔ الصحيح الجامع للبخارى، ۱/۱۴۹

فرماتے۔

۵۵۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی ا لله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب و العشاء فی السفر من غیر ان یعجله شئی ولا یتبع عدو و لا یخاف شئیا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں مغرب وعشا جمع فرماں لیتے تھے حالانکہ نہ آپ کوجلدی ہوتی تھی ، نہ دشمن تعاقب میں ہوتا تھا،اورنہ کسی چیز کا خوف ہوتا تھا۔

۵۵۲۔ **عن** انس رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین هاتین الصلوتین فی السفر یعنی المغرب و العشاء ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفرمیں ان دونوں نمازوں کوجمع فرماتے۔یعنی مغرب وعشا۔

۵۵۳۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غزوۃ تبوك بین الظهر و العصر و بین المغرب و العشاء ، قال قلت ما حمله علی ذلك قال : فقال : اراد ان لا یحرج امته۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہروعصراورمغرب وعشا کوجمع کیا۔حضرت واثلہ نے کہا: میں نے حضرت معاذ سے پوچھااسکی وجہ کیاتھی۔تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیاکہ آپ یہ چاہتے تھے کہ آپ کی امت کوکوئی تنگی نہ ہو۔

۵۵۴۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عام غزوۃ تبوك ، فكان ، یجمع الصلوۃ فصلی الظهر و العصر

۵۵۱۔ السنن لابن ماجه ، ۷٦/۱
۵۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱٤۹/۱
۵۵۳۔ الصحیح لمسلم ، باب الجواز الجمع بین الصلوتین الخ، ۲٤٦/۱
۵۵٤۔ الصحیح لمسلم ، باب الجواز بین الصلوتین ، ۲٤٦/۱
المؤطا لمالك ، الجمع بین الصلوتین ، ۵۰

جمیعا و المغرب و العشاء جمیعا ، حتی اذا کان یوما اخر الصلوۃ ثم خرج فصلی الظهر و العصر جمیعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلی المغرب و العشاء جمیعا، ثم قال : اِنَّکُمُ سَتَأتُونَ غَدًا اِنُ شَاءَ اللّٰهُ عَیُنَ تَبُوكَ وَ اِنَّکُمُ لَمُ تَأتُوهَا حَتّٰی یَضُحَی النَّهَارُ ، فَمَنُ جَاءَ هَا مِنُکُمُ فَلَا یَمُسَّ مِنُ مَائِهَا شَیُأً حَتّٰی أتِی،فجئناهاقدسبقنا علیها رجلان و لاعین مثل الشراك تبض بشئی من ماء ، قال : فسلهما رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هَلُ مَسَسُتُمَا مِنُ مَائِهَا شَیُأً ، قالا: نعم ، سبها لانبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قال لهما ما شاء الله ان یقول ، ثم قال : غَرِّفُوُا بِأیُدِ هِمُ مِنَ الُعَیُنِ قَلِیُلًا قَلِیُلًا، حتی اجتمع فی شئی و غسل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیه یدیه و جهه ثم اعاده فیها فجرت العین بما ء منهمرا و غزیر ، شك ابو علی ایهما قال فاستقا الناس ثم قال ، یُوُشِكُ یَا مُعَاذُ ! اِنُ طَالَتُ بِكَ الُحَیَاۃُ أنُ تَرٰی مَاءَ هَا هُنا قَدُ مُلِیٔ جِنَانًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک کے سال نکلے تو حضور نمازیں جمع کرتے ہوئے تشریف لیجاتے ، چنانچہ آپ نے ظہر وعصر کو جمع کیا پھر مغرب اور عشاء کو جمع کیا یہاں تک کہ جب کوئی دن آتا تو آپ نماز کو مؤخر کرتے پھر آپ ظہر وعصر کو جمع کر کے پڑھتے ، پھر آپ خیمہ میں داخل ہوتے اور پھر باہر تشریف لاکر مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھتے ۔ پھر فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ تم لوگ کل تبوک کے چشمہ پر پہونچو گے، تمہارا پہونچنا وہاں چاشت کے وقت ہوگا ۔ لہذا سن لو، جب تم میں کوئی وہاں پہونچ جائے تو اس چشمہ کا پانی ہرگز نہ پئے جب تک کہ میں نہ پہونچ جاؤں ۔ تو ہم وہاں پہونچے لیکن ہم سے پہلے دو شخص وہاں پہونچ چکے تھے ۔ چشمہ نہایت قلیل پانی جیسے جوتی کا تسمہ کے برابر بہہ رہا تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات سے پوچھا: کیا تم دونوں نے اس چشمہ کچھ پانی پیا ہے؟ دونوں نے عرض کیا ہاں، حضور نے ان کو نہایت سخت سست کہا۔ پھر فرمایا: تم سب لوگ اپنے اپنے چلو سے تھوڑا تھوڑا پانی جمع کرو یہاں تک کہ ایک برتن میں جمع کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اس میں اپنے دونوں مبارک ہاتھ اور چہرا اقدس کو دھویا اور پھر اس پانی کو اسی چشمہ کی جگہ ڈال دیا پھر اس چشمہ سے نہایت تیزی کے ساتھ پانی بہنا شروع ہوا، لوگ اس سے سیراب ہوئے ۔ پھر

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہاری عمر اگر وفا کرے تو تم دیکھو گے کہ یہ چشمہ اتنا بڑھ جائے گا کہ اس سے اردگرد کے باغ وغیرہ بھی بھر جائیں گے۔

۵۵۵۔ **عن** عبد الرحمن بن هرمز الاعرج رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا ان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الظهر و العصر فی سفره الی تبوك۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے سفر میں تبوک تک ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔

۵۵۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی سفر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔

۵۵۷۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الصلوتین فی غزوة بنی المصطلق ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بنی مصطلق میں دو نمازوں کو جمع کیا۔

۵۵۸۔ **عن** أُسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جد به السیر جمع بین الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، قال الترمذی سألت محمداً یعنی البخاری عن هذا الحدیث فقال : الصحیح هو موقوف عن اسامة بن زید ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۵۵۵۔ المؤطا لمالك الصلوة ، ۵۰ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۱۲

۵۵۶۔ کشف الاستار عن زوائد لابزار ، ۱/۳۳۰

۵۵۷۔ المصنف لابن ابی شیبة، الصلوة ، ۲/۲۱۳

۵۵۸۔ عمدة القاری للعینی، الصلوة ۷/۱۴۹

علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تھی تو ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔امام ترمذی نے کہا کہ میں نے محمد یعنی امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: صحیح یہ ہے کہ اسامہ بن زید پر موقوف ہے۔

۵۵۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیی عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی السفر ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونمازوں کو سفر کے دوران جمع کیا کرتے تھے۔

۵۶۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، فقیل له فی ذلك ، فقال : صنعت ذلك لئلا تحرج امتی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب وعشا کو جمع کیا ،آپ سے اس بارے میں عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس طرح اس لئے کیا تا کہ میری امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۶۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی السفر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دونمازوں کو جمع فرماتے۔

۵۶۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی السفر ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۵۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۴۸/۳
۵۶۰۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۱۲/۲
۵۶۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۹/۱۰
۵۶۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، الصلوۃ ۱۵۹/۲

علیہ وسلم سفر میں دونمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

٥٦٣ـ **عن** علی بن الحسین رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا انه کان یقول : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اراد ان یسیر یومه جمع بین الظهر والعصر واذا ارادا ان یسیر لیله جمع بین المغرب و العشاء ـ

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دن کو سفر کا ارادہ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے ،اور جب رات کو سفر کا ارادہ فرماتے تو مغرب وعشا کو جمع فرمالیتے۔

﴿۱۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور جمع بین الصلاتین کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی نماز کو مؤخر کر کے آخر وقت میں پڑھا جائے اور دوسری کو جلدی کر کے اول وقت میں۔

ملاجی تو ایک ہوشیار، ان احادیث اور انکے امثال کو محتمل و بے سود سمجھ کر خود بھی زبان پر نہ لائے اور اغوائے عوام کیلئے یوں گول در پردہ کہہ گئے کہ،۔

’’جمع بین الصلاتین فی سفر صحیح اور ثابت ہے رسول اللہ سے بروایت جماعت عظیمہ کے صحابہ کبار سے۔ معیار الحق‘‘

پھر پندرہ صحابہ کرام کے اسمائے طیبہ گنا کر خود ہی کہا:

’’لاکن مجموعہ روایات میں بعض ایسی ہیں کہ ان میں فقط جمع کرنا رسول اللہ کا دو نمازوں کو بیان کیا ہے کیفیت جمع کی بیان نہیں کی ، بس حنفی لوگ ان حدیثوں میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ مراد اس سے جمع صوری ہے اسی لئے وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں ذکر کرتے ہیں تو منصفین بافہم ان حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انہیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں۔اھ ملخصا معیار الحق‘‘

اقول:

بالفرض اگر جمع صوری ثابت نہ ہوتی تاہم محتمل تھی اور احتمال قطع استدلال ، نہ کہ جب

آفتاب کی طرح روشن دلیلوں سے جمع صوری کا احادیث صحیحہ سے ثبوت ظاہر تو اب براہ تلبیس پندرہ صحابہ کی روایات سے اپنے مطلب کا ثبوت صحیح بتانا اور جابجا عوام کو دہشت دلانے کیلئے کہیں چودہ کہیں پندرہ سنانا کیا مقتضائے ملائیت ہے۔اب تو ملاجی کی تحریر خود ان پر باز کشتی تیر ہوئی کہ جب احادیث صحیحہ صریحہ سے جمع صوری ثابت تو منصفین بافہم ان حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انہیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں۔رہے وہ صحابہ جن کی روایات اپنے زعم میں صریح سمجھ کر لائے اور نص مفسر نا قابل تاویل کہتے ناظرین نقاد کا خوف نہ لائے وہ صرف چار ہیں۔دو جمع تقدیم دو جمع تاخیر میں،ان روایات کا حال بھی عنقریب ان شاء اللہ القریب المجیب کھلا جاتا ہے۔اس وقت ظاہر ہوگا کہ دعوی کردینا آسان ہے مگر ثبوت دیتے تین ہاتھ پیرا تا ہے۔ وللہ الحجہ السامیۃ، فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۰۲،۲۰۳

۵٦٤۔ **عن** أبی الطفیل عامر بن واثلة رضی الله تعالیٰ عنه عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی غزوة تبوك ، اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظهر حتی یجمعها الی العصر فیصلهما جمیعا ، واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظهر و العصر جمیعا ثم سار ، و کان اذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاها مع المغرب ۔

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر میں دیر کرتے یہاں تک کہ اسے عصر سے ملاتے دونوں کو ساتھ پڑھتے۔اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر وعصر ساتھ پڑھتے۔اور مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشا میں تعجیل کرتے اسے مغرب کے ساتھ پڑھتے۔

﴿۱۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح ہو کہ جمع تقدیم غایت درجہ ضعف وسقوط میں ہے حتی کہ بہت علمائے شافعیہ و مالکیہ تک معترف ہیں کہ اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔مگر ملاجی اپنی ملائیت کے بھروسے بیڑا اٹھا کر چلے ہیں کہ اسے احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ قاطعہ سے ثابت کر دکھائینگے۔

۵٦٣۔ المؤطا لمالك ، الصلوة، ۵۱

چلا تو ہے وہ بت سیمتن شب وعدہ
اگر حجاب نہ روکے حیا نہ یاد آئے

جمع تقدیم وتاخیر دونوں کی نسبت حضرت کے یہ ہی دعوی ہیں ابھی سن چکے کہ ''وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں'' پھر بعد ذکر احادیث فرمایا:

''یہ ہیں دلائل ہمارے جواز جمع پر جن میں کسی عذر اور تاویل اور جرح اور قدح کو دخل نہیں۔ معیار الحق''

آخر کتاب میں فرمایا: نصوص قاطع تاویل اس سے اوپر لکھا احادیث صحاح جو جمع بین الصلاتین پر قطعاً اور یقیناً دلالت کرتی ہے۔

بہت اچھا ہم بھی مشتاق ہیں مگر بے حاصل،
بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرۂ خوں نہ نکلا

حضرت بکمال عرق ریزی دو حدیثیں تلاش کر کے لائے وہ بھی ثمرۂ نظر شریف نہیں بلکہ مقلدین شافعیہ کی تقلید جامد سے۔

حدیث اول : یہ ہی ایک روایت غریبہ شاذہ جو بطریق لیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ عن معاذ بن جبل ، بھی مذکور ہوئی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ غریب ہے معروف روایت ابو ہریرہ ہے۔ نیز فرمایا: وہ حدیث جو لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، اس نے ابو الطفیل سے، انہوں نے معاذ سے روایت کی ہے وہ غریب ہے اور اہل علم کے نزدیک معروف معاذ کی وہ حدیث ہے جو ابو زبیر نے بواسطہ ابو الطفیل معاذ سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کیا۔ اس کو قرۃ بن خالد، سفیان ثوری، مالک اور دوسروں نے ابو زبیر مکی سے روایت کیا ہے۔

پھر ائمہ شان مثل ابو داؤد وترمذی وابو سعید بن یونس فرماتے ہیں: اسے سوا قتیبہ بن سعید کے کسی نے روایت نہ کیا۔ یہاں تک کہ بعض ائمہ نے اس پر غلط ہونے کا حکم لگایا۔ جیسا کہ امام بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری اور شوکانی ظاہری نے شرح منتقی میں حافظ ابی سیعد

بن یونس سے نقل کیا۔امام ابوداؤد نے منکر کہا۔جیسا کہ بدر منیر میں ہے اور اسی سے نیل الاوطار نے نقل کیا۔

بلکہ رئیس الناقدین امام بخاری نے اشارہ فرمایا کہ یہ حدیث نہ لیث نے روایت کی نہ قتیبہ نے لیث سے سنی، بلکہ خالد بن قاسم مدائنی متروک بالاجماع مطعون بالکذب نے قتیبہ کو دھوکا دے کر ان سے روایت کرادی۔اسکی عادت تھی کہ براہ مکر وحیلہ شیوخ پر انکی ناشنیدہ روایتیں داخل کردیتا۔لاجرم حاکم نے علوم الحدیث میں اسکے موضوع ہونے کی تصریح کی۔

یہ سب باتیں علمائے حنفیہ مثل امام زیلعی شارح کنز وامام بدرعینی شارح صحیح بخاری و علامہ ابراہیم حلبی شارح منیہ کے سوا شافعیہ ومالکیہ وظاہریہ قائلان جمع بین الصلاتین مثل امام قسطلانی شافعی شارح بخاری وعلامہ زرقانی مالکی شارح مئوطا ومواہب وشوکانی ظاہری شارح ملتقی وغیرہم نے امام ابن یونس، امام ابوداؤد ابوعبداللہ حاکم اور امام المحدثین بخاری سے نقل کیں بلکہ انہیں نے اور انکے غیر مثل صاحب بدر منیر وغیرہ نے امام ابوداؤد سے حکم مطلق نقل کیا کہ جو مضمون اس روایت کا ہے اس باب میں اصلا کوئی حدیث قابل استناد نہیں۔

تو باوصف تصریحات ائمۂ شان خصوصا بخاری کے پھر ملاجی کا اس روایت کی تصحیح میں عرقریزی کرنا بے حاصل، اور توثیق لیث وقتیبہ وغیرہما رواۃ وقبول تفرد ثقہ کے اثبات میں تطویل لاطائل کرنا کیسی جہالت فاحشہ ہے۔کس نے کہا تھا کہ قتیبہ، یالیث، یا یزید بن حبیب، یا معاذ اللہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ ضعیف ہیں۔

ملاجی بایں پیرانہ سالی ودعوئ محدثی ابھی حدیث معلول ہی کو نہیں جانتے کہ اس کیلئے کچھ ضعف راوی ضرور نہیں بلکہ باوصف وثاقت وعدالت رواۃ حدیث میں علت قادحہ ہوتی ہے کہ اس کا رد واجب کرتی ہے جسے بخاری وابوداؤد وغیرہما سے ناقدین پہچانتے ہیں۔بخاری وابو سعید وحاکم نے بھی تو قتیبہ پر جرح نہ کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ انہیں دھوکا دیا گیا۔غلط میں پڑ گئے۔ پھر اس سے عدالت قتیبہ کو کیا نقصان پہونچا، وثاقت قتیبہ سے حدیث کو کیا نفع ملا۔

ہاں یہ دفتر توثیق اپنے پیشوا ابن حزم غیر مقلد لامذہب کو سنایئے جس خبیث اللسان نے آپ کی اس روایت کے رد میں سیدنا ابوالطفیل صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو وعیاذا باللہ مقدوح ومجروح بتایا۔جسے دوسرے غیر مقلد شوکانی نے نقل کیا۔غیر مقلدوں کی عادت ہے کہ جب

حدیث کے رد پر آتے ہیں خوف خدا وشرم دنیا سب بالائے طاق رکھ جاتے ہیں۔اسی ابن حزم نے باجے حلال کرنے کے لئے صحیح بخاری شریف کی صحیح ومتصل حدیث کو بزعم تعلیق رد کیا جس کا بیان امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح صحیح مسلم شریف میں فرمایا۔وہی ڈھنگ موصول کو معلق،مسند کومرسل بنا کر احادیث صحیحہ جیدہ کورد کرنے کیلئے آپ نے سیکھے ہیں۔کما تقدم ، و من یشبہ آباء ہ فما ظلم ۔

ثم اقول: اس روایت میں اسی طرح مقال واقع ہوئی اور ہنوز کلام علماء طویل ہے۔مگر فقیر غفراللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے۔

نظر تحقیق کورخصت تدقیق دیجئے تو اس روایت کا کونسا حرف جمع حقیقی میں نص ہے۔ اسکا حاصل تو صرف اس قدر ہے حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر تبوک میں ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔اگر دوپہر سے پہلے کوچ ہوتا تو راہ میں اتر کر ورنہ منزل پر ہی۔پہلی صورت میں جمع بعد سیر ہوتی ،اور دوسری صورت میں سیر بعد جمع پھر اس میں جمع صوری کا خلاف کیا ہوا،حدیث کا کونسا لفظ حقیقی کی تعیین کررہا ہے۔اذا ارتحل بعد زیغ الشمس ،میں خواہی نخواہی بعدیت متصلہ پر کیا دلیل ہے بلکہ اسکے عدم پر دلیل قائم کہ جزا" صلی ثم سار ، ہے بلکہ الفاظ " اخر الظهر و عجل العصر " سے جمع صوری ظاہر ہے۔ظہر دیر کرکے پڑھی عصر جلدی پڑھی۔اس سے یہی معنی مفہوم ومتبادر ہوتے ہیں کہ ظہر اپنے آخر وقت میں عصر اپنے شروع وقت میں،نہ یہ کہ ظہر عصر میں پڑھی جائے یا عصر ظہر میں۔

۵۶۵۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج علینا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة الی البطحاء ، فتوضأ فصلی لنا الظهر و العصر، و لفظ البخاری ، خرج علینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة فصلی بالبطحاء الظهر و رکعتین و العصر رکعتین ۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت مقام بطحاء میں ہمارے پاس تشریف لائے،تو وضو کیا اور ہمیں ظہر وعصر کی نماز پڑھائی۔اور بخاری کے الفاظ یوں ہیں۔کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے

۵۶۵۔ الصحیح لمسلم ، الصلوة ، ۱۹۶/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب ، ۵۰۲/۱

وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور مقام بطحاء میں ظہر کی دورکعتیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اورتم نے کیا جانا کہ یہ حدیث دوم وہ حدیث ہے جسے جمع صلاتین سے اصلاً علاقہ نہیں۔ جس میں اثبات جمع کا نام نہیں نشان نہیں، بونہیں، گمان نہیں، خود قائلین جمع نے بھی اسے مناظرہ میں پیش نہ کیا ہاں بعض علمائے شافعیہ نے شرح حدیث میں استطراداً جس طرح شراح بعض فوائد زوائد حدیث سے استنباط کر جاتے ہیں لکھ دیا کہ اس میں جمع سفر پر دلیل ہے۔

ملاجی چارطرف ٹٹول میں تھے ہی تقلید جامد شافعیہ کی لاٹھی پکڑے آنکھیں بند کئے پہونچے، فیه دلیل، پر ہاتھ پڑا بحکم لکل ساقط لا قطة، ہر گری ہوئی چیز کو کوئی اٹھانے والا ہے، جھٹ خوش خوش اٹھا لائے اور معرکہ مناظرہ میں جما دی۔

سچ تو ہے ملاجی کی داد نہ فریاد، اب کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت اسے جمع حقیقی کی دلیل نہ صرف دلیل بلکہ صاف صریح ناصالح تاویل بتانا کن کھلی آنکھوں کا کام ہے، سبحان اللہ ۔

حدیث کا مفاد صرف اتنا کہ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوپہر کو یا ظہر کے اول وقت یا عصر سے پہلے خیمۂ اقدس سے برآمد ہو کر وضو کیا اور ظہر وعصر دونوں اسی موضع بطحا میں ادا فرمائیں۔ اس میں تو مطلق جمع بھی نہ نکلی نہ کہ جمع حقیقی میں نص ہو۔ ملاجی تو آپ جانیں ایک ہوشیار ہیں۔ خود سمجھے کہ حدیث مطلب سے محض بے علاقہ ہے۔ لہذا یہ نا مندمل زخم بھرنے کو بشرم عوام کچھ عربی بولے، اور یوں اپنی نحودانی کے پردے کھولے۔ کہ،

”ہاجرہ خروج و وضو و صلاۃ سب کی ظرف ہے اور فا ترتیب بے مہلت کیلئے، تو بمقتضائے فا معنی یہ ہوئے کہ سب کام ہاجرہ ہی میں ہوئے، ظاہر یہ ہی ہے تو اس سے عدول بے مانع قطعی ناروا۔ علاوہ بریں عصر ظہر پر معطوف اور صلی توضأ سے بے مہلت مربوط تو معطوف معمول کو جدا کر لینا کیونکر جائز۔ معیار الحق“

اس پر بہت وجوہ سے رد ہیں۔

اول: فا کو ترتیب ذکری کافی۔ مسلم الثبوت میں ہے۔

”الفاء للترتيب على سبيل التعقيب و لو فى الذكر“

فاء ترتیب کیلئے بطور تعقیب ہے خواہ یہ ترتیب ذکر میں ہو۔

ثانی: عدم مہلت ہر جگہ اس کے لائق ہوتی ہے۔ کمافی فواتح الرحموت'' تزوج فولد له ، میں کون کہے گا کہ نکاح کرتے ہی اسی آن میں بچہ پیدا ہوا۔ تو جیسے وہاں تقریباً ایک سال کا فاصلہ منافی مقتضائے فانہیں، ظہر وعصر میں دو ساعت کا فاصلہ کیوں منافی ہوگا۔

ثالث: ہاجرہ ظرف خروج ہے، ممکن کہ خروج آخر ہاجرہ میں ہو کے وضو ونماز ظہر تک تمام ہو جائے اور نماز عصر بلامہلت اسکے بعد ہو۔ ہاجرہ کچھ دوپہر ہی کو نہیں کہتے ، زوال سے عصر تک سارے وقت ظہر کو بھی شامل ہے۔ کمافی القاموس، تو مخالفت ظاہر کا ادعا بھی محض باطل۔

رابع: حدیث مروی بالمعنی ہے، اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تصریح کی کہ ایسی حدیث کے فاو واو وغیرہما سے استدلال صحیح نہیں۔ كما فى الحجة البالغة ،،

خامس: ذرا صفت حجۃ الوداع میں حدیث طویل سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح مسلم وغیرہ میں ملاحظہ ہو۔

۵۶۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج و ركب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى بها الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الفجر ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم حج کا احرام باندھ کر منی کو چلے اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ تو منی میں ظہر وعصر ومغرب وعشاء وفجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔

ملا جی ! وہی فا ہے وہی ترتیب وہی عطف وہی ترکیب ، اب یہاں کہہ دینا کہ سوار ہوتے ہی معا بے مہلت پانچوں نمازیں ایک وقت میں پڑھ لیں ، جو معنی ' صلى الظهر و العصر الخ ' ' کے یہاں ہیں وہی وہاں ، اور یہ قطعاً محاورۂ عامہ شائعہ سائغہ ہے کہ اصلاً مفید وصل صلوات نہیں ہوتا۔ و من ادعى فعليه البيان۔

سادس: آپکی فضولیات کی گنتی کہاں تک ، اصل مقصود کی دھجیاں لیجئے۔ صحیحین میں حدیث مذکور کے یہ لفظ تو دیکھے جن میں فا سے یہ فی نکالی ، مگر یہ ہی حدیث انہیں صحیحین میں متعدد طرق سے بلفظ ثم آئی جو آپ کی تعقیب بے مہلت کو تعاقب سے دم لینے کی مہلت نہیں دیتی۔ صحیح

بخاری شریف باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۵۶۷۔ **عن** ابی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالهاجرة الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظهر ر کعتین و العصر ر کعتین۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا کی طرف نکلے تو وضو کیا۔ پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔

۵۶۸۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دفعت الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و هو بالأبطح فی قبة کان بالهاجرة فخرج بلال فناد ی بالصلوة ثم دخل فاخرج فضل و ضو ء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوقع الناس علیه، یاخذون منه ، ثم دخل فأخرج العنزة و خرج رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کأنی أنظر الی و بیص ساقیه، فرکز العنزة ثم صلی الظهر رکعتین و العصر رکعتیں ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اچانک پہونچ گیا جب آپ مقام بطحاء میں ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیمے سے باہر آئے اور نماز کیلئے اذان کہی۔ پھر خیمہ کے اندر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا مبارک پانی لیکر آئے تو اسکو حاصل کرنے کیلئے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت بلال پھر اندر گئے اور ایک چھوٹا نیزہ نکال کر لائے ۔اسی وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی باہر تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی آپ کی مبارک ساقوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضرت بلال نے وہ نیزہ بطور سترہ زمین پر گاڑ دیا۔ پھر رسول اللہ صلی للہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔

ملاجی ! چلے کہاں کو، ان دو نے تو آپکی تعقیب ہی بگاڑی ہے۔ تیسرا اور نہ لئے جاؤ جو خود ظہر وعصر میں فاصلہ کر دکھائے۔

۵۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب ، ۵۰۲/۱

۵۶۸۔ الجامع الصحیح لمسلم ، المناقب، ۵۰۳/۱

٥٦٩ـ **عن** أبى حجيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال : أتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بمكة و هو بالأبطح فى قبة له حمراء من أُدم ، قال : فخرج بلال بوضوء ه فمن نائل و ناضح ، قال : فخرج النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حلة حمراء كأنى أُنظر الى بياض ساقيه ، قال : فتوضأ و اذن بلال قال : فجعلت اتتبع فاه هاهنا و ها هنا يقول يمينا و شمالا ، يقول حى على الصلوة ، حى على الفلاح ، قال : ثم ركزت له عنزة فتقدم فصلى الظهر ركعتين ، يمر بين يديه الحمار والكلب لا يمنع ثم صلى العصر ركعتين ثم لم يزل يصلى ركعتين حتى رجع الى المدينة ـ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب حضور مکہ مکرمہ کے قریب مقام بطحاء میں سرخ چمڑہ کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے وضو کا مبارک غسالہ لے کر باہر آئے تو کسی نے وہ غسالہ لیا اور جس کو وہ نہ ملا تو اپنے ساتھی سے تری ہی لے لی ،اور اپنے اعضاء پر مل لی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ لباس میں ملبوس تشریف لائے ، گویا کہ میں آج بھی حضور کی مبارک پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں ۔ حضور نے وضو فرمایا اور حضرت بلال نے اذان پڑھی۔ میں آپ کے چہر کو اذان میں ادھر ادھر یعنی دائیں اور بائیں پلٹتا ہو دیکھ رہا تھا جب انہوں نے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح، کہا۔ پھر ایک بلم گاڑا گیا ،حضور نے آگے تشریف فرما ہو کر ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں ، سامنے سے گدھے اور کتے گذرتے رہے لیکن کسی کو نہیں روکا گیا۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں ۔ پھر اسی طرح دو دو رکعتیں مدینہ منورہ واپسی تک پڑھاتے رہے۔

ملاجی !اب مزاج کا حال بتائیے؟

حفظت شئيا و غابت عنك اشياء۔

تونے ایک چیز یاد رکھی اور بہت سی چیزیں تجھ سے اوجھل رہ گئیں۔

فتاوی رضویہ جدید۵/ ۲۰۳۔۲۱۲ مخلصاً

٥٧٠ـ **عن** عكرمة و كريب رضى الله تعالىٰ عنهما عن ابن عباس رضى الله

تعالی عنهما قال : ألاأُخبر كم عن صلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى السفر ، قلنا : بلى ، قال : كان اذازاغت الشمس فى منزله جمع بين الظهر و العصر قبل ان يركب ، و اذا لم تزغ له فى منزله سار حتى اذا كانت العصر نزل فجمع بين الظهر و العصر ۔

حضرت عکرمہ وحضرت کریب رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں، تو آپ نے فرمایا: اگر جائے قیام پر زوال ہو جاتا تھا تو سوار ہونے سے پہلے ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔ اور اگر جائے قیام پر زوال نہیں ہوتا تھا تو چل پڑتے تھے۔ اور جب عصر قریب ہوتی تو اتر کر ظہر وعصر اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔

﴿۲۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود قائلان جمع اس کا ضعف تسلیم کر گئے۔ شاید اسی لئے کچھ سوچ سمجھ کر ملا جی بھی اس کا ذکر زبان پر نہ لائے۔ لہذا اس میں زیادہ کلام کی ہمیں حاجت نہیں۔ تاہم اتنا معلوم رہے کہ اسکی سند میں راوی 'حسین' ائمہ شان کے نزدیک ضعیف ہیں۔ یحیی نے فرمایا: ضعیف، ابوحاتم رازی نے فرمایا: ضعيف، يكتب حديثه و لا يحتج به ، ضعیف ہیں، اسکی حدیث لکھی جائے مگر اس سے استدلال نہ کیا جائے'' ابوزرعہ وغیرہ نے کہا: ليس بقوى، قوی نہیں، جوزجانی نے کہا: لا يشتغل به ، اس کے ساتھ مشغول نہیں ہونا چاہیئے۔ ابن حبان نے کہا: يقلب الاسانيد و يرفع المراسيل ، اسنادوں کو پلٹ دیتا اور مراسیل کو مرفوع بنا دیتا تھا، محمد بن سعد نے کہا: كان كثير الحديث ، و لم ارهم يحتجون بحديثه ، حدیثیں بہت بیان کرتا تھا، علماء اسکی حدیث سے استدلال نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نسائی نے فرمایا: متروك الحديث ، امام بخاری نے فرمایا کہ علی بن مدینی نے کہا: تركت حديثه ، میں نے اسکی حدیث کو ترک کر دیا ہے۔ لاجرم حافظ نے تقریب میں کہا: ضعیف۔

اس حدیث کی تضعیف شرح بخاری قسطلانی شافعی، شرح مئوطا زرقانی مالکی اور شرح منتقی شوکانی میں دیکھئے۔

ارشاد الساری میں فتح الباری سے ہے۔
لیکن اس کا ایک شاہد ہے جو بطریقہ حماد مروی ہے۔

۵۷۱۔ **عن** أبی قلابة عن اِبن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم ، (لا اعلمه الا مرفوعا و الا فهو عن ابن عباس) انه کان اذا نزل منزلا فی السفر فاعجبه المنزل اقام فیه حتی یجمع بین الظهر و العصر ثم یرتحل ، فاذا لم یتهئیا له لاالمنزل مدفی السیر فسار حتی ینزل فیجمع بین الظهر و العصر ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں (ابو قلابہ کہتے ہیں میں تو اسکو مرفوع ہی جانتا ہوں ورنہ یہ حضرت ابن عباس پر موقوف ہے کہ جب آپ سفر کے دوران کسی منزل پر اترتے تھے اور وہ جگہ پسند آجاتی تھی تو وہاں ٹھہر جاتے تھے یہاں تک کہ ظہر وعصر کو یکجا پڑھتے تھے۔ پھر سفر شروع کرتے تھے۔اور اگر کوئی ایسی منزل مہیا نہیں ہوتی تھی تو چلتے رہتے تھے یہاں تک کہ کسی جگہ اتر کر ظہر وعصر کو جمع کر لیتے تھے۔

امام بیہقی نے اسکی تخریج کی اور اسکے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن اسکا مرفوع ہونا مشکوک ہے۔لائق اعتماد یہ ہی ہے کہ یہ موقوف ہے، کیوں کہ امام بیہقی نے ایک دوسری سند سے اس کو موقوف ہی ذکر کیا ہے۔ جواس طرح ہے۔

۵۷۲۔ **عن** أبی قلابه رضی الله تعالی عنه عن اِبن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا کنتم سائر ین فنابك المنزل فسیرو ا حتی تصیبوا منزلا تجمعون بینهما و ان کنتم نزولا فعجل بکم أمر فأجمعو ا بینهما ثم ارتحلوا ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم سفر میں ہو اور تمہاری منزل قریب ہو تو چلتے رہو یہاں تک کہ منزل پر پہونچ کر نمازوں کو جمع کرو۔ اور اگر تم کسی جگہ قیام پذیر ہو اور کسی جگہ جانے کی جلدی ہو تو نمازیں جمع کر کے کوچ کرو۔

۵۷۱۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ۱٦٤/۳

۵۷۲۔ السنن الکبری للبیهقی، الصلوة ۱٦٤/۳

شرح مئوطا میں اسے ذکر کرکے فرمایا: و قد قال ابو دائود لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم ابوداؤد نے فرمایا: تقدیم وقت پر کوئی حدیث ثابت نہیں۔

اقول: وہ حدیث ضعیف اور اسکا یہ شاہد موقوف، اگر بالفرض صحیح و مرفوع بھی ہوتے تو کیا کام دیتے کہ ان کا حاصل تو یہ کہ جو منزل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند آتی اور دوپہر وہیں ہوجاتا تو ظہر وعصر دونوں سے فارغ ہوکر سوار ہوتے اس میں عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں نکلا۔ بعینہ اسی بیان سے شاہد کا" سار حتی ینزل فیجمع "جمع حقیقی پر اصلا شاہد نہیں۔ اور' کانت العصر 'کا جواب بعونہ تعالیٰ بیانات آئندہ سے لیجئے، وباللہ التوفیق۔

اگر کہیئے کہ روایت شافعی یوں ہے۔

۵۷۳۔ **أخبرنی** اِبن یحی عن حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس بن کریب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال : الا اخبر کم عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر، کان اذا زالت الشمس و ھو فی منزلہ جمع بین الظھر و العصر فی الزوال فاذا سافر قبل ان تزول الشمس اخر الظھر حتی یجمع بینھما و بین العصر فی وقت العصر قال و احسبہ قال فی المغرب و العشاء مثل ذلک ۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن ابی یحیی نے روایت کرتے ہوئے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں کریب سے اور وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جب سورج ڈھل جاتا اور حضور ابھی اپنی جائے قیام ہی میں تشریف فرما ہوتے تو زوال کے وقت ہی ظہر وعصر کو جمع کرتے اور جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کے وقت میں دونوں کو جمع کرتے۔

راوی کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ مغرب وعشا کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا۔

اقول: اسکی سند میں ابن ابی یحیی رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع ہے۔ امام اجل یحیی بن سعید قطان و امام اجل یحیی بن معین و امام اجل علی بن مدینی و امام یزید بن ہارون و

۵۷۳۔ المسند للشافعی، ۲۷

امام ابوداؤد وغیرہم اکابر نے فرمایا: کذاب تھا۔امام احمد نے فرمایا: ساری بلائیں اس میں تھیں۔ امام مالک نے فرمایا: نہ وہ حدیث میں ثقہ ہے نہ دین میں ۔امام بخاری نے فرمایا: ائمہ محدثین کے نزدیک متروک ہے۔

حدثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا المنذر بن محمد ثنا ابی ثنا محمد بن الحسین بن علی بن الحسین ثنی ابی عن ابیه عن جده عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلى الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارتحل حین تزول الشمس جمع بین الظهر و العصر ، فاذا جدبه السیر اخر الظهر و عجل العصر ، ثم جمع بینهما ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب زوال آفتاب کے وقت کوچ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔اور جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر میں جلدی پھر دونوں ملا کر پڑھتے۔

اس حدیث میں سوا عترت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہیں۔

عمدۃ القاری میں ہے کہ۔

اسکی اسناد صحیح نہیں۔کیوں کہ دار قطنی کا استاد احمد ابو العباس بن عقدہ ہے جو اگر چہ حفاظ حدیث میں سے ہے لیکن شیعہ ہے۔

میں کہتا ہوں۔بلکہ میزان کے ایک اور مقام پر اسکے اور ابن خراش کے متعلق لکھا ہے کہ ان میں رفض اور بدعت پائی جاتی ہے۔خود دار قطنی اور حمزہ سہمی وغیرہ نے بھی اس پر جرح کی ہے۔اور اسکا استاد منذر بن محمد بن منذر بھی زیادہ قوی نہیں۔یہ بات بھی دار قطنی نے کہی ہے اور منذر کا باپ اور دادا وغیرہ دونوں غیر معروف ہیں۔

اقول: وہ صحیح ہی سہی۔تو انصافا صاف صاف ہمارے مفید وموافق ہے۔اس کا صریح مفاد یہ ہے کہ سورج ڈھلتے ہی کوچ ہوتا تو ظہرین جمع فرماتے۔پر ظاہر کہ زوال ہوتے ہی کوچ اور جمع تقدیم کا جمع محال۔کیا پیش از زوال ظہر وعصر پڑھ لیتے لاجرم وہی جمع مراد جس کا صاف بیان آگے موجود کہ ظہر بدیر اور عصر جلد پڑھتے۔یہ ہی جمع صوری ہے۔ كما لا یخفی ۔

فتاوی رضویہ جدید ۵/۲۲۱

٥٧٤ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا ارتحل قبل أن تزيح الشمس أخر الظهر الى وقت العصر ثم يجمع بينهما ، و اذا ازاغت الشمس قبل أن يرتحل ، صلى الظهر ثم ركب ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر زوال سے پہلے روانہ ہوتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر دیتے تھے۔ پھر دونوں کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔ اور اگر روانگی سے پہلے زوال ہوجاتا تھا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے تھے۔

٥٧٥ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعاليى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِذا أراد أن يجمع بين الصلوتين فى السفر أخر الظهر حتى يدخل أول وقت العصر ثم يجمع بينهما ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں نمازیں جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت داخل ہوجاتا۔ پھر دونوں کو جمع فرماتے۔

٥٧٦ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا عجل عليه السفر يؤخر الظهر الى أول وقت العصر فيجمع بينهما و يؤخر المغرب حتى يجمع بينهما و بين العشاء حين يغيب الشفق ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کر کے پڑھتے ۔ اور مغرب کو مؤخر فرماتے پھر مغرب وعشا کو جمع کر کے پڑھتے شفق غائب ہونے کے وقت۔

٥٧٧ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا عجل به السير يوما جمع بين الظهر و العصر ، و اذا أراد السفر

٥٧٤ـ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة ١/١٥٠

٥٧٥ـ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ١/٢٤٥ ☆

٥٧٦ـ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ١/٢٤٥ ☆ السنن الكبرى للنسائى، الصلوة، ١/٩٩

٥٧٧ـ شرح معانى الآثار للطحاوى ، الصلوة، ١/٩٧

لیلة جمع ین المغرب و العشاء یؤخر الظهر الی اول وقت العصر فیجمع بینهما و یؤخر المغرب حتی یجمع بینها و بین العشاء حتی یغیب الشفق ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی دن سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے ۔اور جب رات میں سفر فرماتے تو مغرب وعشاء کو جمع کرتے ۔ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کرتے اور مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ مغرب وعشا کو جمع فرماتے شفق غائب ہونے تک ۔

۵۷۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان فی سفر فان زاغت الشمس قبل أن یرتحل صلی الظهر و العصر ثم رکب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کوچ کرنے سے پہلے ہی زوال ہوجاتا تو ظہر وعصر پڑھ سوار ہوتے ۔

۵۷۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا کان فی سفر فزاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظهر و العصر جمیعا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم جب سفر میں ہوتے اور کوچ سے پہلے ہی سورج ڈھل جاتا تو ظہر وعصر دونوں نمازیں جمع فرماتے ۔

۵۸۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان فی سفرفزالت الشمس صلی الظهر والعصر جمیعا ثم ارتحل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور زوال ہوجاتا تو ظہر وعصر کو اکٹھا پڑھ لیتے پھر روانہ ہوتے ۔

۵۷۸۔ الاربیعن للحاکم،

۵۷۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۰/۲

۵۸۰۔ جعفر فریابی،

﴿۲۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جعفر فریابی نے بتفرد خود اسحٰق بن راہویہ سے روایت کی۔ اس روایت کا امام ابوداؤد نے انکار کیا۔ اسمٰعیل نے اسے معلول بتایا۔ کمافی العمدۃ وغیرہا۔

اقول : امام اسحٰق رضی اللہ تعالیٰ کی قدر وعظمت افتخار میں کوئی شک نہیں۔ لیکن امام ابوداؤد نے تصریح کی کہ وفات سے چند ماہ پہلے ان کے حافظہ میں تغیر آ گیا تھا۔ میں نے انہیں ایام میں ان سے کچھ سنا تھا جسکی وجہ سے مجھے مطعون کیا گیا۔ کما فی التذھیب حافظ مزی نے ان کی وہ حدیث ذکر کرنے کے بعد جس میں انہوں نے اصحاب سفیان کے الفاظ پر اضافہ کیا ہے، کہا ہے کہ اسحاق کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آخر عمر میں ان کو اختلاط ہو گیا تھا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اسحاق بن راہویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیشتر حدیثیں محض یاد کے سہارے بیان کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے پوری مسند اپنی یاد سے املا کرادی۔ کما فی التذھیب۔

تو اس صورت میں اگر اسحاق سے ایک یا دو حدیثوں میں خطا واقع ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس قدر وسیع اور کثیر روایت میں اتنی تھوڑی سی خطا سے کون محفوظ رہ سکتا ہے لاجرم امام ذہبی شافعی نے اس حدیث کو منکر کہا۔ اور امام اسحٰق کی لغزش کو حفظ اشتباہ سے گنا۔

اس کے بعد ہمیں شبابہ بن سوار (جو اس حدیث کی سند میں واقع ہے) میں کلام کی حاجت نہیں کہ وہ اگر چہ رجال جماعۃ موثقین ابنائے معین وسعد وابی شیبہ سے ہے مگر مبتدع مکلب تھا۔ امام احمد نے اسے ترک کیا۔ امام ابو حاتم نے درجہ حجیت سے ساقط بتایا۔

نیز ابوبکر اثرم نے امام احمد سے نقل کیا کہ شبابہ عقیدہ ارجاء کی دعوت دیا کرتا تھا۔ اس سے ایک ایسا قول بھی منقول ہے جو ان تمام باتوں سے زیادہ خبیث ہے۔ اس نے کہا: جب اللہ تعالیٰ کوئی بات کہتا ہے تو یقیناً اپنے ایک عضو (زبان) کو کام میں لاتا ہے۔ یہ ایک خبیث قول ہے۔ میں نے کسی کو یہ بات کہتے نہیں سنا۔ یہ روایت فریابی کا حال ہے۔

اور روایت حاکم وطبرانی کو خود ملاجی بھی ضعیف مان چکے۔ فرماتے ہیں۔

”مؤلف نے دلائل میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جنکی طرف ہم کو کچھ التفات نہیں۔ یعنی ایک روایت ابوداؤد جس کے راوی میں ضعف تھا، ایک روایت معجم اوسط طبرانی،

ایک روایت اربعین حاکم نقل کر کے ان پر طعن کر دیا اور جو روایتیں صحیحہ متداول تھیں نقل کر کے انکا جواب نہیں دیا یہ کیا دینداری ہے اور کیا مردانگی کہ بخاری ومسلم کو چھوڑ کر اربعین حاکم اور اوسط طبرانی کو جا پکڑا اور ان سے دو روایتیں ضعیف نقل کر کے ان کا جواب دیا۔'' معیار الحق

لہذا ہمیں انکے باب میں تفصیل کلام کی حاجت نہ رہی۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

لطیفہ: اس مافات کی تلافی یہ ہے کہ جب یہ روایتیں نا قابل احتجاج نکل گئیں خود روایت صحیحین میں لفظ 'والعصر' بڑھا دیا۔ فرماتے ہیں:

''روایت کی بخاری ومسلم نے انس سے (الی قولہ) فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظھر و العصر ثم رکب ۔ معیار الحق''

اقول: ملاجی! حنفیہ کی مردی تو بحمد اللہ آپ نے دیکھ لی اب بعونہ تعالیٰ اور دیکھئے گا یہاں تک کہ آپ کی سب ہوسوں کی تسکین ہو جائے۔ مگر دینداری اور مردانگی اس کا نام ہوگا کہ مشہور ومتداول کتب میں تحریف کیجئے؟ مردانہ پن کا دعوی ہے تو صحیحین مین اس عبارت کا نشان دیجئے ۔ ایک زمانہ میں آپ کو خبط کفری جاگا تھا کہ زمین کے طبقات زیریں میں حضور پر نور منزہ عن المثل والنظیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاذ اللہ چھ مثل موجود ہیں۔ یہ بخاری مسلم شاید انہیں طبقات کی ہوں گی۔

ثم اقول، و باللہ التوفیق: یہ سب کلام بالائی تھا۔ فرض کر لیجئے کہ یہ روایت صحیحہ بلکہ خود صحیحین میں موجود سہی پھر بھی تمہیں کیا نفع اور ہمیں کیا ضرر۔ اس کا تو اتنا حاصل کہ سورج منزل ہی میں ڈھل جاتا تو ظہر وعصر دونوں سے فارغ ہو کر سوار ہوتے اس سے عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں سے نکلا۔

اولا: واؤ مطلق جمع کیلئے ہے نہ معیت وتعقیب کے واسطے۔ جمیعا بھی اسی مطلق جمع کی تاکید کرتا ہے جو مفاد واؤ ہے اس کا منطوق صریح اجتماع فی الحکم ہے۔ نہ خواہی نخواہی اجتماع فی الوقت۔

آیت کریمہ، و توبو الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون ۔

اور توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف تم سب اے اہل ایمان، تا کہ تم فلاح پاؤ۔

اس نے یہ ارشاد فرمایا کہ سب مسلمان توبہ کریں۔ حکم توبہ سب کو شامل ہو۔ یا یہ فرض کیا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک وقت ایک ساتھ مل کر معا توبہ کریں۔

ثانیا: تعقیب ہی سہی، پھر جمع صوری کی نفی کہاں سے ہوئی۔ 'صلی جمیعا' یوں بھی صادق اور ادعائے تقدیم باطل وزاہق، ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ و لی التوفیق۔

فتاوی رضویہ جدید ۲۲۲/۵۔۲۲۷

الحمدللہ جمع تقدیم کے جواب سے فراغ تام ملا۔ اب جمع تاخیر کی طرف چلئے۔ ملاجی بہزار کاوش وکاہش یہاں بھی دو ہی حدیثیں چھانٹ پائے جنکے الفاظ متعددہ کے ذکر سے شاید عوام کو یہ دہم دلانا ہو کہ اتنی حدیثیں ہیں۔

یہ دو حدیثیں وہی احادیث ابن عمر وانس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جو مذکور ہوئیں۔ انکے بعد الفاظ بعض طرق کو ملاجی جمع حقیقی میں نص صریح سمجھ کر لائے اور بزعم خود بہت چمک چمک کر دعوے فرمائے ادھر کے متکلمین نے اکثر افادات علمائے سابقین اور بعض اپنے سوانح جدیدہ سے انکے جوابوں میں کلام طویل کئے۔

فقیر غفرلہ القدیر کا یہ مختصر جواب نقل اقاویل وجمع ما قال وقیل کیلئے نہیں۔ لہذا بعونہ تعالیٰ وہ افادت تازہ سنئے کہ فیض مولائے قدیر واجل سے قلب عبد اذل پر فائض ہوے۔ اہل نظر اگر مقابلہ کریں جلیل وعظیم فرق پر خود ہی مطلع ہوں گے۔ و اللہ یختص برحمتہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم۔

فاقول وبحول اللہ اصول:

حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چالیس سے زیادہ طرق اس وقت پیش نظر فقیر ہیں۔ ان میں نصف سے زائد تو محض مجمل ہیں جن میں سے اٹھارہ کی طرف ہم نے احادیث مجملہ میں اشارہ کیا۔ رہے نصف سے کم ان میں اکثر صاف صاف جمع صوری کی تصریح کررہے ہیں۔ جن میں سے چودہ روایات بخاری وابوداؤد ونسائی وغیرہم سے اوپر مذکور ہوئے۔

ہاں بعض میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بعد غروب شفق جمع کرنا مذکور، ان میں بھی بعض محض موقوف، اور بعض میں رفع ہے تو بالفاظ اجمال۔ یعنی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تصریحا اسی قدر منقول کہ جمع فرمائی قدر مرفوع میں غیبت شفق پر تنصیص نہیں جیسے مؤطا کے

امام محمد، بخاری، مسلم اور ابوداؤد کی یہ روایات۔

۵۸۱۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه أن اِبن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما حین جمع بین المغرب و العشاء سار حتی غاب الشفق ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب مغرب وعشاء کو جمع کیا تھا تو چلتے رہے تھے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی۔

۵۸۲۔ **عن** زید بن أسلم عن أبیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كنت مع عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بطریق مكة ۔ فبلغه عن صفیة بنت ابی عبید شده و جع فاسرع السیر ، حتی اذا كان بعد غروب الشفق ، ثم نزل فصلی المغرب و العتمة یجمع بینهما ، فقال ؛ اِنی رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جدبه السیر أخر المغرب و جمع بینهما ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد اسلم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ میں مکہ کے راستہ میں اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انکو صفیہ بنت ابی عبید کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ سخت درد میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی رفتار تیز کردی یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی۔ اس کے بعد وہ اترے اور مغرب وعشا کی نماز پڑھی۔ دونوں کو جمع کیا۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب انہیں سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کرکے دونوں کو جمع کرلیتے تھے۔

۵۸۳۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما كان اذا جدبه السیر جمع بین المغرب و العشاء بعد ان یغیب الشفق ، و یقول : ان رسول الله كان اذا جدبه السیر جمع بین المغرب و العشاء ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشا کو شفق غائب ہونے کے بعد جمع کرتے اور کہتے: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشا کو جمع فرماتے۔

۵۸۱۔ مؤطا لمالك، الصلوة ۱۳۱

۵۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوة ۲۴۳/۱

۵۸۳۔ الصحیح لمسلم، ۲۴۵/۱ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوة، ۹۵/۱

٥٧٤ـ **عن** نافع رضى الله تعالىٰ عنه ان ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما استصرخ على صفية و هو بمكة ، فسار حتى غربت الشمس و بدت النجوم ، فقال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا عجل به امر فى سفر جمع بين هاتين الصلوتين فسار حتى غاب الشفق ، فنزل فجمع بينهما ـ

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو ان کو صفیہ کی شدید بیماری کی اطلاع ملی اور وہ چل پڑے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے ظاہر ہو گئے ۔ تو کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں کسی کام کی جلدی ہوتی تو ان دو نمازوں کو جمع فرماتے ۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی تو دونوں کو اتر کر جمع فرمایا۔

البتہ غیر صحیحین کی بعض روایات میں فعل مکیف کی طرف اشارہ کر کے رفع ہے۔ وہ یہ ہے۔

٥٨٥ـ **عن** عبد الله بن دينار رضى الله تعالىٰ عنه قال : غابت الشمس و أنا عند عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما ، فسرنا فلما رأيناه قد أمسى ، قلنا : الصلوة ، فسار حتى غاب الشفق و تصوبت النجوم ، ثم أنه نزل فصلى صلا تين جميعا ثم قال : رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جده به السير صلى صلاتى هذه ، يقول يجمع بينهما بعد ليل ـ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا کہ سورج ڈوب گیا تو ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب خوب شام ہو گئی تو ہم نے کہا: نماز، مگر وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی اور تارے نمایاں ہو گئے ۔ اس وقت آپ اترے اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں ۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو جس طرح میں نے نماز پڑھی اسی طرح آپ بھی پڑھا کرتے تھے۔ یعنی رات ہونے کے بعد اکٹھا پڑھتے ۔

٥٨٤ـ السنن لابى داؤد، الصلوة، ١/١٧٠ ☆

٥٨٥ـ الجامع للترمذى، الصلوة، ١/١٧٢

۵۸۶۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، أنہ استغیث علی بعض أھلہ فجدبہ السیر و أخر المغرب حتی غاب الشفق ، ثم نزل فجمع بینھما ، ثم أخبرھم ، ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعل ذلك اذا جدبہ السیر ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اہل خانہ میں سے کسی کی سخت بیماری کی اطلاع ملی تو تیزی سے روانہ ہوئے۔مغرب کو اتنا موئخر کیا کہ شفق ڈوب گئی ۔ پھر دونوں کو ملا کر پڑھا۔ بعد میں ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے ۔

۵۸۷۔ **عن** شیخ من قریش قال : صحبت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنما الی الحمی ، فلما غربت الشمس ھبت ان اقول لہ :الصلوۃ ، فسار حتی ذھب بیاض الا فق و فحمۃ والعشاء ، ثم نزل فصلی المغرب ثلث رکعات ، ثم صلی رکعتین علی اثرھما قال : ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل ۔

ایک قریشی شیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جب وہ چراگاہ کو گئے اور سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے میں انکو نماز کے بارے میں نہ کہہ سکا۔ چنانچہ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفیدی ختم ہوئی اور عشا کی سیاہی ماند پڑگئی۔اس وقت اترے اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں۔ پھر انکے فوراً بعد دو رکعتیں عشاء کی پڑھیں اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بظاہر زیادہ مستحق جواب یہ ہی تین روایتیں تھیں ۔مگر فقیر بعونہ الملک القدیر عزوجل وہ جوابات شافیہ وکافیہ اور تقریرات صافیہ ووافیہ بیان کرے کہ یہ ساتوں طرق اور انکے سوا اور بھی کچھ ہوتو سب کو بحول اللہ تعالیٰ کفایت کریں۔

فاقول و باللہ التوفیق و بہ العروج علی اوج التحقیق ۔

۵۸۶۔ الجامع للترمذی، الصلوۃ، ۷۲/۱

۵۸۷۔ السنن للنسائی، المواقیت ، ۶۹/۱

جواب اول: اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے طرق کثیرہ جلیلہ صحیحہ کہ سابقاً ہم نے ذکر کیئے صاف وواشگاف بآواز بلند تصریحات قاہرہ فرمارہے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے نماز مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور عشا غروب شفق کے بعد۔اور اسی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ان روایات صحاح وحسان جلیلۃ الشان پر پھر نگاہ تازہ کیجئے۔امام سالم صاجزادۂ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم اپنی روایات مرویۂ صحیح بخاری وسنن نسائی وصحیح اسمٰعیلی وغیرہا میں فرمارہے ہیں ہیں کہ دوتین میل چلکر جب تارے کھل آئے اتر کر مغرب پڑھ۔پھر ٹھہر کر عشاء۔

عبداللہ بن واقد شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم اپنی روایات مرویۂ سنن ابی داؤد میں روشن تر فرماتے ہیں: کہ غروب شفق سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی پھر منتظر رہے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس وقت عشاء پڑھی۔

طرفہ یہ کہ وہی امام نافع تلمیذ خاص ورفیق سفر وحضر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم کہ ان غروب شفق والی سات روایتوں میں چار انہیں سے ہیں۔وہی وہاں اپنی روایات کثیرہ مرویہ سنن ابی داؤد وسنن نسائی وغیرہما میں یوں ہی واضح وجلی تر فرمارہے ہیں کہ جب تک مغرب پڑھی ہے شفق ہرگز نہ ڈوبی تھی۔بلکہ بعد کو بھی انتظار فرمانا پڑا۔جب ڈوب گئی اس وقت عشا کی تکبیر کہی اور اول تا آخر ان سب روایات میں تصریح صریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے۔بلکہ حدیث امام سالم میں یوں ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جسے جلدی ہو وہ اس طرح پڑھا کرے۔

للہ انصاف! ان صاف الفاظ مفسر نصوص میں کہیں بھی گنجائش تاویل وتبدیل ہے۔اور شک نہیں کہ قصہ صفیہ زوجہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم جو وہاں اور یہاں دونوں طرف کی روایات میں مذکور ایک ہی بار تھا۔بلکہ انہیں امام نافع سے مروی کہ ابن عمر سے عمر بھر میں صرف اسی بار جمع معلوم ہے اس کے سوا کسی سفر میں انہیں جمع کرتے نہیں دیکھا۔

سنن ابی داؤد میں بطریق امام ایوب سختیانی مذکور۔

۵۸۸ ۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه عن اِبن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما موقوفا انه لم یر ابن عمر جمع بینهم قط الا تلك اللیلة یعنی لیلة استصرخ علی صفیة۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کبھی دو نمازیں جمع کرتے نہیں دیکھا مگر اس رات، یعنی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیماری کی اطلاع والی رات۔

اور وہ جو بطریق امام مکحول مذکور ہے کہ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ایک بار یا دو بار جمع کرتے دیکھا۔

تو میں کہتا ہوں کہ اس میں شک ہے یعنی بصیغۂ تمریض روی مذکور، اور شک سے یقین کا معارضہ نہیں کیا جاسکتا۔

حدیث نسائی وطحاوی میں انہیں امام نافع سے گذرا کہ میں نے انکی عادت یہ پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے۔

حدیث کتاب الحجج میں انہیں نافع سے تھا کہ ابن عمر اذان ہوتے ہی مغرب کیلئے اترے اس بار دیر لگائی۔

روایت نسائی وطحاوی وحجج میں تھا۔ ہمیں گمان ہوا کہ اس وقت انہیں نماز یاد نہ رہی۔ یہ سب اسی قول نافع کے مئوید ہیں۔

معہذا شک نہیں کہ اصل عدم تعدد ہے۔ تو جب تک صراحۃً تعدد ثابت نہ ہوتا اس ادعا کی طرف راہ نہ تھی۔ خصوصاً مستدل کو جسے احتمال کافی نہیں۔ دفع تعارض کیلئے اسکا اختیار اس وقت کام دیتا کہ خود قصۂ صفیہ میں دونوں روایات صحیحہ قبل غروب وبعد غروب موجود نہ ہوتیں۔

ناچار خود ملا جی کو بھی ماننا پڑا کہ یہ سب طرق وروایات ایک ہی واقعے کی حکایات ہیں۔

قصۂ صفیہ میں حدیث سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بطریق کثیر بن قاروندا مروی سنن نسائی پر براہ عیاری بھی جب کوئی طعن نہ گڑھ سکے تو اسے مخالف حدیث شیخین ٹھہرا کر رد کردیا کہ اس میں مغرب کا بین الوقتین پڑھنا ہے اور ان میں بعد غروب شفق۔ لہذا یہ شاذ ومردود ہے جسکی نقل لطیفۂ ہفتم افادۂ یکم میں گذری۔ حالانکہ حدیث مسلم کے لفظ ابھی سن چکے۔ اس میں قصۂ صفیہ کا ذکر نہیں۔ تو جب تک روایت مطلقہ بھی اسی قصۂ صفیہ پر محمول نہ ہو حدیث

قصۂ صفیہ کو مخالف روایت شیخین کہنا یعنی چہ؟

بالجملہ اس حدیث کی اتنی روایات کثیرہ میں یہ تصریح صریح ہے کہ مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی۔ اور اسی کی ان روایات میں کہ شفق ڈوبے پر پڑھی۔ اور دونوں جانب طرق صحاح وحسان ہیں جن کے رد کی طرف کوئی سبیل نہیں۔ تو اب یہ دیکھنا واجب ہوا کہ ان میں کونسا نص مفسر نا قابل تاویل ہے جسے چار ونا چار معتمد رکھیں اور کونسا محتمل کہ اسے مفسر کی طرف پھیر کر رفع تعارض کریں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ ہماری طرف کے نصوص اصلا احتمال معنیٔ خلاف نہیں رکھتے۔ شفق ڈوبنے سے پہلے پڑھی'' اتنے ہی لفظ کے یہ معنی کسی طرح نہ ہو سکتے کہ'' جب شفق ڈوب گئی اس وقت پڑھی'' نہ یہ کہ جب اسکے ساتھ یہ تصریحات جلیہ ہوں کہ'' پھر مغرب پڑھ کر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس کے بعد عشا پڑھی'' ان لفظوں کو کوئی نیم مجنون بھی مغرب بعد شفق پڑھنے پر حمل نہ کر سکے گا۔ ہاں پورے پاگل میں کلام نہیں۔ مگر ادھر کے نصوص کہ'' چلے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی پھر مغرب پڑھی یا جمع کی یا بعد غروب شفق اتر کر جمع کی'' یہ اچھے خاصے محتمل وصالح تاویل ہیں جن کا ان نصوص صریحہ مفسرہ سے موافق ومطابق ہو جانا بہت آسان۔

عربی، فارسی اردو سب کا محاورۂ عامہ شائعہ مشہورہ واضحہ ہے کہ قرب وقت کو اس وقت سے تعبیر کرتے ہیں۔

عصر کے اخیر وقت کہتے ہیں: شام ہوگئی حالانکہ ہنوز سورج باقی ہے۔ کسی سے اول وقت عصر آنے کا وعدہ تھا وہ اس وقت آئے تو کہتے ہیں: اب سورج چھپے آئے۔ قریب طلوع تک کوئی سوتا ہو تو اسے اٹھانے میں کہیں گے: سورج نکل آیا۔ شروع چاشت کے وقت کسی کو کام تھا۔ مامور نے قریب نصف النہار آغاز کیا تو کہے گا: اب دوپہر ڈھلے لیکر بیٹھے۔ ان کی صدہا مثالیں ہیں۔ کہ خود ملاجی اور انکے موافقین بھی اپنے کلاموں میں رات دن انکا استعمال کرتے ہوں گے۔ بعینہ اسی طرح یہ محاورے زبان مبارک عرب وخود قرآن عظیم واحادیث میں شائع وذائع ہیں۔

جواب دوم: جانے دو، ان میں قبل ان میں بعد یونہی سمجھو، پھر ہمیں کیا مضر اور تمہیں کیا مفید۔ شفقیں دو ہیں۔ احمر وابیض ان روایات قبل میں سپید مراد ہے ان روایات بعد میں سرخ،

یوں بھی تعارض مندفع اور سب طرق مجتمع ہو گئے۔

حاصل یہ نکلا کہ شفق احمر ڈوبنے کے بعد شفق ابیض میں نماز مغرب پڑھی اور انتظار فرمایا۔ جب سپیدی ڈوب گئی عشا پڑھی۔ یہ بعینہ ہمارا مذہب مہذب اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے طور پر جمع صوری ہے۔ حقیقی تو جب ہوتی کہ مغرب بعد غروب سپیدی پڑھی جاتی اس کا ثبوت تم ہرگز نہ دے سکے۔ یہ جواب بنگاہ اولیں ذہن فقیر میں آیا تھا پھر دیکھا کہ امام بن الہمام قدس سرہ نے یہی افادہ فرمایا۔

رہی روایت ہفتم " سار حتی ذھب بیاض الافق و فحمة العشاء " چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفید اور عشا کی سیاہی ختم ہوگئی۔ جس میں افق کی سپیدی جانے کے بعد نزول ہے۔

اقول وباللہ استعین،

اولاً: یہ بھی کب رہی، اس میں بھی وہی تقریر جاری۔ جیسے ' غاب الشفق ' بمعنی "کادان یغیب "" یوں ہی " ذھب البیاض ' بمعنی کادان یذھب "۔

ثانیا : حدیث میں بیاض افق ہے نہ بیاض شفق۔ کنارۂ شرقی بھی افق ہے۔ بعد غروب شمس مشرق سے سیاہی اٹھتی ہے اور اسکے اوپر سپیدی ہوتی ہے جس طرح طلوع فجر میں اسکا عکس جیسے قرآن عظیم میں " حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر "(یہاں تک کہ فجر کے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا تمہارے لئے واضح ہوجائے) فرمایا ۔جب فجر بلند ہوتی ہے۔ وہ خیط اسود جاتا رہتا ہے۔ یونہی جب مشرق سے سیاہی بلند ہوتی ہے سپیدی شرقی جاتی رہتی ہے اور ہنوز وقت مغرب میں وسعت ہوتی ہے۔ اور اس پر عمدہ قرینہ یہ ہے کہ بیاض کے بعد فحمۂ عشا سر شام کا دھندلکا ہے کہ موسم گرما میں تیزی نور شمس کے سبب بعد غروب نظر کو ظاہر ہوتا ہے۔ جب تارے کھل کر روشنی دیتے ہیں زائل ہو جاتا ہے جیسے چراغ کے سامنے تاریکی میں آ کر کچھ دیر سخت ظلمت معلوم ہوتی ہے پھر نگاہ ٹھہر جاتی ہے۔

زہر الربی میں ہے۔

فحمة العشا ء ھی اقبال اللیل و اول سوا د ہ،

فحمۂ عشارات کے آنے کو اور اسکی ابتدائی سیاہی کو کہتے ہیں۔

شرح جامع الاصول میں ہے۔

هى شدةسواد الليل في اوله حتى اذا سكن فوره قلت بظهور النجوم و بسط نورها ، و لان العين اذا نظرت الى الظلمة ابتداء لاتكاد ترى شئيا ۔

فحمۂ عشارات کے ابتدائی حصہ کی سخت سیاہی ہے۔ پھر جب اسکا جوش ٹھہر جاتا ہے تو تاروں کے نکلنے اور انکی روشنیاں پھیلنے سے سیاہی کم ہوتی جاتی ہے۔ اوراس لئے بھی کہ آنکھ جب ابتداء میں تاریکی کی طرف نظر کرتی ہے تو کچھ نہیں دیکھ پاتی۔

ظاہر ہے کہ اسکا جانا بیاض شفق کے جانے سے بہت پہلے ہوتا ہے۔ تو بیاض شفق جانا بیان کرکے پھراس کے ذکر کی کیا حاجت ہوتی۔ ہاں بیاض شرقی اس سے پہلے ہو جاتی ہے تو اس معنئ صحیح پر فحمۂ عشا کا ذکر عبث ولغو نہ ہوگا۔

ثالثاً: یہی حدیث اسی طریق مذکور سفیان سے امام طحاوی نے یوں روایت فرمائی۔

۵۸۹۔ **عن** اِسمٰعيل بن ذويب رضى الله تعالى عنه قال: كنت مع ابن عمر رضى الله تعالى عنهما ، فلما غربت الشمس ، هبنا ان نقو ل : الصلوة ، فسار حتى ذهب فحمة العشاء و راينا بياض الافق ، فنزل فصلى ثلثا المغرب، اثنين العشاء، و قا ل :هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يفعل۔

حضرت اسمٰعیل بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے ہم انہیں نماز کا نہ کہہ سکے۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ عشا کی سیاہی ختم ہوگئی اور ہم نے افق کی سپیدی دیکھ لی۔ اس وقت اتر کر مغرب کی تین رکعتیں اور عشا کی دو رکعتیں پڑھیں اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

یہ حدیث بقائے شفق ابیض میں نص صریح ہے کہ سر شام کا دھند لکا جاتا رہا اور ہمیں افق کی سپیدی نظر آئی اس وقت نماز پڑھی۔ اور کہا اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔

رابعاً: ملاجی آپ تو بہت محدثی میں دم بھرتے ہیں صحیح حدیثیں بے وجہ محض تو رد کرتے آئے۔ بخاری ومسلم کے رجال ناحق مردود الروایۃ بنائے اب اپنے لئے یہ روایت

حجت بنالی جو آپ کے مقبولہ اصول محدثین پر ہرگز کسی طرح حجت نہیں ہوسکتی ۔اس کا مدار ابن نجیح پر ہے اور وہ مدلس تھا ۔اور یہاں روایت میں عنعنہ کیا اور عنعنہ مدلس جمہور محدثین کے مذہب مختار و معتمد میں مردود نامستند ہے۔اسی آپ کی مبلغ علم تقریب میں ہے۔

عبد اللہ بن ابی نجیح یسار المکی ابو یسار الثقفی ، ومولاھم ، ثقۃ ، رمی بالقدر ، و ربما دلس۔

عبد اللہ بن ابی رجیح یسار مکی ابو یسار ثقفی ، بنی ثقیف کا آزاد کردہ ، ثقہ ہے ، قدری ہونے سے متہم ہے ، بسا اوقات تدلیس کرتا ہے۔

وہ قسم مرسل سے ہے۔تقریب تدریب میں ہے۔

الصحیح التفصیل ، فما رواہ بلفظ محتمل لم یبین فیہ السماع ، فمرسل لا یقبل ،وما بین فیہ ، کسمعت ، و حدثنا و اخبرنا ، و شبھھا ، فمقبول ،یحتج بہ۔

صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے۔یعنی مدلس کی وہ روایت جو ایسے لفظ سے ہو جو سماع کا احتمال تو رکھتا ہے مگر سماع کی تصریح نہیں۔تو وہ مرسل ہے اور غیر مقبول۔اور جس میں سماع کی صراحت ہو جیسے سمعت ،حدثنا ،اخبرنا ،اوران جیسے الفاظ ،تو وہ مقبول ہے اور قابل استدلال۔

ملاجی !اور مرسل کی نسبت آپ خود فرما چکے۔

روایت مرسل حجت نہیں ہوتی نزدیک جماعت فقہا و جمہور محدثین کے۔

(معیار الحق)

یہ آپ نے اس حدیث صحیح متصل کو مردود و مرسل بنا کر فرمایا تھا جس کا ذکر ہم لطیفہ دہم میں کر چکے۔

جھوٹے ادعائے ارسال پر تو یہ جوش وخروش ،اور سچے ارسال میں یوں گنگ وخموش۔ یہ کیا مقتضائے حیا و دیانت ہے۔

جواب سوم۔ حدیث مذکور کے اصلاً کسی طریق میں نہیں کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد غروب شفق ابیض نماز مغرب پڑھی ۔نہ ہرگز ہرگز کسی روایت میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعذر سفر وقت حقیقۃ قضا کر کے دوسری نماز کے وقت میں پڑھنے کو فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا مذہب یہ ہے کہ وقت مغرب شفق احمر تک ہے۔اور ہمارے نزدیک شفق ابیض تک ہے ۔هو الصحيح رواية والرجيح دراية و قضية الدليل فعليه التعويل۔

یہ ہی روایۃ صحیح ،اسی کو درایۃ ترجیح ، نیز دلیل کا تقاضا بھی یہ ہی ہے۔لہذا اسی پر اعتماد ہے۔

ہمارا مذہب اجلائے صحابہ مثل افضل الخلق بعد الرسل والانبیا،صدیق اکبر،ام المؤمنین صدیقہ،امام العلما معاذ بن جبل،سید القراء ابی بن کعب،سید الحفاظ ابو ہریرہ،عبداللہ بن زبیر و غیرہم رضی اللہ تعالی عنہم ۔واکابر تابعین مثل امام اجل محمد باقر،امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز،و اجلائے تبع تابعین مثل امام الشام اوزاعی،امام الفقہاء والمحدثین والصالحین عبداللہ بن مبارک ،زفر بن ہزیل،وائمہ لغت مبرد،ثعلب،فراء،وبعض کبرائے شافعیہ،مثل ابو سلمان خطابی،امام مزنی تلمیذ خاص امام شافعی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے منقول، كما في عمدة القاری و غنية المستملي و غيرهما۔اب اگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صراحۃ ثابت بھی ہو کہ انہوں نے بعد غروب ابیض مغرب پڑھی تو صاف محتمل کہ انہوں نے کسی سفر میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد شفق احمر شفق ابیض میں مغرب اور اسکے بعد عشاء پڑھتے دیکھا اور اپنے اجتہاد کی بنا پر یہ ہی سمجھا کہ حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے وقت قضا کر کے جمع فرمائی۔اب چاہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہو جائے کہ انہوں نے پہر رات گئے بلکہ آدھی رات ڈھلے مغرب پڑھی۔یہ ان کے اپنے مذہب پر مبنی ہوگا، کہ جب وقت قضا ہو گیا تو گھڑی اور پہر سب یکساں ۔مگر ہم پر حجت نہ ہو سکے گا کہ ہمارے مذہب پر وہ جمع صوری ہی تھی جسے جمع حقیقی سے اصلاً علاقہ نہ تھا۔یہ تقریر بحمد اللہ تعالیٰ وافی وکافی اور مخالف کے تمام دلائل وشبہات کی دافع ونافی ہے۔اگر ہمت ہے تو کوئی حدیث صحیح صریح لاؤ جس سے صاف صاف ثابت ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حقیقۃ شفق ابیض گزار کر وقت اجماعی عشاء میں مغرب پڑھی۔یا اس طور پر پڑھنے کا حکم فرمایا۔

مگر بحول اللہ تعالیٰ قیامت تک کوئی حدیث نہ دکھا سکو گے۔بلکہ احادیث صحیحہ صریحہ جن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جمع فرمانا اور اسکا حکم دینا آیا وہ صراحۃً ہمارے

موافق اور جمع صوری میں ناطق ہیں جن کا بیان واضح ہو چکا۔ پھر ہم پر کیا جبر ہے کہ ایسی احتمالی باتوں مذبذب خیالوں پر عمل کریں اور انکے سبب نمازوں کی تعین و تخصیص اوقات کہ نصوص قاطعۂ قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے چھوڑ دیں ۔ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔ فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۲۲۷۔۲۴۶

(۱۵) وقت نکال کر نماز پڑھنا سخت عذاب کا باعث ہے

۵۹۰۔ **عن** سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن قول اللہ تعالی ـــــ "اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلاَتِهِمْ سَاهُوْنَ ،قَالَ: هُمُ الَّذِیْنَ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِهَا۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔'' خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں'' فرمایا: وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھتے ہیں۔

۵۹۱۔ **عن** مصعب بن سعد عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن "اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلاَتِهِمْ سَاهُوْنَ "قال : اِضَاعَةُ الْوَقْتِ۔

حضرت مصعب بن سعد سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا۔'' خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ فرمایا: وقت کھودینا۔

۵۹۲۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و ضرب فخذی: کَیْفَ أَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِی قَوْمٍ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ

۵۹۰۔ کشف الاستار عن زوائد لبزار، ۱/ ۱۹۸ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲/ ۳۷۷
شرح السنة للبغوی، ۱/ ۲۳۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۲۱۴
۵۹۱۔ شرح السنة للبغوی، ۱/ ۲۳۶ ☆
۵۹۲۔ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ۱/ ۲۳۰ ☆ السنن لابی داؤد، ۱/ ۶۲
السنن لابن ماجه، ۱/ ۸۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/ ۱۶۹
السنن للنسائی، الامامة ، ۱/ ۹۹ ☆ المسند للدارمی، ۱۴۴

عَنْ وَقْتِهَا،قال : قلت: مَاتَأْ مُرُنِی ؟قال : صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو نماز کو اسکے وقت سے تاخیر کریں گے۔میں نے عرض کی: حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تو وقت پر پڑھ لینا۔

۵۹۳۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سَتَكُونُ عَلَيْكُم بَعْدِی أُمَرَاءُ تَشْغُلُهُم أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِهَا حَتّٰی يَذْهَبَ وَقْتُهَا،فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان کے کام انہیں وقت پر نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا۔تم وقت پر نماز پڑھنا۔

۵۹۴۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَتَتْ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُصَلُّونَ الصَّلٰوۃَ لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا قلت: فما تامرنی اذا ادرکنی ذلك یا رسول اللہ ! قال :صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِمِيْقَاتِهَا وَ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم پر وہ حکام آئینگے کہ غیر وقت پر نماز پڑھینگے۔ میں نے عرض کی : یا رسول اللہ! جب میں ایسا وقت پاؤں تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔فرمایا: نماز وقت پر پڑھ اور انکے ساتھ نفل کی نیت شریک ہوجا۔

﴿۲۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں ہیں کہ کچھ لوگ وقت گزار کر پڑھیں گے تم انکا اتباع نہ کرنا۔اسے مطلق فرمایا۔کچھ سفر وحضر کی تخصیص ارشاد نہ ہوئی۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۸۰

۵۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۶۹ ☆ السنن لابی داؤد، ۱/۶۲

۵۹۴۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ، ۱/۶۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۹۹، ۷/۴۱۷

(۱۶) نماز کے اوقات مکروہ

۵۹۵۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس و بعد العصر حتى تغرب ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۹۶۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا صلوة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب الشمس ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز صبح کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں۔اور عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔

۵۹۷۔ **عن** أبى هريره رضى الله تعالى عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس و عن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ

۵۹۵۔ السنن للنسائى، باب النهى عن الصلوه بور الصبح ، ۶۵/۱
الجامع للترمذى، ، الصلوة ، ۲۵/۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۴۱۲/۱۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴۹۶/۲ ☆
الاستذكار لابن عبد البر ، ۱۴۵/۱ ☆
السلسلة الصحيحة اللآلبانى، ۲۰۰ ☆
كنز العمال للمتقى، ۱۹۵۹۹، ۴۱۷/۷ ☆

۵۹۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، ۸۳/۱ ☆ الصحيح لمسلم ، المسافرين ، ۲۷۵/۱
كنز العما ل للمتقى ، ۱۹۵۸۵، ۴۱۴/۷ ☆

۵۸۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، ۸۳/۱ ☆ الجامع للترمذى، الصلوة، ۵۲/۱

علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز سے منع فرمایا۔اور فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک۔

۵۹۸۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صَلاَتَانِ لاَ يُصَلّی بَعْدَهُمَا : أَلصُّبْحُ حَتّٰی تَطْلَعَ الشَّمْسُ وَ الْعَصْرُحَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسِ ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دونمازیں ایسی ہیں جنکے بعدنماز نہ پڑھی جائے۔نماز فجر کے بعدجب تک سورج طلوع نہ ہوجائے۔اورنمازعصر کے بعدجب تک سورج غروب نہ ہوجائے

۵۹۹۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُ وُ ا الصَّلٰوةَ حَتّٰی تَبْرُزَ ، وَ اِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسُ فَأَخِّرُوْا الصَّلٰوةَ حَتّٰی تَغِيْبَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوتو نماز کومؤخر کردو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہوجائے اورجب سورج کا کنارہ چھپنے لگے تو نماز ملتوی کردو یہاں تک کہ غروب ہوجائے۔۱۲م

﴿۲۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماءفرماتے ہیں: کہ اس مضمون کی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے متواتر ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۱۸

(۱۷) نماز میں وقت مکروہ تک تاخیر طریقہ ٔمنافق ہے

۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا كَانَتْ بَيْنَ

۵۹۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۸۷، ۷/۴۱۵

۵۹۹۔ الصحيح لمسلم، صلاة المسافرين ۱/۱۷۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۸۷، ۷/۴۱۵

۶۰۰۔ الصحيح لمسلم، المساجد، /۲۲۵ ☆ الجامع للترمذی، صلوة، ۱/۲۳
السنن للنسائیالمواقيت ۱/۶۰ ☆ السلسلة الصحيحة للآلبانی، ۶۶
السنن الكبر ى للهيثمی، ۱/۴۴۴ ☆ مشكوة المصابيح
الدر المنثور للسيوطی ۲/۲۳۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲/۲۱۲

قَرْنَی الشَّیْطَانِ قَامَ یَنْقُرُ أَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیہَا اِلَّا قَلِیلاً۔　　جدالممتار ۱/۱۹۵

حضرتَ انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہونچ جائے (غروب کے قریب ہوجائے) تو کھڑا ہوکر چار ٹھونگیں مارے جس میں اللہ تعالی کا ذکر برائے نام ہو۔۱۲م

۲۔اذان

(۱)اذان کی ابتدا

۶۰۱۔ **عن** عبدالله بن زید بن عبدربه رضی الله تعالی عنه قا ل:لما أمر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالنا قوس یعمل لیضرب به للناس لجمع الصلوة ، طاف لی و أنا نائم رجل یحمل ناقوساً فی یده فقلت: یا عبد الله ! أتبیع الناقوس ، فقال : وما تصنع به ، فقلت : ند عوبه الی الصلوة ،قال : أفلا أدلك علی ماهو خیر من ذلك ،فقلت له ، بلی ،قال : فقال : تقول : الله اکبر ،الله اکبر ،الله اکبر ،الله اکبر ، أشهد أن لا اله الاالله ، أشهد أن لا اله الا الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،حی علی الصلوة ، حی علی الصلوة ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح ، الله اکبر ،الله اکبر لا اله الا الله ،قال : ثم استاخر عنی غیر بعید ،ثم قال : ثم تقول : اذا أقمت الصلوة ،الله اکبر ،الله اکبر أشهد أن لا اله الا الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ، حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ، قد قا مت الصلوة،قدقامت الصلوة ،الله اکبر ،الله اکبر ،لا اله الا الله ،فلما أصبحت أتیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فا خبرته لما رأیت ،فقال : اِنَّھا لَرُؤیَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ، فَقُمْ مَعْ بِلَالٍ ،فَأَلْقِ عَلَیْہِ مَارَأَیْتَ فَلْیُؤَذِّنْ بِہٖ فَاِنَّہ أَنْدٰی صَوْتًا مِّنْکَ ، فقمت مع بلال فجعلت القیه علیه ویؤ ذن به ، قال : فسمع ذلك عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه و هو فی بیته فخرج یجر ردائه یقول : والذی بعثك بالحق یا رسول الله لقدر أیت مثل ما أری ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ **فتاوی رضویہ۲/۴۷۳**

حضرت عبداللہ بن زید عبدربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں جمع ہونے کے لئے ناقوس بجانے کا حکم دیا تو مجھے اسی رات

۶۰۱۔ السنن لابی داؤد ، الآذان ، ۸۲/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۳/۴
الصحیح لابن خزیمة، ۳۷۰ ☆ السنن الکبری للهیثمی، ۳۹۱/۱
موارد الظمئان للهثمی، ۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۵۲ ، ۶۹۲/۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۵۶۵/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷۸/۲
البدایة و النهایةلابن کثیر ، ۳۵۰/۵ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۸/۷

خواب میں ایک شخص نظر آئے جو ناقوس ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس فروخت کروگے؟ وہ بولے تم ناقوس کا کیا کروگے۔ میں نے کہا: میں اسکے ذریعہ لوگوں کو نماز کیلئے بلاؤں گا۔بولے کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ بولے: کہو! الله اکبر،الله اکبر ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشد ان محمد رسول الله ،اشهد ان محمدا رسول الله ،حی علی الصلوة ،حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ،حی علی الفلاح ،الله اکبر ،الله اکبر لا اله الا الله ۔

پھر مجھ سے تھوڑی دور ہٹ کر بولے: جب تم نماز کے لئے اقامت کہو تو اس طرح کہنا، الله اکبر ،الله اکبر ،اشهد ان لا اله الاالله ،اشهد ان محمدا رسول الله ، حی علی الصلوة ،حی علی الفلاح ،قدقامت الصلوة ،قدقا مت الصلوة ، الله اکبر ،الله اکبر، لا اله الا الله ۔

جب صبح ہوئی تو میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا۔حضور نے ارشادفرمایا: یہ سچا خواب ہے،ان شاءاللہ تعالیٰ ،لہذا تم بلال کے ساتھ کھڑے ہوکر انہیں یہ سب بتاتے جاؤ کہ وہ اذان پڑھیں، کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں۔لہذا میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑے ہوکر انکو یہ بتاتا گیا اور وہ اذان پڑھتے گئے۔جب یہ آواز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر میں پہونچی تو وہ بے ساختہ گھر سے نکلے اس حال میں کہ انکی چادر گھسٹ رہی تھی۔آ کر بولے: یارسول اللہ ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق لے کر بھیجا۔میں نے خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے جیسا کہ اب دیکھ رہا ہوں ۔حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: فللّٰه الحمد ،۔۱۲م

(۲) خواب میں اذان کی تلقین

٦٠٢۔ **عن** عبدالله بن زید الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : رأیت فیما یری النائم کان رجلا علیه ثوبان اخضران علی سور المسجد یقول : الله اکبر ،الله

٦٠٢۔ کتاب الاذان لابی شیخ ، ☆ مشکوة المصابیح لتبریزی، ١/

اکبر۔

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس مسجد کی دیوار پر کھڑا اذان پڑھ رہا ہے۔

۶۰۳۔ **عن** عبدالرحمن بن أبی لیلی رضی اللہ تعالی عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھتم للصلاہ کما یجمع الناس لھا ،فانصرف عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرأی الا ذان فی منامہ فلما اصبح غدا فقال : یا رسول اللہ ! رأیت رجلا علی سقف المسجد وعلیہ ثوبان أخضر ان ینادی بالأذان ۔ شمائم العنبر قلمی،ص ۱۷

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا کہ کس طرح لوگوں کو نماز کے لئے جمع کیا جائے۔حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور خواب میں کسی کو اذان پڑھتے ہوئے دیکھا۔دوسرے دن صبح خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے مسجد کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا کہ سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے اذان پڑھ رہا ہے۔۱۲م

۶۰۴۔ **عن** عبداللہ بن زید الانصای رضی اللہ تعالی عنہ قال : رأیت رجلا علیہ ثوبان أخضران و أنا بین النائم والیفتظان فقام علی سطح المسجد فجعل اصبعیہ فی أُذنیہ و نادی ۔ شمائم العنبر قلمی ص،۱۶

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا اور میں غنودگی کی حالت میں تھا۔کہ وہ مسجد کی چھت پر کھڑا اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں داخل کئے اذان پڑھ رہا ہے۔۱۲م

۶۰۳۔ السنن لسعید بن منصور ،

۶۰۴۔ کتاب الاذان لابی شیخ ،

(۳)اذان کے کلمات

٦٠٥۔ **عن** أبی محذورة رضی الله تعالیٰ عنه ،ان نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمه هذا الاذان ،الله اکبر الله اکبر ،أشهد أن لا اله الا الله،أشهد أن لا اله الا الله أشهد أن محمدا رسول الله ،أشهد أن محمدا رسول الله ،ثم یعود فیقول : أشهد أن لا اله الا الله ،مرتین ،أشهد أن محمدا رسول الله ،مرتین ،حی علی الصلوة،مرتین ،حی علی الفلاح مرتین ۔ زاد اسحاق ،الله اکبر الله اکبر ،لا اله الا الله ۔ **فتاوی رضویه ۲/۴۷۴**

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو یہ اذان سکھائی۔ الله اکبر الله اکبر ،اشهد ان لا اله الا الله ،اشهد ان محمدا رسول الله ،**پھر دوبارہ** ،اشهد ان لا اله الاالله ،**دومرتبہ**،اشهد ان محمدا رسول الله ،**دومرتبہ**،حی علی الصلوة ،**دومرتبہ**،حی علی الفلاح **دومرتبہ،سکھایا۔امام اسحاق نے**' الله اکبر الله اکبر ' لا اله الا الله ،**اورزیادہ کیا۔۱۲م**

(۴)مؤذن اوقات کا امین ہوتا ہے

٦٠٦۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَ الْمُؤَذِّنُ مُؤتَمِنٌ ۔ **فتاوی رضویه ۲/۵۱۵**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:امام ضامن ہےاور مؤذن امانتدار۔۱۲م

(۵)اذان سنکر نماز کی تیاری کرو

٦٠٧۔ **عن** معاذ بن أنس رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله

٦٠٥۔ الصحیح لمسلم ، صفة الاذان ١٦٥/١ ☆ السنن للنسائی باب کیف الاذان ٧٣/١
المعجم الاوسط للطبرانی، ١٦٦٠ ، ١٨٤/٢
٦٠٦۔ السنن لابی داؤد ، باب ما یحب علی المؤذن من تعاهد الوقت ، ٧٧/١
الجامع للترمذی باب ما جاء ان الاقام ضامن الخ، ٢٩/١
الجامع الصغیر للطبرانی، ١٨٤/١ ☆
٦٠٧۔ المسند لاحمد بن حنبل ٤٣١/٣ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٢٢٠/١

اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَلْجَفَاءُ كُلَّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ وَالنِّفَا قُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِي اللّٰهِ يُنَادِي إِلَى الصَّلوَاتِ فَلاَ يُجِيبُهُ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفراور نفاق ہے کہ آدمی اللہ تعالی کے منادی کونماز کی طرف بلاتا سنے اور حاضر نہ ہو۔

۶۰۸۔ **عن** معاذ بن أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْجَفَاءُ كُلَّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ وَالنِّفَا قُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِي اللّٰهِ يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ وَ يَدْعُوا إِلَى الْفَلاَحِ فَلاَ يُجِيبُهُ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر ونفاق ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کونماز کیلئے اور کامیابی کے لئے بلاتا سنے اور جواب نہ دے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

(۶) جس نے اذان پڑھی اقامت بھی اسی کا حق

۶۰۹۔ **عن** زیاد بن حارث الصدائی رضی الله تعالی عنه قال : اتیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما کان اول الصبح امرنی فاذنت ثم قام الی الصلوة فجاء بلال لیقیم فقال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ ۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۶۱

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب صبح کا اول وقت ہوا تو مجھے حکم دیا کہ میں اذان پڑھوں تو میں نے اذان پڑھی۔ پھر نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو حضرت بلال تشریف لائے تا کہ اقامت کہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا: تمہارے صدائی بھائی

۶۰۸۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/۲۷۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۴۳۹ ☆ اللآلی المضوعة للسیوطی ۲/۱۲
کنز العمال للمتقی، ۲۰۹۹۹، ☆

۶۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۶۹ ☆ الجامع للترمذی، الصلوة ، ۱/۲۶
شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوة ۱/۸۵ ☆

نے اذان پڑھی تو جو اذان پڑھے وہی اقامت کہے۔۱۲م

(۷) اذان و اقامت میں فرق ہے

٦١٠۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لبلال : اِذَا أَذَّنتَ فَتَرَسَّلُ وَاِذَا أَقَمتَ فَاحْدِرُ وَاجْعَلُ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدُرَ مَا يَفُرُغُ الآكِلُ مِنُ أَكلِهٖ فِی غَيُرِ الْمَغُرِبِ وَالشَّارِبُ مِنُ شُرُبِهٖ وَالْمُعُتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے ارشاد فرمایا: اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو اور تکبیر جلد جلد۔ اور اذان و اقامت مین اتنا فاصلہ رکھو (یعنی مغرب کے علاوہ میں) کہ کھانے والا کھانے سے پینے والا پینے سے فارغ ہوجائے اور ضرورت والا اپنی ضرورت پوری کرلے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر ایسے حکم میں اس پر عمل روا ہے۔

نفیسہ:۔ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن پچھنے لگوانے سے ممانعت آئی ہے کہ

مَنِ احُتَجَمَ يَوُمَ الْأَرُبَعَاءِ وَ يَوُمَ السَّبُتِ فَأَصَابَهٗ بَرُصٌ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفُسَهٗ۔

جو بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے پھر اس کے بدن پر سفید داغ ہوجائے تو اپنے ہی آپ کو ملامت کرے۔ الکامل لابن عدی، ۴/۱۴۴۶

ایک صاحب محمد بن جعفر بن مطر نیشاپوری کو فصد کی ضرورت تھی۔ بدھ کا دن تھا خیال کیا کہ حدیث مذکور تو صحیح نہیں لہذا فصد لے لی فوراً برص ہوگئی۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور سے فریاد کی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِيَّاكَ وَالِا سُتِهَانَةَ بِحَدِيُثِی ،

٦١٠۔ الجامع للترمذی، الصلوة، ١/٢٧ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ١/٤٢٨
المستدرك للحاكم، ١/٢٠٤ ☆ نصب الراية للزيلعی، ١/٢٧٥
تلخيص الحبير لابن حجر، ١/٢٠٠ ☆ ميزان الاعتدال، ٩٨٧٨
مشكوة المصابيح للتبريزی، ٦٤٧ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ٣٥

خبر دار! میری حدیث کو ہلکا نہ سمجھنا۔

انہوں نے توبہ کی آنکھ کھلی تو اچھے تھے۔

جلیلہ۔ابو معین حسین بن حسن طبری نے پچھنے لگانے چاہے ہفتہ کا دن تھا۔غلام سے کہا: حجام کو بلا لا۔جب وہ چلا حدیث یاد آئی۔پھر کچھ سوچ کر کہا،حدیث میں تو ضعف ہے غرض لگالئے۔برص ہوگئی۔خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی فرمایا:

اِیَّاكَ وَالْاِ سْتِهَانَةَ بِحَدِیْثِی ۔

دیکھ میری حدیث کا معاملہ آسان نہ جاننا۔

انہوں نے منت مانی ۔ اللہ تعالی اس برص سے نجات دے تو اب کبھی حدیث کے معاملہ میں سہل انگاری نہ کرونگا۔صحیح ہو یا ضعیف۔اللہ عزوجل نے شفا بخشی۔

امام سیوطی نے لآلی میں یہ دونوں واقعے بیان فرمائے۔

مفیدہ۔یوں ہی ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن ناخن کتروانے کو آیا ہے کہ مورث برص ہوتا ہے۔

بعض علماء نے کتروائے کسی نے بربنائے حدیث منع کیا فرمایا: حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں۔فوراً مبتلا ہوگئے۔خواب میں زیارت جمال بے مثال حضور پر نور محبوب ذی الجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔شافی کافی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے حال کی شکایت عرض کی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نہی فرمائی ہے؟ عرض کی: حدیث میرے نزدیک صحت کو نہ پہونچی تھی۔ارشاد ہوا: تمہیں اتنا کافی تھا کہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہونچی ۔ یہ فرما کر حضور مبری الاکمہ والابرص محی الموتی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس کہ پناہ دوجہاں ودستگیر بیکساں ہے ان کے بدن پر لگادیا۔فوراً اچھے ہوگئے ۔اوراسی وقت توبہ کی کہ اب کبھی حدیث سنکر مخالفت نہ کرونگا۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں یہ واقعہ تحریر فرمایا۔

سبحان اللہ ۔ جب محل احتیاط میں احادیث ضعیفہ خود احکام میں مقبول ومعمول ۔تو فضائل تو فضائل ہیں ۔اوران فوائد نفیسہ جلیلہ مفیدہ سے بحمد اللہ تعالیٰ عقل سلیم کے نزدیک وہ

مطلب بھی روشن ہوگیا کہ ضعف حدیث اسکی غلطی واقعی کو مستلزم نہیں۔ دیکھو یہ حدیثیں بلحاظ سند کیسی ضعاف تھیں اور واقعہ میں انکی وہ شان کہ مخالفت کرتے ہی فوراً تصدیقین ظاہر ہوئیں۔ کاش منکران فضائل کو بھی اللہ عزوجل تعظیم حدیث مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توفیق بخشے اور اسے ہلکا سمجھنے سے نجات دے۔ آمین۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۵۶۵۔۵۶۷

فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۴۹۸۔۵۰۱

(۸) اذان خارج مسجد ہو

٦١١۔ **عن** السائب بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان يؤذن بين يدى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس على المنبر يوم الجمعة على باب المسجد وابى بكر و عمر رضى الله تعالىٰ عنهما ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی۔ اور ایسا ہی سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانۂ اقدس میں ہوتا تھا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ اسکے راوی محمد بن اسحاق قابل بھروسہ نہایت سچے اور امام ہیں

☆ انکے بارے میں امام شعبی، محدث ابوزرعہ، اور ابن حجر نے فرمایا۔

''صدوق'' یہ بہت سچے ہیں۔

☆ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔

ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا۔

☆ امام عبداللہ بن مبارک، امام شعبہ، سفیانین ثوری وابن عیینہ اور امام ابو یوسف نے ان سے کتاب الخراج میں بہت زیادہ روایتیں کیں اور انکی شاگردی اختیار کی۔

☆ امام ابوزرعہ دمشقی نے فرمایا۔

٦١١۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ١٥٥/١

اجلہ علماء کا اجماع ان سے روایت کرنے پر قائم ہے، اور آپ کو اہل علم نے آزمایا۔تو اہل صدق وخیر پایا۔

☆ ابن عدی نے کہا،

آپکی روایت میں ائمہ ثقات کو کوئی اختلاف نہیں۔اور آپ سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ امام علی بن المدینی نے کہا۔

میں نے کسی امام یا محدث کو ابن اسحاق پر جرح کرتے نہیں دیکھا۔

☆ امام سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں۔

میں ستر سال سے اوپر ابن اسحاق کی خدمت میں رہا اہل مدینہ میں سے کسی نے ان پر اتہام نہیں رکھا۔نہ ان پر کچھ تنقید کی۔

☆ امام ابومعاویہ نے فرمایا،

ابن اسحاق سب لوگوں سے زیادہ یادرکھنے والے تھے۔

☆ امام ابواللیث نے فرمایا۔

یزید بن حبیب سے روایت کرنے والوں میں ابن اسحاق سے زائد ثبت کوئی نہیں۔

☆ امام شعبہ نے فرمایا۔

میری حکومت ہوتی تو میں ابن اسحاق کو محدثین پر حاکم بناتا۔یہ تو امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔

☆ امام زہری فرماتے ہیں۔

مدینہ مجمع العلوم رہیگا جب تک یہاں محمد بن اسحاق قیام پزیر رہینگے۔

☆ ابن اسحاق کے استاذ عاصم بن عمر بن قتادہ نے فرمایا۔

جب تک ابن اسحاق زندہ ہیں، دنیا میں علوم باقی رہیں گے۔

☆ عبداللہ بن قائد نے کہا۔

ہم لوگ ابن اسحاق کی مجلس میں ہوتے تو جس فن کا تذکرہ شروع کردیتے اس دن مجلس اسی پر ختم ہوتی۔

☆ ابن حبان نے کہا۔

مدینہ میں کوئی علمی مجلس حدیث کی ہو یا دیگر علوم فنون کی ، ابن اسحاق کی مجلس کے ہمسر نہ ہوتی۔

☆ ابو یعلی خلیلی نے فرمایا۔

محمد بن اسحاق بہت بڑے عالم حدیث تھے، روایت میں واسع العلم اور ثقہ تھے۔

☆ یحیی بن معین، یحیی بن یحیی ، علی بن عبد اللہ المدینی استاذ امام بخاری ، احمد عجلی ، محمد بن سعد وغیرہ نے کہا۔

محمد بن اسحاق ثقہ ہیں۔

☆ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ثقہ ہیں۔اس میں نہ ہمیں شبہ ہے، نہ محققین محدثین کو شبہ ہے، محمد بن اسحاق کی توثیق حق صریح ہے۔اور امام مالک سے انکے بارے میں جو کلام مروی ہے وہ صحیح نہیں۔اور بر تقدیر صحت روایت انکے کلام کو کسی محدث نے تسلیم نہیں کیا۔

اور امام بخاری نے تو جزاء القرأۃ میں انکی توثیق میں طویل کلام فرمایا۔اور انکا تذکرہ اپنی کتاب ضعفاء میں بھی نہیں کیا۔اور انکی جرح میں امام مالک کا جو قول نقل کیا گیا ہے۔اسکی صحت سے انکار کیا ہے۔اور حضرت علی سے انکے بارے میں ھشام سے جو مروی ہے اسکا بھی انکار کیا ہے۔

☆ امام بخاری نے بے سند تنقیدوں کا کیا خوب رد فرمایا ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

ایسی تنقیدوں سے کم لوگ ہی کامیاب ہوئے ۔ جیسے امام شعبی کے بارے میں امام ابراہیم کا کلام ،عکرمہ کے بارے میں امام شعبی کا کلام، اہل علم میں سے کسی نے اس قسم کی تنقیدوں کی طرف کوئی توجہ نہ کی ۔ جب تک جرح صریح اور مدلل نہ ہو۔ایسی تنقیدوں سے کسی کی عدالت پر اثر نہیں پڑتا۔

☆ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں:۔

میں نے انکے بارے میں علی بن المدینی سے سوال کیا۔تو فرمایا: میرے نزدیک انکی حدیثیں صحیح ہیں۔میں نے امام مالک کی تنقیدوں کی کا ذکر کیا،تو فرمایا: وہ نہ انکے ساتھ رہے، نہ

انہیں پہچانا۔

☆ ابن حبان نے انہیں ثقات مین شمار کیا اور فرمایا۔

امام مالک نے ابن اسحاق کی جرح سے رجوع فرمایا اور ان سے صلح کرلی اور انہیں تحفہ بھیجا۔

نفحہ ۱ ۔ تقریب کے قول ''ان پر تشیع کی تہمت لگائی گئی'' سے دھوکہ کھا کر ان پر رفض کا عیب لگانا بدبودار جہالت ہے۔ رفض و تشیع میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بسا اوقات لفظ تشیع کا اطلاق حضرت مولیٰ علی کو عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دینے پر ہوتا ہے۔ جبکہ یہ ائمہ کرام بالخصوص اعلام کوفہ کا مذہب ہے۔

پھر لفظ شیعی اور رمی بالتشیع کا فرق بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہئیے۔ بخاری کے کتنے ہی ایسے راوی ہیں جن پر تشیع کا الزام ہے۔

ہدی الساری میں ایسی بیس سندوں کی تفصیل ہے جو خاص مسانید بخاری میں ہیں۔ تعلیقات کا تو ذکر ہی الگ رہا، بلکہ رواۃ بخاری میں تو عباد بن یعقوب جیسا رافضی ہے جس پر کوڑے کی حد جاری کی گئی تھی۔

اور جرح میں شبہ کی کوئی اہمیت ہی نہیں، خود بخاری میں بہت سے راوی ہیں جن پر انواع واقسام کی بدعت کا شبہ کیا گیا، اور اصول محدثین کی رو سے خود بدعتی بھی اپنے مذہب نا مہذب کا داعی و مبلغ نہ ہو تو اسکی روایت مقبول ہے۔

نفحہ ۳ ۔ اصل حدیث جسے ہم نے روایت کیا مسند احمد بن حنبل میں اس سند کے ساتھ ہے۔ یعقوب، ابی، ابن اسحاق، حدثنی محمد بن مسلم بن عبیداللہ الزہری، سائب بن یزید۔

یہاں یہ حدیث لفظ حدثنی سے مروی ہے۔ تو اب اس روایت پر نہ تدلیس کا اعتراض ہوسکتا ہے نہ ارسال کا۔ ایک جواب تو یہ ہوا۔

دوسرا جواب ۔ امام محمد بن اسحٰق امام زہری کے کثیر الروایت ہیں۔ اور ایسے راوی کا عنعنہ بھی سماع پر محمول ہوتا ہے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں۔

راوی جب روایت میں لفظ ''حدثنا'' بولے تو تدلیس وغیرہ کا کوئی احتمال ہی نہیں۔

ہاں البتہ جب روایت میں ''عن'' کا استعمال ہو تو تدلیس کا احتمال ہوتا ہے، مگر جب راوی ایسے شیخ سے روایت کرے جس سے وہ کثیر الروایت ہو تو روایت متصل ہوگی۔

اور ابن اسحاق کے بارے میں معروف ومشہور ہے کہ وہ ایسے اساتذہ کی حدیثوں کو بطور نزول بھی روایت کرتے ہیں جن سے وہ اکثر روایت کرتے ہیں۔

علی بن المدینی فرماتے ہیں۔

محمد بن اسحاق کی حدیثوں میں صدق ظاہر ہے۔ وہ سالم بن ابی نضر سے بہ نسبت انکے دوسرے شاگردوں کے کثیر الروایت ہیں۔ پھر بھی انکی روایت 'عن رجل عن سالم' ہے۔ یعنی اپنے سے کم درجہ کے آدمی کے واسطہ سے بھی سالم سے انکی روایت ہے۔ اسی طرح وہ عمرو بن شعیب کے شاگردوں میں بھی 'اروی الناس عنه' ہیں۔ اور انکی روایت 'عن رجل عن ایوب عن عمر و بن شعیب'، بھی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن اسحاق امام زہری کے بھی اروی الناس شاگرد ہیں، مگر قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ ان سے عبد السلام نے اور ان سے امام زہری نے۔

تو ابن اسحاق کی یہ روایتیں لفظ 'عن' سے ہونے کے باوجود تدلیس نہیں بلکہ روایت متصل ہے۔

تیسرا جواب ۔ محمد بن اسحاق کی تدلیس اور عنعنہ کے بارے میں اب تک جو بحث تھی وہ ان محدثین کے مسلک کی بنیاد پر تھی جو حدیث کی جرح میں عنعنہ اور تدلیس کا لحاظ کرتے ہیں۔ لیکن ہم حنفیوں مالکیوں اور حنبلیوں اور جمہور علماء کے اصول پر عنعنہ کا لحاظ اصلا ساقط ہے۔ کیونکہ عنعنہ کے لحاظ کی وجہ تو یہ شبہ ہے کہ تدلیس سے حدیث کے مرسل ہونے کا ڈر ہے۔ اور ہمارے اور خود جمہور کے نزدیک تو خود ارسال بھی سند کا عیب نہیں۔ اور حدیث مرسل مقبول ہے۔ تو صرف شبہ ارسال سے حدیث پر کیا اثر پڑیگا

امام جلال الدین سیوطی نے تدریب میں فرمایا۔

جمہور علماء کرام جو مراسیل قبول کرتے ہیں وہ عنعنہ کو بھی قبول کرتے ہیں۔

اسی میں امام جریر طبری سے منقول۔

جملہ تابعین نے بالکلیہ مراسیل قبول کرنے پر اجماع کیا ہے۔نہ تو تابعین نے مراسیل کا انکار کیا ہے اور نہ انکے بعد ۲۰۰ھ تک کسی اور نے۔

صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں محمد بن سیرین تابعی سے ہے۔

لوگ احادیث کی سند کے بارے میں کسی سے سوال ہی نہیں کرتے تھے،

جب فتنہ واقع ہوا تو سوال کیا جانے لگا۔کہ اپنے راویوں کو ہم سے بیان کرو۔

مسلم الثبوت اور اسکی شرح فواتح الرحموت میں ہے۔

صحابہ کرام کی مراسیل باتفاق ائمہ مطلقا مقبول ہیں ۔اور دوسروں کی مراسیل باتفاق ایمہ جن میں امام ابوحنیفہ، امام مالک ، اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں یہ سب لوگ اسے مطلقا مقبول رکھتے ہیں۔ہاں ظاہریہ اور جمہور محدثین جو ۲۰۰ھ کے بعد ہوئے قبول نہیں کرتے۔

فصول البدائع مولاخسرو میں ہے۔

اور محدثین کا ایسا طعن جو جرح بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔جیسے عنعنہ میں تدلیس کا طعن کہ اس میں شبہ ارسال ہے حالانکہ خود ارسال اسباب طعن میں سے نہیں ہے۔

نفحہ ۴۔روایت ابن اسحاق کی تائید وتوثیق اس طرح بھی ہوتی ہے کہ انکی محولہ بالا حدیث کو اس امام (ابوداؤد) نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے، جنکے ہاتھ میں علم حدیث اس طرح نرم وملائم ہوگیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام، کے دست کریم میں لوہا نرم کردیا گیا تھا ۔جنکے مجموعۂ احادیث کے بارے میں علمائے حدیث کی شہادت ہے کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو اس گھر میں گویا نبی ہے جو کلام کررہا ہے۔ایسے امام نے یہ حدیث اپنی کتاب میں درج فرما کر سکوت کیا۔اس پر کوئی جرح نہیں کی۔

مقدمہ ابن صلاح میں خود امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول اس کتاب کے بارے میں منقول ہوا۔

میں نے اپنی کتاب میں صرف صحاح کو جمع کیا ہے یا جو اسکے مشابہ اور قریب ہو۔

فتح المغیث میں امام ابن کثیر سے انہیں کا یہ قول منقول ہوا۔

اس کتاب میں جس حدیث پر سکوت کروں تو وہ حسن ہے۔

ابوعمرو بن عبدالبر نے کہا۔

جس حدیث کو ذکر کر کے ابوداؤد نے سکوت کیا تو وہ انکے نزدیک صحیح ہے۔

نفحہ ۵۔ امام زہری کے اکثر شاگردوں نے حدیث میں "علی باب المسجد "اور "بین یدیہ" کا ذکر نہیں کیا ہے۔ان دونوں ٹکڑوں کا ذکر صرف ابن اسحاق نے کیا ہے جوایک ثقہ راوی کا اضافہ ہے اور اسکا قبول کرنا واجب ہے۔

تو یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ "بین یدیہ "کوتو تسلیم کیا جائے۔اور "علی باب المسجد "کو ترک کر دیا جائے۔اوراس سے بڑا ظلم یہ ہے کہ ابن اسحاق کے اس اضافہ کو اس وجہ سے ترک کیا جائے کہ صرف ابن اسحاق اسکے راوی ہیں۔ دیگر راویان حدیث نے انکا ذکر نہیں کیا۔لہذا ثقہ راویوں کی مخالفت قرار دیکر حدیث کو مضطرب قرار دے دیا جائے۔

اگر یہ ظلم روا رکھا جائے تو معدودے چند روایتیں ہی اضطراب سے محفوظ رہیں گی۔ کیونکہ کون سی حدیث ہے جو دو یا دو سے زائد طریقوں سے مروی نہیں۔اور ہر طریقۂ روایت کے متن میں کچھ ایسا حصہ ضرور ہے جو دوسرے میں نہیں۔شاید ہی ایسا ہوگا کہ دونوں روایتوں کے الفاظ بالکلیہ یکساں اور برابر ہوں۔اور نادر کا کیا اعتبار۔

نفحہ ۶۔ وہ شخص کتنا بڑا جاہل ہے جو یہ کہتا ہے کہ سائب بن یزید کی حدیث خود ہی متناقض ہے۔اس لئے کہ حدیث کے الفاظ خطیب کے سامنے،اور مسجد کے دروازہ پر میں تناقض ہے،کہ باب مسجد پر ہوگی تو خطیب کے سامنے کیسے ہوگی۔ یہ شبہ سراسر وہم کی پیداوار ہے۔ کیونکہ جب تم منبر پر بیٹھو اور تمہارے منہ کے سامنے مسجد کا دروازہ ہو تو دروزہ پر کھڑا ہونے والا کیوں تمہارے سامنے نہ ہوگا۔کیا اس کو تمہارے پیچھے کھڑا ہونے والا کہا جائیگا۔

نفحہ ۷۔ جب " بین یدیہ "اور علی الباب " کا تناقض ختم ہوگیا تو اس پر حدیث کی جو تاویل مبنی تھی وہ ختم ہوگئی۔کہ درخت بیج کے بغیر اگ نہیں سکتا۔

لیکن اس تاویل میں جراتناک بات یہ ہے کہ مؤول کے نزدیک سائب بن یزید کی حدیث میں سے مراد وہ دروازہ ہے جو دیوار قبلہ میں ممبر کی پشت پر تھا(یعنی تحویل قبلہ سے پہلے) تو خطیب کے سامنے ممبر کے بالکل متصل کھڑے ہونے والے مؤذن کو مسجد کے دروازہ پر کہہ دیا۔

یاللعجب ،مؤول جس دروازہ کی بات کر رہا ہے وہ اب نہیں ہے،اسے بند کر کے دیوار

کردیا گیا ہے۔وہ تو مراد ہوسکتا ہے اور حقیقی دروازہ جو فی الوقت موجود ہے اور خطیب کے سامنے ہے مراد نہیں ہوسکتا۔

نفحہ ۸۔دروازہ سے باب شمالی مراد لینا جو منبر کے سامنے واقع تھا اور 'علی باب المسجد' کے علی، کو محاذات پر محمول کرنا اور مطلب یہ بتانا کہ مؤذن تو منبر سے متصل ہی کھڑا ہوتا تھا لیکن 'علی باب المسجد" سے اسکی تعبیر اس لئے کی گئی کہ دروازہ ممبر کے سامنے تھا تو موذن اور دروازہ میں آمنا سامنا تھا۔یہ بے وزن اور حقیر کلام ہے۔اور ایسا کلام بولنا سامع کو غلط فہمی میں ڈالنا ہے۔

نفحہ ۹۔اس سے بری تاویل یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ الفاظ حدیث میں لفظ 'علی الباب' سے پہلے واؤ۔یا۔او محذوف ہے اور مطلب یہ ہے کہ اذان کبھی حضور کے سامنے ممبر کے پاس ہوتی اور کبھی دروازہ پر۔یا مطلب یہ ہے کہ مؤذن بانگ دونوں جگہ دیتا لیکن ممبر کے پاس والی تو اذان ہوتی اور دروازہ کے پاس والا اعلان تھا جو اذان کے الفاظ میں نہیں ہوتا تھا۔

یہ بات خود ہی اپنا بطلان کررہی ہے۔،کیونکہ اس تاویل کی بنا اس واہمہ پر ہے کہ لفظ' بین یدیه 'اور 'علی باب المسجد 'میں تقابل ہے اور دونوں ایک مصداق پر صادق نہیں آ سکتے۔اور چونکہ یہ وہم باطل ہے۔اس لئے' او' بھی یہاں تقسیم کے لئے نہیں ہوگا۔بلکہ اس بات کے اظہار کے لئے ہوگا کہ لفظ' بین یدیه' اور' علی باب المسجد ' دونوں ایک ہی ہیں۔یعنی جمع کے لئے ہوگا۔

نفحہ ۱۰۔مخالفین میں سے بعض جنکو ہم نے جہالت پر عار دلایا تھا اس نے حدیث پاک میں ایک ایسی علت پیدا کرنا چاہی جو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی کو ختم کردے۔

وہ کہتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کوئی دروازہ ممبر کے سامنے تھا ہی نہیں ۔ پوری مسجد نبوی میں صرف تین دروازے تھے ۔ پوربی رخ پر باب جبرئیل، پچھم طرف باب السلام،اور باب الرحمت،اور شمالی وجنوب میں کوئی دروازہ تھا ہی نہیں

یہ خبیث جہالت سے حدیث شریف کو رد کرتا ہے۔مسجد شریف میں یہ تین دروازے ضرور تھے،مگر اور دروازے بھی تھے جنکی تفصیل یوں ہے۔

پوربی جانب باب جبرئیل ، پھر امیر المؤمنین فاروق اعظم نے اسی سمت باب النساء

قائم فرمایا۔ پچھّم طرف باب الرحمت پھراسی طرف دور فاروقی میں باب السلام قائم ہوا۔شمالی جانب باب ابی بکر، پھراسی طرف امیر المؤمنین نے ایک دروازہ کااوراضافہ فرمایا۔خلاصۃ الوفا میں مکمل تفصیل ہے۔

نیز بخاری شریف میں بھی شمالی دروازہ کی یوں صراحت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس طرح دروازہ سے آیا کہ ممبر کے سامنے تھااور حضور خطبہ ارشادفرمارہے تھے۔ یہ شخص دعائے استسقاء کے لئے آیا تھا۔

نفحہ ۱۱۔ یہ امر قابل لحاظ ہے یہاں دوسنتیں ہیں۔جس میں ایک کاتعلق خاص اذان خطبہ سے ہے یعنی خطیب کے ممبر پر بیٹھنے کے وقت اذان کااس کے سامنے ہونا۔

دوسری سنت عام ہے جو ہراذان کوشامل ہے وہ اذان کاحدود مسجد کے اندراسکے صحن کے کنارہ پر ہونہ کہ خاص مسجد کے اندر۔

لیکن اذان کی سنیت میں دروازہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اہمیت صرف ممبر کے سامنے ہونے کی ہے۔اگرکسی مسجد میں ممبر کے سامنے دروازہ نہ ہوتوایسانہیں کہ دروازہ ڈھونڈکر وہیں اذان دی جائے۔

نفحہ ۱۲۔مخالفین جب ہرطرف سے عاجز ہوگئےتو کہا کہ لوگوں نے اس حدیث کوذکرہی نہیں کیاتو یہ متروک العمل ہے۔

یہ بات اس قبیل سے ہے کہ کسی چیز کے نہ ہونے پراندھوں کی گواہی پیش کی جائے۔ ورنہ علماءتومسلسل اس حدیث کاذکر کرتے آئےاوراس پراعتمادبھی کیا۔

تفسیر خازن،تفسیر کبیر،تفسیرکشاف،تقریب کشاف،تجرید کشاف،تفسیر نیشاپوری، تفسیر خطیب،درشفاف لعمرابن الہادی،نہرالماء من بحر المحیط لابی حیان،اورفتوحات الہیہ میں یہ حدیث منقول اوراس پراعتمادمذکور۔

شمائم العنبر قلمی شمامۂ اولی ملخصاً/مترجماً،۳۰تا۱۱۱۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

’بین یدیہ‘ نیز اسکے مثل دیگر عبارات کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ اذان ثانی خطیب کے سامنے منبر کے آگے امام کے مواجہہ میں ہو۔اس سے یہ کہاں نکلا کہ امام کی گود

میں منبر کی گگر پر ہو جس سے داخل مسجد ہونا استنباط کیا جائے۔

بین یدیہ ، سمت مقابل میں منتہائے جہت تک صادق ہے۔ جو وقت طلوع مواجہہ مشرق یا ہنگام غروب مستقبل مغرب کھڑا ہو وہ ضرور کہے گا کہ آفتاب میرے سامنے ہے۔

حالانکہ آفتاب اس سے تین ہزار برس کی راہ سے زیادہ دور ہے۔

پس جو اذان مسجد یا فنائے مسجد کی کسی زمین میں جہاں تک حائل نہ ہو محاذات امام میں دی جائے۔ اس پر ضرور 'بین یدیہ' صادق ہے۔ بلا شبہ کہا جائیگا کہ امام کے سامنے خطیب کے روبرو منبر کے آگے اذان ہوئی اور اسی قدر درکار ہے۔

غالبا خود مستدلین کو معلوم تھا کہ قریب مسجد بیرون مسجد مواجہہ امام کو بھی بین یدیہ، شامل ہے۔ لہذا روبروئے خطیب کہنے کے بعد ان لفظوں کی حاجت ہوئی کہ مسجد کے اندر، مگر خاص یہی لفظ کہ اصل مدعا تھے صرف اپنی طرف سے اضافہ ہوئے۔

چنانچہ حدیث جلیل مذکور نے واضح کر دیا کہ اس روبروئے امام پیش منبر کے کیا معنی ہیں۔ اور یہ کہ زمانہ رسالت وخلفائے راشدین سے کیا متوارث ہے۔

ہاں یہ کہیئے کہ اب ہندوستان میں یہ اذان متصل منبر کہنی شروع ہو رہی ہے۔ مگر نص حدیث سے جدا۔ تصریحات فقہ کے خلاف کسی بات کا ہندیوں میں رواج ہو جانا کوئی حجت نہیں ، ہندیوں میں ایک یہ ہی کیا اور وقت کی اذانیں بھی بہت لوگ مسجد میں دے لیتے ہیں حالانکہ وہاں تو ان تصریحات ائمہ کے مقابل 'بین یدیہ' وغیرہ کا بھی دھوکہ نہیں۔ پھر ایسوں کا فعل کیا حجت ہو سکتا ہے۔

الحمد للہ، یہاں اس سنت کریمہ کا احیاء رب عزوجل نے اس فقیر کے ہاتھ کیا، میرے یہاں موذنوں کو مسجد میں اذان دینے سے ممانعت ہے،۔ جمعہ کی اذان ثانی بحمد اللہ تعالیٰ منبر کے سامنے دروازہ مسجد پر ہوتی ہے۔ جس طرح زمانہ اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوا کرتی تھی۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم والحمد لله رب العالمين۔

اقول۔ وباللہ التوفیق، یہاں دو نکتے اور قابل لحاظ وغور ہیں۔

اول: اگر بانی مسجد نے مسجد بناتے وقت تمام مسجدیت سے پہلے مسجد کے اندر اذان

کے لئے منارہ خواہ کوئی محل مرتفع بنایا تو یہ جائز ہے۔

اور اتنا ٹکڑا اذان کے لئے جدا سمجھا جائے گا، اور مسجد میں اذان دینے کی کراہت یہاں عارض نہ ہوگی۔ جیسے مسجد میں وضو کرنا اصلاً جائز نہیں مگر پہلے سے اگر کوئی محل معین بانی نے وضو کے لئے بنوادیا ہو تو اس میں وضو جائز ہے کہ اس قدر مستثنی قرار پائے گا۔

اسی طرح اگر منارہ یا مئذنہ بیرون مسجد فنائے مسجد مین تھا بعدہ مسجد بڑھائی گئی اور زمین متعلق مسجد، مسجد میں لے لی کہ اب مئذنہ اندرون مسجد ہوگیا۔ اس پر بھی اذان میں حرج نہیں ہوگا کہ یہ بھی وہی صورت ہے کہ اس زمین کی مسجدیت سے پہلے اس میں یہ محل اذان کے لئے مصنوع ہو چکا تھا۔ کما لا یخفی، ہاں داخل مسجد اگر کوئی شخص اگر چہ خود بانی مسجد نیا مکان اذان کے لئے مستثنی کرنا چاہے تو اسکی اجازت نہ ہوگی کہ بعد تمامی مسجد کسی کو اس سے استثناء یا فعل مکروہ کے لئے بنا کا اختیار نہیں۔

دوم: متعلقات مسجد میں مسجد کے لئے اذان ہونے کو عرف میں یونہی تعبیر کرتے ہیں کہ فلاں مسجد میں اذان ہوئی۔

مثلاً۔ منارہ بیرون مسجد زمین خاص مسجد سے کئی گز کے فاصلے پر ہو اور اس پر اذان کہی جائے تو ہر شخص یہ ہی کہے گا کہ مسجد میں اذان ہوگئی نماز کو چلو۔ یوں کوئی نہیں کہتا کہ مسجد کے باہر اذان ہوئی نماز کے لئے چلو۔

یہ عرف شائع ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں۔ یہ نکتہ خوب یاد رکھنے کا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۳/۱۷۷تا۴۷۷

نیز حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے کبھی منقول نہیں کہ مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔ اگر اسکی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔

احکام شریعت، ۲۲۷

حضور نے ایک مرتبہ اذان پڑھی

۶۱۲۔ **قال** اِبن حجر المکی انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أذن مرة فی سفر

۶۱۲۔ التحفة لابن حجر المکی،

فقال فی تشهد ، أَشْهَدُ اَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ ۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۲۶۷
فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۳۷۵
جدالممتار ۱/ ۲۱۲

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر میں اذان پڑھی تو شہادت میں اشہد انی رسول اللہ، پڑھا۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ ابن حجر نے اس روایت کو صحیح قرار دیا۔ امام نووی نے اس پر جزم فرمایا۔ نیز یہ نص مفسر ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اذان پڑھی۔ ایسا نہیں کہ صرف حضرت بلال کو حکم اذان دیا۔ لہذا اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۳۶۷

(۹) اذان سنتے وقت انگوٹھے چومنا جائز ہے

۶۱۳۔ **عن** الحسن علی جدہ و علیه الصلوة والسلام انه قال من قال حين يسمع المؤذن يقول اشهد ان محمدا رسول الله مرحبا بحبيبى و قرة عينى محمد بن عبدالله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و يقبل ابهاميه و ليجعلهما على عينيه لم يعم ولم يرمد ۔

حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن کو' اشهد ان محمدا رسول الله ' کہتے سن کر یہ دعا پڑھے، مرحباً بحبيبى و قرة عينى محمد بن عبدالله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو نہ آنکھیں دکھیں۔

۶۱۴۔ **قال** الطاؤسى أنه سمع من الشمس محمد بن ابى نصر البخارى خواجه حديث من قبل عند سماعه من المؤذن كلمة الشهادة ظفرى ابهاميه مسهما على عينيه ، وقال عند المس ، أللهم احفظ حدقتى و نورهما ببركة حدقتى محمد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نورهما لم يعم۔

۶۱۳۔ المقاصد الحسنة، ۳۸۴

۶۱۴۔ المقاصد الحسنة، ۳۸۵

امام طاؤس فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سنکر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے یہ دعا پڑھے۔

اللھم احفظ حدقتی ونورھما ببرکۃ حدقتی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نورھما، تو اندھا نہ ہوگا۔

۶۱۵۔ **عن** أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما سمع قول المؤذن اشھد ان محمدا رسول اللہ قال ھذا ای اشھد ان محمد اعبدہ و رسولہ، رضیت باللہ ربا و بالا سلام دینا و بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیاً وقبل باطن انملتی السبابتین و مسح عینیہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفا عتی۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ نے مؤذن کو اشھد ان محمداً رسول اللہ، کہتے سنا تو یہ دعا پڑھی۔ اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ، رضیت باللہ ربا، وبالا سلام دینا، وبمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیاً، اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔

۶۱۶۔ **عن** الخضر علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال : من قال حین یسمع المؤذن یقول : اشھد ان محمدا رسول اللہ، مرحباً بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم یقبل ابھامیہ و یجعلھا علی عینیہ لم یرمد ابدا۔

سیدنا حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن سے ' اشھد ان محمدا رسول اللہ سن کر' مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اسکی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

۶۱۵۔ المقاصد الحسنۃ، ۲۰۲۱، ۳۸۴

۶۱۶۔ المقاصد الحسنۃ، ۱۰۲۱، ۳۸۴

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پرنور شفیع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز۔ جس کے جواز پر مقام تبرع میں دلائل کثیرہ قائم، اور خود اگر کوئی دلیل خاص نہ ہوتی تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا ہی جواز کے لئے دلیل کافی تھی۔ جو ناجائز بتائے ثبوت دینا اسکے ذمہ ہے کہ قائل جواز متمسک باصل ہے۔ اور متمسک باصل محتاج دلیل نہیں۔ پھر یہاں تو حدیث وفقہ اور ارشاد علماء وعمل قدیم سلف صلحاء سب کچھ موجود ہے۔

☆ علمائے محدثین نے اس باب میں حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر، وحضرت ریحانۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسن، وحضرت نقیب اولیائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا ابو العباس خضر علی الحبیب الکریم وعلیہم جمیعا الصلوٰۃ والتسلیم وغیرہم اکابر دین سے حدیثیں روایت فرمائیں جنکی قدرے تفصیل امام علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مستطاب مقاصد حسنہ سے گزری۔

☆ جامع الرموز شرح نقایہ، مختصر الوقایہ، فتاوی صوفیہ، کنز العباد ردالمحتار وغیرہما کتب فقہ میں اس فعل کے استحباب واستحسان کی صاف تصریح آئی۔ ان میں اکثر کتابیں خود مانعین اور انکے اکابر وعمائد مثل متکلم قنوجی وغیرہ کے مستندات سے ہیں۔

ان حدیثوں کے بارے میں ان محدثین کرام ومحققین اعلام نے جو تصحیح وتضعیف، تجریح وتوثیق میں دائرہ اعتدال سے نہیں نکلتے اور راہ تساہل وتشدد نہیں چلتے حکم اخیر وخلاصہ بحث وتنقیر یہ قرار دیا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو حدیثیں یہاں روایت کی گئیں باصطلاح محدثین درجہ صحت کو فائز نہ ہوئیں۔

☆ مقاصد میں فرمایا۔

لا یصح فی المرفوع من کل ھذا شئی،

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

☆ ملا علی قاری موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں،

کل ما یروی فی ھذا فلا یصح رفعه البتة ۔

اس بارے میں جو روایات ہیں انکا مرفوع ہونا حتمی طور پر صحیح نہیں۔

☆ ردالمحتار میں ہے۔

لم یصح فی المرفوع من کل ھذا شی۔

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

پھر خادم حدیث پر روشن کہ اصلاح محدثین میں نفی صحت نفی حسن کو بھی مستلزم نہیں، نہ کہ نفی صلاح تماسک وصلوح تمسک، نہ کہ دعوی وضع وکذب، تو عندالتحقیق ان احادیث پر جیسے باصطلاح محدثین حکم صحت صحیح نہیں، یونہی حکم وضع وکذب بھی ہرگز مقبول نہیں۔ بلکہ تبصریح ائمہ فن کثرت طرق سے جبر نقصان متصور، اور عمل علماء وقبول قدماء حدیث کے لئے قوی دیگر۔

اور نہ سہی تو فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول۔ اور اس سے بھی گزر یئے تو بلاشبہ یہ فعل اکابردین سے مروی ومنقول۔ اور سلف صالح میں حفظ صحت بصر وروشنائی چشم کے لئے مجرب اور معمول۔ ایسے محل پر بالفرض اگر کچھ نہ ہوتو اسی قدر سند کافی، بلکہ اصلا نقل بھی نہ ہو صرف تجربہ وافی، کہ آخر اس میں کسی حکم شرعی کا ازالہ نہیں، نہ کسی سنت ثابتہ کا خلاف، اور نفع حاصل تو منع باطل، بلکہ انصاف کیجئے تو محدثین کا نفی صحت کو احادیث مرفوعہ سے خاص کرنا صاف کہہ رہا ہے کہ وہ احادیث موقوفہ کو غیر صحیح نہیں کہتے۔ پھر یہاں حدیث موقوف کیا کم ہے۔

لہذا ملاعلی قاری نے عبارت مذکورہ کے بعد فرمایا۔

واذا ثبت رفعه الی الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فیکفی للعمل به لقوله علیه الصلوة والسلام 'علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین۔

موضوعات کبری، ۲۱۰

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی اس فعل کا ثبوت عمل کو بس ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

تو حضرت صدیق اکبر سے کسی شئ کا ثبوت بعینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے ثبوت ہے۔ اگرچہ بالخصوص حدیث مرفوع درجہ صحت تک مرفوع نہ
ہو۔ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۵۱۹
فتاوی رضویہ جدید ۵/۴۳۰۔۴۳۲

۳۔فضائل اذان

(۱)اذان کی فضیلت

۶۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيُطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب مؤذن اذان کہتاہےشیطان پیٹھ پھیرکرگوززناں بھاگتاہے۔

۶۱۸۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ الشَّيُطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰی يَكُوُنَ مَكَانَ الرَّوُحَاءِ ، قال سليمان : فسألته عن الروحاء فقال : هی من المدينة ستة و ثلثون ميلا ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا۔شیطان جب نماز کی اذان سنتاہےتو مقام روحاءتک بھاگ جاتاہے۔حضرت سلیمان راوی حدیث کہتے ہیں میں نے حضرت جابر سے روحاء کے بارے میں پوچھاتوفرمایا:روحاءمدینہ سےچھتیس میل کےفاصلےپرہے۔

۶۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِذَا تَغَوَّلَتُ لَكُمُ الْغَوُلُ فَنَادُوا بِالْاَذَانِ ، فَاِنَّ الشَّيُطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَدُبَرَ وَ لَهٗ حُصَاصٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۶۱۷۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة ، ۱/۱۶۷ ☆ الجامع الصحيح للبخاری، الاذان ۱/۸۵
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۴۸۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۹۴۶، ۷/۶۹۱
السنن الكبری للبيهقی، ۱/۴۳۲ ☆ المستدرك للحاكم ، ۴/۱۱۹
جمع الجوامع للسيوطی، ۵۶۲۹ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ۳۹۳
الترغيب و الترهيب للمنذری ۱/۱۷۷ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۶۷۴
۶۱۸۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۱/۱۶۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۳۱۶
۶۱۹۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۷۴۳۶، ۷/۲۵۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۳۴

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہوجائیگا۔

فتاوی رضویہ ۲/ ٦٦٧

(۲)اذان کی برکت سے آگ بجھ جاتی ہے

٦٢٠۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَطْفِئُوا الْحَرِيْقَ بِا لتَّكْبِيرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آگ کوتکبیر کے ذریعہ بجھاؤ۔

٦٢١۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرِيْقَ فَكَبِّرُوْا فَاِنَّهٗ يُطْفِئُ النَّارَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب آگ دیکھو اللہ اکبر، اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو۔ وہ آگ کو بجھادیتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں ۔فکبروا ای قولوا اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، و کررو ہ کثیرا ،یعنی اللہ اکبر کی خوب تکرار کرو۔

فتاوی رضویہ،۲/٦٧٠

(۳)اذان و جہاد کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

٦٢٢۔ **عن** سهل بن سعد الساعدی رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله

٦٢٠۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٣٨/٣ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ١٥٠/١

٦٢١۔ الجامع الصغير للسيوطی ٤٥/١ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ٩٣/١

المسند للعقيلی، ٢٩٦/٢ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ٣٤٢٤

ميزان الاعتدال لحلبی، ٤٥٣٠ ☆ الكامل لابن عدی ، ١٥١/٤

الكنى والاسماء للدولانی ١٣٧/٢ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ٢٨٩

٦٢٢۔ السنن لابی داؤد ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ٣٦٠/١

المستدرك للحاكم ١٩٨/١ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ٣٦٠/٦

الدر المنثور للسيوطی ١٨٩/٣ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ٤٩٥/٢

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثِنۡتَانِ لَا تُرَدَّانِ، اَلدُّعَاءُ عِنۡدَ النِّدَاءِ وَعِنۡدَ الۡبَاسِ ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دعائیں رد نہیں ہوتیں، ایک اذان کے وقت، دوسری جہاد میں جب کفار سے لڑائی شروع ہو۔ فتاوی رضویہ، ۲/۶۷۳

(۴) اذان سے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں

۶۲۳۔ **عن** أبی أُمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا نَادَی الۡمُنَادِی فُتِحَتۡ أَبۡوَابُ السَّمَاءِ وَ اسۡتُجِیۡبُ الدُّعَاءُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور دعا قبول ہوتی ہے۔ فتاوی رضویہ، ۲/۶۷۳

(۵) اذان سے بستی کا عذاب ٹل جاتا ہے

۶۲۴۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا أُذِّنَ فِی قَرۡیَةٍ أَمِنَهَا اللّٰهُ مِنۡ عَذَابِهٖ فِی ذٰلِكَ الۡيَوۡمِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بستی میں اذان کہی جاتی ہے تو وہ جگہ اس دن سے عذاب سے مامون ہو جاتی ہے۔ فتاوی رضویہ، ۲/۶۷۴

(۶) حضرت آدم کی وحشت اذان کے ذریعہ دور ہوئی

۶۲۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۶۲۳۔ المستدرک للحاکم ۱/۵۴۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲/۲۹۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۱/۲۱۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۴۲۰، ۲/۱۰۲
۶۲۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۲۳۱ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۱۸۲
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۳۲۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۹۳، ۷/۶۸۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۳۲۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۹
۶۲۵۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۵/۱۹۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۱۳۹، ۱۱/۴۵۵

علیه وسلم : نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيهِ السَّلَامُ فَنَادٰى بِالْأُذَانِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے تو انہیں گھبراہٹ ہوئی۔ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام، نے اتر کر اذان دی۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۷۵

(۷) اذان غم دور کرتی ہے

۶۲۶۔ **عن** أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : رأنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حزینا فقال : یَا ابْنَ أبِی طَالِبٍ ! اِنِّی أرَاكَ حَزِیْنًا فَمُرْ بَعْضَ أهْلِكَ یُؤَذِّنُ فِی اُذُنِكَ فَاِنَّهُ دَرْءٌ لِلْهَمِّ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا۔ ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے کہ اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولی علی اور مولی علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا: فجر بته فوجدته کذالك ، ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ ذکرہ ابن حجر کما فی المرقاۃ۔

فتاوی رضویہ ۲/۳۷۶

(۶) بغیر اجرت اذان دینا اجر عظیم کا سبب

۶۲۷۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ کَالشَّهِیْدِ الْمُتَشَحِّطِ فِی دَمِهٖ وَ إذَا مَاتَ لَمْ یُدَوِّدْ فِی قَبْرِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۶۲۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۱۸۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۳۲۷
کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۸۹، ۷/۶۸۱ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۱/۳۹۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۸۵۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محض ثواب کی نیت سے اذان دینے والا اس شہید کے مانند ہے جو اپنے خون میں نہایا ہوا ہے جب اسکا انتقال ہوتا ہے تو قبر میں اسکا جسم خراب نہیں ہوتا۔

۶۲۸۔ **عن** مجاهد رضى الله تعالى عنه قال : المؤذنون اطول الناس اعنا قا يوم القيامة ولا يدودون فى قبورهم ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن موذن لمبی گردن والے ہونگے (معزز ہوں گے) اور قبروں میں انکے جسم محفوظ رہیں گے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۵

(۹) مؤذن کی فضیلت

۶۲۹۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يُغْفَرُ لِلْمُوَذِّنِ مُنْتَهٰى اَذَا نِهٖ فَاِنَّهٗ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ كُلُّ رَطَبٍ وَّ يَابِسٍ سَمِعَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے مؤذن کے لئے اتنی ہی وسیع مغفرت ہوتی ہے۔ اور جس تر وخشک چیز کو اسکی آواز پہونچتی ہے اذان دینے والے کے لئے استغفار کرتی ہے۔

وفى الباب عن ابى هريرة ، وعن البراء بن عازب ، و عن ابى امامة الباهلى ، وعن انس بن مالك رضى الله تعالى عنهم اجمعين ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ پانچ حدیثیں ارشاد فرماتی ہیں کہ اذان باعث مغفرت ہے اور بیشک مغفور کی دعا زیادہ قابل قبول واقرب باجابت ہے اور خود حدیث میں وارد کہ مغفور سے دعا منگوانی چاہئے۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۲۷۳

۶۲۸۔ المصنف لعبد الرزاق ، الآذان ، ۱/ ۴۸۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۱۳۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۱/ ۱۷۵

۶۲۹۔ كنز العمال للمتقى، ۲۰۹۲۶، ۷/ ۶۸۷ ☆ الكامل لابن عدى، ۴/ ۲۴۵

۴۔ فضائل نماز

(۱) فرضیت نماز کا ثبوت

۶۳۰۔ **عن** مالك بن صعصعة رضى الله تعالى عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : بَيْنَا أنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّا ئِمِ وَ الْيَقْظَان اِذْ أ قْبَلَ أحَدُ الثَّلٰثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَأتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهْبٍ مَلأن حِكْمَةً وَّ اِيْمَا نًا ، فَشَقَّ مِنَ النَّحُرِ اِلىٰ مَرَاقِ الْبَطْنِ فغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَا ءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّ اِيمَانًا ثُمَّ أتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَ فَوْقَ الْحِمَارِ ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرَئِيْلَ عليهِ السَّلامُ وَأتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، فَقِيْلَ : مَنْ هٰذَا ، قَالَ جبْرَئِيْلُ قِيْلَ : وَمَنْ مَعَكَ ، قَالَ: مُحَمَّدٌ،قِيْلَ : وَقَدْ أُرسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَ نِعْمَ الْمَجِئُ جاءَ ، فَأتَيْتُ عَلىٰ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اِبْنٍ وَّنَبِيٍ ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَّةَ ، قِيْلَ : مَنْ هٰذَا ، قَالَ : جبْرَئِيْلُ ،قِيْلَ : وَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ، فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأتَيْتُ عَلىٰ يَحْيىٰ وَ عِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّ نَبِيٍ، ثُمَّ أتيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةّ ، قِيْلَ : مَنْ هٰذَا؟ قَالَ:جبْرَئِيْلُ ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ ؟ قَالَ : مُحَمّدٌ، فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأتَيْتُ عَلىٰ اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السّلامُ، فَسَلَّمْتُ عليهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّنَبِيٍ ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَمِثْلَ ذٰلِكَ فَأتَيْتُ عَلىٰ هارُوْنَ عليهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابكَ مِنْ أخٍ وَّ نبِيٍ ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةّ فَمِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ أتَيْنَا عَلىٰ مُوسٰى عَلَيهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًابِكَ مِنْ أخٍ وَّنبِيٍ ، فَلَمَّا جَاوَزْتُهٗ بَكىٰ قِيْلَ : مَا يُبْكِيْكَ ، قَالَ : يَا رَبّ ! هَذَا الْغُلَامُ الَّذِى بَعَثْتَهٗ بَعْدِى يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أكْثرَوَأفْضَلَ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أمَّتِى ، ثُمَّ أتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلَ ذٰلِك فَأتَيْتُ عَلىٰ اِبْرَاهِيْمَ عليهِ السَّلامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ : مَرْحَبًابكَ مِنْ اِبْنٍ وَّ نَبِيٍ ، ثُمَّ رُفِعَ اِلَيَّ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَأَلْتُ جبْرَئِيْلَ ، فَقَالَ : هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّى فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ ألْفُ مَلِكٍ، فَاِذَا خَرَجُوا فِيْهَا لَمْ يَعُوْدُوا فِيْهِ آخِرَمَا عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ رُفِعتْ اِلَيَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَهىٰ فَاِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قُلَالِ هَجْرٍ وَ اِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَان الْفِيْلَةِ وَاِذَا فِى أصْلِهَا أرْبَعَةُ أنْهَارٍ ، نَهْرَان بَاطِنَان وَنَهْرَان ظَاهِرَان ، فَسَألْتُ جبْرَئِيْلَ فَقَالَ: أمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِى الْجَنَّةِ وَأمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتِ وَالنِّيْلُ ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ

۶۳۰۔ السنن للنسائى، الصلوة، ۱/۷۶

صَلٰوۃً ، فَأَتَیتُ عَلیٰ مُوسٰی فَقَالَ : مَا صَنَعتَ، قُلتُ: فُرِضَت عَلَیَّ خَمسُونَ صَلاۃً قَالَ: اِنِّی أَعلَمُ بِالنَّاسِ مِنکَ ، اِنِّی عَالَجتُ بَنِی اِسرَائِیلَ أَشَدَّ المُعَالَجَۃِ ، وَ اِنَّ أُمَّتَکَ لَن یُّطِیقُوا ذٰلِکَ فَارجِع اِلیٰ رَبِّکَ فَاسأَ لَہٗ اَن یُّخَفِّفَ عَنکَ ، فَرَجَعتُ اِلیٰ رَبِّی فَسأَلتُہٗ اَن یُّخَفِّفَ عَنِّی فَجعَلَھَا أَربَعِینَ ، ثُم رَجَعتُ اِلیٰ مُوسٰی عَلَیہِ السَّلامُ فَقَالَ : مَا صَنَعتَ، قُلتُ : جَعَلَھَا أَربَعِینَ ، فَقَالَ : لِی مِثلَ مَقَالَتِہِ الاُولیٰ فَرَجَعتُ اِلیٰ رَبِّی فَجَعَلَھَا ثَلٰثِینَ فَأَتَیتُ عَلیٰ مُوسٰی عَلیہِ السَّلامُ فَأَخبَرتُہٗ ، فَقَالَ لِی مِثلَ مَقَالَتِہِ الاُولیٰ فَرَجَعتُ اِلیٰ رَبِّی فَجَعَلَھَا عِشرِینَ ثُمَّ عَشَرَۃً ثُمَّ خَمسَۃً فَأَتَیتُ عَلیٰ مُوسٰی عَلَیہِ السَّلامُ فَقَالَ لِی مِثلَ مَقَالَتِہِ الاُولیٰ فَقُلتُ : اِنِّی أَستَحِیی مِن رَبِّی عَزَّوَجَلَّ أَن أَرجِعَ اِلَیہِ ، فَنُودِیَ أَن قَد أَمضَیتَ فَرِیضَتِی وَ خَفَّفتَ عَن عِبَادِی وَأَجزِی بِالحَسَنَۃِ عَشرَ أَمثَالِھَا ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۹۴

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ میں بیت اللہ شریف کے پاس نیند و بیداری کے درمیان تھا کہ اچانک دو آدمیوں کے درمیان ایک شخص میری جانب آیا اور میرے پاس ایک سونے کی لگن لائی گئی جو حکمت وایمان سے پر تھی، چنانچہ اس نے میری گردن سے پیٹ تک ایک نشتر لگایا اور میرے دل کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر حکمت وایمان سے بھر دیا، پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک جانور لایا گیا۔ میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ چلنے لگا۔ ہم آسمان دنیا پر پہونچے تو آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے کہا میں جبرئیل، آواز آئی تمہارے ساتھ کون ہے تو انہوں نے کہا: محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،تو کسی نے کہا: ہاں انکی طرف تمہیں بھیجا گیا تھا، خوش آمدید اور آنا مبارک، پھر میں آدم علیہ السلام کے پاس پہونچا اور میں نے انکو سلام کیا۔ انہوں نے جواب میں بیٹا اور نبی کہکر خوش آمدید کہا، پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے ۔ وہاں بھی آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے فرمایا: میں جبرئیل ،آواز ائی تمہارے ساتھ کون، تو انہوں نے جواب دیا محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،تو وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا۔ پھر میری ملاقات حضرت عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام سے ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے بھائی اور نبی کہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم تیسرے آسمان کے پاس پہونچے ،آواز آئی کون؟ جواب دیا میں جبرئیل، کہا تمہارے ساتھ کون ،انہوں نے جواب میں کہا: محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، چنانچہ وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا گیا ، پھر میری ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی ، میں نے انہیں سلام کیا ، انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر پہونچے ، وہاں بھی مثل سابق گفتگو ہوئی تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ، انہوں نے بھی بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے ، یہاں بھی حسب سابق بات چیت کے بعد حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا ، انہوں بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چھٹے آسمان پر پہونچے اسی طرح گفتگو کے بعد حضرت موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ، میں نے سلام کیا ۔انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو آپ روئے ، پوچھا گیا آپ کیوں روئے۔ عرض کرنے لگے الٰہی ، یہ جوان جنکو تو نے میرے بعد مبعوث فرمایا اپنی امت کو کثیر تعداد میں لیکر جنت میں داخل ہونگے جبکہ میری امت قلیل ہوگی ، پھر ہم ساتویں آسمان پر گئے تو وہاں بھی حسب سابق گفتگو کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے بیٹا اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور پیش کیا گیا میں نے حضرت جبرئیل سے اسکے بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا: یہ بیت المعمور ہے ، ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو یہاں سے جاتا ہے آخر وقت تک واپس نہیں آئیگا ، پھر میرے سامنے سدرۃ المنتھی آیا تو اسکے پھل ہجر کے مٹکوں کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان کے جیسے تھے ، اسکی جڑ میں سے چار نہریں جاری تھیں۔ دو ظاہری اور دو باطنی ، میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا تو انہوں نے بتایا ، باطنی نہریں تو جنت میں رواں ہیں اور ظاہری فرات اور نیل۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں ، میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے کہا: تم پر کیا لازم کیا گیا میں نے کہا: مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ تو آپ نے فرمایا: میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرئیل کو خوب آزمایا ہے ، آپکی امت اس پر عمل نہیں کرسکے گی آپ جایئے اور تخفیف کرایئے۔ میں اپنے رب کے حضور پہونچا اور تخفیف چاہی اللہ تبارک و تعالیٰ نے چالیس مقرر فرمادیں۔ پھر میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا۔ آپ نے پھر پوچھا اب کتنی لازم رہیں؟ میں نے کہا: چالیس ، پھر آپ نے پہلے کی طرح کہا ، میں اپنے رب کے حضور پہونچا تو تیس لازم رکھیں گئیں ، میں نے پھر

حضرت موسی کو اسکی اطلاع دی تو انہوں نے پہلے کی طرح پھر کہا۔ میں لوٹ کر اپنے رب کے حضور گیا۔ اب بیس رہ گئیں پھر دس اور پھر پانچ، میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی فرمایا: میں نے کہا اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے حیا آتی ہے۔ آواز آئی۔ہم نے اپنے فریضہ کے مطابق ثواب رکھا ہے اور اپنے بندوں سے تخفیف کردی ہے کہ ایک نیکی پر دس کا ثواب دیا جاتا ہے۔ لہذا پانچ نمازوں پر پچاس کا ثواب ملیگا۔

(۲) نمازیں پہلے کس نے پڑھیں

۶۳۱۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالی عنه قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم غداۃ الاثنین ، وصلت خدیجة رضی اللہ تعالیٰ عنها یوم الاثنین من آخر النهار ،و صلی علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه یوم الثلاثاء ، فمکث علی یصلی مستخفیا سبع سنین و اشهراً قبل أن یصلی احد ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے پیر کی صبح میں نماز پڑھی، اورام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیر کے دن آخر وقت میں نماز پڑھی۔ اور حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے منگل کے دن نماز پڑھی ۔ پھر حضرت علی سات سال کچھ ماہ پوشیدہ طور پر نماز پڑھتے رہے اس سے قبل کہ دوسرے حضرات نے نماز پڑھی۔۱۲م

(۳) نماز اور روزے کب فرض ہوتے ہیں

۶۳۲۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : تَجِبُ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْغُلَامِ اِذَا عَقَلَ ، وَالصَّوْمُ اِذا أَطَاقَ، وَالْحُدُوْدُ وَالشَّهَادَاتُ اِذَا احْتَلَمَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ جب سمجھدار ہوجائے تو اس پر نماز واجب ہے۔ اور روزہ اس وقت جب کہ اسکی طاقت رکھے، اور حدود و گواہی کے احکام اس وقت متعلق ہونگے جب وہ بالغ

۶۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۳۲۰

۶۳۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۶، ۱۶/۴۴۲

ہوجائے۔　　جدالممتار ۱/ ۱۸۷

(۴) نماز کی ادائیگی حضور کی ادا کے مطابق

٦٣٣۔ **عن** مالك بن الحويرث رضى الله تعالى عنه قال : أتينا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نحن شيبة متقاربون فأقمنا عنده عشرين يوما وليلة وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رحيما رفيقا ، فلما ظن أنا قد اشتهينا أهلنا أو قد اشتقنا سألنا عمن تركنا بعد نا فأخبرنا ه فقال : اِرۡجِعُوا اِلىٰ أَهۡلِيۡكُمۡ فَأَقِيۡمُوۡا فِيۡهِمۡ وَعَلِّمُوهُمۡ وَمُرُوۡهُمۡ وَ ذَكَرَ أَشۡيَاءَ أَحۡفَظُهَا أَوۡلاَ أَحۡفَظُهَا ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيۡتُمُوۡنِى أُصَلِّى ، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلوٰةُ فَلۡيُؤَذِّنۡ لَكُمۡ أَحَدُكُمۡ وَلۡيَؤُمَّكُمۡ أَكۡبَرُكُمۡ ۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم کچھ نوعمر جوان تھے۔ہم بیس دن و رات آپ کے پاس قیام پذیر رہے۔آپ بے حد مہربان اور شفیق تھے،جب آپ نے دیکھا کہ ہم گھر جانے کے خواہشمند ہیں تو آپ نے ہم سے ان لوگوں کا حال پوچھا جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ہم نے آپ کو سب کچھ بتایا پس آپ نے حکم فرمایا: تم واپس لوٹ جاؤ اور انہی لوگوں میں رہو اور انہیں تعلیم دو اور نیکی کا حکم دو۔اور چند باتیں آپ نے ارشاد فرمائیں مجھے یاد ہیں یا یاد نہیں رہیں۔جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھنا۔اور جب نماز کا وقت ہوجائے تو تم میں سے کوئی اذان دے اور تم میں سے بڑا امام بنے۔

(۵) بچوں کو نماز کا حکم

٦٣٤۔ **عن** عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضى الله تعالىٰ عنهم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مُرُوۡا صِبۡيَانَكُمۡ بِالصَّلوٰةِ اِذَا بَلَغُوۡا سَبۡعًا وَاضۡرِبُوۡ هُمۡ عَلَيۡهَا اِذَا بَلَغُوۡا عَشۡرًا۔

حضرت عمر بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے

٦٣٣۔ الجامع الصحيح للبخارى،الاذان ١/ ٨٨ ☆ الكامل لابن عدى، ٣/ ٩٩١

٦٣٤۔ المسند لاحمد بن حنبل ٢/ ٨٠ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٣/ ٨٤

حليله الاولياء لابى نعيم ، ١٠/ ٣٦ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ٢/ ٢٧٨

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں۔ اور نماز پر انہیں مارو جب وہ دس برس کے ہوجائیں۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۲۲۷

۶۳۵۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَ اضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشَرٍ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو سات سال کی عمر سے نماز کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہوجائیں تو مار کر نماز پڑھواؤ۔۱۲م

(۶) فضیلت نماز

۶۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مَّوْضُوعٌ ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّسْتَكْثِرَ مِنْهَا فَلْيَسْتَكْثِرْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بھلائی کی چیز ہے تو جو اسکی کثرت کر سکے اسکو کرنا چاہیئے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۶۹

(۷) نماز عشاء کی فضیلت

۶۳۷۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۶۳۵۔ السنن لابی داؤد، الصلوة، ۱/ ۷۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۵۳۲۴، ۱۶/۴۲۹
التفسير للقرطبی ۱۸/ ۱۹۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ۲/۵۰۰
اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۳۱۷ ☆ الدر المنثور للسيوطی ۱/۲۰۰

۶۳۶۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ۱/۶۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۳۷
حلية الاولياء لابی نعيم ، ۹/۲۳۸ ☆ السنن الكبرى للبيهقی ۱/۴۵۱
كنز العمال للمتقی، ۱۹۴۷۷ ، ۷/ ۳۹۷ ☆ الدرا لمنثور للسيوطی، ۱/۳۰۰

۶۳۷۔ الجامع الصحيح للبخاری ،الاذان، ۱/۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۴۴
اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۱۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۳۵۷، ۷/۵۸۲
المسند للشافعی، ۵۲ ☆ السنن للنسائی، ۱/۹۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صلوۃ العشاء: اِعْتَمُّوا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں ارشاد فرمایا: اس نماز کو دیر کرکے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دیئے گئے ہو۔تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ جب نماز عشاء ہمارے لئے خاص ہے تو پانچوں کا مجموعہ بھی ہمارے سوا کسی کو نہ ملا۔رہا ہمارے نبی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی کو یہ پانچوں نہ ملنا علماء اسکی بھی تصریحیں فرماتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصائص کبری میں ایک باب وضع فرمایا۔

" باب اختصا صہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمجموع الصلوات الخمس ولم تجمع لا حد "

امام محمد محمد بن امیر الحاج حلبی حلیہ میں بعض علماء سے ناقل۔

" ھذہ الصلوات تفرقت فی الانبیاء و جمعت فی ھذہ الامۃ "

علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں۔

لم یجتمع لاحد غیر ھم من الا نبیاء والا مم۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۹۴

۶۳۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَو يَعْلَمُ أحَدُ هُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عِرْقًا سَمِينًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ تَشْهَدُ الْعِشَاءَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر

ملیں گے جنکے شگاف میں گوشت کالگاؤ ہوتا ہے تو ضرور نماز عشا میں حاضر آتا۔

۶۳۸۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَوْ اَنَّ رَجُلاً دَعَا النَّاسَ اِلیٰ عِرْقٍ اَوْ مِرْمَاتَیْنِ لَأَجَابُوْہٗ وَھُمْ یُدْعَوْنَ اِلیٰ ھٰذِہٖ الصَّلٰوۃِ فِی جَمَاعَۃٍ فَلاَ یَأْ تُوْنَھَا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص لوگوں کو پتلا گوشت لپٹی ہوئی ہڈی یا دو کھروں کی دعوت دے تو ضرور جائیں گے اور اس نماز کی جماعت کو بلائے جاتے ہیں تو نہیں آتے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا معاذ اللہ، یہ ثواب ورضائے الٰہی کو دو کوڑی کی ہڈی یا دو کھروں سے تشبیہ ہے ۔حاشا۔ بلکہ انکے حال کی تقبیح اور ان پر زجر و توبیخ وتنبیہ ہے کہ ایسی حقیر چیز کے لئے تو دوڑتے ہیں اور ایسی عظیم شئی کی پرواہ نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ، ۱۷۶/۶

(۸) نماز پنجگانہ کی فضیلت

۶۳۹۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۶۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۳۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۴۳/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۶۹، ۵۸۴/۷ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم ، ۵۲۹
المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۵۰/۳ ☆

۶۳۹۔ المؤطا لمالک ، الصلوۃ ، ۴۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۱۵/۵
السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۶۱/۱ ☆ المستدرک للحاکم ، الصلوۃ، ۲۰۰/۱
السنن للنسائی، باب المحافظۃ، علی الصلوۃ ۵۴/۱، شرح السنۃ للبغوی، ۱۰۴/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۴/۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲۹۶/۲
السنن الکبری للبیھقی، ۳۶۱/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۴۲/۲
التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۸۷/۱ ☆ المغنی للعراقی ، ۱۴۶/۱
نصب الرایۃ للزیلعی، ۱۱۴/۲ ☆ تجرید التمھید لابن عبد البر ، ۷۵۲
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۲۳/۴ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۲۴۲/۱
التمھید لابن عبد البر ، ۲۳۹/۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۴۷/۲
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲۴۱/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۶۳/۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : خَمسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ ، فَمَنْ جَآءَ بِهِنَّ فَلَمْ يَضَعُ مِنْهُنَّ شَيْأً اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَاللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى عَهْدٌ ، اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَ اِنْ شَآءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ ـ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں۔ جو انہیں بجالائے اور انکے حق کو ہلکا جانکر ان میں سے کچھ ضائع نہ کرے اللہ تعالیٰ کے پاس عہد ہو کہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔ اور جو انہیں بجا نہ لائے اس کے لئے اللہ کے پاس عہد نہیں، چاہے اسے عذاب کرے چاہے اسے جنت میں داخل کرے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۸۷

(۹) اہمیت نماز

٦٤٠ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان اصحاب رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم لا يرون شيأ من الاعمال تركه كفراً غير الصلوة ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نماز کے سوا کسی فعل کے ترک کو کفر نہ جانتے۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا بہت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین تارک صلوۃ کو کافر کہتے۔

٦٤١ـ **عن** أمير المؤمنين مولى المسلمين على كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: من لم يصل فهو كافر ـ

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کہ جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔

٦٤٢ـ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : من ترك الصلوة فقد

٦٤٠ـ المتدرك للحاكم، ١/ ٧ ☆ مشكوه المصابيح للتبريزى، ١/ ٥٩

٦٤١ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١/ ٣٨٥ ☆

٦٤٢ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١/ ٣٨٦ ☆

کفر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑی بیشک وہ کافر ہوگیا۔

٦٤٣۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه قال : من ترك الصلوة فلا دين له ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔

٦٤٤۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : من لم يصل فهو كافر ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ۔فرماتے ہیں : بے نمازی کافر ہے۔

٦٤٥۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا ايمان لمن لا صلوة له ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں: بے نماز کے لئے ایمان نہیں۔

امام اسحاق فرماتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت ثابت ہوا کہ حضور نے تارک صلوۃ کو کافر فرمایا۔اورزمانہ اقدس سے علماء کی یہی رائے ہے کہ جو شخص قصداً بے عذر نماز ترک کرے یہاں تک کہ وقت نکل جائے وہ کافر ہے۔

اسی طرح امام ابوایوب سختیانی سے مروی ہوا کہ ترک نماز بے خلاف کفر ہے۔

ابن حزم کہتا ہے۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم ،حضرت عبدالرحمٰن بن عوف احد العشر ہ ،حضرت معاذ بن جبل امام العلماء ،حضرت ابو ہریرہ حافظ الصحابہ وغیرہم اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالی

٦٤٣۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣٨٥/١

٦٤٤۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣٨٥/١

٦٤٥۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣٨٦/١

علیہ وعلیہم وسلم اجمعین سے وارد ہوا۔ کہ جو شخص ایک نماز فرض قصداً چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے وہ کافرو مرتد ہے۔

اور یہ ہی مذہب ہے حکم بن عتیبہ ،ابوداؤدطیاسی ،ابوبکرابن ابی شیبہ زہیر بن حرب ،اورائمہ اربعہ سے سیف السنّت امام احمد بن حنبل ،اور ہمارے ائمہ حنفیہ سے امام عبداللہ بن مبارک تلمیذ حضرت امام اعظم ،اور ہمارے امام کے استاذ الاستاذ امام ابراہیم نخعی وغیرہم ائمہ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔اسی کو جمہور ائمہ حنبلیہ نے مختار ومرجح رکھا ،اور بیشک بہت ظواہر نصوص شرعیہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیہ اس مذہب کی مؤید۔جیسا کہ ان میں سے کچھ کو تفصیل سے بیان کیا خاتم المحققین سیدنا والد ماجد نے اپنی عمدہ کتاب 'الکلام الا وضح فی تفسیر الم نشرح' میں اور 'سرور القلوب فی ذکر المحبوب' اور 'جواھر البیان فی اسرار الارکان' میں۔اعلی اللہ تعالی درجاتہ فی غرفات الجنان ، آمین۔

بالجملہ اس قول کو مذاہب اہل سنت سے کسی طرح خارج نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ ایک جم غفیر قدمائے اہل سنت صحابہ وتابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا مذہب ہے۔اور بلا شبہ اس وقت وحالت کے لحاظ سے ایک بڑا قوی مذہب تھا۔صدر اول کے بعد جب اسلام میں ضعف آیا اور بعض عوام کے قلب میں سستی وکسل نے جگہ پائی ،نماز میں کامل چستی ومستعدی کہ صدر اول میں مطلقاً ہر مسلمان کا شعار دائم تھی اب بعض لوگوں سے چھوٹ چلی ، وہ امارت مطلقہ وعلامت فارقہ ہونے کی حالت نہ رہی۔لہذا جمہور ائمہ نے اسی اصل اجماعی مؤید بدلائل قاہرہ ،آیات متکاثرہ واحایث متواترہ پر عمل واجب جانا کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں۔

یہ ہی مذہب ہمارے ائمہ حنفیہ ائمہ شافعیہ ائمہ مالکیہ اور ایک جماعت ائمہ حنبلیہ وغیرہم جماہیر علمائے دین وائمہ معتمدین رحمتہ اللہ تعالی علیہم اجمعین کا ہے۔کہ اگرچہ تارک نماز کو سخت فاجر جانتے ہیں مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے ،یہ ہی ایک روایت حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ تعالی علیہ سے ہے۔اسکی رو سے یہ مذہب مہذب حضرات ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم کا مجمع علیہ ہے۔

اوراس طرف بحمد اللہ نصوص شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں اصلاً تاویل کی گنجائش

نہیں، بخلاف دلائل مذہب اول کہ اپنے نظائر کثیرہ کی طرح استحلال واستخفاف وجحود وکفران وفعل مثل کفارہ وغیرہا تاویلات کو اچھی طرح جگہ دے رہے ہیں۔ یعنی فرضیت نماز کا انکار کرے یا اسے ہلکا اور بے قدر جانے، یا اس کا ترک حلال سمجھے تو کافر ہے، یا یہ کہ ترک نماز سخت کفران نعمت وناشکری ہے۔ یا یہ کہ اس نے کافروں کا سا کام کیا۔

بالجملہ وہ فاسق ہے اور سخت فاسق مگر کافر نہیں۔ وہ شرعاً سخت سزاؤں کا مستحق ہے۔ ائمہ ثلثہ مالک وشافعی واحمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ اسے قتل کیا جائے۔ ہمارے ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک فاسق وفاجر مرتکب کبیرہ ہے اسے دائم الحبس کریں یہاں تک کہ توبہ کرے یا قید میں مرجائے۔ امام محبوبی وغیرہ مشائخ حنفیہ فرماتے ہیں اتنا ماریں کہ خون بہادیں پھر قید کریں۔ یہ تعزیرات یہاں جاری نہیں۔ لہذا اسکے ساتھ کھانا پینا میل جول سلام کلام وغیرہ معاملات ہی ترک کریں کہ یونہی زجر ہو۔ اسی طرح بنظر زجر ترک عیادت میں مضائقہ نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۱۰۲/۵، ۱۰۷۔

فتاوی رضویہ/ ۲۲۵، ۲۲۹

(۱۰) پانچوں نمازوں کی ادائیگی پر اجر عظیم

۶۴۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خَمُسٌ مَّنُ جَآءَ بِهِنَّ مَعَ اِيُمَانٍ دَخَلَ الُجَنَّةَ ، مَنُ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الُخَمُسِ عَلىٰ وُضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيُتِهِنَّ، وَصَامَ رَمَضَانَ، وَحَجَّ الُبَيُتَ اِنِ اسُتَطَاعَ اِلَيُهِ سَبِيُلاً، وَ أَعُطَى الزَّكٰوةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفُسُهٗ وَ أَدَّى الُأَ مَانَةَ ، قال :یا ابا الدرداء ! ما اداء الا مانة؟ قال : الغسل من الجنابة ـ

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ہیں کہ جو انہیں ایمان کے ساتھ لائیگا جنت میں

۶۴۶۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ۶۱/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴۷/۱
المعجم الصغير للطبرانی، ۲۵/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی ۲۹۶/۱
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۲۴۱/۱ ☆ التفسير لابن كثير ، ۴۷۹/۱
حلية الاولياء لابی نعيم ، ۲۳۴/۲ ☆ تاريخ اصفهان ، ۱۸۹/۲

جائیگا۔ جو پنجگانہ نمازوں کی، انکے وضو، انکے رکوع انکے سجود انکے اوقات پر محافظت کرے اور روزہ و حج وزکوۃ و غسل جنابت بجالائے۔

٦٤٧۔ **عن** عبادة بن صامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: خَمۡسُ صَلَوَاتٍ اِفۡتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ ، مَنۡ أَحۡسَنَ وُضُوئَهُنَّ وَصَلَّا هُنَّ لِوَقۡتِهِنَّ وَ أَتَمَّ رُکُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ کَانَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهۡدٌ اَنۡ یَغۡفِرَ لَهٗ وَ مَنۡ لَمۡ یَفۡعَلۡ فَلَیۡسَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهۡدٌ ، اِنۡ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَ اِنۡ شَآءَ عَذَّبَهٗ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، جو انکا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں انکے وقت پر پڑھے اور انکا رکوع وخشوع پورا کرے اسکے لئے عزوجل پر عہد ہے کہ اسے بخشدے ، اور جو ایسا نہ کرے تو اسکے لئے اللہ تعالی پر کچھ عہد نہیں ۔ چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔

٦٤٨۔ **عن** قتادة بن الربیعی الانصاری رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یَقُوۡلُ : اِنِّی فَرَضۡتُ عَلیٰ اُمَّتِكَ خَمۡسَ صَلَوَاتٍ وَعَهِدۡتُ عِنۡدِی عَهۡدًا اَنَّهٗ مَنۡ جَآءَ یُحَافِظُ عَلَیۡهِنَّ لِوَقۡتِهِنَّ أَدۡخَلۡتُهٗ الۡجَنَّةَ وَ مَنۡ لَمۡ یُحَافِظۡ عَلَیۡهِنَّ فَلَا عَهۡدَ لَهٗ عِنۡدِی ۔

حضرت قتادہ بن ربیعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں اور اپنے پاس عہد مقرر کرلیا کہ جو انکے وقتوں پر انکی محافظت کرتا رہیگا اسے جنت میں داخل کرونگا۔ اور جو محافظت نہ کریگا اسکے لئے میرے پاس کچھ عہد نہیں۔

٦٤٧۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ١/ ٦١ ☆ علل الحديث لابن ابی حاتم، ٣٦٤
المسند لاحمد بن حنبل ٥/٣١٧ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ٢/٢١٥
مشكوة المصابيح للتبريزی، ١/٥٨ ☆ شرح السنة للبغوی، ، ٤/١٠٥
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ١/٢٤٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٨٨٦٠، ٧/٢٥٨
موارد الظمئان للهيثمی، ٢٥٢ ☆

٦٤٨۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ١/٦١ ☆ الكامل لابن عدی، ٤/١٤٢٢

٦٤٩ ـ **عن** کعب بن عجرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یَقُوْلُ : مَنْ صَلّی الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَأَقَامَ حَدَّهَا کَانَ لَهٗ عَلَیَّ عَهْدٌ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ،وَمَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَاوَلَمْ یُقِمْ حَدَّهَا لَمْ یَکُنْ لَهٗ عِنْدِی عَهْدٌ، اِنْ شِئْتُ أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَاِنْ شِئْتَ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ـ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے، جو نماز اسکے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اسکے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اسکے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں ۔ چاہوں اسے دوزخ میں لے جاؤں اور چاہوں تو جنت میں ۔

٦٥٠ ـ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هَلْ تَدْرُوْنَ مَایَقُوْلُ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ ؟ قالوا: الله ورسوله اعلم ، قالها ثلاثا ، قال :یَقُوْلُ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِی وَجَلاَلِی ،لَا یُصَلِّیْهَا عَبْدٌ لِوَقْتِهَا اِلَّا أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ صَلاَّهَا لِغَیْرِ وَقْتِهَا اِنْ شِئْتُ رَحِمْتُهٗ، وَاِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے،عرض کی: خدا ورسول خوب دانا ہیں ،یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: تمہارا رب جل وعلا فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ، جوشخص نماز وقت پر پڑھیگا اس کو جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو اسکے غیر وقت پر پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں اس پر عذاب ۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۳۷۷،۳۷۸

(۱۱) پانچوں نمازوں کی حفاظت

٦٥١ ـ **عن** فضالة الزهرانی رضی الله تعالیٰ عنه قال : علمنی رسول الله صلی

---

٦٤٩ ـ السنن للدارمی ، الصلوة ، ٢٢٣
٦٥٠ ـ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٠/ ٢٢٨
٦٥١ ـ السنن لابی داؤد ، ١/ ٦١

الله تعالیٰ عليه وسلم فكان فيما علمنى ، و حافظ على الصلوات الخمس ـ

حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مسائل دین تعلیم فرمائے ،ان میں یہ بھی تعلیم فرمایا کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر۔

(۱۲) نماز کی فضیلت

٦٥٢ ـ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنُ صَبَاحٍ وَلاَ رِوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْأُرُضِ يُنَادِى بَعُضُهَا بَعُضًا يَا جَارَةُ: هَلُ مَرَّبِكَ الْيَوُمَ عَبُدٌ صَالِحٌ صَلَّى عَلَيُكَ اَوُ ذَكَرَ اللّٰهَ ، فَاِنُ قَالَتُ : نَعَمُ ، رَأتُ لَهَا بِذٰلِكَ فَضُلًا ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح اورشام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکارکرنہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی بندہ ہوکرنکلا جس نے تجھ پرنماز پڑھی یاذکرالٰہی کیا؟ اگروہ ٹکڑاجواب دیتاہے ہاں،تو پوچھنے والا ٹکڑااعتقاد کرتاہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ السوءوالعقاب،۳۴

٦٥٣ ـ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيُسَ شَيُءٌ أَشَدَّ عَلَى الُمَلَكِ مِنُ رِيُحِ الثَّمَرِ مَا قَامَ عَبُدٌ اِلىٰ صَلٰوةٍ قَطُّ اِلَّا يَلُتَقِمُ فَاهُ مَلِكٌ وَلاَ يَخُرُجُ مِنُ فِيُهِ آيَةٌ اِلَّا يَدُ خُلُ فِى فِى الُمَلَكِ ـ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فرشتہ پرکوئی چیز کھانے کی بو سے زیادہ سخت نہیں۔جب کبھی مسلمان نمازکوکھڑاہوتاہے فرشتہ اسکامنہ اپنے منہ میں لے لیتاہے اور جوآیت اسکے منہ سے نکلتی ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔ احکام شریعت،۱۳۹

---

٦٥٢ ـ مجمع الزوائد للهيثمى، ٦/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٨٩٢٩، ٢٩٠/٧
حلية الاولياء لابى نعيم ، ١٧٤/٦ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ٤٩٢/٢
٦٥٣ ـ شعب الايمان ، للبيهقى، ☆

(۱۳) باجماعت نماز کی فضیلت واہمیت

٦٥٤۔ **عن** أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَيْلَةٍ وَ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا اس نے نصف رات عبادت میں گزاری۔اورجس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا پوری رات عبادت کی۔ **فتاوی رضویہ ۳/۳۲۶**

٦٥٥۔ **عن** أبى بكر بن أبى حثمة رضى الله تعالىٰ عنه قال : اِن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فقد سليمان بن أبى حثمة فى صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الى السوق ومسكن سليمان بين السوق والمسجد النبوى فمر على الشفاء اُم سليمان فقال لها : لم أر سليمان فى الصبح فقالت: أنه بات يصلى فغلبته عيناه فقال عمر لأ ن أشهد صلوة الصبح فى الجماعة أحب الى من أن أقوم ليلة ۔

حضرت ابوبکر بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز فجر میں نہ پایا۔ حضرت فاروق اعظم صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اور حضرت سلیمان کا مکان بازار و مسجد نبوی کے درمیان تھا۔راستہ میں حضرت سلیمان کی والدہ ملیں تو آپ نے فرمایا: میں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا۔انہوں نے کہا: وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے تو آنکھ لگ گئی۔حضرت عمر نے فرمایا: صبح کی نماز باجماعت مجھے پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔۱۲م

٦٥٤۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ٢٣٢/١ ☆ نصب الراية للزيلعى، ٢٤/٢
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢٦٧/١ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٤٦٤/١
الصحيح لابى عوانة، ٤/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٥٨/١
٦٥٥۔ المؤطا لمحمد ، فضل الفجر ، ١٤٥ ☆ المؤطا لمالك ، ٤٦

٦٥٦ـ **عن** سليمان بن ابى حثمة عن امه الشفاء رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : دخل على عمر رضى الله تعالىٰ عنه وعندى رجلان نائمان تعنى زوجها اباحثمه و ابنها سليمان فقال : اما صليا الصبح ، قلت : لم تزالا يصليان حتى اصبحا فصليا الصبح و ناما فقال : لا ن اشهد الصبح فى جماعة احب الى من قيام ليلة ـ

حضرت سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے وہ اپنی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ۔فرماتی ہیں: میرے پاس امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جبکہ میرے یہاں دو مرد یعنی میرے شوہر ابوحثمہ اور بیٹے سلیمان سو رہے تھے۔فرمایا: کیا انہوں نے نماز فجر نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کی: یہ پوری رات صبح تک نماز پڑھتے رہے اور فجر پڑھ کر سو گئے ۔فرمایا: مجھے صبح کی نماز باجماعت پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔　فتاوی رضویہ،۴/۳۳۹

٦٥٧ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَ الْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَ تَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعُلًا مِنْ نَارٍ فَأُحْرِقَ عَلٰى مَنْ لَا يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر فجر وعشاء کی نماز سے زیادہ بھاری اور دشوار کوئی نماز نہیں۔ اگر ان دونوں نمازوں کا ثواب جانتے تو سرین کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے ،۔ میں چاہتا ہوں کہ مؤذن کو اقامت کا حکم دوں پھر کسی کو امام بنا کر آگ کا ایک شعلہ لیکر جاؤں اور جو نماز کے لئے حاضر نہ ہوئے انکو جلا دوں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح نص صریح ہے کہ وقت اقامت تک مسجد میں حاضر نہ ہونا وہ جرم قبیح ہے

٦٥٦ـ　المصنف لعبد الرزاق،　١/٥٢٦　☆

٦٥٧ـ　الجامع الصحيح للبخارى، الصلوة،　١/٩٠　☆　فتح البارى للعسقلانى،　٢/١٤١

شرح معانى الآثار للطحاوى،　١/١٦٩　☆

جس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جلا دینے کا قصد فرمایا۔

علماء فرماتے ہیں۔ یہ ارشاد کہ تکبیر کہلوا کر نماز شروع کراؤں اسکے بعد تشریف لیجاؤں اسی بنا پر تھا کہ انکی عدم حاضری ثابت اور الزام تخلف قائم ہو لے۔ اس کا منشا وہی تحقیق ہے جو ہم نے ذکر کی کہ ایجاب اجابت تا وقت اقامت موسع ہے۔

یہاں سے ظاہر ہو گیا کہ بعض احادیث میں بظاہر جو کلام قنیہ ومجتبی (جو اذان سنکر تکبیر کے انتظار میں بیٹھا رہے بدکار و مردود الشہادۃ ہے) کی جو تائید نکلتی تھی وہ ممنوع وساقط ہے۔ معہذا شک نہیں کہ حضور مسجد بنفسہ عبادت مقصودہ نہیں بلکہ غرض شہود جماعت ہے۔ اور قبل از اقامت فوت جماعت غیر معقول۔ تو اقامت تک وجوب موسع ماننے سے چارہ نہیں، مگر بات یہ ہے کہ اقامت تک تاخیر یا تو امام معین کو میسر جسکے بن آئے جماعت قائم ہی نہ ہوگی۔ یا اسے جس کا مکان مسجد سے ایسا ملاصق کہ تکبیر کی آواز اس سے مخفی نہ رہے گی۔ اسکے سوا اور نمازیوں کو انتظار اقامت کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ کہ جب نہ تکبیر ان پر موقوف نہ انہیں اسکی آواز آئیگی تو کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایسوں کو اسی وقت تاخیر روا جب تک تفویت کا خوف نہ ہو، حدیث ایسے ہی لوگوں پر محمول۔ اور ممکن کہ کلام قنیہ ومجتبی بھی اسی معنی پر حمل کریں۔ فیحصل التوفیق وبا للہ التوفیق۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۳۷

(۱۴) نماز میں خشوع وخضوع

۶۵۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ لِوَقْتِهَا وَ أَسْبَغَ لَهَا وُضُوْ هَا وَأَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَ خُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا وَ سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ تَقُوْلُ: حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِي، وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِوَ قْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْئَهَا وَلَمْ يُتِمَّ خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ: ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَاضَيَّعْتَنِي حَتّٰى إِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهَهٗ۔

۶۵۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۶۳/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے انکا وضوو قیام وخشوع و رکوع وسجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہوکر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے جس طرح تونے میری حفاظت کی۔ اور جو غیر وقت پر پڑھے اور وضو وخشوع ورکوع وسجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہوکر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تونے مجھے ضائع کیا۔ یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہونچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے تو پرانے چیتھڑے کی طرح لپیٹ کر اسکے منہ پر ماری جائے۔العیاذ باللہ رب العالمین۔

فتاوی رضویہ۔۲/۳۸۹

(۱۵) اسلام میں چار فرض ہیں

۶۵۹۔ **عن** عمارة بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالیٰ فِی الْإِسْلَامِ، فَمَنْ جَآءَ بِثَلٰثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئاً حَتّٰى يَأْتِیَ بِهِنَّ جَمِيْعًا ، اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَ حَجُّ الْبَيْتِ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں۔ جوان میں سے تین ادا کرے گا وہ اسے کچھ کام نہ دینگی جب تک پوری چاروں نہ بجالائے۔ نماز، زکوۃ، روزہ، حج۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۸

(۱۶) قبل معراج نمازوں کی کیفیت

۶۶۰۔ **عن** عزيزة بنت أبی تجراة قالت : كانت قريش لا تنكر صلوة الضحی و كان المسلمون قبل أن تفرض الصلوات الخمس يصلون الضحی والعصر و كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا صلوا آخر النهار تفرقوا فی الشعاب

۶۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤۷/۱
الدرا لمنثور للسيوطی، ۲۰۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤۷/۱
الدر المنثور للسيوطی ۲۹۸/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۳، ۳۰/۱
الترغيب و الترهيب للمنذری ۳۸٤/۱ ☆

۶۶۰۔ الاصابة فی تميز الصحابة للعسقلانی، ۱۱٤۸۰، ۲٤۰/۸

فصلو ھا فرادی ۔

حضرت عزیزہ بنت تجراۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ قریش نماز چاشت کو ناپسند نہیں رکھتے تھے۔اور مسلمان پانچوں نمازوں کے فرض ہونے سے قبل چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے ۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صحابۂ کرام جب آخر روز یعنی عصر کی نماز پڑھتے تو گھاٹیوں میں متفرق ہوکر تنہا تنہا پڑھتے ۔

﴿۸﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس قدر یقیناً معلوم ہے کہ معراج مبارک سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین ،نمازیں پڑھتے ۔نماز شب کی فرضیت تو خود سورۂ مزمل شریف سے ثابت اور اسکے سوا اور اوقات میں بھی نماز پڑھنا وارد، عام ازیں کہ فرض ہو یا نفل۔

احادیث اس باب میں بکثرت ہیں اور انکی جمع و تلفیق کی حاجت نہیں ۔ بلکہ نماز شروع روز شریعت سے مقرر و مشروع ہے۔حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اول بار جس وقت وحی نازل ہوئی اور نبوت کریمہ ظاہر ہوئی اسی وقت حضور نے بہ تعلیم جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نماز پڑھی۔اور اسی دن بہ تعلیم اقدس حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالٰی عنہا نے پڑھی۔ دوسرے دن امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنی نے حضور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۂ مزمل نازل بھی نہ ہوئی تھی۔تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔

بالجملہ یہ سوال ضرور متوجہ ہوتا ہے کہ معراج سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے۔

اقول: ملاحظہ آیات واحادیث سے ظاہر کہ وہ نماز اسی انداز کی تھی اس میں طہارت ثوب بھی تھی۔تکبیر تحریمہ بھی تھی۔قرآت بھی تھی۔رکوع بھی تھا اور سجود بھی۔ جماعت بھی تھی اور جہر بھی۔ فتاوی رضویہ،۸۲/۵،۹۰

(۱۷) اتفاقیہ نیند عذر شرعی ہے

٦٦١ـ **عن** أبی قتادة الأنصاری رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالىٰ علیه وسلم : أَمَا اِنَّهٗ لَيسَ فِی النَّوۡمِ تَفۡرِیۡطٌ ، اِنَّمَا التَّفۡرِیۡطُ فِی الۡیُقۡظَةِ أَنۡ تُؤَخِّرَ صَلٰوةً حَتّٰی یَدۡخُلَ وَقۡتُ صَلٰوةٍ اُخۡرٰی ـ

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے میں کچھ تقصیر نہیں۔ تقصیر تو جاگتے میں ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے ہٹائے کہ دوسری کا وقت آجائے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خود حالت سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی جب شب تعریس میں نماز فجر فوت ہوئی، تو یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہاں تک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت آجائے تقصیر وگناہ ہے۔

فتاوی رضویہ، ۴۵۰/۳

٦٦١ـ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ١/٢٣٩ ☆ الجامع للترمذی، المواقیت ، ١/٢٥
السنن لابی داؤد، الصلوة، ١/٦٤ ☆ السنن للنسائی، با فیمن نام عن صلوة ١/٧١
شرح معانی االآثار للطحاوی، ١/١٦٥ ☆ السنن لابن ماجه، الصلوة، ١/٥١
السنن الکبر ی للبیهقی، ١/٣٧٦ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ٩٨٩
التمهید لابن عبد البر ، ٨/٧٥ ☆ مشکوٰة المصابیح للتبریزی، ١/٦١
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ١/١٧٧ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٠١٣٩، ٧/٥٣٦
التفسیر للقرطبی، ١٠/٢٩ ☆ السنن للدار قطنی، ١/٣٨٦

۵۔شرائط وارکان نماز

(۱)جہت قبلہ

۶۶۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔۱۲م

۶۶۳۔ **عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما بين المشرق والمغرب قبلة ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔۱۲م

(۲)قرأت نماز

۶۶۴۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كان يقرأ فی صلوة الظهر فی الركعتين الاوليين قدر ثلثين آية و فی الا خرين قدر خمسة عشرة آية او قال نصف ذلك۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کی مقدار قرأت فرماتے اور آخری

۶۶۲۔ الجامع للترمذی، الصلوة ، ۱/۴۶ ☆ السنن لابن ماجه ، الاقامة، ۱/۷۲
المستدرك للحاكم ۱/۲۰۵ ☆ الكامل لابن عدی ، ۱۸۳۴
السنن للدار قطنی، ۱/۲۷۰ ☆ المسند للعقيلی، ۴/۳۰۹
التفسير للبغوی، ۱/۱۲۲ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۲/۳۶۲
نصب الراية للزيلعی، ۱/۳۰۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۴۴۵
تلخيص الحبير لابن حجر، ۱/۲۱۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۳۷۲
كنز العمال للمتقی، ۱۹۱۶۳، ۷/۳۳۸ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۱/۳۲۴
الدر المنثور للسيوطی ۱/۱۰۹ ☆ التفسر لابن كثير ، ۱/۲۲۹
۶۶۳۔ المؤطا لمالك ، القبلة، ۶۸ ☆
۶۶۴۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۱/۱۸۶ ☆

دورکعتوں میں پندرہ آیتوں کی مقدار۔یافرمایا:تیس کی نصف آیات۔

٦٦٥۔ **عن** أبی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقرأ فی الظہر فی الا ولیین بام القرآن وسورتین و فی الرکعتین الا خرین بام الکتاب ۔

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دورکعتوں میں سورۂ فاتحہ اورکوئی سورۃ پڑھتے اورآخری دورکعتوں میں فقط سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ٦۳۸

(۳) قرأت خلف الامام کی ممانعت

٦٦٦۔ **عن** جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَءْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک رکعت نماز پڑھی اوراس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی توگویااس نے نماز ہی نہ پڑھی مگرامام کے پیچھے ہوتوسورۂ فاتحہ نہیں۔

٦٦٧۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَأَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَأَةٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص امام کے پیچھے نماز پڑھے توامام کا پڑھنااسکاپڑھناہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔رجال اسکے سب رجال صحاح ستہ ہیں۔حاصل حدیث کا یہ ہے کہ

٦٦٥۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الاذان ، ۱/۱۰۵
الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ۱/۱۸۵

٦٦٦۔ الجامع للترمذی، ۱/۴۲

٦٦۷۔ المؤطا لمحمد ، /۹۸ ☆ مسند لامام الاعظم ، ٦۱

مقتدی کو پڑھنے کی کچھ حاجت نہیں امام کا پڑھنا اسکے لئے کفایت کرتا ہے۔

٦٦٨۔ **عن** جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس فقرأ رجل خلفہ فلما قضی الصلوۃ قال : أيُّكُم قَرَأَ خَلُفِي ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، قال رجل : انا یا رسول اللہ ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنُ صَلّی خَلُفَ الُاِمَامِ فَاِنَّ قِرأَۃَ الُاِمَامِ لہٗ قِرأَۃٌ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ایک شخص نے حضور کے پیچھے قرأت کی۔سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہوکر ارشاد فرمایا: کس نے میرے پیچھے پڑھا تھا؟ لوگ حضور کے خوف کے سبب خاموش رہے۔یہاں تک کہ تین بار بتکرار یہ ہی استفسار فرمایا۔ آخر ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، میں نے ، ارشاد فرمایا: جو امام کے پیچھے ہو اسکے لئے امام کا پڑھنا کافی ہے۔

٦٦٩۔ **عن** اِبراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لم یقرأ خلف الامام لا فی الرکعتین الاولیین ولا فی غیرھما ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کی۔نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ انکے غیر میں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عبداللہ بن مسعود اور کون عبداللہ بن مسعود؟ جو افاضل صحابہ ومومنین سابقین سے ہیں۔حضر وسفر میں ہمراہ رکاب سعادت انتساب حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہتے اور بارگاہ نبوت میں بے اذن لئے جانا انکے لئے جائز تھا۔بعض صحابہ فرماتے ہیں ہم نے راہ وروش سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء سے جو چال ڈھال ابن مسعود کی ملتی جلتی دیکھی اور پائی کسی کی نہ پائی۔

٦٦٨۔ مسند لامام الاعظم، ٦١

٦٦٩۔ المؤطا لمالک، الصلوۃ ١٠٠

حدیث میں ہے۔خود حضور اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

میں نے اپنی امت کے لئے وہ پسند کیا جو عبداللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔اور اپنی امت کے لئے ناپسند کیا جو اسکے لئے عبداللہ بن مسعود ناپسند کرے۔گویا انکی رائے خود حضور والا کی رائے اقدس ہے۔اور معلوم ہوا کہ جناب ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو فاتحہ وغیرہ کچھ نہیں پڑھتے اور انکے سب شاگردوں کا یہی وتیرہ تھا۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۳

۶۷۰۔ **عن** أبی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن القرأۃ خلف الامام قال : انصت فان فی الصلوۃ لشغلا سیکفیك ذلك الامام۔

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوا۔فرمایا: خاموش رہ کہ نماز میں مشغول ہے۔"یعنی بیکار باتوں سے خاموش رہنا" عنقریب تجھے امام اس کام کی کفایت کردے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی نماز میں تجھے لاطائل باتیں روا نہیں۔اور جب امام کی قرأت بعینہ مقتدی کی قرات ٹھہرتی ہے تو پھر مقتدی کا خود قرأت کرنا محض لغو ناشائستہ ہے۔

فقیر کہتا ہے۔یہ حدیث اعلی درجہ صحاح میں ہے۔اسکے سب رواۃ ائمہ کبار و رجال صحاح ستہ ہیں۔

۶۷۱۔ **عن** علقمة بن قیس رضی اللہ رتعالیٰ عنہ ان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجهر وفیما یخافت فی الا ولیین ولا فی الاخر یین و اذا صلی وحدہ قرأفی الا ولیین بفا تحة الکتاب وسورۃ ولم یقرأ فی الا خر یین شیئا۔

۶۷۰۔ المؤطا لمحمد ، الصلوۃ، ۱۰۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۹

۶۷۱۔ الموطا لمحمد ، الصلوۃ، ۱۰۰ ☆

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو کسی نماز جہریہ ہو یا سریہ میں کچھ نہ پڑھتے۔ نہ پہلی رکعتوں میں نہ پچھلی رکعتوں میں۔ ہاں جب تنہا ہوتے تو صرف پہلیوں میں الحمد وسورۃ پڑھتے

٦٧٢۔ **عن** اِبراهيم النخعي رضى الله تعالىٰ عنه انه قال : لم يقرأ علقمة رضى الله تعالىٰ عنه خلف الامام حرفا لا فيما يجهر فيه القرأ ة ولا فيما لا يجهر فيه ولا قرأ فى الاخريين بام الكتاب ولا غيرها خلف الامام و اصحاب عبدالله جميعا ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کبار تابعین واعاظم مجتہدین اورافقہ تلامذہ سیدنا ابن مسعود ہیں) امام کے پیچھے ایک حرف نہ پڑھتے۔ چاہے جہر کی قرأت ہو چاہے آہستہ کی۔ اور نہ پچھلی رکعتوں میں فاتحہ پڑھتے اور نہ کچھ اور جب امام کے پیچھے ہوتے۔ اور نہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے کسی نے روایت کی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

فتاوی رضویہ جدید ٦/٢٤٤

٦٧٣۔ **عن** اِبراهيم النخعي رضى الله تعالىٰ عنه عن علقمة بن قيس رضى الله تعالىٰ عنه قال:۔ لأ ن أعض على جمرة أحب الى من أن أقرأ خلف الإمام ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میں امام کے پیچھے قرأت کروں۔

٦٧٤۔ **عن** اِبراهيم النخعي رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: پہلے جس شخص

٦٧٢۔ كتاب الآثار لمحمد، ١٦

٦٧٣۔ المؤطا لمحمد، ١٠٠

٦٧٤۔ المؤطا لمحمد، ١٠٠

نے امام کے پیچھے پڑھا وہ ایک مرد متہم تھا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل یہ کہ امام کے پیچھے قرأت ایک بدعت ہے جو ایک بے اعتبار آدمی نے ایجاد کی۔ فقیر کہتا ہے رجال اس حدیث کے رجال صحیح مسلم ہیں۔　　فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۴

۶۷۵۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان اذا سئل ، ھل یقرأ احد خلف الامام قال: اذا صلی احد کم خلف الامام فحسبہ قرأ ۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقرأ ،قال : وکان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما لا یقرأ خلف الامام ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوتا تو فرماتے: جب تم میں کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے قرأت امام کافی ہے۔ اور جب اکیلا پڑھے تو قرأت کرے۔ نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود امام کے پیچھے قرأت نہ کرتے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر کہتا ہے۔ یہ حدیث غایت درجہ کی صحیح الاسناد ہے حتی کہ مالک عن نافع ابن عمر، کو بہت محدثین نے صحیح ترین اسانید کہا۔　　فتاوی رضویہ، ۶/ ۲۴۵

۶۷۶۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : من صلی خلف الامام کفتہ قرأتہ ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: مقتدی کو امام کا پڑھنا کافی ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند بھی مثل سابق ہے اور اسکے رجال بھی رجال صحاح ستہ ہیں۔ بلکہ بعض علمائے حدیث نے روایات نافع عن عبداللہ بن عمرؓ کو امام مالک پر ترجیح دی۔

۶۷۵۔ المؤطا لمالک، ۶۸ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱۲۹

۶۷۶۔ المؤطا لمحمد، ۹۷ ☆

۶۷۷۔ **عن** أنس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنه عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما أنه سئل عن القرأۃ خلف الامام قال: تکفیك قرأۃ الامام ۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دربارۂ قرأت استفسار ہوا۔فرمایا: تجھے امام کا پڑھنا بس کرتا ہے۔

۶۷۸۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه سمعه یقول : لا یقرأ المؤتم خلف الامام فی شئی من الصلوات ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مقتدی امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کرے،یعنی نماز جہریہ ہو یا سریہ۔

۶۷۹۔ **عن** موسی بن سعد بن زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه یحدثه عن جده قال: من قرأخلف الامام فلا صلوۃ له ۔

حضرت موسی بن سعد بن زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے دادا حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اسکی نماز جاتی رہی۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اوردار قطنی نے بطریق طاؤس اسے مرفوعاً روایت کیا۔

فتاوی رضویہ ۶/۲۴۵

۶۸۰۔ **عن** زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ قَرَأَخَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلٰوۃَ لَهٗ ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کے پیچھے پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

۶۸۱۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی

۶۷۷۔ الموطا لحمد، ۹۸ ☆

۶۷۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۹ ☆

۶۸۰۔ نصب الرایة للزیلعی، ۲/۱۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸/۲۸۶

۶۸۱۔ الصحیح لمسلم، الصلوہ، ۱/۱۷۴ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا صَلَّیْتُمْ فَأَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمُّکُمْ أحَدُ کُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَ اِذَا قَرَأَ فَأَ نْصِتُوْا۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرو، پھر تم میں کوئی امامت کرے پس جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ رہو۔

۶۸۲۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤ تَمَّ بہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ قرأت کرے تم خاموش رہو۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مسلم بن حجاج نیشا پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی صحیح میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحیح ہے۔

۶۸۳۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کہ افاضل صحابہ وعشرۂ مبشرہ و مقربان بارگاہ سے ہیں) منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ میں انگارہ ہو۔

۶۸۴۔ **عن** محمد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجراً۔

حضرت محمد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اسکے منہ

۶۸۲۔ السنن للنسائی، الصلوۃ، ۱۱۲/۱
۶۸۳۔ الموطا لمحمد ، ۱۰۱
۶۸۴۔ المؤطا لمحمد ، ۱۰۲

میں پتھر ہو۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رجال اس حدیث کے برشرط صحیح مسلم ہیں۔الحاصل ان احادیث صحیحہ ومعتبرہ سے مذہب حنفیہ بحمد اللہ ثابت ہوگیا۔اب باقی رہے تمسکات شافعیہ ان میں عمدہ ترین دلائل جسے ان کا مدار مذہب کہنا چاہئے حدیث صحیحین ہے۔یعنی لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب ، کوئی نماز نہیں ہوتی بے فاتحہ کے۔

جواب اس حدیث سے چند طور پر ہے، یہاں اسی قدر کافی کہ یہ حدیث تمہارے مفید نہ ہمارے مضر، ہم خود مانتے ہیں کہ کوئی نماز ذات رکوع وسجود بے فاتحہ کے تمام نہیں۔ امام کی ہو خواہ ماموم کی۔مگر مقتدی کے حق میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ اس کے لئے امام کی قرأت کافی ہے۔اور امام کا پڑھنا بعینہ اسکا پڑھنا ہے، کمامر سابقا۔

پس خلاف ارشاد حضور والاتم نے کہاں سے نکال لیا کہ جب تک مقتدی خود نہ پڑھیگا نماز اسکی بے فاتحہ رہیگی اور فاسد ہوجائیگی۔

دوسری دلیل: حدیث مسلم من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القرآن فھی خداج فھی خداج فھی خداج ۔ حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے۔ناقص ہے ناقص ہے۔

اس کا جواب بھی بعینہ مثل اول کے ہے۔نماز بے فاتحہ کا نقصان مسلم اور قرأت امام قرأت مقتدی سے مغنی۔

خلاصہ یہ کہ اس قسم کی احادیث اگرچہ لاکھوں ہوں تمہیں اس وقت بکار آمد ہونگی جب ہمارے طور پر نماز مقتدی بے ام الکتاب رہتی ہو۔وھو ممنوع۔اور آخر حدیث میں قول حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اقرا بھا فی نفسک یا فارسی "کہ شافعیہ اس سے بھی استناد کرتے ہیں۔فقیر بتوفیق الٰہی اس سے ایک جواب حسن طویل الذیل رکھتا ہے جسکے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

تیسری دلیل۔ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ " لا تفعلوا الا بام القرآن "امام کے پیچھے اور کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔

اولا ۔ یہ حدیث ضعیف ہے ۔ان صحیح حدیثوں کی جو ہم نے مسلم، ترمذی، نسائی، مؤطائے امام مالک موطائے امام محمد وغیرہا صحاح معتبرات سے نقل کیں کب مقاومت کرسکتی ہے ۔امام احمد بن حنبل وغیرہ حفاظ نے اسکی تضعیف فرمائی ۔یحیی بن معین جیسے ناقد جنکی نسبت امام ممدوح نے فرمایا: جس حدیث کو یحیی نہ پہچانے وہ حدیث ہی نہیں ۔فرماتے ہیں استثنائے فاتحہ غیر محفوظ ہے۔

ثانیا ۔خود شافعیہ اس حدیث پر دو وجہ سے عمل نہیں کرتے ۔

ایک یہ کہ اس میں ورائے فاتحہ سے نہی ہے اور انکے نزدیک مقتدی کو ضم سورۃ بھی جائز

صرح بہ الا مام النووی فی شرح صحیح مسلم ۔،

دوسرے یہ کہ حدیث مذکور جس طریق سے ابوداؤد نے روایت کی بآواز بلند منادی کہ مقتدی کو جہراً فاتحہ پڑھنا روا۔اور یہ امر بالا جماع ممنوع۔صرح بہ الشیخ فی اللمعات ویفیدہ کلا م النووی فی الشرح ۔

پس جو حدیث خود انکے نزدیک متروک ہم پر اس سے کس طرح احتجاج کرتے ہیں۔

بالجملہ ہمارا مذہب مہذب بحمد اللہ حجج کافیہ ودلائل وافیعہ سے ثابت ،اور مخالفین کے پاس کوئی دلیل قاطع ایسی نہیں کہ انہیں معاذ اللہ باطل یا مضمحل کرسکے۔

مگر اس زمانۂ پرفتن کے بعض جہال بے لگام جنہوں نے ہوائے نفس کو اپنا امام بنایا ہے اور انتظام اسلام کو درہم برہم کرنے کے لئے تقلید ائمہ کرام میں خدشات واوہام پیدا کرتے ہیں ۔جس ساز وسامان پر ائمہ مجتہدین خصوصاً امام الائمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن مقلدیہ کی مخالفت اور جس بضاعت مزجات پر ادعائے اجتہاد وفقاہت ہے عقلائے منصفین کو معلوم ۔اصل مقصود انکا اغوائے عوام ہے کہ وہ بیچارے قرآن وحدیث سے ناواقف ہیں ۔جو ان مدعیان خام کار نے کہہ دیا انہوں نے مان لیا اگرچہ خواص کی نظر میں یہ باتیں موجب ذلت وباعث فضیحت ہوں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ وساوس شیطان سے امان بخشے ۔آمین ھذا والعلم عند واھب العلوم العالم بکل سر مکتوم ۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۹۲

فتاوی رضویہ جدید ۶/۲۴۸

(۴) نماز عصر میں مقدار قرأت

٦٨٥ - **عن** جا بربن سمرة رضى اللّٰہ تعالىٰ عنه ان رسول اللّٰه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقراء فى الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج و نحوهما من السور۔ جدالممتار ۱/ ۲۵۸

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر وعصر میں و السماء والطارق ' اور السماء ذات البروج 'اوران جیسی دوسری سورتیں تلاوت فرماتے۔۱۲م

(۵) سجدہ کا بیان

٦٨٦ - **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال :قال رسول اللّٰه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلىٰ سَبْعَةِأَعْظُمٍ ، عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَ أَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ میں سات استخوانوں پر سجدہ کروں. پیشانی دونوں ہاتھ دونوں زانو اور دونوں پاؤں کے پنجے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۱۷

---

٦٨٥ - السنن لابى داؤد ، الصلوة ١/ ١١٧ ☆

٦٨٦ - الجامع للبخارى، الصلوة ١/ ١١٢ ☆ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ١/ ١٩٣
السنن لابى داؤد، ١/ ١٢٩ ☆ السنن للنسائى، باب الشهود الخ ١/ ١٢٣
المسند لاحمد بن حنبل ، ١/ ١٩٢ ☆ السنن لابن ماجه ، باب الشهود ١/ ٦٣
فتح البارى للعسقلانى، ٢/ ٢٩٧ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١١/ ١٠
تلخيص الحبير لابن حجر، ١/ ٢٥١ ☆ المعجم الصغير للطرانى، ١/ ٣٦
التفسير لابن كثير، ٨/ ٢٧١ ☆ التفسير للقرطبى، ١/ ٣٤٦
اتحاف السادة للزبيدى، ، ٣/ ٨٩ ☆ كنز العمال للمتقى، ، ١٩٧٧٠، ٧/ ٤٧٨
السنن لاكبرى للبيهقى، ، ٢/ ١٠٣ ☆ نصب الراية للزيلعى، ١/ ٣٨٣
تاريخ بغدادللخطيب، ٤/ ٨٠ ☆ شرح السنة للبغوى، ٣/ ١٣٦
التفسير للبغوى، ٧/ ١٦٢ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ٦/ ٢٦٤
مشكوة المصابيح للتبريزى، ١/ ٨٣ ☆ الصحيح لابن خزيمة، ٦٣٢

(٦) سجدہ کی فضیلت

٦٨٧ ـ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی الله تعالیٰ عليه و سلم: أَقُرَبُ مَايَكُوُنُ الُعَبُدُ مِنُ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكُثِرُوُاالدُّعَاءَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۸۱

(٧) امام کو لقمہ دینا

٦٨٨ ـ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالی عنه قال: كنا نفتح علی عهد رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم علی الائمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں اپنے اماموں کو لقمہ دیتے تھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

٦٨٩ ـ **عن** سهل بن سعد رضی اللّٰه تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی الله تعالیٰ عليه و سلم: مَنُ نَابَهٗ شَیُءٌ فِی صَلاَتِهٖ فَلُيُسَبِّحُ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو تسبیح پڑھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

٦٩٠ ـ **عن** علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الاسنی قال: كان لی ساعة من السحر ادخل فيهاعلی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه و سلم فان كان قائمايصلی

---

٦٨٧ ـ الصحيح لمسلم ، الصلوه، ١/١٩١ ☆ السنن لابی داؤد، الصلوة ، ١/١٢٧
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/٢٤١ ☆ السن للنسائی، ١/١٢٧
السنن الكبری للبيهقی، ٢/١١٠ ☆ الترغيب وا لترهيب للمنذری، ١٠/٢٤٩
فتح الباری للعسقلانی، ٢/٣٠٠ ☆ التفسير لابن كثير، ٨/٤٦١
٦٨٨ ـ السنن للدار قطنی، ٨/١٥٣ ☆ المستدرك للحاكم ١/٤١٠
٦٩٠ ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ١/١٢٤ ☆

سبح لی۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں صبح کے وقت ایک معین ساعت میں حاضری دیتا۔ اگر حضور اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو مجھے آگاہ کرنے کیلئے تسبیح پڑھتے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کوئی مکان میں آنے کا اذن چاہے اور اس غرض سے کہ اسے نماز میں ہونا معلوم ہوجائے، تسبیح یا تکبیر یا تہلیل کہے نماز فاسد نہ ہوگی کہ اس بارے میں حدیث گزر چکی۔ پس جو بتانا حاجت ونص کے مواضع سے جدا ہو وہ بیشک اصل قیاس پر جارہیگا جبکہ وہاں اس حکم کا کوئی معارض نہیں۔ اس لئے اگر غیر نمازی یا دوسرے نمازی کو جو اسکی نماز میں شریک نہیں یا ایک مقتدی دوسرے مقتدی کو، یا امام کسی مقتدی کو بتائے قطعا نماز قطع ہوجائے گی کہ اسکی غلطی سے اسکی نماز میں کچھ خلل نہیں آتا تھا جو اسے حاجت اصلاح ہوئی۔ تو بے ضروت واقع ہوا اور نماز گئی بخلاف امام کہ اسکی نماز کا خلل بعینہ مقتدی کی نماز کا خلل ہے، تو اسکا بتانا اپنی نماز کا بچانا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۰۳

۶۹۱۔ **عن** علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الاسنی قال: من السنة ان تفتح علی الامام اذا استطعمك قیل لابی عبد الرحمن : ما استطعام الامام ، قال : اذا سکت۔

حضرت علی مرتضی کرم للہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو۔ ابوعبدالرحمٰن سے کہا گیا: امام کا لقمہ مانگنا کیا ہے۔ فرمایا؛ جب امام پڑھتے پڑھتے چپ ہوجائے۔

۶۹۲۔ **عن** علی مرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم اذا استطعمکم الامام فاطعموه ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ امام جب تم سے لقمہ

۶۹۱۔ المستدرك للحاکم ☆ المسند لابن منیع

۶۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۲۹۸۵، ۸/۲۹۴ ☆

مانگے تو اسے لقمہ دو۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۰۲

(۸) حالت شک میں ایک رکعت زیادہ پڑھے

۶۹۳۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّی صَلٰوۃً یَشُکُّ فِی النُّقْصَانِ فَلْیُصَلِّ حَتّی یَشُکَّ فِی الزِّیَادَۃِ ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نماز میں اسکے کامل وناقص ہونے کا شک ہو تو وہ اتنی پڑھے کہ کامل وزائد میں شک ہوجائے۔

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مثلا تین اور چار میں شبہ تھا تو یہ تمامی اور نقصان میں شک ہے ۔ اسکے لئے حکم ہے کہ ایک رکعت اور پڑھے ۔اب چار اور پانچ میں شبہ ہوجائے گا کہ تمامی اور زیادت میں شک ہے یعنی کم پر بنا رکھے جتنی یقیناً ادا کی ہیں کہ اگر واقع میں کامل ہوچکی تھیں اور ایک رکعت بڑھ گئی تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک رکعت کم رہ جائے ۔ کیونکہ طاعت کی افزونی اسکی کمی سے افضل ہے۔ فتاوی رضویہ جدید ا/ ۲۷

(۹) نماز میں کھیل نہ کرے

۶۹۴۔ **عن** یحی بن کثیر رضی اللّٰہ تعالی عنه مرسلا عن النبی صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم :اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَرِہَ لَکُمْ سِتًّا،اَلْعَبْثُ فِی الصَّلَاۃِ ‘وَالْمَنُّ فِی الصَّدَقَۃِ وَالرَّفَثُ فِی الصِّیَامِ ،وَالضِّحْکُ عِنْدَالْقُبُوْرِ، وَدُخُوْلُ الْمَسَاجِدِ وَأَنْتُمْ جُنُبٌ ‘ وَاِدْخَالُ الْعُیُوْنِ فِی الْبُیُوْتِ بِغَیْرِ اِذْنٍ ۔

حضرت یحیی بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے چھ چیزیں ناپسند فرماتا ہے۔نماز میں کھیلنا‘ صدقہ کرکے احسان جتانا‘ روزہ میں فحش گوئی کرنا‘ قبرستان میں ہنسنا‘ مسجدوں میں حالت

۶۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۹۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۰۲۲

۶۹۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۱ ☆ السنن لسعید بن منصور،

جنابت میں داخل ہونا، بغیراجازت کسی کے گھر میں نظر ڈالنا۔ ۱۲م

حاشیۃ الاتقان فی علوم القرآن ۱۲۱

(۱۰) نماز میں گفتگو منع ہے

۶۹۵۔ **عن** معاویة بن الحکم رضی اللہ تعالی عنه عن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصْلَحُ فِيهَا شَیْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ ، اِنَّمَا هِیَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَأَةُ الْقُرْآنِ ۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں کی بات چیت میں سے کوئی چیز بھی نماز کے اندر ہونے کے لائق نہیں۔ نماز تو بس تکبیر، تسبیح اور قرآن کی قرأت ھے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۵۵

(۱۱) تحویل قبلہ

۶۹۶۔ **عن** نویلة بنت مسلم رضی اللہ تعالی عنها قالت : صلیت الظهر والعصر فی مسجد بنی حارثة فاستقبلنامسجدایلیا فصلینا سجدتین ثم جاء نا من یخبرنا انه صلی بهم نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم قداستقبل البیت الحرام فتحول الرجال مکان النساء والنساء مکان الرجال فصلینا السجدتین الباقیتین و نحن مستقبلوا البیت الحرام فبلغ ذلك رسول اللہصلی اللہ تعالی علیه وسلم فقال : اؤلئك قوم آمنون بالغیب۔

حضرت نویلہ بنت مسلم رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ھے کہ میں نے ظہر وعصر کی نماز مسجد بنی حارثہ میں پڑھی تو ہم نے اپنا منہ بیت المقدس کی طرف کیا۔ اور دو رکعت نماز ادا کی تھی کہ ہمارے پاس ایک شخص آیا جس نے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکو نماز پڑھا رہے تھے کہ حالت نماز ہی میں بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہوگئے۔ یعنی قبلہ بدل گیا۔ یہ سنکر ہمارے مرد پلٹ کر عورتوں کی جگہ آ گئے اور عورتیں مردوں کی جگہ۔ پھر ہم نے باقی دو رکعتیں

۶۹۵۔ الصحیح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۲۰۳ ☆

۶۹۶۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵/۴۳

ادا کیں اور ہم بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ تھے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب ہمارے اس حال کی اطلاع ملی تو ارشاد فرمایا؛ یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لائے۔ ۱۲ م

مالی الجیب بعلوم الغیب ۶۴

(۱۲) عورتوں کی نماز کا طریقہ

۶۹۷۔ **عن** یزیدبن حبیب رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی تعالی علیہ وسلم مر علی امراتین تصلیان فقال : اِذَا سَجَدُ تُمَا فَضُمَّا بَعُضَ اللَّحُمِ اِلیٰ بَعُضِ الُأرُضِ، فَاِنَّ الُمَرُأَۃَ لَیُسَتُ فِی ذٰلِکَ کَالرَّجُلِ۔

حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو نماز پڑھنے والی عورتوں کے پاس سے گذرے۔ فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو زمین سے خوب چپٹا لیا کرو کہ عورت نماز میں مرد کی طرح نہیں۔

۶۹۸۔ **عن** علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجھہ الاسنی قال : اذا صلت المراۃ فلتتحفز۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب عورت نماز پڑھے تو خوب چپٹ جائے۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷

(۱۳) سجدوں کے نشان قیامت میں چمکتے ہونگے

۶۹۹۔ **عن** اُبی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ قال : رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی قولہ عز وجل : سِیُمَاھُمُ فِی وُجُوُھِھِمُ مِنُ أثَرِالسُّجُوُدِ قَالَ: اَلنُّوُرُ یَوُمَ الُقِیَامَۃِ ۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان "سِیُمَاھُمُ فِی وُجُوُھِھِمُ مِنُ أثَرِالسُّجُوُدِ" کا مطلب ہے کہ قیامت کے دن پیشانیوں سے نور ظاہر ہوگا۔ فتاوی افریقہ ۵۳

۶۹۷۔ المراسل لابی داؤد، ۸ ☆

۶۹۸۔ المسند للامام الاعظم، ۷۳ ☆

۶۹۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۲۲۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۳۷۱

مجمع الزوائد للھیثمی، ۷/۱۰۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۸۲

۶۔ سنن وآداب نماز

(۱) نماز کیلئے اطمینان سے جاؤ

۷۰۰۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم : اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا اِلَی الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اقامت سنوتو نماز کیلئے فوراً روانہ ہوجاؤ لیکن سکون واطمینان کے ساتھ جاؤ، راستہ اور مسجد میں دوڑ نہ لگاؤ، جو نماز جماعت سے ملے اسکو پڑھ لواور جو چھوٹ جائے اسکو پورا کرلو۔۱۲م

(۲) نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں

۷۰۱۔ **عن** علقمةبن وائل بن حجر عن ابيه رضی اللّٰه تعالی عنهما قال : رايت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم وضع يمينه علی شماله فی الصلوة تحت السرة ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔۱۲مجمس

۷۰۲۔ **عن** وائل بن حجر رضی اللّٰه تعالی عنه قال : صليت مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم فوضع يده اليمنی علی يده اليسری علی صدره۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۷۰۰۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الصلوة ، ۱/۸۸ ☆ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۱/۲۲۰
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۵۳۲ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوة ، ۱/۸۴
السنن الكبری للبيهقی، ۳/۹۳ ☆ السنن لابن ماجه، الصلوة، ۱/۵۶
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۱۱۷ ☆ التفسير لابن كثير ، ۸/۱۴۶
۷۰۱۔ المصنف لابن ابی شيبة، ۱/۳۹۰ ☆
۷۰۲۔ الصحيح لابن خزيمة، ۱/۲۴۳ ☆

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث کی سند جید اور تمام راوی ثقہ ہیں اور دوسری حدیث بھی مقبول ہے۔ چونکہ انکی تاریخ کا علم نہیں کہ کونسی روایت پہلے کی ہے اور کونسی بعد کی۔ تو لا جرم دونوں میں سے ایک کو ترجیح ہوگی۔

جب ہم نماز کے اس فعل بلکہ نماز کے تمام افعال پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ تمام کے تمام تعظیم پر مبنی نظر آتے ہیں۔ اور مسلم ومعروف تعظیم کا طریقہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے۔ لہٰذا محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

قیام میں بقصد تعظیم ہاتھ باندھنے کا معاملہ معروف طریقے پر چھوڑا جائے۔ لہٰذا مردوں کے بارے میں ابن ابی شیبہ کی روایت راجح ہے، اور چونکہ عورتوں کے معاملہ میں شرع مطہر کا مطالبہ کمال ستر وحجاب ہے۔ اسی لئے فقہاء نے فرمایا: مردوں کی پہلی صف افضل اور خواتین کی آخری۔ نیز ایک حدیث میں آیا، عورت کی نماز کمرے میں صحن کی نماز سے افضل ہے، اور کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے، نیز بوقت سجدہ زمین کے ساتھ چمٹ جانے کا حکم عورتوں کے ساتھ خاص ہوا، اور عورتوں کی امام کو حکم ہے کہ درمیان میں کھڑی ہو۔

چنانچہ اس میں شک نہیں کہ عورتوں کے حق میں سینے پر ہاتھ باندھنا، زیر ناف باندھنے سے زیادہ حجاب اور حیا کے قریب ہے، اور خواتین کا تعظیم کرنا ستر وحجاب کی صورت میں ہے۔ کیونکہ تعظیم ادب کے بغیر اور ادب حیا اور حجاب کے بغیر حاصل نہیں۔ لہٰذا خواتین کے حق میں حدیث ابن خزیمہ راجح ہوئی، اور ثابت ہوگیا کہ دونوں مسائل میں ایسی حدیث موجود جس کی سند جید ہے۔ ماہر علمائے حدیث نے دونوں مقامات پر حدیث وترجیح پر ہی عمل فرمایا ہے۔ رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین۔

اسکی ایک نظیر مسئلہ قعود ہے کہ اسکے دونوں طریقے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ہمارے علماء نے مردوں کیلئے دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور بائیں پر بیٹھنے کو اختیار کیا، کیونکہ یہ شاق ہے اور بہتر عمل وہی ہے جس میں مشقت ہو، اور عورتوں کیلئے تورک کا قول کیا۔ کیونکہ اس میں زیادہ ستر، اور آسانی ہے، اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔

البتہ شوافع اورانکے موافقین عورت کوشکم پر ہاتھ باندھنے کاحکم دیتے ہیں نہ کہ سینے پر۔منہاج ومیزان وغیرہ میں ہے کہ اس بارے میں کوئی حدیث نہیں ملی ۔اوراپنے مذہب کی تائید میں حدیث ابن خزیمہ کےعلاوہ کوئی حدیث ذکرنہیں کی۔لیکن مجھ فقیرکوان کےاس استدلال پرتعجب ہے کہ یہ حدیث انکے مذہب کی دلیل کیسے بن گئی۔کہ تحت الصدر،اور''علی الصدر''میں نمایاں فرق ہے۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/ ۱۴۹

فتاوی رضویہ قدیم ۳/ ۴۷

(۳) تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنا

۷۰۳۔عن عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال : وضع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم کفہ الیمنیٰ علی فخذہ الیمنی و قبض اصابعہ کلھا و اشار باصبعہ التی تلی الابھام ۔

حضرت عبداللہ بن عمررضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران اقدس پر رکھا اورسب انگلیاں بندکرکے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۴۔ عن وائل بن حجر رضی اللّٰہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم عقد فی جلوس التشھد الخنصر والبنصر ثم حلق الوسطی بالابھام واشار بالسبابۃ ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے جلسۂ تشہد میں اپنی چھوٹی انگلی اوراس کے برابر والی کو بندکیا پھر بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کےساتھ ملاکر حلقہ بنایا،اورانگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۵۔ عن عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنھما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اَلْاِشَارَۃُ بِالْاِصْبَعِ أَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنَ الْحَدِیْدِ۔

۷۰۳۔ الصحیح لمسلم ، الصلوۃ، ۱/۲۱۶ ☆

۷۰۴۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ، ۱/۱۴۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲/۱۳۲

۷۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۱۹ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھاردار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔

٧٠٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما عن النبى صلى لله تعالى عليه وسلم قال : هِيَ مُذْعِرَةٌ لِلشَّيْطَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: وہ شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا ہے۔

فتاوی رضویہ ٣/ ٤٨

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس باب میں احادیث وآثار بکثرت وارد، ہمارے محققین کا بھی یہی مذہب صحیح ومعتمد علیہ ہے۔صغیری میں ملتفط وشرح ہدایہ سے اسکی تصحیح نقل کی۔اوراسی پر علامہ فہامہ محقق علی الاطلاق مولانا کمال الدین محمد بن الہمام، علامہ ابن امیر الحاج حلبی، فاضل بہنسی ، با قانی، ملا خسرو، علامہ شرنبلالی، اور فاضل ابراہیم طرابلسی وغیرہم اکابر نے اعتماد فرمایا۔اور انہیں کا صاحب درمختار فاضل مدقق علاء الدین حصکفی ، فاضل اجل سید احمد طحطاوی اور فاضل ابن عابد بن شامی وغیرہم اجلہ نے اتباع کیا۔علامہ بدرالدین عینی نے تحفہ سے اس کا استحباب نقل فرمایا۔صاحب محیط اور ملاقہستانی نے سنت کہا۔

اس مسئلہ میں ہمارے تینوں ائمہ کرام سے روایتیں وارد' جس نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اس میں عدم روایت یاروایت عدم کازعم کیا محض ناواقفی یا خطائے بشری پر مبنی۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کتاب المشیخہ میں دربارۂ اشارہ ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کر کے فرماتے ہیں۔

فنفعل ما فعل النبى صلى الله تعالى عليه وسلم و نصنع ما صنعه وهو قول ابى حنيفة و قولنا، رضى الله تعالى عنهم ۔

پس ہم کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کیا اور عمل کرتے ہیں اس پر جو

٧٠٦۔ السنن الكبرى للبيهقى، ١٣١/٢

حضور کا فعل تھا،اور یہ مذہب ہے ہمارا اور امام اعظم ابو حنیفہ کا ۔رضی اللہ تعالی عنہم ۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۱۵۱

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۴۹

(۱۴) مسئلہ رفع یدین

۷۰۷ ۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : الا اخبر کم بصلاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم قال: فقال : فرفع یدیه اول مرۃ ثم لم یعد۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے، یہ کہہ کر نماز کو کھڑے ہوئے تو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ اٹھائے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ یہ حدیث حسن ہے ،اور یہ ہی مذہب تھا متعدد علماء منجملہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتابعین کرام وامام سفیان وعلماء کوفہ کا ۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/۱۵۴

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۵۰

۷۰۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم کان لایرفع یدیه الا عند افتتاح الصلوٰۃ ثم لا یعود لشیء من ذٰلک ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے پھر کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۷۰۹ ۔**عن** المغیرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قلت لا براھیم: حدیث وائل انه رای النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یرفع یدیه اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا رفع راسه من الرکوع فقال : ان وائل رای مرۃ یفعل ذلک فقد راہ عبد اللّٰہ خمسین

۷۰۷۔ السنن لابی داؤد الصلوۃ، ۱/۱۰۹ ☆ الجامع للترمذی ، الصلوۃ، ۱/۳۵
السنن للنسائی، الصلوۃ، ۱/۱۲۳ ☆
۷۰۸۔ المسند لامام اعظم ، ۵۰ ☆ اتحاف السادۃ للتربیدی، ۳/۵۷
۷۰۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوۃ، ۱/۱۳۲

مرة لا يفعل ذلك ـ

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت دریافت کیا کہ انھوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا، حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا: وائل بن حجر نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کو پچاس بار دیکھا کہ حضور نے رفع یدین نہ کیا۔

۷۱۰ـ **عن** جابربن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال :قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيْكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلِ شَمُسٍ ، اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ ـ

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا تمہیں کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ گویا تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کی دمیں ہیں، قرار سے رہو نماز میں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصول کا قاعدہ متفق علیہا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا۔ اور حاظر مبیح پر مقدم۔ ہمارے ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث ترک پر عمل فرمایا، حنفیہ کو انکی تقلید چاہئے۔ شافعیہ وغیرہم اپنے ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی پیروی کریں کوئی محل نزاع نہیں۔

ہاں وہ حضرات جو تقلید ائمہ دین کو شرک وحرام جانتے ہیں اور بآنکہ علمائے مقلدین کا کلام سمجھنے کی لیاقت نصیب اعداء، اپنے لئے منصب اجتہاد مانتے اور خواہی نخواہی تفریق کلمہ مسلمین واثارت فتنہ بین المومنین کرنا چاہتے بلکہ اسی کو اپنا ذریعۂ شہرت ونا موری سمجھتے ہیں انکے راستہ سے مسلمانوں کو بہت دور رہنا چاہیئے۔

۷۱۰ـ الصحيح لمسلم الصلوة، ۱/۱۸۱ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوة، ۱/۱۴۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۰۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲/۲۸۰
المعجم الكبير للطبرانى ، ۲/۲۲۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۹۸۸۳ ، ۷/۴۸۲

مانا کہ احادیث رفع ہی مرجح ہوں تاہم آخر رفع یدین کسی کے نزدیک واجب نہیں۔ غایت درجہ اگر ٹھرے گا تو ایک امر مستحب ٹھرے گا کہ کیا تو اچھا، نہ کیا تو کچھ برائی نہیں، مگر مسلمانوں میں فتنہ اٹھانا، دوگروہ کردینا، نماز کے مقدمے انگریزی گورنمنٹ تک پہونچانا، شاید اہم واجبات سے ہوگا؟ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَالْفِتْنَۃُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔ فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔

خود ان صاحبوں میں بہت لوگ صدہا گناہ کبیرہ کرتے ہوں گے، انہیں نہ چھوڑنا، اور رفع یدین نہ کرنے پر ایسی شورشیں کرنا کچھ بھلا معلوم ہوتا ہوگا؟ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔ آمین۔

فتاوی رضویہ جدید ۶/ ۱۵۵

فتاوی رضویہ قدیم ۳/ ۵۰

(۵) ایک کپڑے میں نماز

۷۱۱۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضى اللّٰه تعالى عنه قال : قلت يا رسول اللّٰه ! انى رجل اصيد ، افاصلى فى القميص الواحد؟ قال : نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ایسا آدمی ہوں کہ شکار کرتا ہوں، تو کیا میں ایک قمیص ہی میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں اسکو سامنے سے ٹانک لینا خواہ کانٹے کے ہی ذریعہ ہو۔

۷۱۲۔ **عن** عمر بن أبى سلمة رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال : رايت رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم يصلى فى ثوب واحد مشتملا به فى بيت ام سلمة واضعا طرفيه على عاتقيه ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھتے دیکھا جسکے دونوں کنارے دونوں کاندھوں پر پڑے تھے

۷۱۱۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱/۲۲۲ ☆ السنن لابى داؤد ، الصلوة، ۱/۹۲
الصحيح لابن خزيمة، ۱/۳۸۱ ☆ السنن للنسائى، الصلوة فى قميص ۱/۸۸
المستدرك للحاكم صلوة، ۱/۲۵۰ ☆
۷۱۲۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب الصلوة فى الثوب الواحد ملتحفا به ۱/۵۱

(٦) نماز کے وقت جوتے کہاں رکھے

٧١٣۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالی عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلّی أحَدُکُم فَلاَ یَضَعَ نَعُلَیُهِ عَنُ یَمِینِهٖ وَلاَعَنُ یَسَارِهٖ فَتکُونُ عَنُ یَمِیُنِ غَیُرِهٖ اِلَّا أنُ لَا یَکُونَ أحَدٌ، وَ لُیَضَعُهُمَا بَیُنَ رِجُلَیُهِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتی داہنی طرف نہ رکھے اور نہ بائیں طرف رکھے، کہ دوسرا جو اسکی بائیں طرف ہے اسکے داہنی طرف ہونگی۔ہاں اگر بائیں طرف کوکوئی نہ ہوتو بائیں طرف رکھے ورنہ اپنے پاؤں کے بیچ میں رکھے۔

٧١٤۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم قال : اِذَا صَلّی أحَدُکُم فَخَلَعَ نَعُلَیُهِ فَلاَ یُؤُذِ بِهِمَا أحَدًا ، یَجُعَلُهُمَا بَیُنَ رِجُلَیُهِ اَوِلُیُصَلِّ فِیُهِمَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتے اتارے اور انکے سبب کسی کو ایذا نہ دے، انکو یا تو دونوں پاؤں کے درمیان رکھے یا پہن کرہی نماز پڑھے۔

٧١٥۔ **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَضَعُهُمَا عَنُ یَمِیُنِكَ وَلَا عَنُ یَسَارِكَ فَتُؤذِی الُمَلآئِکَةَ وَالنَّاسَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

٧١٣۔ المستدرك للحاکم الصلوة ٢٥٩/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٤٣٢/٢
الصحیح لابن خزیمة، ١٠/٦ ☆ شرح السنة للبغوی ، ٩٥/٢

٧١٤۔ السنن لابی داؤد ، الصلوة، ٩٦/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٤٣٢/٢
المعجم الکبیر للطبرانی، ٨/٢ ☆ شرح السنة للبغوی ٩٥/٢
الدرا لمنثور للسیوطی ، ٧٨/٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٠١١٨ ٥٣٢/٧
المسند للعقیلی، ٢٥٧/٢ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٥٥٢

٧١٥۔ کنز العمال للمتقی، ٢٠١١٩، ٥٣٢/٧ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتے داہنے اور بائیں نہ رکھو کہ اس کے ذریعہ فرشتوں اور لوگوں کو ایذا ہوتی ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے اس ایذا کی وجہ بیان فرمائی کہ جس کی طرف جوتا رکھا جائے اسکی ایک طرح کی اہانت ہوتی ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۲۵

(۷) جوتے پہن کر نماز پڑھنا

۷۱۶۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالی عنه قال : ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم واصحابه یصلون فی النعال التی کانوا یمشون بها فی الطرقات ۔

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جوتوں سمیت نماز پڑھتے جن کو پہن کر راستہ میں چلتے تھے ۱۲م

۷۱۷۔ **عن** سعید بن زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : سألت انساً رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ، اکان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی نعلیه؟ قال : نعم ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔۱۲م فتاوی رضوی ۳/۴۲۵

۷۱۸۔**عن** شداد بن اوس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : خَالِفُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاِنَّهُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِیْ نِعَالِهِمْ وَلَا

۷۱۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۹۲ ☆ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ، ۱/۹۵

۷۱۷۔ الصحیح للبخاری ، الصلوۃ ، ۱/۵۶ ☆ الصحیح لمسلم ، المساجد ، ۱/۲۰۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۰۰ ☆ الجامع للترمذی ، المواقیت ، ۱/۵۳
السنن للنسائی، الصلوۃ فی النعلین ، ۱/۸۹

۷۱۸۔ السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، ۱/۹۵ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/۲۶۰
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۲۳۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۴۳۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳/۷۸ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲/۴۴۳

خِفَافِهِمْ ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ جوتوں اور موزوں میں عبادت نہیں کرتے۔ ۱۲م　فتاوی رضویہ ۲/۱۰۳

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی قولی اور فعلی احادیث بکثرت ہیں۔ میں نے اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک عمدہ رسالہ لکھا جسکا نام ''جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلوۃ فی النعال'' رکھا میں نے اس میں جو تحقیق کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نئے اور پاک جوتے میں جو نجاست کی جگہوں اور شک وشبہ کے مقامات سے محفوظ ہو، بلا کراہت نماز پڑھنا جائز ہے۔

ہندوستانی جوتے کا بھی یہی حکم ہے جبکہ وہ ایسا سخت اور تنگ نہ ہو جو انگلیاں بچھانے اوران پر ٹیک لگانے میں رکاوٹ ہو، بلکہ اسکے مستحب ہونے کا قول بھی۔ لیکن اسکے علاوہ جوتے میں نماز پڑھنے اور اسکو پہن کر مساجد میں چلنے سے بھی منع کیا جائے گا اگر چہ پہلے دور میں اسکی اجازت تھی، کچھ احکام اختلاف زمانہ سے بدل جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۴/۴۸۶ ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۱۰۳

(۸) نماز میں چادر وغیرہ کس طرح اوڑھے

۷۱۹ ـ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم يقول : مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرْفَيْهِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۳۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو دونوں سروں کو ایک دوسرے شانے پر ڈال لے۔ ۱۲م

---

۷۱۹ ـ الجامع الصحيح للبخاری ، الصلوة ، ۱/۵۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۳۲٤
السنن الكبرى للبيهقی، ۲/۲۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/٤۷۱
كنز العمال للمتقی، ۱۹۱۲٤ ، ۷/۳۳۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱/۷۲

(۹) نماز میں بسم اللہ جہر سے نہیں پڑھی جائے گی

۷۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وخلف ابى بكر و عمر و عثمان رضى اللّٰه تعالىٰ عنهم فلم اسمع احدامنهم يقراء بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اور امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین عمر فاروق اعظم ، اور امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ان میں کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہ سنا۔

۷۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم وخلف ابى بكر وعمر و عثمان رضى اللّٰه تعالىٰ عنهم ، كانوا لايجهرون ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے پیچھے اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق نیز سیدنا عمر فاروق اعظم وسیدنا عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پیچھے نماز پڑھی ، یہ حضرات بسم اللہ شریف کا جہر نہ فرماتے تھے

۷۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال : صليت خلف رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم و خلف أبى بكر وعمر وعثمان رضى اللّٰه تعالىٰ عنهم، كانوا يسرون ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق ، حضرت عمر فاروق ، اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ تمام حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے ۔

۷۲۰۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة، ۱۷۲/۱ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱۱۹/۱

۷۲۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۷/۱ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى ، ۱۱۹/۱
السنن للنسائى، الافتتاح بترك الجهر ببسم الله الخ، ۱۰۵/۱

۷۲۲۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۱۱۹/۱ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ۲۴۹/۱

۷۲۳ ۔ **عن** انس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : صليت خلف رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم و خلف ابی بکر وعمروعثمان فکلهم یخفون بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم، اور امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ۔ یہ سبھی حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے ۔

۷۲۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم کان یسر ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم و ابا بکرو عمر و عثمان وعلیا ، رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم اجمعین ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے اور سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا مولیٰ علی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی۔

۷۲۵۔ **عن** یزید بن عبد اللّٰه بن مغفل رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال : سمعنی ابی وانا اقول بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم فقال:ای بنی ! ایاك والحدث ، قال : ولم اراحدامن اصحاب رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم کان ابغض الیه الحدث فی الاسلام ، یعنی منه ، قال: وصلیت مع النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم ومع ابی بکر و عمر و مع عثمان ، فلم اسمع احدامنهم یقولها ، فلا تقلها انت اذا صلیت فقل: الحمد للّٰه رب العلمین ۔

حضرت یزید بن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے نماز میں بسم اللہ شریف پڑھتے سنا، فرمایا: اے میرے بیٹے! بدعت سے بچ، پھر فرمایا:

۷۲۳۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۱۹/۱ ☆ السنن لابن ماجه، ۵۹/۱

۷۲۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، *یہ حدیث مجھے نہیں ملی*

۷۲۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱۱۹/۱ ☆ المسند لامام اعظم ، ۵۸

الجامع للترمذی ، الصلوۃ، ۳۳/۱ ☆ السنن للنسائی ، الافتتاح ، ۱۰۵/۱

کتاب الآثار لمحمد ، ۱۶/۱ ☆ السنن لابن ماجه ، الاقامة، ۵۹/۱

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ کسی کو اسلام میں نئی بات نکالنے کا دشمن نہ دیکھا. پھر فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، کسی کو بسم اللہ شریف پڑھتے نہیں سنا، لہٰذا تم بھی نہ کہو، جب نماز پڑھو تو الحمد للّٰہ رب العٰلمین، سے شروع کرو۔

۷۲۶۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مغفل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ انہ صلی خلف امام فجھر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم فلماانصرف قال : یا عبد اللّٰہ ! احبس عنا نغمتك ھذہ ، فانی صلیت خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلف ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم اجمعین، فلم اسمعھم یجھرون بھا ۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام نے بسم اللہ شریف بلند آواز سے پڑھی، جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! اپنا یہ نغمہ ہم سے روکے رکھو، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، اور سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم، اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے انکو بسم اللہ شریف جہر سے پڑھتے نہ سنا۔ ۱۲م

۷۲۷۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال : الجھر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم قرأۃ الاعراب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ بسم اللہ شریف آواز سے پڑھنا گنواروں کی قرأت ہے۔

۷۲۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال : لم یجھر النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبسملۃ حتی مات ۔

۷۲۶۔ السنن لابی حنیفۃ، ۵۸
۷۲۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۲۰
کتاب الآثار لمحمد ، ۱/۱۶
۷۲۸۔ فتح القدیر لابن الھمام ، ۱/۲۵٤

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف جہر سے نہیں پڑھی یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔

۷۲۹ ۔ **عن** عکرمة مولی ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهم قال : انا اعرابی ان جهرت ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد خاص اور آزاد کردہ حضرت عکرمہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں گنوار ہوں اگر بسم اللہ شریف جہر سے پڑھوں۔

۷۳۰۔ **عن** کثیر بن شنظیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان الحسن البصری سئل عن الجهر بالبسملة فقال : انما یفعل ذٰلك الاعراب ۔

حضرت کثیر بن شنظیر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے جہر بسم اللہ شریف کا حکم پوچھا گیا، فرمایا: یہ گنواروں کا کام ہے۔

۷۳۱۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال :الجهر ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم بدعة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بسم اللہ شریف جہر سے کہنا بدعت ہے۔

۷۳۲۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : ماادرکت احدا یجهر بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، والجهر بها بدعة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صحابہ وتابعین میں سے کسی کو بسم اللہ شریف کا جھر کرتے نہ پایا۔اسکا جھر بدعت ہے۔

۷۳۳۔ **عن** شعیب بن جریر رضی الله تعالیٰ عنه یقول : قلت لسفیان الثوری

۷۲۹۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳۵۸/۱
۷۳۰۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳۵۸/۱
۷۳۱۔ المصنف لابن ابی شیبة ٤۱۱/۱
۷۳۲۔ نصب الرایة للزیلعی، ۳۵۸/۱
۷۳۳۔ تذکرة الحفاظ للذهبی، ۱۹۳/۱

رضى الله تعالىٰ عنه : حدث بحديث السنة ينفعني الله به ، فاذاوقفت بين يديه قلت : يا رب! حدثني بهذاسفيان فأنجوا أنا وتوخذ ، قال : أكتب ، بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ، القرآن كلام اللّٰه تعالىٰ غير مخلوق ، وقال : يا شعيب ! لا ينفعك ماكتبت حتى ترى المسح على الخفين وحتى ترى أن اِخفاء بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم أفضل من الجهر به وحتى تومن بالقدر (الى ان قال) اذاوقفت بين يدى اللّٰه فسئلت عن هٰذا فقل : يارب ! حدثني بهٰذا سفيان الثورى ثم خل بيني وبين اللّٰه عزوجل ۔

حضرت شعیب بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: مجھے عقائد اہل سنت بتادیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے نفع بخشے اورجب میں اس کے حضور کھڑا ہوں تو عرض کروں کہ الٰہی ! مجھے یہ سفیان ثوری نے بتائے تھے ،تو میں نجات پاؤں اور جو پوچھ گچھ ہو آپ سے ہو۔فرمایا:لکھو،بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ،اوراسی طرح اور عقائد ومسائل لکھ کر فرمایا:اے شعیب ! یہ جو تم نے لکھا تمہیں کام نہ دیگا جب تک مسح موزہ کا جواز نہ مانو،اور جب تک یہ اعتقاد نہ رکھو کہ بسم اللہ شریف کا آہستہ پڑھنا باواز پڑھنے سے افضل ہے،اور جب تک تقدیر الٰہی پر ایمان نہ لاؤ۔جب تم اللہ عزوجل کہ حضور کھڑے ہو اور تم سے سوال ہو تو میرا نام لے دینا کہ عقائد ومسائل مجھے سفیان ثوری نے بتائے۔پھر مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور چھوڑ کر الگ ہو جانا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/ ۵۶۶

فتاوی رضویہ جدید ۷/ ۶۸۳،۶۸۷

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تراویح میں جہر بسملہ کا حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر کہنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا ہے،تواتر درکنار، زنہار کسی احاد سے بھی اس کا ثبوت نہیں۔ جہر فی التراویح تو جدا، مطلقاً کسی نماز میں حضور والاصلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا ہرگز ہرگز متواتر نہیں۔تواتر کیسا نفس ثبوت میں سخت کلام ونزاع ہے۔

امام حافظ عقیلی کتاب الضعفاء میں لکھتے ہیں۔

بسم اللہ میں کوئی حدیث مسند صحیح نہیں۔ عمدۃ القاری ۵/ ۲۸۸

امام دارقطنی فرماتے ہیں۔

جہر تسمیہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔　عنایۃ القاضی ۱/۳۱

یہ ہی امام دارقطنی جب مصر تشریف لے گئے۔کسی مصری کی درخواست سے دربارۂ جہر ایک جز تصنیف فرمایا۔بعض مالکیہ نے قسم دے کرکہ پوچھا کہ اس میں کونسی حدیث صحیح ہے۔ آخر براہ انصاف اعتراف فرمایا۔

کل ماروی عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ا لجھر فلیس بصحیح ذکرہ الامام الزیلعی عن التنقیح عن مشائخہ عن الدار قطنی والمحقق فی الفتح ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر میں جو کچھ روایت کیا گیا اس میں کچھ صحیح نہیں۔　فتح القدیر ونصب الرایہ ۱/۳۵۹

امام بن الجوزی نے کہا:

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر بسم اللہ میں کوئی روایت صحیح نہیں۔

مرقاۃ المفاتیح ۲/۲۸۶

خلاصہ یہ کہ وہ احادیث نہ احادیث صحیحہ کے مقابل، نہ ذکر کے قابل۔ولہذا مصنفان مسانید وسنن نے انکے ذکر سے اعراض کیا۔　نصب الرایہ ۱/ ۳۵۸

خود پیشوائے وہابیہ ابن القیم نے اپنی کتاب مسمی بالھدی میں لکھا۔ان حدیثوں میں جو صحیح ہے وہ جہر میں صریح نہیں اور جو جہر میں صریح ہے وہ صحیح نہیں۔

نیل الاوطار ۲/ ۲۲۸

امام زیلعی فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ کہ جہر کی حدیثیں ثابت نہ ہوئیں۔

تبیین الحقائق ۱/۱۱۲

نیز فرماتے ہیں:

ان حدیثوں میں کوئی حدیث صریح وصحیح نہیں ۔ نہ یہ صحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں مروی ہوئیں۔انکی روایتوں میں کذاب، ضعیف، مجہول لوگ ہیں۔

نصب الرایہ ۱/ ۲۵۵

امام عینی فرماتے ہیں:

جہر کی حدیثوں میں کوئی حدیث صحیح وصریح نہیں بخلاف حدیث اخفا کہ وہ صحیح وصریح اورصحاح ومسانید وسنن مشہورہ میں ثابت ہے۔ عمدۃ القاری ۲۹۱/۵

ہماری ذکر کردہ احادیث میں ابتدائی چار احادیث وہ احادیث جلیلہ ہیں جنکی تخریج میں، ہر چاروں ائمہ مذہب اور چھیوں اصحاب صحاح متفق ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۶۸۴/۷ ☆ فتاوی رضویہ قدیم ۵۶۵/۳

(۱۰) حتی الوسع اچھے کپڑوں میں نماز پڑھو

۷۳۴۔ **عن** نافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : اِن اِبنِ عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما کسانی ثوبین وأنا غلام فدخل المسجد فوجدنی اُصلی متوشحا بثوب واحد فقال : أليس لك ثوبان فلبسهما ، أرأيت ، لو أنی أرسلتك الیٰ وراء الدار لكنت لابسهما ؟ قال:نعم ، قال : فالله أحق أن تتزين له أم الناس ؟ قال : نافع : فقلت : بل الله ،

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے دو کپڑے پہننے کیلئے عطا فرمائے اور میں اس وقت انکا غلام تھا۔ پھر مسجد میں آئے تو مجھے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں ہیں کہ انکو پہنو؟ بھلا بتاؤ کہ اگر میں تم کو گھر سے باہر بھیجتا تو تم دونوں کپڑے پہنتے؟ بولے: ہاں! فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اسکی بارگاہ میں بن سنور کر آؤ یا لوگ؟ حضرت نافع کہتے ہیں اس پر میں نے کہا: اللہ تعالیٰ۔

(۱۱) رکوع میں تطبیق

۷۳۵۔**عن** علقمة والأسود أنهما دخلا علی عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال : أصلی من خلفكما قال : نعم ، فقام بينهما فجعل أحد هما عن يمينه والاخر عن شماله ثم ركعنا فوضعنا ايدينا علی ركبنا فضرب أيدينا ثم طّبق بين

۷۳۴۔ المصنف لعبد الرزاق ، باب ما يكفی الرجل من الثيات ، ۳۵۸/۱

۷۳۵۔ الصحيح لمسلم ، باب وضع الايدی علی الركب و نسخ التطبيق، ۲۰۲/۱

يديه ثم جعلهما بين فخذيه فلما صلى قال : هكذا فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ وسلم ۔ للنجین صفائح الحجین ۴۰

حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے فرمایا: کیا تمہارے علاوہ لوگ نماز پڑھ چکے۔ انھوں نے عرض کیا: ہاں، پھر حضرت عبد اللہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ ایک کو داہنی طرف کیا اور دوسرے کو بائیں طرف، پھر جب ہم نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ حضرت عبد اللہ نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا) اور رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ ۱۲ م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی نسبت امام ابوعمر بن عبد البر نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اسکی نسبت صحیح نہیں۔ محدثین کے نزدیک صرف اسی قدر صحیح ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے ایسا کیا۔ اور امام اجل ابوذکریا نووی شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تو کتاب الخلاصہ میں سخت ہی تعجب خیز بات واقع ہوئی کہ فرمایا: صحیح مسلم شریف میں بھی صرف اسی قدر ہے کہ ابن مسعود نے ایسا کیا، اور یہ نہیں کہ هكذا فعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه، حالانکہ بعینہ یہ ہی الفاظ صحیح مسلم میں موجود۔ کمامر،

یہ حدیث منسوخ ہے جیسا کہ مسلم شریف کی دیگر احادیث سے اسکا واضح اور صریح ثبوت موجود ہے۔

(۱۲) نماز سے فارغ ہوکر سیدھی جانب پلٹنا

۷۳۶ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : اكثر ما رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ينصرف عن يمينه ۔ الاسد الصئول ص ۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر دیکھا کہ نماز سے فارغ ہوکر سیدھی جانب متوجہ ہوکر تشریف

۷۳۶ـ الصحيح لمسلم، باب جواز الانصراف عن الصلوة عن اليمين و الشمال ۲۴۷/۱

فرما ہوتے۔۱۲ام

(۱۳) نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھنا سنت ہے

۷۳۷۔**عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم کان اذا صلی الفجر جلس فی مصلاة حتی تطلع الشمس حسنا ۔

الاسد الصئول ص۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو سورج کے خوب اچھی طرح طلوع ہونے تک اسی مقام پر تشریف فرما رہتے۔

۷۳۸۔**عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی صلوة الصبح لم یبر ح فی موضعه حتی تطلع الشمس و تبیض ۔

الاسد الصئول ص۹

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ چکتے تو اپنی جگہ تشریف فرما رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوتا اور خوب روشن ہوجاتا۔

۷۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صلی الفجر لم یقم من مجلسه حتی یمکنه الصلوة وقال : من صلی الصبح ثم جلس فی مجلسه حتی یمکنه الصلوة کان بمنزلة حجة وعمرة متقبلتین

الاسد الصئول ص۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۷۳۷۔ الصحیح لمسلم باب فضل الجلوس فی مصلاة بعد انصبح ، ۲۳۵/۱
السنن لابی داؤد باب فی الرجل یجلس متولعبا، ۲۶۶/۲
فتح الباری للعسقلانی ۱۱/ ۷۹ ☆ شرح السنة للبغوی ۱۲ / ۳۲٤
مشکوة المصابیح للتربریزی ٤۷۱۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۲۹۸/۱
۷۳۸۔ المسند للامام ابی حنیفة ٤۳۷/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۲۱/۳
۷۳۹۔ الجامع للترمذی ، باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد ، ۷۶/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھتے جب تک نماز پڑھنا ممکن (جائز) نہ ہو جائے۔ پھر ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی نماز پڑھی اور اسی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ کوئی دوسری نفل نماز پڑھنا جائز ہوگئی تو اسکو ایک حج وعمرۂ مقبول کا ثواب ملیگا۔۱۲م

۷ مساجد

(۱) گھر میں مسجد کا بیان

۷۴۰۔ **عن** اُم المومنین عائشة الصديقة رضى الله تعالیٰ عنها قالت : امر النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم ببناء المساجد فى الدور وان تنظف وتطيب ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۸۱۱

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں نماز کی مخصوص جگہ بنانے کا حکم فرمایا اور اس جگہ کو پاک صاف رکھنے کا بھی حکم دیا۔ ۱۲م

(۲) مسجد بہتر اور بازار بدتر جگہ ہے

۷۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : خَيْرُ الْبُقَاعِ الْمَسَاجِدُ وَشَرُّ الْبُقَاعِ الْأَسْوَاقُ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۳۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر جگہ مسجدیں ہیں اور سب سے بدتر جگہ بازار۔ ۱۲م

وفى الباب عن ابى هريرة وعن جبير بن مطعم رضى الله تعالیٰ عنهما ۔

(۳) مسجد بنانے پر اجر

۷۴۲۔ **عن** أمير المومنين على المرتضى كرم الله تعالیٰ وجهه الاسنى قال : قال

۷۴۰۔ السنن لابی داؤد ، باب اتخاز المساجد فى الدور ، ۱/۶۶
الجامع للترمذی، باب ما ذكر فى تطيب المساجد ، ۱/۷۶
السنن لابن ماجه ، باب تطهير المساجد و تطييبها ، ۱/۵۵
۷۴۱۔ المستدرك للحاكم، العلم ، ۱/۹۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۶
كشف الخفاء للعجلونى، ۱/۴۶۷ ☆ كنزل العمال للمتقى، ۲۰۷۲۰، ۷/۶۵۸
المغنى للعراقى ، ۱/۶۹ ☆ جامع بيان العلم لابن عبد البر ، ۲/۵۰
۷۴۲۔السنن لابن ماجه، باب من بنى لله مسجدا ، ۱/۵۴

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وفی روایۃ من در ویاقوت ۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۹۱

امیر المومنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ عزوجل اسکے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بناتا ہے۔

۷۴۳۔ **عن** أبی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اُبْنُو الْمَسَاجِدَ وَاخرِ جُوا الْقُمَامَۃَ مِنْھَا، فَمَنْ بَنٰی لِلّٰہِ بَیْتًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اوران سے کوڑا کرکٹ صاف کرو۔ کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے گھر بنایا اللہ اسکے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔

۷۴۴ ۔ **عن** أمیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : مَنْ بَنٰی مَسْجِدًالِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ مِثْلَہٗ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۰۸

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے۔

۵۴۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۲۰
مجمع الزوائد للھیثمی ۲/۷ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ ۱۲۹۱
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۳۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۶۸
مشکل الآثا ر للطحاوی ، ۱/۴۸۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۷/۲۷۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۲۸، ۷/۶۴۹ ☆ المسند للعقیلی، ۳/۲۴۴
الکامل لابن عدی، ۷/۲۵۷۹ ☆

۷۴۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۴ ☆ الدرا لمنثور للسیوطی ۳/۲۱۷
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۴/۲۴۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۶۶، ۷/۶۵۵
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱/۴۲۱

۷۴۴ الصحیح لمسلم ، فضل بناء المسجد و الحث علیھا، ۱/۱۰۲

(۴) مسجد کی دیوار قبلہ آراستہ نہ کی جائے

۷۴۵۔ **عن** عثمان بن ابی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دعانی بعد دخول الکعبة فقال : اِنِّی کُنْتُ رَأَیْتُ قَرْنَی الْکَبْشِ حِیْنَ دَخَلْتُ الْبَیْتَ فَنَسِیْتُ اَنْ آمُرَكَ اَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرْهُمَا فَاِنَّهٗ لَایَنْبَغِی اَنْ یَّکُوْنَ فِی قِبْلَةِ الْبَیْتِ شَیْءٌ یُلْهِی الْمُصَلِّی ۔

حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظّمہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپکو بلایا اور ارشاد فرمایا: ہم نے کعبہ میں دنبہ کے سینگ ملاحظہ فرمائے تھے (دنبہ کہ سیدنا حضرت اسمعیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کا فدیہ ہوا اسکے سینگ کعبہ معظّمہ کی دیوار غربی میں لگے ہوئے تھے) ہمیں تم سے یہ فرمانا یاد نہ رہا کہ اسکو ڈھانک دو۔ اب ڈھانک دو کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز ایسی نہ چاہیئے جس سے دل بٹے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۶۰۷

(۵) مسجدوں کی زینت میں حد سے تجاوز ممنوع

۷۴۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا اُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسجدوں کے گچ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مساجد میں زینت ظاہری زمانہ سلف صالحین میں فضول ونا پسند تھی ۔ کہ انکے قلوب تعظیم شعائر اللہ سے مملو تھے۔ ولہذا احدیث میں مباہاۃ فی المساجد کو اشراط ساعت سے شمار فرمایا۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لتزخرفنها کما زخرفت

---

۷۴۴ الصحیح لمسلم ، ☆ فضل بناء المسجد و الحث علیها ، ۱۰۲/۱

۷۴۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۸/۴

۷۴۶۔ السنن لابی داؤد ، باب فی بناء المسجد ، ۶۵/۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۷۹/۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۳/۷

الدر المنثور للسیوطی ، ۲۱۷/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۴۸/۲

کنز العمال للمتقی، ۲۰۸۲۷، ۶۶۸/۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۵۱۲۷، ۱۵۲/۳

اليهود والنصارى ، مگر تبدل زمانہ سے علماء نے تزئین مساجد کی اجازت فرمائی ۔کہ اب تعظیم ظاہر مورث عظمت فی العیون ووقعت فی القلوب ہوتی ہے ۔ فكان كتحلية المصحف فيه من تعظيمه ،یہ ایسے ہی ہے جیسے تعظیم کی خاطر قرآن حکیم کو طلا کی صورت میں لکھا جائے۔

اگر اب بھی دیوار قبلہ عموماً اور محراب کو خصوصاً شاغلات قلوب سے بچانے کا حکم ہے۔ بلکہ اولیٰ یہ ہے کہ دیوار یمین وشمال بھی ملھیات سے خالی رہے۔کہ اس کے پاس جو مصلی ہو اس کی نظر کو پریشان نہ کرے۔ہاں گنبدوں ، میناروں ،سقف اور دیواروں کی وہ سطح کہ مصلیوں کے پس پشت رہے گی ان میں مضائقہ نہیں ۔اگرچہ سونے کے پانی سے نقش ونگار ہوں بشرطیکہ اپنے مال حلال سے ہوں۔مسجد کا مال اس میں صرف نہ کیا جائے۔مگر جب کہ اصل بانی نے نقش ونگار کئے ہوں یا واقف نے اسکی اجازت دی ہو یا مال مسجد فاضل بچا ہو اور صرف نہ کیا جائے تو ظالماں کے خورد برد میں جائیگا۔پھر جہاں جہاں نقش ونگار اپنے مال سے کرسکتا ہے اس میں بھی دقائق نقوش سے تکلف مکروہ ھے۔سادگی اور میانہ روی کا پہلو ملحوظ رہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۰۰

(٦) مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے

٧٤٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً فِی الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَارَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ ، فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا ۔　فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے سنے تو کہے اللہ تعالیٰ تجھے تیری چیز واپس نہ دلائے۔کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔

٧٤٧۔ الصحيح لمسلم ، باب النهى عن نشد الضاله فى المسجد، ١/٢١٠
السنن لابى داؤد ، باب كراهية انشاد الضالة فى المسجد ، ١/٦٨
السنن لابن ماجه ، باب النهى عن نشد الضوال فى المسجد ، ١/٥٦
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/٣٤٩ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٢/٤٤٧
الترغيب و الترهيب للمنذرى ١/٢٠٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ٥/٩٢

(۷) مسجد میں خرید وفروخت منع ہے

۷۴۸۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا رَأَیْتُمْ مَنْ یَّبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا: لَا أَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۹۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں کسی شخص کو خرید وفروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔۱۲م

(۸) بودار چیز کھا کر مسجد میں نہ جائے

۷۴۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْخَبِیْثَۃِ شَیْأً فَلَایُقَرِّبُنَا فِی الْمَسْجِدِ

فتاوی رضویہ ۶/۳۸۱

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس گندے پیڑ یعنی کچی پیاز یا کچے لہسن سے کچھ کھایا تو وہ مسجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔

۷۴۸۔ الجامع للترمذی ، باب النھی عن البیع فی المسجد ، ۱/۱۵۸
المستدرک للحاکم ۲/۵۶ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲/۴۴۷
الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۲۰۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی ، ۲/۳۷۵
التفسیر لابن کثیر ، ۶/۷۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱/۶۸
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۹۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۱۳۴
الصحیح لابن خزیمۃ ، ۱۳۵ ☆ السنن للدارمی، ۱/۳۶۶

۷۴۹۔ الصحیح لمسلم ، باب نھی من اکل ثوما او بصلا، ۱/۲۰۹
السنن الکبری للبیھقی، ۳/۷۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق ۱۷۴۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۴۲۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۵۶
الصحیح لابن خزیمۃ ۱۶۶۷ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۱۲۴
مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۱۸ ☆ التمھید للآلبانی ۶/۴۱۶
الترغیب والترھیب للمنذری ۱/۲۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۹۱۳، ۱۵/۲۶۷
شرح معانی الآثار للطحاوی ۴/۲۳۸ ☆ الکنی و الاسماء للدولانی ۱/۵۸

۷۵۰ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكِرَاثَ فَلَايَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا ، فَإِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کچی پیاز، لہسن یا گندنا کھایا وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ کہ ملائکہ علیہم السلام بھی اس سے ایذا پاتے ہیں جس سے انسان تکلیف پاتے ہیں۔

۷۵۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَايَمُرُّ فِيْهِ بِلَحْمٍ نَیْءٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں کچا گوشت لیکر کوئی نہ گزرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد کو بو سے بچانا واجب، لہٰذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیا سلائی جلانا حرام، مسجد میں کچا گوشت لیجانا جائز نہیں۔ حالانکہ کچے گوشت کی بو بہت خفیف ہوتی ہے۔ تو جہاں سے مسجد میں پہونچے وہاں تک ممانعت کی جائے گی۔ مسجد عام جماعت کیلئے بنائی جاتی ہے. پھر یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا۔ ایسا نہیں۔ بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں اس سے جس سے انسان ایذا پاتا ہے۔ مسجد کو نجاست سے بچانا فرض ہے فتاوی رضویہ ۳۸۱/۶

(۹) مسجد میں دنیا کی بات حرام ہے

۷۵۲ ۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِي مَسَاجِدِ هِمْ

۷۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب نهی من اکل ثوما او بصلا، ۲۰۹/۱
المسند لابی عوانة، ۴۱۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۴/۲
الاستذکار لابن عبد البر، ۱۵۲/۱ ☆ احکام النبوة للکحال، ۱۴۲/۲
۷۵۱۔ السنن لابن ماجه، باب ما یکره فی المساجد، ۵۵/۱
۷۵۲۔ الصحیح لابن حبان، ۳۱۱

لَیۡسَ لِلّٰہِ فِیۡہِمۡ حَاجَۃٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ لوگ ہونگے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرینگے۔ اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد میں دنیا کی مباح باتیں کرنے کو بیٹھنا نیکیوں کو کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ فتح القدیر میں ہیں۔

الکلام المباح فیہ مکروہ ، یا کل الحسنات ،

اشباہ میں ہے۔

انہ یا کل الحسنات کما تا کل النار الحطب ،

مدارک میں حدیث نقل کی۔

الحدیث فی المسجد یا کل الحسنات کما تا کل البھیمۃ الحشیش ۔

مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔

غمز العیون میں خزانۃ الفقہ سے ہے۔

من تکلم فی المساجد بکلام الدنیا احبط اللہ تعالیٰ عنہ عمل اربعین سنۃ ۔

جو مسجد میں دنیا کی بات کرے اللہ تعالیٰ اسکے چالیس برس کے عمل اکارت فرمادے۔

حدیقہ ندیہ میں ہے۔

کلام الدنیا اذاا کان مباحا صدقا فی المساجد بلاضرورۃ داعیۃ الیٰ ذٰلک کا لمعتکف یتکلم فی حاجتھااللا زمۃ مکروہ کراھۃ تحریمۃ ، ثم ذکر الحدیث وقال فی شرحہ لیس للہ تعالیٰ فیھم حاجۃ ای لا یر ید بھم خیرا وإنما ھم أھل الخیبۃ والحرمان والاھانۃ والخسران ۔

یعنی دنیا کی بات جب کہ فی نفسہ مباح اور سچی ہو مسجد میں بلاضرورت کرنی حرام ہے۔ ضرورت ایسی جیسے معتکف اپنی حوائج ضروریہ کے لئے بات کرے، پھر حدیث مذکور ذکر کر کے فرمایا۔ معنی حدیث یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہ کریگا۔ اور وہ نامراد، محروم،

زیاں کار، اوراہانت وذلت کے سزاوار ہیں۔

مروی ہے کہ ایک مسجد اپنے رب کے حضور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ملے اور بولے ہم انکے ہلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔

روایت ہے کہ جولوگ غیبت کرتے ہیں (جوسخت حرام اورزنا سے بھی اشد ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں انکے منہ سے وہ گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عزوجل کے حضور انکی شکایت کرتے ہیں۔

سبحان اللہ، جب مباح وجائز بات بلاضرورت شرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو حرام وناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا۔ مسجد میں کسی چیز کا مول لینا۔ بیچنا، خرید وفروخت کی گفتگو کرنا ناجائز ہے۔ مگر معتکف کو اپنی ضرورت کی چیز مول لینی وہ بھی جبکہ مبیع مسجد سے باہر ہی رہے مگر ایسی خفیف ونظیف وقلیل شئ جس کے سبب نہ مسجد میں جگہ رکے نہ اسکے ادب کے خلاف ہو اوراسی وقت اسے اپنے افطار وسحری کیلئے درکار ہو۔ تجارت کیلئے بیع وشراء کی معتکف کو بھی اجازت ہیں۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۳

(۱۰) مسجدوں میں ناسمجھ بچوں کو نہ لاؤ

۷۵۳۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : جَنِّبُوا مَسَاجِدَ كُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِيْنَكُمْ وَشِرَآئَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَ خُصُوْمَاتِكُمْ وَرَفْعَ أصْوَاتِكُمْ ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدوں کو بچاؤ اپنے ناسمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اور خرید وفرخت اور جھگڑوں اور آواز بلند کرنے سے۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۰۴

۷۵۳۔ السنن لابن ماجه ، باب ما يكره فى المساجد ، ۱/۵۵
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۲۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۸/۱۵۶
كنز العمال للمتقى، ۲۰۸۲۲، ۷/۶۶۷ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۲/۱۵۷
التفسير لابن كثير ، ۶/۶۸ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۳/۱۵۷
التفسير للقرطبى، ۱۲/۲۷۰ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۵/۵۱
الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۱/۱۹۹ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۱/۴۰۰
المطالب العالية لابن حجر ۳۵۷ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱/۴۰۴

(۱۰)مساجد کو پاک وصاف رکھو

۷۵٤۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلَحُ لِشَیْءٍ مِنَ الْقِذْرِ وَالْبَوْلِ وَالْخَلآءِ وَاِنَّمَا ھِیَ لِقَرَأۃِ الْقُرآنِ وَذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان مسجدوں میں گندگی پیشاب اور پاخانہ جیسی کوئی چیز جائز نہیں ۔ یہ مسجدیں تو تلاوت قرآن، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تمام نماز کیلئے ہیں۔۱۲م

(۱۱)مسجد میں بلند آواز سے نہ بولو

۷۵۵۔ **عن** عبید اللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَجَابَ دَاعِیَ اللّٰہِ وَأُحْسَنَ عِمَارَۃَ مَسَاجِدِ اللّٰہِ کَانَتْ تُحْفَتُهُ بِذٰلِكَ مِنَ اللّٰہِ الْجَنَّۃَ ، قیل : یا رسول اللہ ! ما احسن عمارۃ مساجداللہ ،قال: لَایُرْفَعُ فِیْهَا صَوْتٌ وَلَا یُتَکَلَّمُ فِیْهَا بِالرَّفْثِ ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت عبید اللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کے داعی کی آواز پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ کے یہاں جنت ہے۔عرض کیا گیا: یا رسول اللہ !مسجدوں کی اچھی طرح تعمیر کیا ہے ۔فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا۔۱۲م

۷۵٦۔ **عن** سعید بن ابراھیم عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : سمع عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه صوت رجل فی المسجد فقال :اتدری این انت ؟

۷۵٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۱/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴۰۰/۲
السنن الکبری للبیھقی، ٤۱۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۹۳، ٦٦۱/۷
المسند لابی عوانة، ۲۱٤/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۲۳/۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۹۱/۱ ☆
۷۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۸٤۱، ٦۷۱/۷ ☆
۷۵٦۔ کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷ ، ۳۱٦/۸ ،

اتدری این انت ؟ کرہ الصوت ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سعید بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کی بلند آواز مسجد میں سنی تو ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ کہاں ہے؟ تو جانتا ہے کہ کہاں ہے۔یعنی بلند آواز کو مسجد میں ناپسند فرمایا۔

(۱۲) مسجد کا پڑوسی مسجد میں نماز پڑھے

۷۵۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا صَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسُجِدِ اِلَّا فِی الْمَسُجِدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں قبول ہوتی ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند ضعیف ہے جیسا کہ امام سیوطی نے اپنے فتاوی میں فرمایا۔
جدالممتار ۱/ ۲۰۷

(۱۳) اذان کے بعد مسجد سے نہ جائے

۷۵۸۔ **عن** أمير المومنين عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنُ أَدُرَكَ الْأَذَانَ فِی الْمَسُجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَا يَخُرُجُ لِحَاجَةٍ اَوُ هُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجُعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ ۔ شمائم العنبر ۴۰ ☆ فتاوی رضویہ ۳/ ۷۷۴

۷۵۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳/ ۱۱۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ۱/ ۲۴۶
السنن للدار قطنی، ۱/ ۴۲۰ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲/ ۳۱
نصب الراية للزيلعی، ۴/ ۴۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳/ ۲۹
فتح الباری للعسقلانی ، ۱/ ۴۳۹ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۲/ ۲۵۱
كنز العمال للمتقی، ۲۰۷۳۷، ۷/ ۶۵۰ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۵۰۹
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/ ۴۱۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسيوطی، ۲/ ۹
۷۵۸۔ السنن لابن ماجه ، باب اذا اذن و انت فی المسجد فلا تخرج ، ۱/ ۵۳
المؤطا لمالك، انتظار الصلوة ۵۶ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۲/ ۱۵۵
الحاوی للفاوی للسيوطی ۱/ ۴۹ ☆

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو مسجد ہی میں اذان ہوگئی اور وہ بغیر ضرورت مسجد سے نکلا یا مسجد آنے کا ارادہ نہیں تو وہ منافق ہے۔ ۱۲م

۷۵۹۔ **عن** أبی الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیه بالعصر فقال ابو هريرة رضی اللہ تعالیٰ : اما هذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۴

شمائم العنبر ۴۰

حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی سے اس وقت نکلا جب عصر کی اذان ہو چکی تھی، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس نے حضور ابوالقاسم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ۱۲م

۷۶۰ ۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا كنتم فی المسجد فنودی بالصلوة فلا يخرج احد كم حتی يصلی ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۷۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور اذان ہو چکی ہو تو اس وقت تک تم میں سے کوئی مسجد سے نہ نکلے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ ۱۲م

(۱۴) مسجد کی پابندی کرنے والا مومن کامل ہے

۷۶۱ ۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۷۵۹۔ الجامع للترمذی ، باب كراهية الخروج بعد الاذان ، ۱/۲۸

۷۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۵۳۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری ۱/۱۸۹
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲/۵ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۰۷۴

۷۶۱۔ الجامع للترمذی، باب حرمة الصلوة ، ۲/۸۶
السنن لابن ماجه، باب لزوم المساجد و انتظار الصلوة، ۱/۵۸
المسند لاحمدبن حنبل ۳/۶۸ ☆ السن الكبری للبيهقی، ۶۶۳
الصحيح لابن حبان ، ۳۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۷۳۸ ، ۷/۶۵۱
حلية الاولياء لابی نعيم ، ۸/۳۲۷ ☆ المستدرك للحاكم ۱/۲۱۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا رَأَیُتُمُ الرَّجُلَ یَعُتَادُ فِی الُمَسُجِدِ فَاشُهَدُوا لَهٗ بِالُاِیُمَانِ ۔
شمائم العنبر ۱۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس نے مسجد جانا اپنی عادت بنالی ہے تو اس کے مومن کامل ہونے کی گواہی دو۔ ۱۲م

(۱۵) مسجد جانے والے بزرگ ہیں

۷۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِنَّ بُیُوُتَ اللّٰهِ فِی الُأَرُضِ الُمَسَاجِدُ، وَاِنَّ حَقًا عَلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ اِنُ یُّکُرِمَ مَنُ زَارَ فِیُهِ۔
شمائم العنبر ۲۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : زمین میں مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں ، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا ہے کہ اسکو بزرگی عطا فرمائے جو اسکی بارگاہ میں حاضری کیلئے مسجد میں آئے۔ ۱۲م

(۱۶) بلا عذر گھر میں فرائض پڑھنا گناہ ہے

۷۶۳۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم ۔
فتاوی رضویہ ۳۸۱/۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تم لوگ گھر میں نماز پڑھتے جیسے یہ ناخلف اپنے گھر میں پڑھ رہا ہے تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۷۶۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۶/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰/۳
الصحیح لابن خزیمۃ، ۱۵۰۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۹۳/۱
الکامل لابن عدی ، ۹۸۱/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۶۹/۱
تاریخ بغداد للخطیب، ۴۵۶/۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰/۳
۷۶۲۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۲/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۰/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۹/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۶/۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۴۰، ۶۵۱/۷ ☆ الکشاف ، ۷۳

کی سنت کے تارک ہوتے اوراگرتم سنت موکدہ کے ترک کواپنا شعار بنالیتے تو گمراہ ہوجاتے۔

۷٦٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : حافظوا علی هؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بهن فانهن من سنن الهدی وان الله عزوجل شرع لنبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سنن الهدی ولقد رأیتنا وما یتخلف عنها الا منافق بین النفاق ،ولقد رأیتنا وان الرجل یهادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف ، وما منکم من احد الا وله مسجد فی بیته ، ولوصلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم ترکتم سنةنبیکم ولو ترکتم سنة نبیکم لکفرتم ۔ **فتاوی رضویہ ۶/۳۸۱**

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: جب اذان ہوتو تم ان پانچ نمازوں کی حفاظت کروکہ یہ نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں، بیشک اللہ عزوجل نے اپنے محبوب نبی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ راہیں متعین فرمائیں۔ہم تو یہ جانتے تھے کہ ان نمازوں سے غفلت کھلا منافق ہی کریگا۔کیونکہ ایک وقت وہ تھا جو ہم نے اپنی نگاہوں سے دیکھا کہ بعض لوگوں کو دوسروں کے سہارے نماز کیلئے لایا جاتا اور صف میں کھڑا کیا جاتا۔اور آج تم نے عام طور سے اپنے گھروں کو مسجد بنالیا ہے۔سنو! اگرتم اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھتے رہے اور مسجدوں کو ترک کردیا تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے تارک ہوگے اور اگر ایسا ہوا تو تم بڑے ناشکرے کہلاؤگے۔۱۲م

(۱۷) اندھیری رات میں مسجد جانا عظیم ثواب کا باعث ہے

۷٦۵ ـ **عن** بریدة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۷٦٤۔ السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی المشی الی الصلوة فی الظلم ، ۱/۸۳

۷٦۵۔ السنن لابن ماجه ، باب المشی الی الصلوة، ۱/۵۷

السنن الکبری للهیثمی، ۳/٦۳ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱/۲۱۲

المعجم الکبیر للطبرانی ، ۵/۸٦ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ۵/٤۵٤

کنز العمال للمتقی، ۲۰۲۳۵ ، ۷/۵۵۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۲۷۲

مشکوة المصابیح للتبریزی، ۷۲۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۳/۱٤۰

العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/٤۰۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۰

شرح السنة للبغوی، ۲/۳۵۸ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۱/۱۹۵

وسلم : بَشِّرِالْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِالتَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔
فتاوی رضویہ ۳/۴۷۳

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تاریکیوں میں مسجدوں تک کثرت سے پیادہ جانے والوں کوروز قیامت نوکامل کی بشارت دے دو۔۱۲م

(۱۸) مسجد میں نماز باعث اجر ہے

۷۶۶۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان من سنن الھدی الصلوۃ فی المسجد الذی یوذن فیه ۔ شمائم العنبر ۱۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی۔ ۱۲م

(۱۹) مساجد جنت کی کیاریاں ہیں

۷۶۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا ، فقلت : یا رسول اللہ ! وما ریاض الجنة ؟ قال : اَلْمَسَاجِدُ ، قلت : وماالرتع ؟ یا رسول اللہ !قال : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَکْبَرُ ۔ فتاوی رضویہ ۶/۴۴۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں پر گذروتو ان میں چرو یعنی ان کا میوہ کھاؤ۔

۷۶۶۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل صلوہ الجماعة، ۱/۲۳۲
۷۶۷۔ الجامع للترمذی، باب جامع الدعوات ، ۲/۱۸۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۵۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۳۲۲
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۳/۲۹۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۲۴۰
الدر المنثور للسیوطی ۱/۱۵۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۶/۲۶۸
کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۴، ۱/۴۳۷ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ۱/۱۱۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۵۱۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۱۲۶
لسان المیزان لابن حجر ، ۵/۲۳۹ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۴

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں، ابو ہریرہ نے پھر عرض کیا: وہ چرنا کیا ہے؟ فرمایا: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، کہا کرو۔

(۲۰) مسجدیں ذکر خدا اور نماز کیلئے بنی ہیں

۷۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّمَا بُنِیَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مسجد فقط اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کیلئے بنائی گئی ہے۔ ۱۲م

۷۶۹۔ **عن** أبی ضمرة رضی الله تعالیٰ عنه عن أبی بكر الصديق رضی الله تعالیٰ عنه قال : اِنما بنيت للذكر ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسجدیں ذکر الٰہی کیلئے بنائی گئی ہیں۔ ۱۲م

۷۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : كُلُّ كَلامٍ فِی الْمَسْجِدِ لَغْوٌ اِلَّاالْقُرْآنُ وَذِكْرُاللّٰهِ تَعَالیٰ وَمَسْأَلَةٌ عَنْ خَيْرٍ اَوْ اِعْطَآءُ هٗ ۔ شمائم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ہر طرح کی گفتگو فضول ہے مگر قرآ ن کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اچھی بات پوچھنا یا اسکا جواب دینا۔ ۱۲م

(۲۱) گفتگو فنائے مسجد ہی میں کرو

۷۷۱۔ **عن** سالم بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان عمربن الخطاب

۷۶۸۔ كنز العمال للمتقی، ۲۰۷۹۷، ۶۶۲/۷ ☆ ايضا، ۲۰۷۹۵، ۶۶۲/۷

۷۶۹۔ الزهد لاحمد بن حنبل، زهد ابی بكر، ۱۴۱

۷۷۰۔ كنز العمال للمتقی، ۲۰۸۴۰، ۶۷۱/۷

۷۷۱۔ المؤطا لمالك، جامع الصلوة، ۶۲

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی الی جانب المسجد رحبۃ فسماہ البطیحاء فکان یقول: من اراد ان یلفظ او ینشد شعرا او صوتا فلیخرج الی ھذہ الرحبۃ ۔ شمائم العنبر ۱۹

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیرالمومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے مسجد نبوی کے کنارے ایک کشادہ جگہ بنائی اوراس کا نام بطیحا رکھا۔ پھرفرماتے جو بات کرنے کا ارادہ کرے یا شعر کہنا چاہے۔ یا بلند آواز سے بولنا چاہے تو اس کشادہ جگہ میں آئے۔۱۲م

(۲۲) جہاں نماز پڑھی جائے وہ جگہ گواہ ہو جاتی ہے

۷۷۲۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلاَ رَوَاحٍ اِلَّا وَبُقَاعُ الْأَرْضِ يُنَادِیْ بَعْضُهَا بَعْضًا ، يَاجَارَةُ ! هَلْ مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلَّی عَلَيْكَ اَوْ ذَكَرُ اللّٰهَ؟ فَاِنْ قَالَتْ: نَعَمْ ، رَأَتْ اَنَّ لَهَا بِذٰلِكَ فَضْلًا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی صبح شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کرنہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے! آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہوکرنکلا جس نے تجھ پرنماز پڑہی یاذکرالٰہی کیا۔ اگروہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں، تو پوچھنے والاٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھے پر فضیلت ہے۔ فتاوی رضویہ ۳۰۲/۶

(۲۳) تمام زمین مسجد ہے

۷۷۳۔ **عن** جابربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۷۷۲۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۷۷/۱ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۱۷۶/۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۹۲۹، ۲۹۰/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۲/۲ ☆

۷۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ جعلت الخ، ۶۲/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ ، ۱۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۴/۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۲۱۲/۱
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۶/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵۹/۸
الدر المنثور للسیوطی ۲۳۷/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۰۵۸ ، ۴۳۷/۱۱

الله تعالیٰ علیه وسلم : أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي ، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً ، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں۔(۱) میری مدد اس طرح فرمائی گئی کہ ایک ماہ کی مسافت سے کفار کے قلوب میں میرا اور میرے لشکر کا رعب ڈالدیا گیا (۲) میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنادی گئی۔ لہٰذا میرا امتی جس جگہ نماز کا وقت پائے اسی جگہ نماز پڑھ لے (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کردیا گیا (۴) دوسرے انبیاء کرام کسی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے لیکن مجھے تمام انسانوں کا رسول بنا کر بھیجا گیا (۵) منصب شفاعت سے مجھے سرفراز کیا گیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نماز ہر پاک جگہ ہوسکتی ہے جہاں کوئی ممانعت شرعی نہ ہو اگرچہ کسی کا مکان یا افتادہ زمین ہو۔

(۲۴) معذور کو گھر میں نماز کی اجازت ہے

۷۷٤۔ **عن** محمود بن الربيع الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه ان عتبان بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه وهو من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : يا رسول الله ! انی قد انكرت بصری و انا اصلی لقومی ، واذا كانت الامطار سال الوادی الذی بينی و بينهم ولم استطع ان اتی مسجد هم فاصلی لهم وودت انك يا رسول الله تاتی فتصلی فی مصلی اتخذه مصلیٰ ، قال: فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :سَأَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ، قال عتبان : فغدا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وابو بكر الصديق حين ارتفع النهار فاستاذن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاذنت له فلم يجلس حتى دخل البيت ثم قال: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قال: فاشرت الى ناحية من البيت فقام رسو ل الله صلی

۷۷٤۔ الصحيح لمسلم ، باب الرخصة فی التخلف عن الجماعة لعذر ، ۲۳۳/۱
الجامع الصحيح للبخاری، باب المساجد فی البيوت ، ۶۰/۱

اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فکبر فقمنا ورائه فصلی رکعتین ثم سلم ۔
فتاوی رضویہ ۳/۱۶۲

حضرت محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری نگاہ کمزور ہوگئی ہے۔ میں اب تک اپنی قوم کو نماز پڑھا تا رہا۔اب جب بارش ہوتی ہے اور وہ نالے بہہ نکلتے ہیں جو میرے اور انکے درمیان ہیں تو میں انکی مسجد نہیں پہونچ سکتا کہ انکو نماز پڑھاؤں۔لہٰذا میری خواہش ہے کہ حضور ایک دن میرے غریب خانہ پر تشریف لے آئیں اور ایک جگہ نماز ادا فرما کر میرے لئے اس مقام کو مبارک و مقدس بنادیں۔حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم عنقریب تمہاری یہ خواہش پوری کردینگے۔حضرت عتبان کہتے ہیں کہ حضور دوسرے ہی دن چاشت کے وقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیکر تشریف لے آئے باہر تشریف فرما ہوکر اجازت مانگی۔ میں نے اجازت دی تو اندر تشریف لائے لیکن بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کس جگہ نماز پڑھوانا چاہتے ہو۔میں نے گھر کے ایک گوشہ کی طرف اشارہ کیا۔حضور نے اس جگہ کھڑے ہوکر تکبیر کہی۔ہم حضور کے پیچھے کھڑے ہوئے۔آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔

(۲۵) مسجد میں نمازی پر شیطان حملہ کرتا ہے

۷۷۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ فِی الْمَسْجِدِ جَآءَ الشَّیْطَانُ فَأَبَسَّ بِهٖ کَمَا یُبِسُّ الرَّجُلُ بِدَابَّتِهٖ ، فَاِنْ أَسْکَنَ لَهٗ زَنَقَهٗ اَوْ أَلْجَمَهٗ ، قال : ابو هریرة رضی الله تعالیٰ عنه : وانتم ترون ذلك ، اما الموثوق فتراه مائلا کذا لا یذکر الله ، واما الملجم ففاتح فاه لا یذکر الله عزوجل ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۷۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲/۳۳۰ ☆ التفسیر لابن کثیر ۸/۵۵۹
کنز العمال للمتقی، ۱۲۷۲، ۱/۲۵۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۲۴۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۱۵ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان آکر اسکے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے گھوڑے کو رام کرنے کیلئے اس پر ہاتھ پھیرتا ہے۔پس اگر وہ شخص ٹھہرا رہا (یعنی اسکے وسوسہ سے فوراً الگ نہ ہوگیا) تو اسے باندھ لیتا یا لگام دیتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کرکے فرمایا: حدیث کی تصدیق تم آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔وہ جو بندھا ہوا ہے اسے تم دیکھو گے کہ یوں جھکا ہوگا کہ ذکر الٰہی نہیں کررہا ہے۔اور وہ جو لگام دیا ہوا ہے وہ منہ کھولے ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ۱/۲/۷۷

(۲۶) مسجد نبوی کی تعمیر مختلف مراحل میں

۷۷٦۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان المسجد کان علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مبنیا با للبن و سقفه الجرید وعمد ه خشب النخل فلم یزد فیه ابو بکر شیئا وزاد فیه عمر وبنا ه علی بنیانه فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باللبن والجرید واعاد عمده خشبا ثم غیره عثمان فزاد فیه زیادة کثیرة وبنی جداره بالحجارة المنقوشة والقصة وجعل عمده من حجارة منقوشة وسقفه بالساج ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد نبوی شریف کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اسکی چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنے کے تھے۔پھر سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہیں فرمایا۔لیکن امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کی تعمیر اس طرح کرائی کہ دیواریں کچی اینٹوں کی، چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنوں کے تھے۔یعنی یہ تعمیر بھی حسب سابق تھی۔ پھر امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ نے اس میں کافی تبدیلی کی۔دیواریں نقشین پتھر کی اور ان پر گچکاری، اور ستون منقش پتھروں کے اور چھت ساکھو کی بنوائی۔

۷۷٦۔ الصحیح الجامع للبخاری، باب بنیان المسجد، ۱/٦٤

(۲۷) مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نمازوں سے افضل

۷۷۷۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلاۃٌ فِی مَسْجِدِی ھٰذَا خَیْرٌمِنْ أَلْفِ صَلاَۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّاالْمَسْجِدَالْحَرَامِ۔
النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میری اس مسجد میں ایک نماز اسکے علاوہ دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے مگر مسجد حرام کے مقابلہ میں نہیں۔ ۱۲م

۷۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلاۃٌ فِی مَسْجِدِی أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ ۔
النیرۃ الوضیۃ ۳۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ ۱۲م

و فی الباب عن سعد بن ابی وقاص وعن جابر بن عبداللہ و عن عبد اللہ بن الزبیر وعن جبیربن مطعم وعن ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین ۔

(۲۸) مسجد اقصی میں نماز کی فضیلت

۷۷۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَمَّا فَرَغَ سُلَیْمَانُ بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلاَمُ مِنْ بِنَآءِ بَیْتُ الْمُقَدَّسِ سَأَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ثَلاَثًا اَنْ یُّوتِیَہُ حُکْمًا یُصَادِفُ حُکْمَہٗ وَمُلْکَہٗ لَا یَنْبَغِی لِأَحِدِمِنْ بَعْدِہٖ وَأَنَّہٗ لَایَأتِی ھٰذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ لَایُرِیْدُ اِلَّاالصَّلٰوۃُ فِیْہِ اِلَّا خَرَجَ مِنْ

۷۷۷۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل الصلوۃ بمسجد ی مکۃ و المدینۃ، ۱/۴۴۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۳۹ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۵/۲۴۶
۷۷۸ الصحیح لمسلم ، باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکۃ و المدینۃ، ۱/۴۴۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۶ ☆

ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَمَّا اِثْنَيْنِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّالِثَةُ ۔ حدالممتار ۲/۲۶۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں۔ پہلی یہ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی ایسی قوت عطا ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو۔ دوسری یہ کہ ایسی حکومت جو بعد میں کسی کو نہ ملے۔ تیسری یہ کہ اس مسجد بیت المقدس میں فقط نماز کا ارادہ کر کے آئے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوکر جائے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لیکن دو چیزیں تو عطا فرمادی گئیں اور مجھے کامل امید ہے کہ تیسری بھی عطا فرمادی گئی۔ ۱۲م

(۲۹) مسجدیں بغیر منارہ بناؤ

۷۸۰ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أُبْنُوا الْمَسَاجِدَ وَاتَّخِذُوْهَا جُمًّا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسجدیں بناؤ اور انہیں بے کنگرہ رکھو۔

۷۸۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أُبْنُوا مَسَاجِدَكُمْ جُمًّا وَابْنُوا مَدَائِنَكُمْ مُشْرِفَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنی مسجدیں منڈی بناؤ اور اپنے شہر کنگرہ دار۔ ۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مساجد کیلئے برج وکنگرے

۷۷۹۔ السنن لابن ماجه، ماجاء فی الصلوة فی مسجد بیت المقدس، ۱/۱۰۲
الترغیب و الترهیب للمنذری ، الترغیب فی صلوة فی بیت المقدس، ۲/۲۱۶
۷۸۰۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱/۱۹۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۴۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۹

اوراس طرح کے منارے جن کولوگ مینار کہتے ہیں ہرگز نہ تھے۔ بلکہ زمانہ اقدس میں پکے ستون نہ پکی چھت نہ پکا فرش نہ گچکاری۔ یہ اصلا نہ تھے۔ مگر تغیر زمانہ سے جب کہ قلوب عوام تعظیم باطن پر تنبیہ کیلئے تعظیم ظاہر کے محتاج ہوگئے اس قسم کے امور علماء وعامۂ مسلمین نے مستحسن رکھے۔ اسی قبیل سے ہے قرآن عظیم پرسونا چڑہانا کہ صدر اول میں نہ تھا۔ اوراب بہ نیت تعظیم واحترام قرآن عظیم مستحب ہے۔ یونہی مسجد مین گچکاری اورسونے کا کام۔ وما راه المومنون حسنا فهو عند الله حسن،

اوران میں ایک منفعت یہ بھی ہے کہ مسافر یا ناواقف منارے کنگرے دور سے دیکھ کر پہچان لے گا کہ یہاں مسجد ہے تو اس میں مسلمانوں کو ارشاد و ھدایت اور امر دین میں انکی امداد واعانت ہے۔ اوراللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

تعاونوا علی البر والتقوی ۔

تیسری منفعت جلیلہ یہ ہے کہ یہاں کفار کی کثرت ہے ۔ اگر مسجدیں سادہ گھروں کی طرح ہوں تو ممکن ہے کہ ہمسایہ کے ہنود بعض مساجد پر گھر اور مملوک ہونے کا دعوی کردیں اور جھوٹی گواہیوں سے جیت لیں بخلاف اس صورت کے کہ یہ ہیات خود بتائیں گی کہ یہ مسجد ہے تو اس میں مسجد کی حفاظت اور اعداء سے اسکی صیانت ہے ۔ وبا لله التوفيق ، وهو تعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم ۔

فتاوی رضویہ ۳۹۶/۶

(۳۰) مسجد میں چراغ جلانا مستحسن ہے

۷۸۲۔ **عن** اِسمٰعيل بن زياد رضى الله تعالىٰ عنه قال : مرعلى بن ابى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم على المساجد فى رمضا ن و فيها القناديل فقال : نورالله على عمر قبره كما نور علينا مساجدنا ۔ فتاوی رضویہ ۵۹۸/۳

حضرت اسماعیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ماہ رمضان المبارک میں مسجدوں کے پاس سے گذرے تو ان میں چراغ روشن تھے۔ یہ دیکھ کر آپ نے یہ دعائیہ کلمات کہے۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین سیدنا حضرت

۷۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۶۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۱۰/۱

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کی قبر کو اسی طرح روشن فرمادے جس طرح انھوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔ ۱۲م

(۳۱) قبروں پر مسجد نہ بنائی جائے

۷۸۳۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَعنَةُ اللّٰهِ عَلَى اليَهُودِ وَالنَّصَارىٰ اِتَّخَذُوا قُبُورَ أَنبِيَائِهِم مَسَاجِدَ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۰۴

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ ۱۲م

(۳۲) قبر کی طرف سجدہ جائز نہیں

۷۸۴ ـ **عن** أبى مرثد الغنوى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تَجلِسُوا عَلَى القُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَيهَا ـ

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی طرف نہ نماز پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔ ۱۲م

۷۸۲۔ كنز العمال للمتقى، ۳۵۸۰۰، ۵۷۶/۱۲

۷۸۳۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما ذكر بنى اسرائيل ، ۴۹۱/۱

الصحيح لمسلم ، باب النهى عن بناء المسجد على الدور ، ۲۰۱/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷۵/۶ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ۲۰۳/۷

المسند لابى عوانة، ۳۹۹/۱ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى ۲۲۵

الدر المنثور للسيوطى ۱۹۴/۶ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ۲۳۸/۵

فتح البارى للعسقلانى ، ۰ ۳۷۲/۱ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۱۹۶/۱

التفسير لابن كثير ، ۳۶۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى ، ۲۷/۲

التفسير للقرطبى، ۳۹۲/۵ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۲۷۷/۱

الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۳۵/۲ ☆

۷۸۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُصَلُّوا اِلیٰ قَبْرٍ وَلَا تُصَلُّوا عَلیٰ قَبْرٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ قبر کی طرف نماز پڑھو اور نہ قبر پر نماز پڑھو ۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۷۸۶ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة علی القبور ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ منادی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۷۸۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلَا لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ اِلیٰ أَحَدٍ وَلَا اِلیٰ قَبْرٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبر دار ہرگز نہ کوئی کسی آدمی کی طرف نماز میں منہ کرے نہ کسی قبر کی طرف۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

۷۸۸ ۔**عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: رانی عمر رضی الله تعالیٰ عنه وانا اصلی الیٰ قبر فقال : القبر أمامك فنهانی وفی روایة للوکیع قال لی: القبر لاتصل الیه، وفی روایة الفضل فناداه عمر ،القبر القبر فتقدم وصلی وجاوز القبر ۔

۷۸٤۔	الصحیح لمسلم الجنائز ،	۳۱۲/۱	☆	المسند لاحمد بن حنبل ،	۱۳۵/٤
	السنن لابی داؤد ، الجنائز ،	٤٦۰/۲	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۱۷/۱۰
	الجامع للترمذی ،			باب ما جاء فی کراهیة الوطی علی القبور ،	۱۲۵/۱
	شرح معانی الآثار للطحاوی ،	۵۱۵/۱	☆	التمهید لابن عبد البر ،	۲۳۰/۵
۷۸۵۔	المعجم الکبیر للطبرانی،	۳۷٦/۱۱	☆	الجامع الصغیر للسیوطی	۵۸۱/۱
	مجمع الزوائد للهیثمی،	۲۷/۲	☆	الکامل لابن عدی ،	۱۰۰۷/
	کنز العمال للمتقی، ۲۹۱۸٦ ،	۳٤۳/۷	☆	السلسلة الصحیحة للالبانی	۱۰۱٦
۷۸٦۔	المصنف لابن ابی شیبة،	۲٤۰/۱٤	☆	الجامع الصغیر للسیوطی ،	۵۵۹/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے امیرالمومنین حضرت عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کی طرف نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: تمہارے سامنے قبر ہے۔قبر سے بچو۔قبر سے بچو،اس کی طرف نماز نہ پڑھو۔ یہ نماز ہی میں قدم بڑھا کر قبر کے آگے ہوگئے۔

۷۸۹۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فى مرضه الذى لم يقم منه : لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوا قُبُوْرَ أنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ، قالت: ولو لا ذلك لا برز قبره غير انه خشى ان يتخذ مسجدا ،وفى روايه اولٰئك شرارالخلق عند الله عزوجل يوم القيامة

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات اقدس کے مرض میں فرمایا: یہودونصاری پر اللہ کی لعنت ہو۔انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کومحل سجدہ بنالیا۔اورفرمایا: ایسا کرنے والے اللہ عزوجل کے نزدیک روزقیامت بدترین خلق ہیں۔ام المومنین نے فرمایا: یہ نہ ہوتا تو مزاراطہر کھول دیا جاتا مگراندیشہ ہوا کہ کہیں سجدہ نہ ہونے لگے۔لہذااحاطہ میں مخفی رکھا گیا،

۷۹۰ ۔ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ

۷۸۷۔ كتاب العلل لابى الفرح، ☆ العلل المتناهيةلابن الجوزى، ۴۳۴/۱
المجروحين لابن حبان ، ۳۰۲/۱ ☆

۷۸۸۔ كنز العمال للمتقى، ۲۲۵۱۰ ، ۱۹۳/۸ ☆

۷۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۸/۱ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ۲۶۴/۷
التمهيد لابن عبد البر ، ۱۹۶/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۷/۲
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۲۷۷/۱ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۴۰/۸
التفسير لابن كثير ، ۱۴۳/۵ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۳۵/۲

۷۹۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب كراهية الصلوة فى المقابر ، ۶۲/۱
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن بناء المسجد على القبور ، ۲۰۱/۱
السنن لابى داؤد، باب البناء على القبر ، ۴۶۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۶/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۸۰/۴
التمهيد لابن عبد البر ، ۳۸۳/۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ۶۴/۶
فتح البارى للعسقلانى، ۵۳۲/۱ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۳۵/۲
المسند لابى عوانة ، ۴۰۰/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۰۰۱۶، ۱۷۰/۴
المصنف لعبد الرزاق ، ۴۰۶/۱ ☆

عليه وسلم : قَاتَلَ اللّٰهُ اليَهُوْدَ وَالنَّصارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود ونصاری کو اللہ تعالیٰ مارے۔انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کوسجدے کا مقام کرلیا۔

۷۹۱ـ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة و عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قالا : لما نزلت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه فقال : وهو كذلك يقول :لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى اليَهُوْدِ وَالنَّصارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائهِمْ مَسَاجِدَ ـيُحَذِّرُ مِثْلَ مَاصنعوا ـ

ام المومنین عائشہ صدیقہ وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نزع روح اقدس کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر روئے انور پر ڈال لیتے جب ناگوار ہوتی منہ کھول دیتے ،اسی حالت میں فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مساجد کرلیں۔ڈراتے تھے کہ ہمارے مزار پر انور کے ساتھ ایسا نہ ہو۔

۷۹۲ ـ **عن** أمير المومنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى مرضه الذى مات فيه : ائذن للناس على فاذنت للناس عليه فقال : لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ثم اغمى عليه فلما افاق قال : يا على ! ائذن للناس فاذنت لهم فقال : لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ثلثا فى مرض موته ـ

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات انور کے مرض میں مجھ سے فرمایا: لوگوں کو ہمارے حضور حاضر

۷۹۱ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب مرض النبى ﷺ ، ۶۳۹/۲
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن بناء المسجد على القبور ، ۲۰۱/۱
البداية و النهاية لابن كثير ، ۲۳۸/۵ ☆ المسند لابى عوانة ۳۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷۵/۶ ☆ دلائل النبوة للبيهقى، ۳۰۳/۷
المصنف لعبد الرزاق ، ۴۰۶/۱ ☆

۷۹۲ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۷/۲
الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۳۶/۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۴۴/۵

ہونے کا اذن دو، میں نے اذن دیا۔ جب لوگ حاضر ہوئے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ ٹھہرالیں۔ پھر حضور پر غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہو فرمایا: اے علی! لوگوں کو اذن دو، میں نے اذن دیا، فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ کرلیں۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔

۷۹۳۔ **عن** أسامه بن زيدرضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فى مرضه الذى مات فيه : اُدْخُلُوا أَصْحَابِي ، فدخلوا عليه وهو متقنع ببر د معافرى فكشف القناع ثم قال: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَوَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض وفات شریف میں ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو میرے حضور لاؤ، حاضر ہوئے، حضور نے روئے انور سے کپڑا اٹھا کر ارشاد فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں محل سجدہ قرار دے لیں۔

۷۹۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذُالْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب لوگوں سے بدتر وہ ہیں جنکے جیتے جی قیامت قائم ہوگی اور وہ جو قبروں کو جائے سجدہ ٹھہراتے ہیں۔

۷۹۵۔ **عن** جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال : سمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه

۷۹۳۔ المجعم الكبير للطبرانى، ۱/۱٦٤ ☆ المسند لابى داؤد الليالى، ۲/۱۱۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۰٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۲۷

۷۹٤۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/٤۰۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۰ ۱/۲۳۲
مجمع الزوائد للهيثمى، ۸/۱۳ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۳/۳٤۵
كنز العمال للمتقى، ۲۹۱۹۲، ۷/۳٤٤ ☆
السلسلة الضعيفة، للالبانى، ۲۲۵

۷۹۵۔ الصحيح لمسلم ، باب انهى عن بناء المسجد على القبور ، ۱/۲۰۱
كنز العمال للمتقى، ۷/۳٤٤ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۲/۲٤۰

وسلم قبل ان یموت بخمس وهو یقول : أَلاَ!إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ ، أَلاَ!فَلاَ تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ ، إِنِّى اَنْهَا كُمْ عَنْ ذٰلِكَ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۲/۹

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پاک سے پانچ روز پہلے حضور کو فرماتے سنا۔خبردار!تم سے اگلے انبیاء اوراولیاء کی قبروں کو محل سجدہ قرار دیتے تھے۔خبردار!تم ایسا نہ کرنا۔ضرور میں تمہیں اس سے منع فرماتا ہوں۔

﴿۷﴾امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منتقی میں حدیث جندب پر کہا۔اسکے مانند مضمون طبرانی نے بسند جید زید بن ثابت، اور بزار نے مسند میں ابوعبیدہ بن الجراح اور ابن عدی نے کامل میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا اسکے ثبوت پر یہ تین حدیثیں اور ہونگی۔

۷۹۶ ۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دعا رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَللّٰهُمَّ ! لاَ تَجْعَلْ قَبْرِی وَثْنًا ، لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔الٰہی میرے مزار کریم کو بت نہ ہونے دینا۔اللہ کی لعنت ان پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مسجدیں کرلیں۔

۷۹۷ ۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ تَعَالیٰ عَلیٰ قَوْمٍ اِتَّخَذُوا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

۷۹۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ۲۴۶/۲ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۳۵/۲
كنز العمال للمتقی، ۳۸۰/۲ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۴۴/۵
المؤطا لمالك ۱۷۲ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ۹۹۵۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۴۱۷/۴/۴ ☆ التفسير للقرطبی، ۵۸/۲
۷۹۷۔ التمهيد لابن عبد البر ، ۴۱/۵ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۳۵/۲
المؤطا لمالك ، ۶۰ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۳۲/۳

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کومحل سجدہ ٹھہرایا۔

۷۹۸۔ **عن** عمروبن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : كَانَتْ بَنُو اِسْرَآئِيلَ اِتَّخَذُوا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالیٰ ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرئیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کومحل سجدہ کرلیا تو اللہ عزوجل نے ان پر لعنت فرمائی۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی پھر علامہ طیبی شرح مشکوۃ پھر علامہ قاری مرقات میں لکھتے ہیں۔

کانت الیہود والنصاری یسجدون لقبور انبیائہم ویجعلونہا قبلۃ ویتوجھوافی الصلوۃ نحو ھا فقد اتخذوھا اوثانا فلذلک لعنہم ومنع المسلمین عن مثل ذلک ۔

یہود ونصاری اپنے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے مزاروں کوسجدہ کرتے اورانہیں قبلہ بنا کرنماز میں انکی طرح منہ کرتے توانہوں نے انکو بت بنالیا۔لہذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کواس سے منع فرمایا۔

مجمع بحارالانوار میں ہے۔

کانوا یجعلو نہا قبلۃ یسجدون الیہا فی الصلوۃ کالوثن۔

مزارات انبیاء کوقبلہ ٹھرا کرنماز میں انکی طرف سجدہ کرتے تھے جیسے بت۔

تیسیر نیز سراج منیر شروح جامع صغیر میں ہے۔

اتخذو ھا جہۃ قبلتہم ۔

مراد حدیث یہ ہے کہ انہوں نے مزارات کوسمت سجدہ بنالیا۔

۷۹۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ۱/۴۰۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۱۹۶، ۷/۳۴۵

زواجر امام ابن حجر مکی میں ہے۔

اتخاذالقبور مسجدا معناه الصلوة عليه او اليه ۔

قبروں کو محل سجدہ بنالینے کے معنی یہ ہیں کہ ان پر یا ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔

علامہ توریشی نے شرح مصابیح میں دونوں صورتیں لکھیں۔

احدهما كانون يسجدون لقبورالانبياء تعظيما لهم وقصد العبادة ، وثانيهما التوجه الى قبورهم فى الصلوة ۔

ایک یہ کے بقصد تعظیم قبور انبیاء کو سجدہ کرتے۔دوسرے یہ کہ انکی طرف سجدہ کرتے۔

پھر فرمایا۔

وكلا الطريقين غير مرضيه ۔

دونوں صورتیں ناپسند ہیں۔

تو ظاہر ہے کہ قبر کی طرف سجدہ اور قبر کو سجدہ دونوں حرام ہیں اور ان احادیث کے تحت داخل اور دونوں کو وہ سخت وعیدیں شامل۔

اقول: بلکہ صورت اول اظہر وارجح ہے۔یہود سے عبادت غیر خدا معروف نہیں۔لہٰذا علماء نے فرمایا کہ یہودیت سے نصرانیت بدتر ہے کہ نصاری کا خلاف توحید میں ہے اور یہود کا صرف رسالت میں۔

درمختار اور ردالمختار میں ہے۔

النصرانى شرمن اليهود ى فى دارين ، لان نزاع النصارى فى الالهيات ونزاع الهود فى النبوات ،

لاجرم محرر مذہب سیدنا امام محمد نے مؤطا میں صورت اول کے داخل وعید وشمول حدیث ہونے کی طرف صاف اشارہ فرمایا۔باب وضع کیا۔

باب القبر يتخذمسجدا او يصلى اليه ۔

اور اس میں یہ ہی حدیث ابوہریرہ لائے ،قاتل اللہ الیہود الخ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۲۳/۹

۷۹۹۔ **عن** أم المومنين أم سلمةرضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أُولٓئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلىٰ قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيهَا تِلْكَ الصُّوَرُ ، أُولٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ۔

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصاری وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنالیتے اوراس میں تصویریں بناتے ۔ یہ اللہ کے یہاں بدترین خلق ہیں۔

الجراز الدیانی ص۸۹

(۲۳) کتابی ذمی کافر کا مسجد میں داخلہ جائز ہے

۸۰۰۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَايَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هٰذَا بَعْدَ عَامِنَا هٰذَا مُشْرِكٌ إِلَّا أَهْلُ الْعَهْدِ وَخَدَمُهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہماری اس مسجد میں اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے بس ذمی اورانکے غلام۔

۸۰۱ ۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هٰذَا مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِنَا هٰذَا غَيْرُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَخَدَمُهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے بس کتابی اورانکے غلام۔

۷۹۹۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب صلوة فى البيعة ۶۲/۱
فتح البارى للعسقلانى، ۵۲۱/۱ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۳۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۱/۶ ☆ المسند لابى عوانة ، ۴۰۰/۱
التمهيد لابن عبد البر ، ۱۶۸/۱ ☆
۸۰۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۶/۴ ☆
۸۰۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۶/۴ ☆

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

درمختار میں ہے۔

جاز دخول الذمی مسجدا ۔ ذمی کا مسجد میں جانا جائز ہے۔

سب سے اجل واعظم خود محرر مذہب امام محمد کا جامع صغیر میں ارشاد ہے۔

محمد عن ابی یوسف یعقوب عن ابی حنیفة ، لا باس ان یدخل اھل الذمة المسجد الحرام ۔

یعنی امام محمد امام ابو یوسف سے راوی کہ امام اعظم نے فرمایا: رضی اللہ عنہم ۔ ذمیوں کا مسجد حرام میں جانا مضائقہ نہیں ۔ ذمی مراد ہو اور کافر سے تعبیر کریں کیا بعید ہے۔ ذمی بھی کافر ہی ہے۔ یونہی مستامن مراد ہو اور حربی سے تعبیر کریں کیا عجب ہے۔ مستامن بھی حربی ہے۔ مگر ذمی بولیں اور اس سے حربی بھی مراد ہو یہ کس طرح معقول کہ اب تخصیص ذمی محض بے معنی وموجب غلط فہمی ہوگی کہ حربی ہرگز معنی ذمی میں نہیں۔

لا جرم علامہ سید احمد طحطاوی وعلامہ سید محمد شامی محشیان درمختار کو اس میں تردد ہوا کہ مستامن کیلئے بھی جواز ہے یا نہیں۔

پھر اس پر استدلال علماء بالحدیث سے سند لا کر بھی جزم نہ کیا اور کتب سے تحقیق کرنے کا حکم دیا۔ دونوں کتابوں کی عبارت یہ ہے۔

انظر ھل المستامن ورسول اھل الحرب مثله ومقتضی استدلالھم علی الجواز بانزال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وفد ثقیف فی المسجد جوازہ ویحرر۔

غور طلب ہے کہ مستامن اور حربیوں کا ایلچی بھی (کہ وہ بھی مستامن ہوتا ہے) اس حکم میں ذمیوں کے مثل ہے یا نہیں ۔ علماء کہ جواز پر اس سے دلیل لائے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد ثقیف کو مسجد شریف میں اتارا۔ یہ مستامن کیلئے جواز چاہتا ہے۔ بات ہنوز تحقیق طلب ہے۔

اقول: مستامن کیلئے خود قرآن کریم سے اشارہ نکال سکتے ہیں۔ کہ

ان احد من المشرکین استجارك فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغه

مامنه ۔

اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اسے پناہ دو کہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اسکی امن کی جگہ پہونچادو۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کوئی مجلس نہ تھی سوا مسجد کریم کے۔ ولہذا وفود یہیں حاضر ہوتے۔اور اس میں متون کا خلاف نہیں۔ ہدایہ میں ہے۔

مستامن جب تک دارالاسلام میں ہے بمنزلہٗ ذمی ہے۔ ذمہ مؤبدہ اور مؤقتہ دونوں ہوتا ہے۔

کافی امام نسفی فصل امان میں ہے۔

المراد بالذمة العهد مؤقتا کان او مؤبدا وذلك الامان وعقد ه الذمة ۔

ذمہ سے عہد مراد ہے ایک میعاد معین تک ہو یا ہمیشہ کیلئے۔ یہ امان وعقد ذمہ ہے۔

یہیں کہہ سکتے ہیں کہ ذمی اور حربی برابر ہیں۔یعنی مستامن کہ اسکے لئے بھی ایک وقت تک ذمہ ہے۔

بالجملہ جواز خاص ذمی کیلئے تھا اور یہ حربی لے دوڑے۔

امام بدرالدین محمود عینی وغیرہ اکابر کی روایت ہے کہ ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ذمیوں میں بھی جواز صرف کتابی کے لئے ہے۔

قال ابو حنیفة یجوز للکتابی دون غیره واحتج بما رواه احمد بسند جید

عمدۃ القاری۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مسجد میں کتابی ذمی کا آنا جائز ہے اور کفار ومشرکین کا نہیں۔ امام اعظم اس پر اس حدیث سے سند لائے جو مام اعظم نے اپنی مسند میں کھری اسناد کے ساتھ روایت کی۔

امام عینی کا مذکورہ حدیث کی سند کو سند جید کہنا ہمارے اصول کے مطابق ہے۔لہٰذا ہم پر یہ لازم نہیں کہ ہم محدثین کے اصول کی خاطر اپنے اصول چھوڑ دیں چہ جائیکہ ایک متاخر عالم شافعی کے قول کی خاطر۔ کہ علامہ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی المتوفی ۸۵۲ ۔نے تقریب التہذیب میں اس حدیث کے راوی اشعث بن سوار کو ضعیف کہا ہے۔لہٰذا تم اس

جرح وتنقید پر کان نہ دھرو۔

کیونکہ اشعث بن سوار تو امام شعبہ، امام ثوری اور یزید بن ہارون وغیرہم اجلۂ ائمہ کے شیوخ واساتذہ سے ہیں۔ اور امام شعبہ کی روایت میں احتیاط معلوم ہے۔(۱) امام ذہبی فرماتے ہیں: اشعث بن سوار کی جلالت شان کے پیش نظر انکے شیخ ابو اسحاق سبیعی نے ان سے روایت کی۔(۲) امام سفیان ثوری نے کہا: اشعث مجالد سے قوی تر ہیں۔(۳) ابن مہدی کا قول ہے: مجالد سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں حالانکہ مجالد رجال صحیح مسلم سے ہیں۔(۴) ابن معین نے کہا: اشعث اسمعیل بن مسلم کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہیں۔(۵) امام احمد (۶) اور امام عجلی نے کہا: وہ حدیث میں محمد بن سالم کی بہ نسبت راجح تر ہیں۔(۷) عثمان بن ابی شیبہ نے انکو صدوق کہا۔(۸) ابن شاہین نے ثقات میں ذکر کیا۔(۹) ابن عدی نے کہا: میں نے انکے متن کو منکر نہیں پایا۔(۱۰) بزار نے کہا: ہم نے کسی کو انکی حدیث چھوڑتے ہوئے نہیں دیکھا مگر وہی لوگ جنکو علم حدیث میں قلیل معرفت حاصل ہے۔

اب رہا ابن معین کے قول میں اختلاف کہ کبھی انکو دون الثقہ اور فوق الضعیف کہتے ہیں۔ تو یہ حدیث کے حسن ہونے کیلئے کافی ہے۔ جیسے امام ذہبی نے محمد بن ابی حفصہ کے بارے میں فرمایا: انکے بارے میں کچھ کلام ہے۔ اسی لئے ابن معین کبھی انکو ثقہ کہتے ہیں اور کبھی صالح۔ نیز کبھی لیس بالقوی اور کبھی ضعیف، حالانکہ یہ رجال صحیح بخاری وصحیح مسلم سے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اشعث بن سوار کی توثیق کی گئی ہے اور کبھی ان پر جرح وقدح نہیں ہوئی۔ بلکہ جرح مفسر اصلا منقول نہیں۔ تو انکی حدیث حسن ہے۔ اسی لئے امام عینی نے فرمایا:

حدیث مذکور کی سند جید ہے۔

غمز العیون والبصائر میں ہے۔

لایمنع من دخول المسجد الذمی الکتابی بخلاف غیرہ واحتج لہ الامام بما رواہ احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ذمی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائیگا بخلاف دیگر کافر کے۔ اور اس پر امام اعظم اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

غایۃ البیان علامہ اتقانی کتاب القضاء میں ہے۔

قال شمس الائمة السرخسی فی شرح ادب القاضی وقدذکر فی السیر الکبیر ان المشرك یمنع من دخول المسجد عملا بقول اللہ تعالیٰ : انماالمشرکون نجس ۔

امام شمس الائمہ سرخسی نے شرح ادب القاضی میں فرمایا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا ہے: مشرکوں کو مسجد میں نہ آنے دیا جائیگا۔اس ارشاد الٰہی پر عمل کرتے ہوئے کہ ''مشرک نرے ناپاک ہیں''۔

نیز مشرکین عرب کو ذمی بنانا روا نہ تھا۔ان پر صرف دو حکم تھے۔اسلام لائیں ورنہ تلوار۔ تو وہاں ذمی نہ تھے مگر کتابی ۔تو استثناء منقطع ہے ۔ اوردوسری حدیث نے صاف کتابی کی تصریح کردی۔فللہ الحمد ۔

اس حدیث حسن نے صاف ارشادفرمایا کہ اس سے پہلے جوکسی مشرک یا کافر غیر ذمی کیلئے اجازت تھی منسوخ ہوگئی کہ فرمایا: بعد عامنا ہٰذا ۔اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے سوا ذمی کے۔

مخالفین جتنی روایات پیش کریں ان پرلازم ہے کہ اس واقعہ کے بعداس ارشاد کے بعد ہونے کا ثبوب دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر ایک سیدھا سا یہی جواب بس ہے کہ وہ منسوخ ہوچکا اور وہ ہرگز اسکا ثبوت نہیں دے سکتے۔خصوصاً بعد عامنا ھذا ، کا لفظ کریم ارشاد فرمارہا ہے کہ یہ ارشاد بعد نزول سورۂ برات ہے۔غالبا حدیث کا یہ لفظ پاک ارشاد الٰہی سے ماخوذ ہے۔

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا ۔

مشرک نرے ناپاک ہیں تواس سال کے بعد حرمت والی مسجد کے پاس نہ آئیں۔

تو پہلے کے وہ وقائع پیش کرنا محض نادانی۔لیکن لیڈران تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر منسوخات پر ہی عمل کررہے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں۔ وخسر ھنا المبطلون ۔

المحجۃ المؤتمنۃ ۔۸۱ تا ۸۴ (۳۴)

حضور ہر ہفتہ مسجد قبا تشریف لیجاتے

۸۰۲ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یاتی مسجد قبا کل سبت ماشیا او راکبا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ پیدل یا سواری پر مسجد قبا تشریف لاتے۔

۸۰۲ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اتی مسجد قباء کل سبت ، ۱۵۹/۱
الصحیح لمسلم ، باب فضل مسجد قباء، ۴۴۸/۱

۸۔امامت

(۱)افضل کوامام بناؤ

۸۰۳ ـ**عن** أبی اُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ سَرَّکُمْ أنْ تُقْبَلَ صَلٰوتُکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ ـ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر تمہیں اس بات کی خوشی ہے کہ تمہاری نماز قبول ہوتو تم میں بہتر شخص امامت کرے۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول،۱۰/ ۲۵

۸۰۴ـ**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِجْعَلُوا أئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ فَاِنَّهُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے اماموں کو بہتر چنو کہ وہ تمہارے اور رب کے درمیان قبولیت نماز کا وسیلہ ہیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/ ۲۵

(۲)افضل شخص کی امامت بہتر ہے

۸۰۵ ـ**عن** مرثد بن ابی مرثد الغنوی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ سَرَّکُمْ أنْ یَّقْبَلَ اللّٰهُ صَلٰوتَکُمْ فَلْیَؤُمَّکُمْ خِیَارُکُمْ،فَاِنَّهُمْ وَفْدُکُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ ـ

حضرت مرثد بن مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۸۰۳ـ المستدرك للحاكم ۲۲۲/۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطی ۷۶۵۱
كشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۳۴۳، ۵۷۹/۷
الاسرار المرفوعة للقاری، ۲۳۴ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ۴۰
الفوائد المجموعة للشوكانی، ۳۲ ☆
۸۰۴ السنن للدار قطنی ، ۱۹۷/۱ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۲۲/۲
كشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۲ ☆
۸۰۵ـ المستدرك للحاكم ، ۲۲۲/۳ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں خوش آئے کہ خدا تمہاری نماز قبول کرے تو چاہئے کہ تمہارے بہتر تمہاری امامت کریں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان۔

فتاوی رضویہ ۱۷۲/۳

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگر چہ ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی مؤید ہیں کہ علیحدہ علیحدہ تین صحابۂ کرام سے مروی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/

(۳) امام کی بغیر اجازت دوسرا نماز نہ پڑھائے

۸۰۶۔ **عن** أبی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ۔ فتاوی رضویہ ۱۵۰/۳

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی کی امامت اسکی امامت کے مقام پر نہ کرے۔ ۱۲م

۸۰۷۔ **عن** مالك بن الحويرث رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ زَارَ قَوْماً فَلَا يَؤُمُّهُمْ وَلْيَؤُمُّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔

فتاوی رضویہ ۱۵۰/۳

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم سے ملاقات کیلئے جائے تو اسکی امامت نہ کرے بلکہ اسی قوم کا کوئی شخص امامت کرے۔ ۱۲م

۸۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب فضل صلوة الجماعة، ۲۳۶/۱
السنن لابی داؤد، باب من احق بالامامة، ۸٦/۱
السن لابن ماجه، باب من احق با لامامة، ۷۰/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۹۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۱/۱۷
تاریخ بغداد للخطیب، ٤٥١/۷ ☆ المستدرك للحاكم، ۲٤۳/۱
۸۰۷۔ السنن لابی داؤد، باب امامة الزائر، ۸۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳٤/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۲٦/۳
المجعم الکبیر للطبرانی، ۲۸٦/۱۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۹۸/۳

(۴) ناپسندیدہ امام کی نماز مقبول نہیں

۸۰۸ ۔**عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : ثَلاَثَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً ،مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ ، وَرَجُلٌ أَتٰی الصَّلٰوةَ دَبَارًا ،وَ الدَّبَارُ أَنْ یَّاتِیَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوْتَهٗ، وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهٗ۔ فتاوی رضویہ ۱۵۶/۳

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ایک وہ امام جس سے قوم ناراض ہو۔دوسرا وہ شخص جو نماز کو دیر سے آئے یعنی وقت نکال کر پڑھے۔تیسرا وہ شخص جو آزاد کردہ غلام کو پھر غلام بنالے۔۱۲م

وفی الباب عن انس وعن ابی امامة الباهلی وعن عبد الله بن عباس وعن طلحة التیمی رضی الله تعالیٰ عنهم ۔

۸۰۹ ۔ **عن** طلحة بن عبیدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَیُّمَا رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ لَمْ تُجَاوِزْصَلَاتَهٗ أُذُنَیْهِ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس سے ناراض ہے تو اس کی نماز مقبول نہیں۔۱۲م فتاوی رضویہ ۲۳۳/۳

۸۱۰ ۔**عن** عطاء بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلٰوةً وَلَا تَصْعَدُ اِلَی السَّمَاءِ وَلَا تُجَاوِزُرُؤُسَهُمْ، رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَ هُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ ،وَرَجُلٌ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ وَ لَمْ یُؤْمَرْ

۸۰۸۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یوم القوم وهم له کارهون ، ۸۸/۱

السنن لابن ماجه، باب من ام قوما و هم له کارهون ، ۶۹/۱

الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۱۳/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۱۳، ۳۲/۱۶

السنن الکبری للبیهقی، ۱۲۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۲/۳

۸۰۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۴/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۸/۲

الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۳۱۳/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۳۹۵، ۵۹۰/۷

وَ اِمْرأَۃٌ دَعَا ھَا زَوْجُھَا مِنَ اللَّیْلِ فَأَبَتْ عَلَیْھَا۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۳۳

حضرت عطاء بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی آسمان پر نہیں جاتی اور سروں سے تجاوز نہیں کرتی۔ ایک وہ امام جس سے مقتدی ناراض ہوں۔ دوسرے وہ جس نے ولی کی اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھی۔ تیسرے وہ عورت کہ شوہر نے اسے اپنے پاس رات کو بلایا اور اس نے انکار کر دیا۔ ۱۲م

۸۱۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلاثَۃٌ لَا تَرْتَفِعُ صَلٰوتُھُمْ فَوْقَ رُؤُسِھِمْ شِبْرًا، رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ، وَامْرَأَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ، وَأَخَوانِ مُتَصَارِعَانِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ کہ کسی جماعت کی امامت کرے اور انہیں اسکی اقتدا ناگوار ہو۔ دوسرے وہ عورت کہ رات اس حال میں گذارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرے آپس میں لڑنے والے دو مسلمان بھائی۔

فتاوی رضویہ ۶/۵۲۱

۸۱۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: ثَلٰثَۃٌ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ، مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ، وَامْرَأَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ، وَرَجُلٌ سَمِعَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَلَمْ یُجِبْ۔ فتاوی رضویہ ۳/۱۵۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ کی لعنت۔ ایک وہ امام کہ لوگوں کو اسکی اقتدا پسند نہیں۔

۸۱۰۔ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۶۵۰ ☆

۸۱۱۔ السنن لابن ماجه، باب من ام قوما و هم له کارهون، ۱/۶۹

اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۱۷۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۳۱۴

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۳ ☆ یہ حدیث حسن ہے،

دوسری وہ عورت کہ رات شوہر کی ناراضگی میں گذارے۔ تیسرے وہ جو اذان سنے اور نماز کو نہ آئے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ناگواری وناپسندیدگی کسی امر شرعی کی وجہ سے ہے تو ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۸۲/۳

(۵) نابینا کی امامت درست ہے

۸۱۳ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استخلف ابن اُم مکتوم یؤم الناس وھو اعمی ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کو لوگوں کی امامت کیلئے اپنا خلیفہ بنایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔۱۲م

(۶) امام اونچی جگہ کھڑا نہ ہو

۸۱۴ـ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَایَقُوْمُ فِی مَکَانٍ اَرْفَعُ مِنْ مَقَامِهِمْ أوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ـ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نمازیوں کی امامت کرے تو ان کے مقام سے اونچی جگہ میں نہ کھڑا ہو۔

۸۱۵ـ **عن** أبی مسعود الأنصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نھی ان یقوم الامام فوق شئی ویبقی الناس خلفه ـ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچا کھڑا ہو اور مقتدی نیچے رہیں۔ فتاوی رضویہ ۴۱۴/۳

۸۱۲ـ الجامع للترمذی ، باب ما جاء من ام قوما و ھم له کارھون ، ۴۷/۱

۸۱۳ـ السنن لابی داؤد ، باب امامة الاعمی ، ۸۸/۱

(۷)فاسق وفاجر کی اقتدا بحالت مجبوری جائز ہے

۸۱٦۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤمِنًا اِلَّا اَنْ يَّقْهَرَهُ بِسُلْطَانِهٖ يَخَافُ سَيْفَهٗ أَوْ سَوْطَهٗ ۔ **فتاوی رضویہ ۳/۱۵۵**

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی فاجر مومن کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اسے اپنی سلطنت کے زور سے مجبور کردے کہ اسکی تلوار یا تازیانہ کا ڈر ہو۔

۸۱۷ ۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، وَصَلُّوا عَلىٰ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، وَجَاهِدُوْا مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لو، اور ہر نیک وبد پر نماز پڑھو، اور ہر نیک وبد کے ساتھ جہاد کرو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ جواز اس معنی پر ہے کہ فرض اتر جائیگا نہ کہ کوئی کراہت نہیں۔ شامی میں صراحت ہے کہ فاسق ومبتدع کے پیچھے نماز مکروہ ومنع ہے۔ اصل یہ ہے کہ نماز عام کی امامت سلاطین خود کرتے تھے یا جسے وہ مقرر کریں۔ اور بعض وقت حکام بد مذہب اور فاسق بھی ہوئے۔ انکے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے وہی اندیشہ تھا تلوار اور تازیانہ کا جو حدیث میں گذرا۔ اسی بنا پر یہ حدیث آئی کہ ضرورت کے وقت پڑھ لے۔ اور علما نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس کا فسق حد کفر تک نہ پہونچا ہو اور کوئی مرد صالح موجود نہ ہو۔ دیکھو اشعۃ اللمعات، پھر اسکے نیچے صاف لکھ دیا کہ انکے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ دیکھو مرقات شرح مشکوۃ۔ علاوہ بریں اس حدیث کی

۸۱٤۔ السنن لابی داؤد ، باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم ، ۱/۸۸

۸۱۵۔ المستدرك للحاكم ، كتاب الصلوة ۱/۲۱۰

۸۱٦۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۳/۱۷۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۱۰۹۲، ۷/۷۲۱

صحت میں بھی علمائے محدثین مثل دار قطنی و بیہقی وغیرہما کو کلام ہے۔

مگر غیر مقلدین اس حدیث پر اپنی خاص غرض کیلئے زور دیتے ہیں کہ اگر چہ مبتدع وفاسق ہیں مگر انکے پیچھے نماز پڑھنی واجب ہے۔اور انکے پیشوا اسماعیل دہلوی نے بھی یہ ہی حدیث لوگوں کو وعظ میں سنا کر جہاد پر ابھارا تھا۔

اظہار الحق الجلی ۔۱۷۔۱۸

(۸) عورتوں کی امام درمیان میں کھڑی ہو

۸۱۸ ۔ **عن** اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه ان ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها کانت تؤم النساء فی شهر رمضان فتقوم وسطا ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ماہ رمضان المبارک میں عورتوں کی امامت فرماتیں تو درمیان میں کھڑی ہوتیں۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷

۸۱۹ ۔**عن** ریطة الحنفیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان ام المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها امتهن وقامت بینهن فی صلوة مکتوبة ۔

حضرت ریطہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی امامت فرمائی تو فرض نماز میں انکے درمیاں تشریف فرما ہوئیں۔

۸۱۷۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الغزو مع ائمة الجور ، ۳۴۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، کتاب الجنائز ، ۱۹/۴
۸۱۸۔ السنن للدار قطنی، باب صلوة النساء جماعة ، ۱۵۵/۱
۸۱۹۔ السنن للدار قطنی، باب صلوة النساء جماعة ، ۱۵۵/۱

۹۔ جماعت

(۱) فضیلت جماعت

۸۲۰۔ **عن** أبی بکربن سلیما ن بن حثمةرضی الله تعالیٰ عنه ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقد سلیمان بن أبی حثمة رضی الله تعالیٰ عنه فی صلوة الصبح، وان عمربن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین السوق و المسجد فمر علی الشفاء أم سلیما ن فقال لها : لم أر سلیمان فی صلوة الصبح فقالت : اِنه بات یصلی فغلبه عیناه فقال عمر : لأن أشهد صلوة الصبح فی الجماعة أحب الی أن أقوم لیلة ۔

حضرت ابوبکربن سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیرالمومنین سیدنا عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی نماز میں حضرت سلیمان بن ابی حثمہ کونہیں پایا۔ پھر حضرت عمر فاروق اعظم چاشت کے وقت بازار کی طرف نکلے اورحضرت سلیمان کا مکان بازار اور مسجد کے درمیان واقع تھا۔لہٰذا آپ کا گذرحضرت سلیمان کی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا۔انہوں نے کہا: کہ وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے لہذا صبح کی نماز کے بعد انکی آنکھ لگ گئی۔اس پر حضرت عمر نے فرمایا: مجھے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر نماز پڑھوں۔۱۲م

(۲) اسلام میں سب سے پہلی جماعت

۸۲۱ ۔**عن** عفیف الکندی رضی الله تعالیٰ عنه قال : جئت فی الجاهلیة الی مکة وأنا اُرید أبتاع لأهلی من ثیابها وعطرها، فأتیت العباس و کان رجلا تاجرا، فانی عنده جالس انظر الی الکعبة وقد کلفت الشمس وارتفعت فی السما ء فذهبت اذا قبل شاب فنظر الی السماء ثم قام مستقبل الکعبة فلم البث الا یسیرا حتی جاء غلام فقام عن یمینه ثم لم یلبث الا یسیرا حتی جاء ت امراة فقامت

۸۲۰۔ المؤطا لمالك ، فضل صلوة الجماعة علی صلوة الفذ، ٤٦

۸۲۱۔ الاصابة للعسقلانی، ٤/٤٢٥

خلفها فركع الشاب فركع الغلام والمراة فسجد الشاب فسجد الغلام والمراة فقلت : يا عباس ! أمر عظيم ، فقال: أمر عظيم ، تدرى من هذا ا لشاب ؟ هذا محمد بن عبد الله ابن أخى ، تدرى من هذا الغلام ؟ هذا على بن أخى ، تدرى من هذه المراة ؟ هذه خديجة بنت خويلد زوجته ، اِن ابن أخى هذا حدثنى اِن ربه رب السمٰوٰ ت والارض أمره بهٰذاالدين ، ولم يسلم معه غير هٰؤ لاء ا لثلٰثة ۔

حضرت عفیف کندی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ معظّمہ آیا کہ مجھے اہل خانہ کیلئے کپڑے اورعطر خریدنا تھا۔لہذا میں حضرت عباس کے پاس پہونچا کہ وہ ان چیزوں کی تجارت کرتے تھے۔ میں انکے پاس بیٹھا ہوا کعبہ معظّمہ کو دیکھ رہا تھا۔دن خوب چڑھ گیا تھا کہ ایک جوان تشریف لائے اورآسمان کو دیکھ کر روبکعبہ ہوگئے۔ ذرا دیر میں ایک لڑکے تشریف لائے وہ انکے داہنے ہاتھ پر قائم ہوئے۔تھوڑی دیر میں ایک بی بی تشریف لائیں وہ پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر جوان نے رکوع فرمایا تو یہ دونوں رکوع میں گئے ۔پھر جوان نے سر مبارک اٹھایا تو ان دونوں نے اٹھایا۔ جوان سجدہ میں گئے تو یہ دونوں بھی گئے ۔انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے حال پوچھا۔کہا: یہ میرے بھتیجے محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔اور یہ لڑکے میرے بھتیجے علی اور بی بی خدیجۃ الکبری ہیں۔رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔میرے یہ بھتیجے کہتے ہیں کہ آسمان وزمین کے مالک نے انہیں اس دین کا حکم دیا ہے اورانکے ساتھ ابھی یہ ہی دو مسلمان ہوئے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۲/ ۲۱۹

(۳) جماعت کی تاکید

۸۲۲ ۔**عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ أنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِيَحْطِبَ ثُمَّ آمُرَ

۸۲۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب وجوب صلوة الجماعة، ۱/۸۹
الجامع للترمذى، باب ما جاء فيمن سمع النداء فلا يجيب، ۱/۳۰
الصحيح لمسلم ، باب فضل صلوة الجماعة، ۱/۲۳۲
السنن لابى داؤد ، باب التشديد فى ترك الجماعة، ۸۱
السنن لابن ماجه ، باب التغليظ فى التخفيف ، عن الجماعة، ۱/۵۸
المستدرك للحاكم ، ۱/۲۹۲ ☆ المسند لابى عوانة، ۲/۶
كنز العمال للمتقى، ۲۰۳۵۷ ، ۷/۵۸۲ ☆ المؤطا لامام مالك ، ۴۵

بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذِّنَ لَھَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفُ اِلیٰ رِجَالٍ فَاُحَرِّقُ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُھُمْ اِنَّہٗ یَجِدُ عِرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْ مَا ءَ تَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَھِدَ الْعِشَاءَ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بلا شبہ میں یہ چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں، پھر میں نماز کیلئے اذان کا حکم دوں اور کسی کو نماز پڑھانے کیلئے مقرر کروں۔ پھر ان لوگوں کے گھر جو نماز کیلئے نہیں آتے جا کر ان کے سمیت انکے گھر جلادوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر یہ لوگ یہ جانتے کہ انہیں فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر ملیں گے تو ضرور نماز عشاء میں حاضری دیتے۔ ۱۲م

۸۲۳۔ **عن** کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی المسجد فاذا الناس عزون واذھم قلیلون، فغضب غضبا شدیدا لا اعلم انہ رایتہ غضب غضبا اشد منہ ثم قال: لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا یُصَلِّی بِالنَّاسِ ثُمَّ اَتَتَبَّعُ ھٰذِہٖ الدُّوْرَ الَّتِی تَخَلَّفَ اَھْلُوھَا عَنْ ھٰذِہٖ الصَّلٰوۃِ فَاُضْرِمُھَا عَلَیْھِمْ بِالنِّیْرَانِ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لائے تو کچھ لوگ غیر حاضر تھے اور جو موجود تھے وہ قلیل۔ حضور یہ دیکھکر نہایت غضبناک ہوئے، میں نے ایسا غضب کبھی نہ دیکھا۔ پھر فرمایا: میرے دل میں آتا ہے کہ کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان گھروں کو تلاش کروں جن کے باشندے اس نماز میں حاضر نہ ہوئے اور ان لوگوں پر انکے گھر آگ سے پھونک دوں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ بدرالدین محمود عینی نے عمدۃ القاری میں بعض محدثین کے حوالے سے ذکر کیا کہ اس حدیث سے جماعت کا عدم وجوب ثابت ہوتا ہے حالانکہ جماعت کے وجوب کے

۸۲۳۔ عمدۃ القاری بحوالۂ سراج، باب وجوب صلوۃ الجماعۃ، ۵/۱۶۰

سلسلہ میں اس حدیث کو ذکر کیا جاتا ہے۔عدم وجوب اس طرح ثابت کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کی طرف جانے کا ارادہ اس وقت فرما رہے ہیں جب کہ جماعت قائم ہو جائے۔اگر جماعت واجب عین ہوتی تو آپ اسے چھوڑ کر جانے کا ارادہ نہ فرماتے۔

امام عینی نے ابن بزیزہ کے قول سے اسکو اس طرح محل نظر قرار دیا کہ بعض اوقات اہم واجب کی وجہ سے دوسرے واجب کو ترک کیا جاسکتا ہے۔

اقول: بعد اقامت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسجد کے ارد گرد لوگوں کے گھروں کو جلانے کیلئے مشعل لے کر جانا اور مسجد واپس لوٹنے میں زیادہ وقت لگتا نہیں تھا جس سے جماعت فوت ہو جاتی۔ہاں اول نماز کا فوت ہونا لازم آتا ہے اور یہ ترک فضیلت ہے۔بعض اوقات اس سے کم درجہ کی چیز کی بنا پر بھی اس فضیلت کے ترک کی اجازت ہے۔مثلا جماعت کیلئے دوڑنے کے بجائے سکون سے چلنا چاہیئے۔کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کیلئے فوراً چلو لیکن تیز اور دوڑ کر نہیں بلکہ سکون و وقار کے ساتھ۔جو حصہ نماز پا لو اسے ادا کرو اور جو رہ جائے پورا کرلو۔تو اب اشکال سرے سے ختم ہو گیا

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۳۶

وللّٰہ الحمد واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

۸۲۴۔عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل اعمی فقال : یا رسول اللہ ! لیس لی قائدیقودنی الی المسجد فسال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ ، فلما ولی دعا ہ فقال : ھَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ ؟ قال : نعم ، قال : فَأَجِبْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم، مجھے کوئی مسجد لیجانے والا نہیں۔پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں گھر میں نماز ادا کرلینے کی رخصت مرحمت فرمائیں۔حضور نے انہیں

۸۲۴۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، ۲۳۲/۱

رخصت دے دی۔ جب واپس چلے تو انہیں بلاکر فرمایا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا تو حاضری دو۔

۸۲۵۔ **عن** عبد الله بن ام مکتوم رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال : یا رسول الله ! ان المدینة کثیرةالهوام والسباع ، فهل لی من رخصة ؟ قال : هَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ،حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ؟ قال : نعم ، قال : فَحَیَّهَلاَ ۔

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مدینے میں زہریلے جانور اور درندے بہت ہیں، تو کیا میرے لئے کوئی رخصت ہے؟ فرمایا: تم حی علی الصلوۃ، اور حی علی الفلاح سنتے ہو۔ عرض کی ہاں ۔فرمایا: تب حاضری دو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں حضور نے پہلے انہیں رخصت کا حکم دیا جو حکم عام ہے۔ پھر انہیں عزیمت کی جانب ہدایت فرمائی۔ دوسری حدیث میں رخصت کے سوال پر نفی میں جواب نہ دیا بلکہ ازسرنو ایک سوال کردیا تاکہ عزیمت کی طرف انہیں ارشاد و رہنمائی کرسکیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۳/۴۷۳

۸۲۶ ۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أنْ أَثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أنْ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامُ ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَیُصَلِّی بِالنَّاسِ ،ثُمَّ انْطَلَقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حَزْمٌ مِنْ حَطَبٍ اِلیٰ قَوْمٍ لاَ یَشْهَدُوْنَ

۸۲۵۔ السنن لابی داؤد ، باب التشدید فی ترک الجماعة، ۱/۸۱

۸۲۶۔ الصحیح لمسلم ، باب فضل صلوة الجماعة، ۱/۲۳۲

السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة، ۱/۸۱

السنن لابن ماجه، باب التغلیظ فی التخفیف ، عن الجماعة ، ۱/۵۷

المصنف لابن ابی شیبة، ۱/۳۳۲ ☆ المسند لابی عوانة، ۲/۵

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۵۳۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۵۵

الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۲۹۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۵۷

الحاوی للفتاوی للسیوطی ، ۱/۱۷۹ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۱/۲۶۸

فتح الباری للعسقلانی، ۵/۷٤ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹/۳۱۹

الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقُ عَلَیۡهِمۡ بُیُوۡتَهُمۡ بِالنَّارِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: منافقین پرسب سے بھاری نمازعشاوفجر کی ہے۔ اگرانکے ثواب کی قدرمعلوم کرلیتے توسرین کے بل بھی چل کرآتے۔ میرادل چاہتاہے کہ میں نمازکیلئے اقامت کہلواؤں پھرکسی کونماز پڑھانے کاحکم دوں اور کچھ لوگوں کولکڑیاں لے کر ساتھ لے جاؤں اور ان لوگوں کے گھران کے ساتھ آگ سے پھونک دوں جوجماعت کیلئے حاضرنہیں ہوتے۔

۱۲م جدالممتار ۱/ ۲۰۷

(۴) تکرار جماعت جائز ہے

۸۲۷ ۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم باصحابه فقال : مَنۡ یَّتَصَدَّقُ عَلٰی ذَا فَیُصَلِّی مَعَهٗ ، فقام رجل من القوم فصلی معه ۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۵۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور حضورسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کیساتھ نماز سے فارغ ہوچکے تھے۔ فرمایا: کون ہے جواس پرصدقہ کرے یعنی ان کے ساتھ نماز پڑھے؟ توایک مرد کھڑے ہوئے اورانہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

وفی الباب عن ابی امامة الباهلی وعن عصمة بن مالك وعن ابی موسی الاشعری وعن حکم بن عمیر وعن الحسن البصری مرسلا وعن ابی عثمان النهدی مرسلا رضی الله تعالیٰ عنهم۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۵۹

(۵) جماعت میں آگے ہونے میں سبقت کرو

۸۲۸ ۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی

۸۲۷۔ المستدرك للحاکم ۱/۲۰۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۵٤
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۳۱٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/٤۳٦

۸۲۸۔ الصحیح لمسلم، باب تسویة الصفوف و اقامتها، ۱/۱۸۲
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة، ۱/۹۹
السنن لابن ماجه، ابواب اقامة الصلوة، ۱/۷۰

الله تعالیٰ علیه وسم رای فی اصحابه تاخرا فقال لهم : تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِی، وَلِیَأْ تَمَّ بِکُمْ مِنْ وَّرَآءِ کُمْ، وَلَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَأَ خَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَ هُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو پیچھے ہٹتے ہوا دیکھا تو فرمایا: آگے بڑھو۔ میری اتباع کرو تاکہ تمہارے بعد کے لوگ تمہاری اتباع کریں۔ لوگ خود ہی پیچھے ہٹتے رہینگے تو اللہ تعالیٰ بھی انکو پیچھے کردیگا۔

۱۲م حاشیہ مسند احمد۔۴

(۶) حضور کی آمد پر صحابہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے

۸۲۹ ـ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْ ا حَتّٰی تَرَوْنِی قَدْ خَرَجْتُ ـ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اقامت ہو تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے حجرہ سے نکلتا نہ دیکھ لو۔ ۱۲م جدالممتار ۱/ ۲۰۷

۸۳۰ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج وقد اقیمت الصلوة وعد لت الصفوف حتی اذا قام فی مصلاه انتظرنا ان یکبر انصرف ، قال : عَلیٰ مَکَانِکُمْ ، فمکثنا علی هیئاتنا حتی خرج الینا ینظف راسه ماء وقد اغتسل ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت جب اقامت ہوچکی تھی اور صفیں سیدھی کرلی گئی تھیں یہاں تک کہ

۸۲۹ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا یقوم الی الصلوة مستعجلا، ۱/۸۸
الصحیح لمسلم ، باب متی یقوم الناس للصلوة ، ۱/۲۲۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۹۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۰
المسند لابی عوانة، ۲/۲۸ ☆ اتحاف السادة للمنذری ۳/۱۸۰
فتح الباری للعسقلانی، ۲/۳۹۰ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۲٤٤
المسند للعقیلی، ۳/۲۵۱ ☆ الکامل لابن عدی ۵/۱۹۷٤
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۳٤ ☆
۸۳۰ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب هل یخرج من المسجد لعلة، ۱/۸۹

مصلی پر تشریف فرما ہوئے۔ہم انتظار میں تھے کہ حضور تکبیر کہیں کہ واپس تشریف لے گئے اور فرمایا: اپنی جگہ کھڑے رہنا۔ہم اسی حالت میں کھڑے رہے یہانتک کہ ہماری طرف اس حال میں تشریف لائے کہ سر سے پانی کے قطرے نمودار تھے کہ آپ نے غسل فرمایا۔۱۲م

(۷) اقامت سنکر نماز کیلئے فوراً حاضر ہو

۸۳۱ ۔**عن** معاذبن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : بِحَسُبِ الْمُؤمِنِ مِنَ الشَّقَاءِ وَالْخَیْبَةِ أنْ یَّسُمَعَ الْمُؤَذِّنَ یُثَوِّبُ بِالصَّلٰوةِ فَلَا یُجِیْبُهٗ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو یہ بدبختی اور نامرادی بہت ہے کہ موذن کو تکبیر کہتے سنے اور اسکا بلانا قبول نہ کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۵

۸۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب هل یخرج من المسجد لعلة، ۸۹/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۷۳/۱

۱۰۔ صفوف

(۱) نماز میں صفیں قائم کرنے کا طریقہ

۸۳۲ ۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِى يَلِيُه، فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِى الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ ۔ شمائم العنبر ۱۵ ☆ فتاوی رضویہ ۴/۸۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی صف پوری کرو پھر اس سے متصل صف، پھر اگر باقی رہیں تو بعد کی صفیں قائم کی جائیں کہ اگر کمی رہے تو آخری صف میں ہو۔ ۱۲م

۸۳۳ ۔ **عن** جابر بن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلَا تَصِفُّوْنَ كَمَا تَصِفُّ الْمَلآئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا،قَالُوا:يا رسول الله!كيف تصف الملائكة عند ربها؟ قال: يُتِمُّونَ الصَّفَ الْأُوَّلَ وَيَتَرَاصَّوْنَ فِى الصَّفِّ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۰

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح صفیں قائم کیوں نہیں کرتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف بندی کرتے ہیں ۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ! ملائکہ کس طرح صفیں

۸۳۲۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ، ۱/۹۸
السنن للنسائی الصف المؤخر ، ۱/۹۳
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۶۸ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۵٤٦
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۵۹٤،
شرح السنة للبغوی، ۳/۳۷۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱٦
۸۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب الامر بالسکون فی الصلوۃ، ۱/۱۸۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ ۱/۹۷
السنن لابن ماجه، باب اقامة الصفوف، ۱/۷۱
السنن للنسائی، حث الامام علی رض الصفوف الخ، ۱/۹۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۰۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۱
التفسیر لابن کثیر ، ۷/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۱۱۹
التفسیر للبغوی، ٦/۱۸ ☆ السنن لسعید بن منصور ، ۵/۲۹۳

بناتے ہیں؟ فرمایا: پہلے پہلی صف مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب ملکر کھڑے ہوتے ہیں۔۱۲م

۸۳۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : صليت انا ويتيم فى بيتنا خلف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وامى خلفنا ام سليم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے میں نے اور ایک بچے نے نماز پڑہی اور میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پیچھے اکیلی ایک صف میں تھیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۰

(۲) عورتوں کی صفیں پیچھے ہوں

۸۳۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : اخرو هن من حيث اخرهن الله ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے انکو مؤخر فرمایا۔۱۲

(۳) نماز میں صفیں سیدھی رکھو

۸۳۶۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا ،فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کرو اور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو کہ بیشک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۸۳۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب المرأة و حدها تكون صفا، ۱/۱۰۱

۸۳۵۔ المصنف لعبد الرزاق ، ۳/۱۴۹ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۹/۲۹۶

۸۳۶۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب اقبال الامام عليا لناس ، الخ، ۱/۱۰۰
السنن للنسائى ، باب لامامة، ۱/۹۳
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۹۸ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲/۲۱
الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۱/۲۲۰ ☆ حلية الاولياء لابى نعيم ، ۶/۲۰۹
فتح البارى للعسقلانى، ۲/۱۲۵ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲/۳۶۵
التمهيد لابن عبد البر، ۹/۱۸۸ ☆ منحة المعبود للساعاتى، ۶۳۹

۸۳۷ ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أتِمُّوا الصُّفُوفَ فَاِنِّی أرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِی ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں مکمل کرو کہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(۴) درمیان صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۳۸ ـ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : سُدُّوا الْخَلَلَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْخَذَفِ ـ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صف چھدری نہ رکھو کہ شیطان بھیڑ کے بچہ کی وضع پر اس چھوٹی ہوئی جگہ پر داخل ہوتا ہے۔

۸۳۹ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رَاصُّوا الصُّفُوفَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُومُ فِی الْخَلَلِ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں خوب گھنی رکھو جیسے رانگ سے درزیں بھر دیتے ہیں کہ فرجہ رہتا ہے تو اس میں شیطان کھڑا ہوتا ہے۔

۸۴۰ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ ، فَوَالَّذِی نَفْسِی

۸۳۷ـ الصحيح لمسلم، باب تسوية الصفوف ، ۱۸۲/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۶۳، ۶۲۱/۷

۸۳۸ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۲/۵ ☆ التفسير لابن كثير ، ۷۲/۸
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۵۳ ، ۶۱۹/۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۹۱/۲
فتح البارى لابن حجر ، ۲۱۱/۱ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۸۲/۱

۸۳۹ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۵٤/۳ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۶۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۷۹، ۶۲٤/۷ ☆ المطالب العالية لابن حجر ، ۳۹۵

۸٤۰ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۰/۳ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۶۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۲۰۵۸۰، ۶۲٤/۷ ☆

بِيَدِهٖ اِنِّى لَأَرَى الشَّيَاطِيْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَاالْخَذَفُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جگہ خوب گھنی اور پاس پاس کرو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک میں شیاطین کو رخنۂ صف میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچے ہیں۔

۸۴۱ ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوا ، فَوَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ ، اِنِّى لَأَرَى الشَّيَاطِيْنَ بَيْنَ صُفُوفِكُمْ كَأَنَّهَا غَنَمٌ غَفَرٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھو اور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو۔ کہ قسم اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں شیطان کو صفوں کے درمیان دیکھتا ہوں وہ بکریاں ہیں بھکسے رنگ کی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اکثر دیکھا ہے جہاں چند آدمی کھڑے دیکھے اور دو شخصوں کے بیچ کچھ فاصلہ پایا وہ اس فرجہ میں داخل ہوکر ادھر سے ادھر نکلتے ہیں ۔ یونہی جب شیاطین صف میں جگہ خالی پاتے ہیں دلوں میں وسوسہ ڈالنے کیلئے گھس آتے ہیں اور بھکسے رنگ کی تخصیص شاید اسلئے ہے کہ حجاز کی بکریاں اکثر اسی رنگ کی ہوتی ہیں۔ تو شیاطین اس وقت اسی شکل پر متشکل ہوتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۱۵

۸۴۲ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَقِيْمُوا الصُّفُوفَ فَاِنَّمَا تَصِفُّوْنَ بِصَفِّ الْمَلآئِكَةِ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوا بِأَيْدِى اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيَاطِيْنِ، وَمَنْ

۸۴۱ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۰۳ ☆ المسند لابی داؤد ، ۲۸۲

۸۴۲ـ السنن لابی داؤد ، باب تسویة الصفوف، ۱/۹۷

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۹۸ ☆ الکنی و الاسماء لدولانی ۱/۳۹

المستدرك للحاکم ، ۱/۲۱۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۳۱۸

السنن للنسائی ، ۱/۹٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۱

وَصَلَ صَفًا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں درست کرو کہ تمہیں ملائکہ کی صف بندی چاہیئے اور اپنے شانے سب ایک سیدھ میں رکھو اور صف کے رخنے بند کرو اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور صف میں شیاطین کیلئے کھڑکیاں نہ چھوڑو ۔ اور جو صف کو وصل کرے اللہ اسے وصل کرے اور جو صف قطع کرے اللہ اسے قطع کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اگلی صف میں کچھ فرجہ رہ گیا ہے اور نیتیں باندھ لیں ۔ اب اگر کوئی مسلمان آیا وہ اس فرجہ میں کھڑا ہونا چاہتا ہے مقتدیوں پر ہاتھ رکھکر اشارہ کرے تو انہیں حکم ہے دب جائیں اور جگہ دیدیں تاکہ صف بھر جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۱۶

(۵) صفیں سیدھی رکھو

۸۴۳ ـ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ ـ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ضرور یا تو تم اپنی صفیں سیدھی کرو یا اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈالدیگا۔

۸۴۴ ـ **عن** النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسوی صفوفنا حتی كانما یسوی بها القداح حتی را ی اناقد عقلنا عنه ، ثم خرج یوما فقام حتی كاد یكبر فرای رجلا بادیا صدره من الصف فقال : عبادالله !لتسون صفوفكم او لیخالفن الله بین وجوهكم ـ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی فرماتے گویا آپ صفوں کے ذریعہ تیر کی لکڑی سیدھی فرمارہے ہیں

۸۴۳ـ الصحیح لمسلم ، باب تصویة الصفوف ، ۱۸۲/۱

۸۴۴ـ الصحیح لمسلم ، باب تصویة الصفوف ، ۱۸۲/۱

یہاں تک کہ جب حضور نے جان لیا کہ ہم یہ مسئلہ جان گئے۔ پھر ایک روز تشریف لائے اور کھڑے ہو کر تکبیر کہنا ہی چاہتے تھے کہ ایک صاحب کو دیکھا کہ انکا سینہ سب سے آگے ہے تو فرمایا: اے اللہ کے بندو! ضرور تم اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے آپس میں اختلاف ڈالدیگا۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۸۶

(۶) صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۴۵ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ نَظَرَ اِلیٰ فُرُجَةٍ فِی صَفٍّ فَلْیَسُدَّهَا بِنَفْسِهٖ فَاِنْ لَمْ یَفْعَلْ فَمَرَّ مَارٌّ فَلْیَتَخَطَّ عَلیٰ رَقَبَتِهٖ فَاِنَّهٗ لَا حُرْمَةَ لَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی صف میں خلل دیکھے وہ خود اسے بند کردے اور اگر اس نے نہ کیا اور دوسرا آیا تو اسے چاہیئے کہ وہ اسکی گردن پر پاؤں رکھکر اس خلل کی بندش کرے کہ اس کے لئے کوئی حرمت نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۸۶

۸۴۶ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَسِّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور صفوں میں فرجہ کو بند کرو۔

(۷) صفوں میں جگہ نہ رکھنے کی فضیلت

۸۴۷ ۔ **عن** اُم المومنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال

۸۴۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۹۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۱۱۳
کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۳۳، ۷/۶۳۳ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۱/۸۰
۸۴۶۔ السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة، ۱/۹۹
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۵۹۷، ۷/۶۲۷
۸۴۷۔ السنن لابن ماجه، باب اقامة الصفوف، ۱/۷۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۶۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۰۱
المستدرك للحاکم ۱/۲۱۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۳۸
الصحیح لابن خزیمة، ۱۵۵۰، ۳/۲۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۳۷۲

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يُصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان لوگوں پر جو صفوں کو وصل کرتے ہیں۔ اور جو صف کا فرجہ بند کریگا اللہ تعالیٰ اسکے سبب جنت میں اسکا درجہ بلند فرمائیگا۔　فتاوی رضویہ ۳/ ۳۸۷

(۸) دیوار قبلہ اور مصلی محراب کے درمیان زیادہ جگہ نہ رہے

۸۴۸ ـ **عن** سهل بن سعدرضی الله تعالیٰ عنه قال : كان بين مصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم وبین الجدار ممرالشاة ۔　فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے اور دیوار قبلہ کے درمیان بکری گذرنے کی جگہ ہوتی۔ ۱۲م

(۹) دیوار قبلہ اور نمازی کے درمیان بیکار جگہ نہ رہے

۸۴۹ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا یصلین احدکم بینه وبین القبلة فجوه۔　فتاوی رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: تم میں کا کوئی شخص اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ اسکے اور قبلہ کے درمیان بیکار جگہ باقی رہے۔ ۱۲م

(۱۰) بندہ نماز میں اللہ کے حضور ہوتا ہے

۸۵۰ ـ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۸۴۷ـ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۰۹۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۰۵۵۴، ۷/ ۶۲۰
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۱/ ۳۲۱ ☆ الحاوی للفتاوی للسيوطی، ۱/ ۸۱
موارد الظمئان للهيثمی، ٤ ۳۹ ☆ المسند لابی حنيفة، ۵۵
جامع مسانيد ابی حنيفة، ۱/ ۴۳۲ ☆ علل الحديث لابن ابی حاتم، ۴۱۵

۸۴۸ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب قدر كم ينبغی ان يكون بين المصلاتين، الخ، ۱/ ۷۱
۸۴۹ـ المصنف لعبد الرزاق، باب كم يكون بين الرجل ، ۲/ ۱۶
۸۵۰ـ الجامع الصحيح للبخاريم، باب حك البزاق باليد من المسجد ، ۱/ ۵۸

وسلم : اِنَّ أحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِي رَبَّہٗ، وَاِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے رازو نیاز کی باتیں کرتا ہے، اور اسکے اور قبلہ کے درمیان اسکے رب کا جلوہ ہوتا ہے۔ ۱۲م

(۱۱) اگلی صف میں گردنیں پھلانگ کر نہ جائے

۸۵۱ ۔ **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِتَّخَذَ جَسْرًا اِلٰی جَھَنَّمَ ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم تک پہونچنے کا اپنے لئے پل بنایا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۵۲/۹

(۱۲) صفوف کی ترتیب باعتبار فضیلت

۸۵۲ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۸۵۰۔ الصحیح لمسلم، باب النھی عن البصاق فی المسجد، ۲۰۷/۱
المسند لاحمد بن حنل ۱۸۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۲۹۲/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۱۰/۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳۸۲/۲
جمع الجوامع للسیوطی ، ٦۱۰۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۹٤۳، ٤۹٥/۷
فتح الباری للعسقلانی، ، ٥۰۸/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ٤۲۸/۱۲
السنن للدارمی، ۱٦٦ ☆ تغلیق التعلیق لابن حجر ، ۲٥۱

۸۵۱۔ الجامع للترمذی، باب فی کراھیۃ الخطی یوم الجمعۃ، ٦۸/۱
السنن لابن ماجہ، باب ما جاء فی النھی عن تخطی الناس، ۷۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ٤۱۷/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۷۹/۲
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ٥۰٤/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۲٦۷/٤
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۲۹۰/۳ ☆ مشکوۃ المصابیح ، ۱۳۹۲
کنز العمال للمتقی، ۷٤۷/۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱۸۲/۱
تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۸۳

۸۵۲۔ الصحیح لمسلم ، باب امر النساء المصلیات و رعا الرجال، ۱۸۲/۱
السنن لابن ماجہ ، باب صفوف النساء، ٤۱/۱
السنن لابی داؤد ، باب صف النسائو التاخر عن الضط الاول، ۹۹/۱
السنن للنسائی، ، ذکر خیر صفوف النساء الخ ۹۳/۱

تعالیٰ علیه وسلم : خَیرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُ هَا ، وَخَیرُ صُفُوفِ النِّسَآءِ آخِرُ هَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا ۔　　فتاوی رضویه ۳/ ۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے وسلم نے ارشادفرمایا: مردوں کی سب سے بہتر اور زیادہ ثواب والی صف پہلی ہے اور کم ثواب والی آخری صف، اورعورتوں کی زیادہ ثواب والی آخری صف ہے اور کم تر ثواب والی پہلی صف ۔۱۲م

۸۵۲۔ الجامع للترمذی　باب ما جاء فی فضل الصف الاول،　۱/ ۳۱

		☆		
السنن للدارمی،	۱/ ۲۹۱	☆	المسند لاحمد بن حنبل ،	۲/ ۲۴۷
السنن الکبری للبیهقی،	۳/ ۹۰	☆	المجعم لکبیر للطبرانی،	۸/ ۱۹٤
الترغیب و الترهیب للمنذری ،	۱/ ۳۱٦	☆	الصحیح لابن خزیمة،	۱۵٦۱
مشکوة المصابیح ،	۱۰۹۲	☆	شرح السنة للبغوی،	۳/ ۳۷۱
المطالب العالیةلابن حجر،	۳۹٦	☆	الدر المنثور للسیوطی	۴/ ۹۷
نصب الرایة للزیلعی،	۲/ ۳٦	☆	اتحاف السادة للزبیدی	۳/ ۲٦٦
المسند لابی عوانة	۲/ ۳۷	☆	المسند للحمیدی ،	۱۰۰
حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	۷/ ۹۱	☆	الاسرار المرفوعة للقاری	۸۷
الکامل لابن عدی ،	۳/ ۹۳۱	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	۲/ ۹۳
بدائع المنن للساعاتی،	۴۰۴	☆	موارد الظمئان للهیثمی،	۳۸۴
المسند لابی عوانة ،	۲/ ۳۸	☆	کنز العمال للمتقی،	۲۰٦۴۴، ۷/ ٦۳۵
المصنف لابن ابی شیبة،	۱/ ۳۷۹	☆		

١١۔سترہ

(۱)سترہ کابیان

٨٥٣ ۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه کان یرکزله الحربة قدامه یوم الفطر والنحر ثم یصلی ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم کے سامنے چھوٹا نیزہ سترہ کیلئے عیدالفطر اور عیداضحیٰ کے دن گاڑا جاتا پھر نماز ادا فرماتے ۔۱۲م

٨٥٤ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغدوا الی المصلی والعنزة بین یدیه تحمل وتنصب بالمصلی بین یدیه فیصلی الیها ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ اس طرح تشریف لے جاتے کہ نیزہ آپکے آگے لیجایا جاتا اور اسکو عیدگاہ میں آپکے سامنے نصب کیا جاتا پھر اسکی جانب نماز ادا فرماتے ۔۱۲م

٨٥٥ ۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یغدو الیٰ المصلی فی یوم عید والعنزة تحمل بین یدیه فاذابلغ المصلی نصبت بین یدیه فیصلی الیها وذلك ان المصلی کان فضاء لیس فیه شئی لیستربه ۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ تشریف لیجاتے تو نیزہ بھی ساتھ ہوتا ۔ جب عیدگاہ پہونچتے تو اسکو سامنے نصب کردیا جاتا اور اسکی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ۔ یہ اس لئے کرتے کہ عیدگاہ کھلے میدان میں تھی

٨٥٣۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوة الی الحربة یوم العید الخ، ١٣٣/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٣/٢

٨٥٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حمل العنزة او الحربة الخ، ١٣٣/١
فتح الباری للعسقلانی، ٤٦٣/٢

٨٥٥۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الحربة یوم العید ، ٩٣/١

سامنے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جوسترہ بنتی ۔۱۲م

(۲)نماز میں سترہ کا طریقہ

۸۵٦ ـ **عن** المقداد بن الاسود رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما رایت رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی الی عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله علی حاجبه الایسر اوالایمن ولا یصمد له صمدا ـ **جدالممتار ۱/۳۰۹**

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۸

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی لکڑی، کھمبے یا درخت کی طرف نماز پڑھی ہو مگر آپ نے ان چیزوں کو اپنی داہنی یا بائیں بھوں کے مقابل رکھا اوران چیزوں میں سے کسی کا قصدوارادہ نہیں فرمایا۔۱۲م

۸۵۷ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یعرض راحلته فیصلی الیها ـ **جدالممتار ۱/۳۱۰،**

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو سامنے بٹھالیتے اوراسکی طرف متوجہ ہوکرنماز پڑھتے ۔۱۲م

۸۵٦ـ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة ۱/۱۰۰
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲/۲۳۹

۸۵٦ـ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة ۱/۱۰۰
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲/۲۳۹

۸۵۷ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوة الی الراحلة ، ۱/۷۲
الصحیح لمسلم ، باب سترة المصلی و ندب الصلوة الیها، ۱/۱۹۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱٤۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲٦۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱/۵۸۰ ☆ المسند لابی عوانة، ۲/۵۱
مشکوه المصابیح لتبریزی، ۷۷٤ ☆

(۳) بغیر سترہ نماز کا حکم

۸۵۸ ـ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلّٰی أَحَدُکُمْ اِلیٰ غَیْرِ سُتْرَةٍ فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ صَلاَتَهُ الْکَلْبُ وَ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِیْرُ وَالْیَهُوْدِیُّ وَالْمَجُوسِیُّ وَالْمَرْأَةُ۔ **جدالممتار ۱/۳۰۹**

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے بغیر سترہ نماز ادا کی تو اسکی نماز کتے، گدھے، خنزیر، یہودی مجوسی اور عورت کے گذرنے سے قطع ہوجائیگی۔۱۲م

(۴) نمازی کے سامنے سے گذرنا گناہ ہے

۸۵۹ ـ **عن** أبی جهیم رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدِی الْمُصَلِّی مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ أَنْ یَّقِفَ أَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَهٗ مِنْ أَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ ـ

حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا، اس گذرجانے سے اسکے حق میں بہتر تھا۔

۸۶۰ ـ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۸۵۸ـ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة ، ۱/۱۰۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۷۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۷۸۹
میزان الاعتدال ، ۷۲۲۹ ، ۳/۴۸۲ ☆

۸۵۹ـ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اثم المار بین یدی المصلی، ۱/۷۳
الصحیح لمسلم ، باب سترة المصلی، ۱/۱۹۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة المروز الخ ۱/۴۵
السنن لابن ماجه ، باب المرور بین یدی المصلی ۱/۶۸
المسند لاحمد بن حنبل ۴/۱۶۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۶۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۶۱ ☆ المسند لابی عوانة ، ۲/۴۴
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱/۲۸۶ ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲/۴۵۴
المؤطا لمالک ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۷۷۶
تجرید التمهید لابن عبد البر ، ۱۴۰ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۸۳

۸۶۰ـ السنن لابن ماجه ، باب المرور من یدی المصلی ، الخ، ۱/۶۸
کنز العمال للمتقی، ۱۹۲۵۲، ۷/۳۵۵

علیه وسلم : لَوُ یَعلَمُ أَحدُکُم مَالَهٗ فِی أَنُ یَّمُرَّ بَینَ یَدَیٔ أَخِیهِ مُعُتَرِضًا فِی الصَّلٰوۃِ کَانَ لَأَنُ یَّقُومَ مِأۃَ عَامٍ خَیرٌ لَهٗ مِنَ الُخُطوَۃِ الَّتِی خَطَاهَا ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو سو برس کھڑارہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر جانتا جوقدم وہ چلا۔

٨٦١ ـ **عن** عبد الحمید بن عبد الرحمٰن رضی الله تعالیٰ عنه منقطعا قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَوُ یَعُلَمُ الُمَارُّ بَیُنَ یَدِی الُمُصَلِّی لَأَ حَبَّ أَنُ یَّکُسِرَ فَخِذُهٗ وَلَا یَمُرَّ بَیُنَ یَدَیُهِ ـ

حضرت عبدالحمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقطعا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا دانش رکھتا تو چاہتا اسکی ران ٹوٹ جائے مگر نمازی کے سامنے سے نہ گذرے۔

٨٦٢ ـ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلّٰی أَحَدُکُم اِلیٰ شَیُءٍ یَسُتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَأَحَدٌ اَنُ یَّحُتَازَ بَینَ یَدَیُهِ فَلُیَدُ فَعُهُ ، فَاِنُ أَبیٰ فَلُیُقَا تِلُهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیُطَانٌ ـ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف نماز پڑھتا ہواور کوئی سامنے سے گذرنا چاہے تو سے دفع کرے، اگر نہ مانے تو اس سے قتال کرے کہ وہ شیطان ہے۔

٨٦١ـ المصنف لابن ابی شیبة، ٢٨٢/١

٨٦٢ـ الصحیح لمسلم، باب سترة المسلی و لاند الی الخ، ١٩٥/١
الجامع الصحیح للبخاری، باب لیردالمصلی من مر بین یدیه ، ٧٣/١
السنن لابی داؤد، کتا ب الصلوه ١٠١/١
السنن للسائی، التشدید فی امرور بین بدر المصلی، ٨٧/١
السنن لابن ماجه، باب المرور بین یدی المصلی، ٦٨/١
المؤطا لمالك ، ٥٤ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٨٦/٣ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٢٦٧/٢
الصحیح لابن خزیمة، ٨١٧ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤٥٥/٢
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ٢٨٦١١ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٩٢١٢، ٣٤٨/٧
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ٣٧٧/١ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥٨٢/١

(۵) نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو دفع کرو

۸٦۳۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ۔ **فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۸۱/۹**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد تسبیح کے ذریعہ اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر گذرنے والے کو باز رکھیں۔

۸٦۳۔

الجامع الصحیح للبخاری،	باب من دخل الیؤم الناس،	۹٤/۱
الصحیح لمسلم ،	باب تسبیح الرجال و تصفیق المرأۃ ،	۱۸۰/۱
السنن لابن داؤد،	کتاب الصلوۃ،	۱۳۵/۱
الجامع للترمذی ،	باب ماجاء ان التسبیح للرجال و التصفیق للنساء،	٤۸/۱
السنن لابن ماجہ ،	باب التسبیح للرجال فی الصلوۃ ،	۷۳/۱

المؤطا لمالک ،	۵۷	☆	حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ،	۲۵۲/۹
السنن الکبری للبیھقی،	۷٦/۲	☆	کنز العمال للمتقی، ، ۱۹۸۵۷، ٤۷٦/۷	
نصب الرایۃ للزیلعی،	۷٦/۲	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۳٦/٦
الصحیح لابن خزیمۃ،	۸۹٤	☆	التفسیر للقرطبی،	۲۱۷/۳
کشف الخفا للعجلونی،	۳٦۲/۱	☆		

۱۲۔مساجد سے متعلق عورتوں کے احکام

(۱) عورتوں کو مسجد سے نہ روکو

۸٦٤ ۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَمْنَعُوا آمَاءَ اللّٰہِ مَسَاجِدَ اللّٰہِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض چیزوں میں یہ امر جہالت پر مبنی ہوگا کہ اس چیز سے استدلال کیا جائے جو صدر اول میں تھی۔ایک زمانہ تھا کہ باعزت لوگوں کی عورتیں دن اور رات دونوں اوقات میں جماعت میں حاضر ہوتیں ،مگر اب ائمہء کرام نے انکے آنے کی ممانعت فرمادی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سے احکام زمانے کے اختلاف سے مختلف ہوجاتے ہیں ۔ بلکہ امکنہ کے اختلاف سے بھی مختلف ہوتے ہیں، جیسا کہ کتب ائمہ میں بہت سے فروع اس پر شاہد ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳۲۰/۲

۸٦٥ ۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی

۸٦٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ھل علی من لا یشھد الجمعۃ، ۱۲۳/۱
الصحیح لمسلم ، باب خروج النساء الی المساجد ، ۱۸۳/۱
السنن لابی داؤد ، باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد ، ۸٤/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱٦/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۳۲/۳
الصحیح لابن خزیمۃ، ۱٦۷۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۳/۲
المعجم الکبیر لطبرانی، ۳٦۳/۱۲ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۵۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۳۲۳۲، ۳٦۱/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۸۱/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۳۵۰/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۳٦۳/۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۳٦۰/۲ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۱۳۷/۷
الکامل لابن عدی، ٦۱۲/٤ ☆ المصنف لابمن ابی شیبۃ، ۳۸۳/۲

۸٦۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب استیذان المراۃ لزوجھا، ۱۲۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷/۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۳۲/۳
السنن للدارمی، ۱۱۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۵۱۷۰، ٤۱۳/۱٦

الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا اسْتَاذَنَتْ أَحَدَكُمِ امْرَأتُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعَنَّهَا ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو تم اسکو منع نہ کرو۔

٨٦٦ ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا تَمْنَعُوا آمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے نہ روکو۔ کہ نکل بھاگنے والی عورتیں ضرور نکلیں گی۔ فتاوی رضویہ جدید ١/١١١

٨٦٧ ـ **عن** ام المومنين حفصة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنا نمنع عواتقنا ان يخرجن فى العيدين ، فقدمت امراة فنزلت قصر بنى خلف فحدثت عن اختها وكان زوج اختها غزا مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثنتى عشرة غزوة وكانت اختى معه فى ست ، قالت : فكنا نداوى الكلمى ونقوم على المرضى فسالت أختى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم أعلى اِحدٰنا باس اذا لم يكن لها جلباب أن لا تخرج ، قال : لتلبسها صاحبتها من جلبابها ولتشهد الخير ودعوة المومنين ، فلما قدمت ، ام عطية سالتها أسمعت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم؟ قالت : بأبى ، نعم ، وكانت لاتذكره الا قالت بأبى ، سمعته يقول : تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى قالت: حفصة ، فقلت الحيض ، فقالت : اليست تشهد عرفة وكذا وكذا ـ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عیدین میں جانے سے منع کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں قیام کیا۔ اس نے اپنی بہن سے روایت بیان کی اسکے بہنوئی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی اور چھ غزوات میں میری بہن بھی انکے ساتھ تھیں

---

٨٦٦ ـ السنن لابى داؤد ، باب ما جاء فى خروج النساء الى المساجد ، ١/٨٤

٨٦٧ ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب شهود الحائض لعيدين ، الخ، ١/٤٦

انہوں نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتیں اور بیماروں کی تیمار داری کے فرائض انجام دیتیں۔ایک بار میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم میں سے کسی کے پاس اگر برقع نہ ہوتو اسے نہ نکلنے میں کیا حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: سہیلی کو چاہئے کہ وہ اسے اپنا برقع اڑھادے اوراسے چاہئے کہ خیراور مسلمانوں کی دعامیں شریک ہو۔ام المومنین فرماتی ہیں: جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کیا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ وہ بولیں، ہاں۔میرے باپ آپ پر قربان۔اورام عطیہ جب حضور کا تذکرہ کرتیں تو یہ ضرو کہتیں۔میرے باپ آپ پر قربان۔میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا۔جوان پردہ نشین اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور محافل خیراور مسلمانوں کی دعامیں شریک ہوں۔صرف حائضہ عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں۔حضرت حفصہ فرماتی ہیں: حیض والی عورتیں بھی نکلیں۔ام عطیہ نے کہا: کیا عرفات اورفلاں فلاں کام میں نہیں آتیں۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۱۱۲

۸۶۸۔ **عن** ام عطیة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نخرجھن فی الفطر والاضحی العواتق والحیض وذوات الخدور ، فاما الحیض فیعتزلن الصلوة ولیشھدن الخیر ودعوة المسلمین ، قلت : یا رسول اللہ ! احدانا لایکون لھا جلباب ، قال : لِتَلْبِسُهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عورتوں کو عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن لیکر نکلیں۔جوان حیض والی اور پردہ نشین کواری سب جائیں۔البتہ حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں اور محافل خیراور مسلمانوں کی دعامیں شریک ہوں۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بعض کے پاس چادرنہیں ہوتی۔فرمایا: ساتھ والی اسکو اپنی چادر میں لیلے۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

(۲) حضرت صدیقہ نے عورتوں کو مساجد سے منع فرمایا

۸۶۹۔ **عن** اُم المومنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : لو ادرک

۸۶۸۔ الصحیح لمسلم ، کتاب صلوة العیدین ، ۱/۲۹۱

۸۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خروج النساء الی المساجد باللیل، ۱/۱۲۰

الصحیح لمسلم ، باب خروج النساء الی المساجد ، ۱/۱۸۳

السنن لابی داؤد باب التشدیدفی ذلك ، ۱/۸٤

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۷۰

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تابعین ہی کے زمانے سے ائمہ نے ممانعت شروع فرمادی تھی۔ پہلے جوان عورتوں کو پھر بڑھیوں کو بھی۔ پہلے دن میں پھر رات میں بھی، مغرب عشاء اور فجر میں فاسق لوگ کھانے اور سونے میں مشغول ہوتے تھے۔ باہر گھومنا پھرنا ان اوقات میں مروج نہیں تھا۔ اب جبکہ زمانہ میں فساد آ گیا۔ فحاشی عروج پر آ گئی تو حکم ممانعت عام ہوگیا۔

کیا اس زمانے کی عورتیں گربے والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دلالہ تھیں اب صالحات ہیں؟ یا جب فاحشات زیادہ تھیں اب صالحات زائد ہیں؟ یا جب فیوض وبرکات نہ تھے اب ہیں؟ یا جب کم تھے اب زائد ہیں؟ حاشا! بلکہ قطعا یقیناً اب معاملہ بالعکس ہے۔ اب اگر ایک صالحہ ہے تو جب ہزار تھیں۔ جب اگر ایک فاحشہ تھی اب ہزار ہیں۔ اب اگر ایک حصہ فیض ہے جب ہزار حصے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَایَأْتِی عَامٌ اِلَّا وَالَّذِی بَعْدَہٗ شَرٌّ مِنْہُ۔

ہر آنے والا سال گذشتہ سے بدتر ہوگا۔

بلکہ عنایہ اکمل الدین بابرتی میں ہے۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمادیا۔ وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں شکایت لیکر پہونچیں۔ فرمایا: اگر زمانۂ اقدس میں یہ حالت ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی دعوت نہ دیتے۔

عینی جلد سوم میں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب اپنے گھر کی تہ میں ہوتی ہے۔ اور جب باہر نکلے شیطان

اس پر نگاہ ڈالتا ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ جمعہ کے دن کھڑے ہوکر کنکریاں مارتے اور عورتوں کو مسجد سے نکالتے تھے ۔ امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاستاد امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی مستورات کو جمعہ وجماعت میں نہ جانے دیتے تھے۔

توجب ان خیر کے زمانوں میں،ان فیوض وبرکات کے وقتوں میں،عورتیں منع کردی گئیں اور کاہے سے،حضور مساجد اور شرکت جماعت سے،حالانکہ دین متین میں ان دونوں کی شدید تاکید ہے۔توان ازمنۂ شرور میں ان قلیل یا موہوم فیوض کے حیلے سے عورتوں کو اجازت دی جائے گی وہ بھی کاہے کی؟زیارت قبور کے جانے کی ۔ جوشرعا مؤکد نہیں،اور خصوصا ان میلوں ٹھیلوں میں جو خدا ناترسوں نے مزارات کرام پر نکال رکھے ہیں ۔ یہ کسقدر شریعت مطہرہ سے مناقضت ہے۔شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ جلب مصلحت پر سلب مفسدہ کو مقدم رکھتی ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۴/۱۷۰

امام قاضی سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں؟فرمایا:ایسی جگہ جواز وعدم جواز نہیں پوچھتے۔یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔جب قبر تک پہونچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔جب واپس آتی ہے اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ تقیہ نقیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضری مسجد کریم مدنیہ طیبہ سے باز رکھا۔ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا،پہلے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرالی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔اس زمانۂ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزمی نہ تھی جسکے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

۸۷۰ ـ **عن** اُم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : نهينا عن اتباع الجنائز ولم يعزم

۸۷۰ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب اتباع النساء الجنازة، ۱/۱۷۰

علینا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن اس میں شدت نہیں برتی گئی۔

اس پر غنیۃ میں فرمایا: یہ اس وقت تھا جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔ اب حرام اور قطعی ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المومنین نے انکی شرط قبول فرمالی۔ پھر بھی چاہتے یہ تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتیں آپ منع کردیں میں نہ جاؤنگی۔ امیر المومنین یہ پابندی شرط منع نہ کرتے۔ امیر المومنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔ منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشاء کے بعد اندھیری رات میں انکے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھی تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے انکے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔

حضرت عاتکہ نے کہا:

انا للہ ۔ فسدالناس

ہم اللہ کیلئے ہیں۔ لوگوں میں فساد آ گیا۔

یہ فرماکر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔ تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالح ہو اسکی طرف سے اندیشہ نہ سہی۔ فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔ جمل النور۔ ۲۵

(۳) عورت کی نماز گھر میں افضل ہے

۸۷۱ ۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۸۷۱۔ السنن لابی داؤد ، باب التشدید فی ذلک ، ۱/۸٤

السنن الکبری للهیثمی،	۳/۱۳۱ ☆	المستدرک للحاکم ،	۱/۲۰٦
مشکوہ المصابیح لتبریزی،	۱۰٦۳ ☆	شرح السنة للبغوی،	۳/٤٤۲
الترغیب و الترهیب للمنذری ،	۱/۲۲۷ ☆	کنز العمال للمتقی،	٤٥۱۸۸، ۱٥/۸۰۲
التفسیر للقرطبی،	۱۲/۲۷۹ ☆	التفسیر لابن کثیر ،	٦/۷۲
مجمع الزوائد للهیثمی،	۲/۳٤ ☆	الصحیح لابن خزیمة،	٦۹۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلٰوۃُ الْمَرْأَۃِ فِی بَیْتِہَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِہَا فِی حُجْرَتِہَا وَ صَلاَتُہَا فِی مَخْدَعِہَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِہَا فِی بَیْتِہَا۔ **فتاوی رضویہ ۳/ ۴۷**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی نماز کمرے میں، گھر کے صحن میں ،نماز سے افضل خاص چھوٹے کمرے،یعنی کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے۔

۱۳۔ وتر

(۱) وتر کا بیان

۸۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی نماز شب میں سب سے آخر وتر رکھو۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۶۸

(۲) وتر میں پڑھی جانے والی دعا

۸۷۳۔ **عن** علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ن یقول فی آخر وترہ : أَللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سُخْطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا أُحْصِی ثَنَآءً عَلَیْکَ أَنْتَ کَمَا أَثْنَیْتَ عَلیٰ نَفْسِکَ ۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالی علیہ وسلم وتر نماز کے آخر میں یوں دعا کرتے: اے اللہ، میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے، اور تیرے عفو و درگزر کی تیری سزا سے، اور تیری ذات کی پناہ اس بات سے کہ میں تیری شایان شان خوبیاں نہیں بیان کرسکتا۔ تو ویسا ہے جیسی تو نے اپنی ذات کی ثنا بیان

۸۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری

الصحیح لمسلم ،	باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات ،		۲۵۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۰/۲	☆ السنن الکبری للھیثمی،	۴۳/۳
الصحیح لابن خزیمۃ،	۱۰۸۲	☆ شرح السنۃ للبغوی ،	۱۳۷/۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ،	۱۲۵۸	☆ نصب الرایۃ للزیلعی،	۱۳۷/۲
ارواء الغلیل للالبانی،	۱۵۵/۲	☆ فتح الباری للعسقلانی،	۵۶۲/۱
تلخیص الحبیر لابن حجر ،	۱۷/۲	☆ کنز العمال للمتقی، ۱۹۵۲۹،	۴۰۶/۷

۸۷۳۔

السنن لابی داؤد ،	باب القنوت فی الوتر ،		۲۰۲/۱
السنن للنسائی ،	کتاب قیام اللیل با ب الدعا فی الوتر،		۱۹۵/۱
السنن لابن ماجہ،	باب ما جاء فی القنوت فی الوتر،		۸۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،	۹۷/۱	☆ کنز العمال للمتقی، ۲۱۸۸۵ ،	۶۳/۸

کی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ہر حال ہر وقت اپنے جل علا کے ذکر و ثنا اور اس سے سوال کا محتاج ہے۔اور ثنائے الٰہی وہی اتم واکمل ہے جو خود اس نے اپنے نفس کریم پر کی۔یوں ہی جو دعائیں قرآن عظیم نے تعلیم فرمائیں بندہ انکی مثل کہاں سے لاسکتا ہے۔رحمت شریعت نے نہ چاہا کہ بندہ ان خزائن بے مثال سے روکا جائے علی الخصوص حیض ونفاس والیاں جنکی تہائی عمر انہیں عوارض میں گذرتی ہے۔لہذا یہاں بہ تبدیل نیت اجازت فرمائی ،جیسے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،بہ نیت افتتاح کہنے کے جواز پر اجماع علماء نے ظاہر کردیا۔

لہذا قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و مناجات ودعا ہوں اگر چہ پوری آیت ہو جیسے آیۃ الکرسی۔متعدد آیات کاملہ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آتیں۔بلکہ پوری سورۃ جیسے الحمد شریف بہ نیت ذکرو دعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب و حائض ونفساء سب کو جائز ہے ۔ اسکی نظیر یہ ہے کہ نماز میں کسی کلام سے اگر چہ آیت یا ذکر الٰہی ہو ایسے معنی کا افادہ جو اعمال نماز سے باہر ہے مفسد نماز ہے۔مثلاً کسی خوشی کی خبر کے جواب میں کہا۔ الحمد للہ رب العٰلمین، یا خبر غم کے جواب میں ۔انا للہ وانا الیہ راجعون ،یا کسی نے پوچھا فلاں شخص کیسا ہے اسکی خوبی بتانے کو کہا۔ سبحان اللہ ،نماز جاتی رہیگی ۔مگر کسی شخص نے آواز دی اور اس نے یہ جتانے کو کہ میں نماز پڑھتا ہوں،لا الہ الا اللہ ، یا سبحان اللہ ،یا اسکے مثل ذکر یا قرآن عظیم سے کچھ کہا نماز نہ جائے گی کہ شرع مطہر نے اس حاجت کے دفع کو اتنے کی اجازت عطا فرمادی ہے۔ فتاوی رضویہ جدیدا/

(۳) قنوت نازلہ کا بیان

۸۷۴ ۔**عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: كان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عليه وسلم لا يقنت فی الصبح الا أن يدعو لقوم أو علی قوم ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے انکے فائدہ کی دعا فرماتے یا کسی قوم پر انکے

۸۷۴۔ مرقاۃ المفاتیح للقاری، باب القنوت ، ۱۸۲/۳

نقصان کی دعا کرتے ۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فتح القدیر ۔ غنیّہ اور مرقات شرح مشکوۃ میں فرمایا: وھو سند صحیح ، یہ سند صحیح ہے

۸۷۵ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان لا یقنت الا دعا لقوم او دعا علی قوم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے یا کسی قوم پر دعا فرمانی ہوتی ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب تنقیح نے کہا: دونوں حدیثوں کی سند صحیح ہے اور اس میں صاف تصریح ہے کہ قنوت وقت مصیبت کے ساتھ خاص ہے ۔ یہ دونوں حدیثیں مطلق ہیں ۔ ان میں کوئی تخصیص فتنہ وغلبہ کفار کی نہیں ۔ اور شک نہیں کہ مثلا رفع طاعون ، دفع وبا ، اور زوال قحط کیلئے دعا بھی 'دعا لقوم' کے اطلاق میں داخل کہ یہ بھی مسلمانوں کیلئے دعائے نفع ہے تو صحیح حدیثوں سے اسکا جواز ثابت ۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۹۲

۸۷۶ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قنت شهرا یدعو علی احیاء من احیاء العرب ثم تركه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک نماز صبح میں قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبیلوں پر دعائے ہلاکت فرماتے رہے ۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۹۵

۸۷۷ ۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا یدعو علی رعل و ذكوان ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

۸۷۵ ۔ مرقاة المفاتیح للقاری، باب القنوت، ۳/۱۸۲
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳/۱۸۲
۸۷۶ ۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب القنوت الخ ، ۱/۲۳۷
۸۷۷ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غزوة الرجیع، ۲/۵۸۷

نے قنوت پڑھتے ہوئے رعل اور ذکوان پر ایک ماہ بددعا فرمائی۔

۸۷۸ ـ **عن** انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم شهرا بعد الركوع فى صلوٰة الصبح يدعو على رعل و ذكوان ويقول عصية عصت الله ورسوله ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد رعل اور ذکوان کے خلاف قنوت کے ذریعہ بددعا فرمائی اور فرمایا! عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔

۸۷۹ ـ **عن** ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعد الركعة فى صلوة شهر اذا قال : سمع الله لمن حمده يقول فى قنوته : اللهم نج الوليد بن الوليد ، اللهم نج مسلمة بن هشام ، اللهم نج عياش بن ربيعة ،اللهم نج المستضعفين من المومنين ،اللهم اشدد وطا تك على مضر ، اللهم اجعلها عليهم سنين كسنى يوسف ، قا ل ابوهريرة : ثم رايت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ترك الدعاء بعد ، فقلت : ارى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قد ترك الدعاء لهم قال : فقيل : وماتراهم قدقدموا ـ ۸۷۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ رکوع کے بعد سمع الله حمده ، کہنے پر قنوت پڑھی اور قنوت میں یہ پڑھا۔ اے اللہ! نجات دے ولید کو، اے اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام کو، اے اللہ! نجات دے عیاش بن ربیعہ کو، اے اللہ! نجات دے ضعیف مومنوں کو، اے اللہ! اپنی سخت پکڑ فرما مضر پر، اے اللہ! ان پر قحط مسلط فرما جتنے سال حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں قحط نازل ہوا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قنوت چھوڑ دی تو میں نے دل میں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت چھوڑ دی تو لوگوں نے کہا: دیکھتے نہیں ہو کہ جن کیلئے حضور دعا کرتے تھے وہ تو آ گئے ہیں۔

۸۷۸ـ الصحيح لمسلم ، باب استحباب القنوت فى جميع ، الخ ۲۳۷/۱

۸۷۹ـ الصحيح لمسلم ، باب استحباب القنوت فى جميع الخ، ۲۳۷/۱

۸۸۰ ۔**عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یزل یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ قنوت تا حیات پڑھتے رہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اور دیگر احادیث قنوت فجر، برخلاف شافعیہ کہ انہیں فجر میں دوام قنوت کی دلیل ٹھہراتے ہیں صریح نوازل میں وارد، ان پر محمول، پس حاصل یہ کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت نزول شدائد دواماً قنوت پڑھی۔ اور جب وہ بلا دفع ہو جاتی بوجہ ارتفاع ضرورت ترک فرماتے اور مشروعیت اس قنوت کی کتب حنفیہ میں بھی مصرح جیسا کہ اشباہ ودرمختار و بحر الرائق وغایت و ملتقط وسراج وہاج وشرح نقایہ شمنی وفتح القدیر ابن الہمام وکلام رئیس الحنفیہ امام ابو جعفر بن سلامہ طحاوی وغیرہ سے ثابت، متون میں غیر وتر میں قنوت پڑھنا ممنوع ٹھرایا، شارحین کرام نے قنوت نوازل کواس سے استثناء فرمایا۔

یہاں سے ظاہر ہے کہ اختلاف شافعیہ وحنفیہ دربارۂ قنوت فجر کہ وہ علی الدوام حکم دیتے ہیں اور ہم انکار کرتے ہیں غیر نوازل میں ہے۔ نہ قنوت نوازل میں، اور بلا شبہ طاعون ووبا اشد نوازل سے ہیں اور انکے عموم میں داخل۔ پس اگر امام دفع طاعون ووبا کیلئے نماز فجر میں قنوت پڑھے تو اسکے جواز ومشرعیت میں کوئی شبہ نہیں۔

اسکے لئے کوئی دعا مخصوص نہیں بلکہ جو بلا مثل طاعون ووبا یا غلبۂ کفار و العیاذ باللہ تعالیٰ ، اسکے دفع کی دعا کی جائیگی۔ تحقیق یہ ہے کہ قنوت صرف نماز فجر میں ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ فجر کی دوسری رکعت میں بعد قرات قبل رکوع۔ کیونکہ رکوع کے بعد قنوت کا محل نہیں ہے جیسا کہ محقق نے اسے فتح میں ثابت کیا ہے۔ اور امام ومقتدی سب آہستہ پڑھیں۔ کیونکہ وہ دعا ہے اور دعا کا طریقہ اخفا ہے۔ جن مقتدیوں کو یاد نہ ہو وہ آہستہ آہستہ آمین کہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم ،

فتاوی رضویہ ۵۱۲/۳

۸۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق، باب القنوت ، ۱۱۰/۲
السنن للدار قطنی، باب صفۃ القنوت ، ۳۹/۲

۱۴۔نوافل

(۱) سنن ونوافل

۸۸۱ ـ **عن** فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھُّدٌ فِی کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتَقَنُّعٌ یَدَیْکَ تَقُوْلُ : تَرْفَعُھُمَا اِلیٰ رَبِّکَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِھِمَا وَجُھَکَ وَتَقُوْلُ: یَارَبِّ،یَا رَبِّ! مَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھِیَ کَذَا کَذَا ـ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفل نماز دو دو رکعت ہے۔ ہر دو رکعت پر التحیات اور خضوع اور زاری اور تذلل، پھر بعد سلام اپنے رب کی طرف ہاتھ اٹھا اور ہتھیلیاں چہرے کے مقابل رکھکر عرض کر: اے میرے رب، اے میرے رب، جو ایسا نہ کرے وہ چنین وچناں یعنی ناقص ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۰

(۲) گھر میں نوافل کی فضیلت

۸۸۲ ـ **عن** زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عَلَیْکُمْ بِالصَّلٰوۃِ فِی بُیُوْتِکُمْ ، فَاِنَّ خَیْرَصَلٰوۃِالْمَرْءِ فِی بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ

الاسد الصول ص۹

۸۸۱ـ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی التخشع فی الصلوۃ ، ۱/۵۰
السنن لابی داؤد ، باب صلوہ النہار ، ۱/۱۸۳
المسند لاحمد بن حنبل ۱/۲۱۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱/۴۸۷
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۹۵ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۱۲۱۲
شرح السنۃ للبغوی، ۳/۲۶۰ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۱/۳۴۸
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۰۰۹۱، ۷/۵۲۷
۸۸۲ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل التطوع فی البیت ۱/۱۵۸
الصحیح لمسلم ، باب استحببا ب صلوۃ النافلۃ، الخ، ۱/۲۶۶
السنن لای داؤد ، باب فضل التطوع فی البیت ، ۱/۲۰۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۸۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۵۱۷
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۱۸۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۳۷۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گھروں میں نماز پڑھو کہ مرد کی نماز فرض کے علاوہ گھر میں ہی افضل ہے۔۱۲م

۸۸۳۔ **عن** زيد بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِى بَيْتِهٖ أَفْضَلُ مِنْ صَلاتِهٖ فِى مَسْجِدِى هٰذَا اِلَّاالْمَكْتُو بَةَ۔　　الاسدالصئول ص۹

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر میں نوافل مرد کیلئے میری اس مسجد سے افضل ہیں مگر فرض نماز مسجد ہی میں افضل ہے۔۱۲م

(۳) پنجوقتہ نمازوں میں تعداد سنن

۸۸۴۔ **عن** عبد الله بن شقيق رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت ام المؤمنين عائشه الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهما تطوعه فقالت : ان يصلى فى بيتى قبل الظهر اربعا ، ثم يخرج فيصلى بالنا س ثم يدخل فيصلى ركعتين و كان يصلى بالناس المغرب ثم يدخل فيصلى ركعتين ويصلى بالناس عشاء و يد خل بيتى فيصلى ركتين و كان يصلى من الليل تسع ركعات فيهن الوتر و كان يصلى ليلا طويلا قائما و ليلا طويلا قائداً و كان اذا قرء و وهو قائم ركع وسجد و هو قائم و اذا قرء قائدا ركع و سجد و هوقاعد و كان اذا طلع الفجر صلى ركعتين۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۷

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین

۸۸۳۔ السنن لابى داؤد ، باب صلوة الرجل التطوع فى بيته، ۱۴۹/۱
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۴۴/۵ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۳۱۹/۶
شرح معانى الآثار للطحاوى، ☆ شرح السنة للبغوى ، ۱۳۰/۴
اتحاف السادة للزبيدى، ۴۱۹/۳ ☆ مشكوة المصابيح ، للتبريزى ، ۱۳۰۰
المعجم الصغير للطبرانى، ۱۹۷/۱ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲۱/۳
۸۸۴۔ الصحيح لمسلم ، باب جواز الصلوة النافلة قائما او قاعدا، ۲۵۲/۱
السنن لابى داؤد ، باب تفريع ابواب التطوع، ۱۷۸/۱

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: حضور میرے حجرہ میں ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے ۔ پھر لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھا کر تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے ۔ اور مغرب میں جماعت کے بعد حجرہ میں تشریف لاکر دو رکعت پڑھتے ۔ اور عشاء کی جماعت کے بعد بھی دو رکعت ہی ادا فرماتے ۔ رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے ان میں وتر بھی ہوتے ۔ اور رات کو دیر تک کبھی کھڑے ہوکر اور کبھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے ، لیکن جب کھڑے ہوکر نماز شروع فرماتے تو پھر رکوع وسجود بھی کھڑے ہوکر نماز جیسا کرتے اور جب بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھنے کے انداز کا ہوتا ۔ اور جب صبح صادق ہوجاتی تو دو رکعت گھر میں پڑھتے ۔۱۲م

(۴) سنن ونوافل گھر میں پڑھے جائیں

۸۸۵ ۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : لقد رایت الناس فی زمن عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه اذا انصرفوا من المغرب انصرفوا جمیعا حتی لایبقی فی المسجد احد کانهم لایصلون بعد المغرب حتی یصیرون الی اهلیهم ۔
فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۸

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگوں کو مغرب کے بعد اکٹھے لوٹتے ہوئے دیکھا حتی کہ کوئی مسجد میں باقی نہ رہتا ، گویا وہ مغرب کے بعد کوئی نماز ادا نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں میں چلے جاتے ۔

۸۸۶ ۔ **عن** کعب بن عجرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اتی مسجد بنی عبدالا شهل فصلی فیه المغرب فلما قضوا صلوتهم راهم یسبحون بعدها فقال : هٰذه صلوة البیوت ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۸

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنو عبدالاشہل کی مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے مغرب کی نماز ادا کی ۔ جب لوگ فرض پڑھ چکے تو آپ نے انہیں نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: یہ گھروں کی

---

۸۸۵ ۔ فتح القدیر لابن همام، باب ادراك الفریضة، ۱/۴۱٦

نماز ہے۔

۸۸۷ ۔**عن** عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ام المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی المغرب ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے بعد حجرہ میں تشریف فرما ہوکر دو رکعتیں ادا فرماتے۔۱۲م

۸۸۸ ۔**عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بنی عبد الا شھل فصلی بنا المغرب فی مسجدنا ثم قال : اِرۡکَعُوا هَاتَیۡنِ الرَّکۡعَتَیۡنِ فِی بُیُوتِکُم ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۵۸

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ بنوعبدالاشہل میں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں نماز مغرب ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: ان دو رکعتوں (یعنی سنت مغرب کو) اپنے گھر میں ادا کرو۔۱۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گاہے اگر بعض سنن مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا تو علماء فرماتے ۔ وہ کسی عذروسبب سے تھا۔ ترک احیانا منافی سنیت واستحباب نہیں بلکہ اسکا مقررومؤکد ہے کہ مواظبت محققین کے نزدیک امارت وجوب۔

علاوہ بریں اگر بالفرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دائما سب سنتیں مسجد ہی میں پڑھی ہوتیں تاہم بعد اسکے حضور ہم سے ارشاد فرما چکے۔فرضوں کے سوا تمام نمازیں تمہیں گھر میں پڑھنی چاہئیں۔اور فرمایا: ماورائے فرائض اور نمازیں گھر میں پڑھنا مسجد مدینہ طیبہ میں پڑھنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے، بلکہ مسجد میں پڑھتے دیکھ کر وہ ارشاد فرمایا: کہ یہ نماز گھروں

۸۸۷۔ السنن لابن ماجہ ، باب فی رکعتین بعد المغرب ، ۸۳/۱

۸۸۸۔ السنن لابن ماجہ ، باب فی رکعتین بعد المغرب ، ۸۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۷/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۸/۴

مجمع الزوائد للھیثمی، ۵۲۹/۲ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۱۹۴۲۲، ۳۷۶/۷

میں پڑھا کرو،تو ہمارے لئے بہتر گھر ہی میں پڑھنے میں ہے کہ قول فعل پر مرجح ہے۔اوران احادیث میں نماز سے صرف نوافل مطلقہ مرادنہیں ہوسکتیں۔ کہ ماورائے فرائض میں سنن بھی داخل۔اورقضیہ مسجد بنی عبدالاشہل کا خاص سنن مغرب میں تھا۔ کما سبق ۔

جب ثابت ہو چکا کہ سنن ونوافل کا گھر میں پڑھنا افضل اور یہ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت طیبہ ۔ اور حضور نے یونہی ہمیں حکم فرمایا : تو بخیال مشابہت روافض اسے ترک کرنا کچھ وجہ نہیں رکھتا ہے۔اہل بدعت کا خلاف انکی بدعت یا شعار خاص میں کیا جائے نہ یہ کہ اپنے مذہب کے امور خیر سے جو بات وہ اختیار کریں ہم اسے چھوڑتے جائیں آخر رافضی کلمہ بھی تو پڑھتے ہیں۔

بالجملہ اصل حکم استحبابی یہ ہی ہے کہ سنن قبلیہ مثل رکعتیں فجر ورباعی ظہر وعصر وعشاء مطلقاً گھر میں پڑھکر مسجد کو جائیں کہ ثواب زیادہ پائیں۔اورسنن بعد یہ مثل رکعتین ظہر ومغرب وعشاء میں جسے اپنے نفس پر اطمینان کامل حاصل ہو کہ گھر جا کر کسی ایسے کام میں جو اسے ادائے سنن سے باز رکھے مشغول نہ ہوگا وہ مسجد سے فرض پڑھ کر پلٹ آئے اور سنتیں گھر ہی میں پڑھے تو بہتر۔اوراسے ایک زیادت ثواب یہ حاصل ہوگی کہ جتنے قدم بارادۂ سنن گھر تک آئیگا وہ سب حسنات میں لکھے جائینگے قال تبارك وتعالیٰ ۔

وَنَكْتُبُ مَاقَدَّمُوا وَ آثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ فِي إِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۔

اور جسے یہ وثوق نہ ہووہ مسجد میں پڑھ لے کہ لحاظ افضلیت میں اصل نماز فوت نہ ہو۔ اور یہ معنی عارضی افضلیت صلوۃ فی البیت کے منافی نہیں۔نظیر اسکی نماز وتر ہے کہ بہتر اخیر شب تک اسکی تاخیر ہے۔مگر جو اپنے جاگنے پر اعتماد نہ رکھتا ہووہ پہلے پڑھ لے۔ کما فی کتب الفقه ۔

مگراب عام عمل اہل اسلام سنن کے مساجد ہی میں پڑھنے پر ہےاوراس میں مصالح ہیں کہ ان میں وہ اطمینان کم ہوتا ہے جو مساجد میں ہےاور عادت قوم کی مخالفت موجب طعن و انگشت نمائی انتشار ظنون وفتح باب غیبت ہوتی ہےاور حکم صرف استحبابی تھا تو ان مصالح کی رعایت اس پر مرجح ہے۔ائمہ دین فرماتے ہیں۔

الخروج عن العادة شهرة ومكروه۔

معمول کے خلاف کرنا شہرت اور مکروہ ہے۔ فتاوی رضویہ قدیم ۳/۴۵۹

فتاوی رضویہ جدید ۷/۴۱۶

(۵) امام ومقتدی کا نوافل دوسری جگہ ہٹ کر پڑھنا افضل ہے

۸۸۹۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : لَا یُصَلِّی الْاِمَامُ فِی مَقَامِهِ الَّذِی صَلّٰی فِیهِ الْمَکْتُوبَةَ حَتّٰی یَتَنَحّٰی عَنْهُ ۔ الاسد الصئول ص ۱۱

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی امام اس جگہ نفل وسنت ادا نہ کرے جس مقام پر کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھائی، یہاں تک کہ اس مقام سے جدا ہو جائے۔۱۲م

۸۹۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :أَیَعْجِزُ أَحَدُکُمْ أَنْ یَتَقَدَّمَ اَوْ یَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ یَمِینِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فِی الصَّلٰوةِ یَعْنِی السُّبْحَةَ ۔ الاسد الصئول ص ۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے تھک جائے گا کہ نماز میں قعدہ اخیرہ سے فارغ ہو کر آگے یا پیچھے ہٹ جائے یا داہنے بائیں پھر جائے۔۱۲م

(۶) مصلے پر بھی سنن ونوافل جائز

۸۹۱۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یصلی فی مکانه الذی صلی فیه الفریضة وفعله القاسم ۔

الاسد الصئول ص ۱۱

۸۸۹۔ السنن لابی داؤد ، باب الامام یتطوع فی مکانه ، ۱/۹۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۱۹۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۲۰۸
کنز العمال للمتقی ، ۲۰۴۲۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲/۳۳۵
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۹۵۳ ☆

۸۹۰۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة، باب فی الرجل یتطوع فی مکانه الذی صلی الخ ۱/۱۴۴
السنن لابن ماجه ، ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۲/۲۰۸

۸۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری ، ☆ باب مکث الامام فی مصلاة بعد السلام ۱/۱۱۷

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی مقام پر نماز نفل وسنت پڑھتے جہاں فرض نماز پڑھی گئی ہوتی ۔ اور حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا۔۱۲م

(۷) فجر کی سنتوں کا بیان

۸۹۲ ۔ **عن** ام المومنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يصلی ثلاث عشرة ركعة يصلی ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلی ركعتين وهو جالس فاذا اراد ان يركع قام فركع ثم يصلی ركعتين بين النداء والاقامة من صلوة الصبح ۔　فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ رکعات نماز پڑھتے ، آٹھ رکعات صلوۃ اللیل تین رکعت وتر پھر دو رکعتیں بیٹھ کر، لیکن رکوع کے وقت کھڑے ہو جاتے ۔ پھر دو رکعتیں فجر کی اذان واقامت کے درمیان پڑھتے ۔۱۲م

۸۹۳ ۔ **عن** أم المومنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لم يكن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی شئی من النوافل اشد تعاهدا منه علی ركعتی الفجر ۔　فتاوی رضویہ ۳/۳۳۳

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سب سے زیادہ فجر کی دو رکعت سنت کی حفاظت فرماتے ۔

(۸) طلوع آفتاب کے بعد بھی سنت فجر پڑھے

۸۹۴ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَی الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلِعُ الشَّمْسُ ۔

---

۸۹۳ ۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب تعاهد ركعتی الفجر ، ۱/۲۵۱
الصحيح لمسلم ، باب استحباب ركعتی سنة الفجر ، ۱/۲۵۱
السنن لابی داؤد، باب ركعتی الفجر ، ۱/۱۷۸
۸۹۴ ۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی اعادتها بعد طلوع الشمس ، ۱/۵۷
المستدرك للحاكم ۱/۲۷۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۳۳۵
كنز العمال للمتقی، ۱۹۳۳۱، ۷/۳۷۱ ☆ التفسير للقرطبی، ۲/۳۰۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ بعد طلوع آفتاب پڑھے۔۱۲م

(۹) کیا طلوع آفتاب سے قبل جماعت کے بعد سنتیں پڑھی جائیں؟

۸۹۵ ـ **عن** قيس بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال : راى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجلا يصلى بعد صلوة الصبح ركعتين فقال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صَلٰوةُ الصُّبحِ رَكُعَتانِ ، فقال الرجل انى لم اكن صليت الركعتين اللتين قبلهما فصليتهما الآن فسكتَ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ـ

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد صلوۃ صبح دو رکعتیں پڑھتے دیکھا فرمایا: صبح کی دو ہی رکعتیں ہیں۔ اس شخص نے عرض کی: سنتیں میں نہ پڑھی تھیں، وہ اب پڑھ لیں۔ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔

۸۹۶ ـ **عن** قيس بن عمرو رضى الله تعالىٰ عنه قال : خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاقيمت الصلوة فصليت معه الصبح ثم انصرف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوجدنى اصلى فقال : مَهُلًا يَاقَيُسُ ! اصلاتان معا ، قلت : يا رسول الله ! انى لم اكن ركعت ركعتى الفجر قال : فَلَا اِذًا۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، جماعت کیلئے تکبیر کہی گئی، میں نے آپکی اقتدا میں نماز صبح ادا کی۔ پھر رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ اقدس پھیرا تو آپ نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ فرمایا: اے قیس! ٹھر جا، کیا دو نمازیں اکٹھا ہوگئی ہیں۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، میں فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کرسکا۔ فرمایا: تو اب حرج نہیں۔

۸۹۵ـ السنن لابى داؤد ، باب من فاتته متى يقضيها ، ۱۸۰/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى من فاتته الركعتان ، ۸۲/۱
۸۹۶ـ الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى من تفوته الركعتان ، ۵۷/۱

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے واضح ہوا کہ وہ شخص یہ ہی قیس تھے۔ انکا عذر سنکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اب حرج نہیں۔ یہ ان احادیث جلیلہ صحیحہ کے مقابل لانے کے قابل نہیں ''جن میں جماعت کے بعد طلوع آفتاب سے قبل سنتیں پڑھنے کی ممانعت ہے بچند وجوہ۔

اولاً۔ اس کی سند منقع ہے۔ خود امام ترمذی نے بعد روایت حدیث فرمایا:

اسناد هذا الحديث ليس بمتصل ، محمد بن ابراهيم التيمى لم يسمع من قيس ۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ کیونکہ محمد بن ابراہیم التیمی نے حضرت قیس سے سماع نہیں کیا۔

ثانیاً۔ خود سعد بن سعید پر اسکی سند میں اختلاف کیا گیا۔ بعض نے صحابی کو ذکر ہی نہ کیا۔

جامع ترمذی میں ہے۔

وروى بعضهم هذاالحديث عن سعد بن سعيد عن محمد بن ابراهيم ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج فراى قيسا ۔

بعض نے یہ حدیث اس سند سے بیان کی ہے۔ سعد بن سعید، محمد بن ابراہیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور قیس کو دیکھا۔

ثالثاً۔ عامۂ رواۃ نے اسے مرسلاً روایت کیا۔ خود انہیں سعد کے دونوں بھائی عبد ربہ بن سعید و یحییٰ ابن سعید کہ دونوں سعد سے اوثق و احفظ ہیں مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

جامع ترمذی میں ہے۔

انما يروى هذاالحديث مرسلاً

یہ حدیث مرسلاً مروی ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے۔

روى عبد ربه ويحىٰ ابنا سعيد هذاالحديث مرسلاً ان جدهم زيدا صلى

مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

سعید کے بیٹے عبد ربہ اور یحیی دونوں نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا کہ ان کے دادا زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ مزید حاشیہ میں فرماتے ہیں:

میرے پاس سنن ابی داؤد کے تینوں نسخوں میں یہاں انکے جد کا نام زید ہی تحریر ہے لیکن یہ محل اشکال ہے۔ کیونکہ یحیی کے جد کا نام قیس ہے زید نہیں۔ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں اسکا انکار کیا اور روایت ذکر کرنے کے بعد کہا۔ میں نے اسی طرح پڑھا ہے۔

رابعاً۔ مدار اس روایت کا سعد بن سعید پر ہے۔

جامع ترمذی میں ہے۔

حدیث محمد بن ابراھیم لا نعرفه مثل ھذاالامن حدیث سعد بن سعید ۔

ہم محمد بن ابراہیم سے مروی اس حدیث کو سعد بن سعید کے علاوہ کسی سے نہیں جانتے۔

اور سعد باوصفِ توثیق مقال سے خالی نہیں۔ ان کا حافظہ ناقص تھا۔ امام احمد نے انہیں ضعیف کہا ۔امام نسائی نے فرمایا: قوی نہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: تکلموا فیه من قبل حفظه ،ائمۂ حدیث نے ان سعد میں انکے حافظہ کی طرف سے کلام فرمایا: لاجرم تقریب میں ہے۔ صدوق سئی الحفظ، آدمی سچے ہیں حافظہ برا ہے۔

ان وجوہ کی نظر سے یہ حدیث واحد خود ان احادیث صحیحہ کثیرہ کے مقابل نہیں ہوسکتی خصوصاً اس حالت میں کہ وہ مثبت ممانعت ہیں اور یہ ناقل اجازت، اور قاعدہ مسلمہ ہے کہ جب دلائل حلت وحرمت متعارض ہوں حرمت وممانعت کو ترجیح دی جائیگی ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۶۱۹ ☆ فتاوی رضویہ جدید ۸/۱۵۳

(۱۰) جماعت کے وقت بھی سنت فجر پڑھی جائیں

۸۹۷ ۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه جاء والامام یصلی الصبح ولم یکن صلی الرکعتین قبل صلوۃ الصبح فصلاھما فی حجرۃ حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنها ثم انه صلی مع الامام۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۷۴

۸۹۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ،

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ایک مرتبہ اس وقت تشریف لائے جب جماعت فجر ہورہی تھی اورابھی آپ نے سنت فجر ادانہیں کیں تھیں ۔تو آپ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ شریف میں سنتیں پڑھیں اور پھر امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔

(۱۱) نوافل بیٹھ کر پڑھنے پر نصف ثواب

۸۹۸ ۔**عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَھُوَ أُفْضَلُ وَمنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَہٗ نِصْفُ أجْرِ الْقَائِمِ ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۶۸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی تو بہتر اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اسے کھڑے ہونے والے کی بہ نسبت نصف ثواب ملتا ہے۔۱۲م

۸۹۹ ۔**عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : حدثت ا ن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوۃِ، قال : فاتیتہ فوجد تہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسہ، فقال مالك یاا عبد اللہ بن عمرو ، قلت حدثت یارسول اللہ ! انك قلت : صلوۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلوۃ وانت تصلی قاعدا ، قال : أجَلْ ، وَلٰکِنِّی لَسْتُ کَأحَدٍ مِّنْکُمْ ۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۶۹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے، میں ایک مرتبہ حضور کی خدمت میں حاضر ہواتو دیکھا کہ آپ بیٹھ کر نماز ادا فرمارہے ہیں، میں نے حضور کے سر مبارک پر ہاتھ رکھا ،فرمایا: اے عبداللہ ! کیا بات ہے؟ عرض کی: حضور کو فرماتے سنا تھا کہ بیٹھ کر نماز

۸۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ القاعد بالایماء ۱/ ۱۵۰
السنن لابن ماجہ ، باب صلوۃ القاعد علی الصف، ۱/ ۸۷

۸۹۹۔ الصحیح لمسلم ، باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات ، ۱/ ۲۵۳

پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور حضور خود بیٹھ کر ادا فرما رہے ہیں، فرمایا: ہاں، لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سرانور پر ہاتھ اس خیال سے رکھا کہ شاید بخار ہو جسکے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔تو فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں۔یعنی میرے لئے پورا کامل واکمل ثواب ہے۔یہ میرے لئے خصوصیت وفضل رب الارباب ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۶۹

(۱۲) سنن ونوافل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہیں

۹۰۰۔ **عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلیهما بعد الوتر وهو جالس ۔ فتاوی رضویہ،۳/۲۶۸

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتروں کے بعد بیٹھکر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

۹۰۱ ۔**عن** زرارة بن أوفی رضی الله تعالیٰ عنه أن سعد بن هشام بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه أن یغزو فی سبیل الله فقد م المدینة فأرادأن یبیع عقاراله بها فیجعله فی السلاح والکراع ویجاهدالروم حتی یموت ، فلما قدم المدینة لقی أُناسا من اهل المدینة فنهوه عن ذلك وأخبره أن رهطا ستة أرادوا ذلك فی حیاة نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنهاهم نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقال : ألیس لکم فیّ أُسوة ؟ فلما حدثوه بذلك راجع اِمراته وقد کان طلقها وأشهد علی رجعتها ، فأتی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فساله عن وتر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ابن عباس : ألا أدلك علی أعلم أهل الأرض بوتر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : من ، قال : عائشة ، فأتها فسلها ثم ائتنی فأخبرنی بردها علیك ،فانطلقت الیها فاتیت علی حکیم بن أفلح فاستلحقته الیها فقال : ما أنا بقاربها ،لأنی نهیتها أن تقول فی هاتین الشیعتین شیئا فأبت فیهما الامضیا ،قال فاقسمت علیه فجاء فانطلقنا الی عائشة فاستاذنا علیها فأذنت لنا ،فدخلنا علیها

۹۰۰۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۶/۵۴

۹۰۱۔ الصحیح لمسلم، باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات، ۱/۲۵۶

فقالت : أحكيم فعرفته فقال : نعم ، فقالت : من معك ،قال : سعدبن هشام ،قالت : من هشام ؟ قال : ابن عامر ،فترحمت عليه وقالت خيرا ، قال قتادة : و كان أُصيب يوم أُحد ،فقلت : ياأُم المومنين ! أنبئنى عن خلق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قالت : الست تقرء القرآن ،قلت : بلى ؟ قالت : فإن خلق نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان القرآن ، قال : فهمت أن أقوم ولا أسال أحدا عن شئ حتى أموت ،ثم بدالى فقلت : أنبئنى عن قيام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : ألست تقرء ! يا أيها المزمل ، قلت بلى ؟ قالت فان الله عزوجل افترض قيام الليل فى أول هذه السورة فقام نبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و أصحابه حولا و أمسك الله خاتمتها اثنى عشر شهرا فى السماء حتى أنزل الله فى آخر هذه السورة التخفيف و فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة قال : قلت يا أُم المؤمنين ! انبئنى عن و تر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت : كنا نعد له سوكه و طهوره فيبعثه الله ما شاء أن يبعثه من الليل فيتسوك و يتوضا و يصلى تسع ركعات لا يجلس فيها الا فى الثامنة فيذكر الله بحمده و يدعو ه ثم ينهض و لا يسلم ثم يقوم فيصلى التاسعه ثم يقعد فيذكر الله و يحمده و يدعوه ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلى ركعتين بعد ما يسلم و هو قاعد فتلك احدى عشرة ركعة يا بنى فلما أسن رسول الله صلى الله عليه وسلم و أخذه اللحم أوتر بسبع و صنع فى الركعتين مثل صنعه أول فتلك تسع يا بنى !وكان نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى صلوةأحب أن يدا وم عليه و كان اذا غلبه نوم او وجع عن قيام الليل صلى من النهار ثنتى عشر ركعة ولا أعلم نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قرأ القرآن كله فى ليلة ولا صلى ليلة الى الصبح و لا صام شهراً كاملاً غير رمضان، قال :فانطلقت الى ابن عباس فحدثته بحديثها فقال : صدقت، لو كنت أقربها أو أدخل عليها لأ تيتهاحتى تشافهنى به ،قال : فقلت: لو علمت انك لا تد خل عليها ما حدثتك حديثها۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۵۵

حضرت زراہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد کا ارادہ کیا تو مدینہ اس لئے آئے کہ یہاں کی جائداد فروخت کر دیں اور اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور پھر نصاری سے جہاد کیلئے جائیں یہاں تک کہ شہید ہو جائیں۔ مدینہ میں چند حضرات سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے تارک دنیا ہونے سے

منع کیا اور بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اس طرح کا ارادہ چھ حضرات نے کیا تھا تو حضور نے منع فرمادیا اور فرمایا: کیا تمہارے لئے میری ذات میں بہترین نمونۂ عمل نہیں۔ یہ سنکر انہوں نے اپنی مطلقہ بیوی سے رجعت کرلی اور لوگوں کو گواہ بھی کرلیا۔ پھر یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضور کی نماز وتر کی کیفیت معلوم کرنے آئے آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی ذات کی نشاندھی نہ کردوں جو تمام اہل زمین سے زیادہ حضور کے وتر کو جانتی ہیں۔ پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، لہٰذا تم ان سے پوچھو اور پھر مجھے بھی بتانا کیا جواب مرحمت فرمایا۔ میں انکے پاس چلدیا لیکن حکیم بن افلح کو ساتھ لے جانے کیلئے انکے پاس گیا کہ وہ مجھے ام المؤمنین کی خدمت میں لے چلیں۔ انہوں نے کہا: میں انکی خدمت میں حاضر ہونا نہیں چاہتا، کیونکہ میں نے انکو جنگ جمل وغیرہ میں شرکت سے روکا تھا لیکن وہ نہیں مانیں۔ حضرت زرارہ کہتے ہیں: میں نے انکو قسم دی تو وہ آئے اور ہم سب حضرت ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہوکر اجازت کے طالب ہوئے۔ اذن ملا تو اندر پہونچے۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا: کیا یہ حکیم ہیں؟ یعنی آپ نے پہچان لیا۔ پھر فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت حکیم نے عرض کیا: یہ سعد بن ہشام ہیں۔ فرمایا: ہشام کون سے؟ کہا: عامر کے بیٹے۔ یہ سنکر آپ نے انکے لئے دعائے رحمت کی اور بھلائی سے یاد کیا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: حضرت ہشام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے حضور سید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلق کریم کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا: کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: تو سنو! حضور کا خلق کریم وہی تھا جو سب کچھ قرآن میں ہے۔ کہتے ہیں میں نے یہ جواب سنکر چلنے کا ارادہ کیا اور یہ بھی کہ اب کسی سے پوری زندگی کچھ نہ پوچھونگا۔ لیکن میں نے بیساختہ ایک بات اور عرض کردی کہ مجھے حضور کی شب بیداری کے بارے میں اور بتادیں۔ فرمایا: کیا تم نے 'یا ایہا المزمل' نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے شروع میں رات کے قیام کو فرض کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ایک سال تک عمل کیا کہ اس دوراں آخری حکم آسماں سے نازل نہیں ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مکمل سورۃ نازل فرمادی اور قیام

شب میں تخفیف فرمادی گئی۔تو قیام لیل اب نفل ہے۔پھر میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں خبر دیجئے۔آپ نے فرمایا: ہم آپ کیلئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے اور اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ رات کو بیدار ہوتے اور مسواک کے ساتھ وضو فرماتے۔پھر نو رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے اس طرح کہ آٹھویں رکعت پر قعدہ فرماتے۔اس قعدہ میں اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرتے اور خوب دعا کرتے پھر کھڑے ہوجاتے اور نویں رکعت پر قعدہ کے بعد سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم سنتے۔پھر دو رکعت نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تو اے بیٹے یہ کل گیارہ رکعتیں ہوئیں۔پھر جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور جسم بھاری ہوگیا تو سات رکعتیں پڑھتے اور دو نفل حسب سابق،تو اے بیٹے یہ کل نو رکعتیں ہوئیں۔اور آپکی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر مداومت فرماتے۔جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا تو ان میں بارہ رکعت ادا فرماتے۔میں نہیں جانتی کہ آپ نے کبھی ایک رات میں پورا قرآن عظیم ختم کیا ہو۔اور نہ یہ کہ آپ نے پوری رات عبادت ہی میں گذاری ہو۔اور نہ یہ کہ آپ نے پورا مہینہ روزوں میں گذارا ہو، رمضان کے سوا۔پھر میں حضرت ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی۔انہوں نے کہا: بیشک حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سچ فرمایا اور کہا: اگر میں ان کے پاس ہوتا یا جاتا تو یہ سب ان سے بالمشافہ سنتا۔حضرت زرارہ نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ انکے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی انکی بات آپ سے نہ کہتا۔۱۲م

۹۰۲ ـ **عن** اُم المومنین اُم سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفتین وھو جالس ـ

فتاوی رضویہ ۳/۴۶۸

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت نفل مختصر انداز میں بیٹھ کر پڑھتے۔۱۲م

۹۰۲ـ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی رکعتین بعد الوتر، جالسا، ۱/۸۵
التاریخ الصغیر للبخاری، ۲/۱۱٤ ☆ مشکوۃ المصابیح ، للتبریزی، ۱۲۷٤
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۵٦۳ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۹٦
علل الحدیث لابی لحاتم ٤٤۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۵٤

۹۰۳۔ **عن** اُم المومنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوتر بواحدة ثم یرکع رکعتین یقرء فیهما وهو جالس ،فاذا أراد أن یرکع قام فرکع ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۶۸

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت کے ذریعہ سابق نماز کو وتر بنادیتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے ۔ اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہوجاتے ۔۱۲م

(۱۳) فرائض وسنن کے درمیان دعاوغیرہ کے ذریعہ فاصلہ کرو

۹۰۴۔ **عن** أبی رمثة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان أبو بکر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقومان فی الصف المقدم عن یمینه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وکان رجل قد شهد التکبیرة الأُولیٰ من الصلوة، فصلی نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم سلم عن یمینه وعن یساره حتی رأیت بیاض خده ثم انفتل کانفتال أبی رمثة، یعنی نفسه فقام الرجل الذی أدرك معه التکبیرة الأُولیٰ لیشفع فوثب الیه عمر فأخذه بمنکبه فهزه ثم قال : اِجلس فلم یهلك أهل الکتاب الا أنه لم یکن بین صلوتهم فصل فرفع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصره فقال : أصاب الله بك یا ابن الخطاب ۔ الاسدالصئول ص ۱۶

حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داہنی جانب نماز میں تھے ۔ ایک اور مرد بھی شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے ۔ حضور نے نماز سے فارغ ہوکر داہنی اور بائیں جانب اس طرح سلام پھیرا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رخسار انور کی چمک دیکھی ۔ پھر حضور مصلی پر دوسری جانب مڑ گئے جس طرح میں گھوما ۔ تو وہ شخص جو شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے تھے دوسری نماز کیلئے فورا کھڑے ہوگئے ۔ یہ دیکھ کر

۹۰۳۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی رکعتین بعد الوتر جالسا ، ۸۵/۱
تاریخ بغداد للخطیب ۱۳/ ۶۰ ☆ مشکوة المصابیح لتبریزی ۱۲۸۶
۹۰۴۔ المستدرك للحاکم ۲۷۰/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۰/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۲۷۵۴ ☆
السنن لابی داؤد ، ۱۰۰۸ کتاب الصلوه فی الرجل یطتوع فی مکانه الذی هل المکتوبه ۱۴۴/۱

حضرت عمر انکی طرف لپکے اور مونڈھے پکڑ کر ہلانے لگے اور فرمایا: بیٹھ جا۔ کہ اہل کتاب اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انکی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہیں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی طرف نگاہ مبارک اٹھائی اور فرمایا: اے عمر بن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی ہدایت فرمائی۔ ۱۲م

(۱۴) تہجد، وتر اور فجر کی سنتیں

۹۰۵۔ **عن** ام المومنین عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى ثلاث عشرة ركعة بركعتى الفجر ۔ حاشية مرقاة المفاتيح ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے ان میں (وتر) اور دو رکعت فجر کی سنتیں بھی ہوتیں۔ ۱۲م

(۱۵) نفل بغیر فرض قبول نہیں

۹۰۶۔ **عن** عبد الرحمٰن بن عبد الله بن سابط رضى الله تعالىٰ عنه قال : لما حضر أبابكر الموت دعا عمر (رضى الله تعالىٰ عنهما) فقال له : اتق الله ياعمر ! وأعلم إن لله عملا بالنهار لايقبله بالليل ، وعملا بالليل لايقبله بالنهار ،وأنه لايقبل نافلة حتى تودى الفريضة ،وإنما ثقلت موازين من ثقلت موازينه يوم القيامة باتباعهم الحق فى الدنيا وثقلهم عليهم ، وحق لميزان يوضع فيه الحق غدا أن يكون ثقيلا ، وانما خفت موازين من خفت موازينه يوم القيامة باتباعهم الباطل فى الدنيا وخفته عليهم ، وحق لميزان أن يوضع فيه الباطل غدا أن يكون خفيفا ، وإن الله عزوجل ذكر أهل الجنة فذكرهم بأحسن أعمالهم وتجاوز عن سيئا تهم ، فاذا ذكرتهم قلت: إنى لاخاف أن لا أُلحق بهم ، وإن الله تعالىٰ ذكر أهل النار فذكر هم باسواء أعمالهم ورد عليهم أحسنه فاذا ذكرتهم قلت: إنى لأرجو أن لا أكون مع هؤلاء ليكون العبد راغبا راهبا لايتمنى على الله ، ولا يقنط من رحمته ،، عزوجل ، فان

۹۰۵۔ الصحيح لمسلم، باب صلوة الليل و عدد ركعات، ۱/۲۵۴

۹۰۶۔ حلية الاولياء ۱/۳۶

أنت حفظت وصيتي فلايكن غائب احب اليك من الموت وهو آيتك ، وان انت ضيعت وصيتي فلايكن غائب ابغض اليك من الموت ولست بمعجزه ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۷

حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا تو سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے عمر! اللہ عزوجل سے ڈرنا ۔اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا۔اور کچھ کام رات میں، کہ دن میں کرو تو قبول نہ ہونگے ۔اور خبردار! کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کیا جائے۔اور بیشک اسی کا نامہ اعمال وزنی ہے جسکا قیامت کے دن دنیا میں حق کی اتباع کے سبب وزنی ہو۔اور میزان عدل کو اسی لئے قائم کیا جائیگا کہ اس میں قیامت کے دن حق رکھا جائے تو وزنی ہو۔اور بیشک اسکا نامہ اعمال ہلکا رہا جسکا قیامت کے دن دنیا میں باطل کی تابعداری کے سبب ہلکا ہو کہ میزان عدل اسی لئے قائم ہوگی کہ قیامت کے دن اس میں باطل رکھا جائے تو ہلکا رہے۔اور اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا تذکرہ انکے اچھے اعمال کے ساتھ کیا ہے اور انکے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔لہذا جب تم جنتیوں کا تذکرہ کرنا تو اس طرح کہنا: کہ مجھے خوف ہے اس بات کا کہ میں ہوسکتا ہے انکے ساتھ نہ رہوں۔اور بیشک اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کا ذکر فرمایا تو انکے برے اعمال کے ساتھ اور انکے جو کام بظاہر اچھے تھے دنیا ہی میں ان پر لوٹا دئے گئے۔تو جب تم انکا تذکرہ کرو تو یہ کہنا کہ مجھے امید ہے کہ میں انکے ساتھ نہیں رہونگا۔تاکہ بندہ اچھے کاموں سے رغبت اور گناہوں سے نفرت و دوری کا خوگر ہوجائے۔محض اللہ تعالیٰ کی مغفرت پر بھروسہ نہ کرے اور اسکی رحمت سے ناامید بھی نہ ہوجائے۔اے عمر! اگر تم نے میری یہ وصیت یاد رکھی تو موت سے زیادہ محبوب چیز تمہارے نزدیک کوئی نہ ہوگی کہ وہ آنے والی ہے۔اور اس وصیت کو پس پست ڈال دیا تو تمہارے نزدیک سب سے مبغوض و ناپسند چیز موت ہوگی اور تم اسکو ٹال نہیں سکو گے۔۱۲م

(۱۶) تنہا نماز پڑھ لی تو اب جماعت میں شریک ہو سکتا ہے؟

۹۰۷۔ **عن** محجن بن اورع الدیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَاجِئْتَ الْمَسْجِدَ وَ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَ اِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت محجن بن اورع دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں آؤ اور نماز پڑھ چکو پھر جماعت قائم ہو تو لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرلو خواہ تم پہلے سے نماز پڑھ چکے تھے۔

۹۰۸۔ **عن** یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةً۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی قیام گاہ پر نماز پڑھ لو اور پھر مسجد جماعت میں آؤ تو باجماعت بھی پڑھ لو کہ یہ تمہاری نفل نماز ہوگی۔

۹۰۹۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ أُمَرَآءٌ تَشْغُلُهُمْ أَشْيَآءٌ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَ قْتُهَا فَصَلُّو الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا، فقال رجل: یا رسول اللہ! اصلی معھم، قال: نَعَمْ، اِنْ شِئْتَ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر کچھ مدت کے بعد ایسے لوگوں کو امیر بنایا جائیگا جو

۹۰۷۔ السنن للنسائی، باب اعادۃ الصلوۃ مع الجماعۃ، ۱/۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۱۵ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی ۱/۱۰۲
۹۰۸۔ السنن لابی داؤد، باب من صل فی منزلہ الخ، ۱/۸۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرجل یصلی وحدھثم یدرك الجماعۃ، ۱/۳۰
السنن للنسائی، باب اعادۃ الفجر مع الجمع لمن وحدہ، ۱/۹۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۱
۹۰۹۔ السنن لابی داؤد، باب اذا اخر الامام الصلوۃ عن الوقت، ۱/۶۲

وقت پر نماز ادا نہیں کرینگے یہاں تک کہ وقت نکل جائیگا۔لہذا تم لوگ پابندی سے وقت پر نماز ادا کرتے رہنا۔ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ سکتا ہوں۔ارشاد فرمایا: ہاں اگر چاہو۔۱۲م

۹۱۰۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا صَلَّیْتَ فِی اَهْلِكَ ثُمَّ اَدْرَكْتَ فَصَلِّهَا اِلَّا الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر نماز پڑھ چکو پھر جماعت پاؤ تو جماعت میں شریک ہوجاؤ مگر فجر ومغرب میں ایسا نہ کرو۔۱۲م فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

۹۱۱۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: كَيْفَ أَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَآءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ، اَوْ قَالَ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا، قال: قلت: فما تامرنی؟ قال: صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۶۶

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کروگے جب تم پر ایسے حکمراں مسلط ہونگے کہ نماز کو فوت کردینگے۔یا فرمایا: وہ نماز کو اسکے وقت سے مؤخر کر دینگے۔فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: حضور مجھے کیا حکم دے رہے ہیں؟ فرمایا: تم نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔پھر اگر انکے ساتھ جماعت ملے تو نماز پڑھ لینا کہ یہ تمہارے لئے نفل ہوگی۔۱۲م

۹۱۲۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یصلی احد نافی منزلہ الصلوۃ ثم یأتی المسجد و تقام الصلوۃ فاصلی معھم، فاجد فی نفسی من ذلك شیأ فقال أبو أیوب: سألنا عن ذلك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: فذلك لہ سھم جمع۔ فتاوی رضویہ ۳۔۳۶۷

۹۱۰۔ المصنف لعبد الرزاق، باب الرجل یصلی فی بیتہ، ۲/۴۲۲

۹۱۱۔ الصحیح لمسلم، باب کراھیۃ تاخیر الصلوۃ عن وقتھا المختار ۱/۲۴۰

المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳/۱۲۴

کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۷۶، ۷/۶۴۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ۲/۲۴۰

۹۱۲۔ السنن لابی داؤد، باب من صلی فی منزلہ الخ، ۱/۸۵

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر نماز پڑھتا ہے پھر مسجد آتا اور جماعت قائم ہوتی تو میں انکے ساتھ بھی پڑھ لیتا،لیکن میرے دل میں یہ بات کھٹکتی۔فرماتے ہیں:میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:انکے ساتھ پڑھنے سے جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی۔

٩١٣۔ **عن** یزید بن الأسود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا صَلَّی أَحَدُکُمْ فِی رَحْلِهٖ ثُمَّ أَدْرَکَ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْیُصَلِّهَا مَعَهٗ فَاِنَّهَا لَهٗ نَافِلَةٌ ۔ فتاوی رضویہ ٣/ ٣٦٧

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:جب تم سے کوئی اپنی جائے قیام پر نماز پڑھ چکے پھر اسے امام کے ساتھ بھی نماز کا موقع ملے تو پڑھ لے کہ یہ اسکے لئے نفل ہوگی۔١٢م

٩١٤۔**عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان رجلا سأل عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فقال: انی اصلی فی بیتی ثم ادرك الصلوة مع الامام افاصلی معه فقال له عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما: نعم، قال الرجل : ایتهما اجعل صلوتی۔ فقال له ا بن عمر : او ذالك الیك ،انما ذلك الی الله یجعل ایتهما شاء۔

فتاوی رضویہ ٣/ ٣٦٧

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں اپنے گھر نماز پڑھ لیتا ہوں پھر امام کے ساتھ بھی اس نماز کا اتفاق ہوجاتا ہے تو کیا میں آپکے ساتھ بھی پڑھ لوں؟فرمایا:ہاں،اس شخص نے کہا:میں دونوں نمازوں میں اپنی فرض نماز کس کو سمجھوں؟فرمایا:کیا یہ تیرے اختیار میں ہے۔یہ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے جسے وہ فرض کی جگہ قبول فرمالے۔١٢م

٩١٥۔ **عن** ابن امرأة عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی

٩١٣۔ السنن لابی داؤد، باب من صلی فی منزله، ١/ ٨٥
٩١٤۔ المؤطا لمالك ، باب اعادة الصلوة مع الامام ٦/ ١٤
٩١٥۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٣٣٤٠، ٧/ ١٤

الله تعالیٰ علیه وسلم قال: سَیَکُونُ اُمَرَآءُ یَشغُلُهُم أشیَاءُ ، یُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوۃَ عَنُ وَقتِهَا ، فَصَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقتِهَا، ثُمَّ اجعَلُوا صَلاَتَکُم مَعَهُم تَطَوُّعًا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ حکمراں اپنے کاموں میں مشغول ہو کر نماز کو اسکے وقت سے مؤخر کردینگے تو تم وقت پر نماز پڑھنا۔ پھر انکے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔ ۱۲م

١٥۔ قیام اللیل

(١) قیام اللیل کی فضیلت

٩١٦۔ **عن** جابر بن بن عبد الله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا قَامَ أَحَدُ کُمُ یُصَلِّی مَنَ اللَّیُلِ فَلُیَسُتَكِ ، اِنَّ أَحَدَ کُمُ اِذَا قَرَءَ فِی صَلَاتِهٖ وَضَعَ مَلِكٌ فَاهُ عَلیٰ فِیُهِ وَ لَا یَخُرُجُ مِنُ فِیُهِ شَیُءٌ اِلَّا دَخَلَ فِی فَمِ الُمَلَكِ ۔ احکام شریعت ١٣٩

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی تہجد کو اٹھے تو مسواک کرے کہ جو نماز میں تلاوت کرتا ہے فرشتہ اسکے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے، جو اسکے منہ سے نکلتا ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتا ہے۔١٢م

٩١٧۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفُضَلُ الصَّلٰوةِ بَعُدَ الُفَرِیُضَةِ صَلٰوةُ اللَّیُلِ ۔ فتاوی رضویه ٣/٤٥٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل نماز صلوۃ اللیل ہے۔١٢م

(٢) قیام اللیل کیلئے حضور کا شدت سے عمل

٩١٨۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالی عنه یقول : قام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی تو رمت قد ماه ، فقیل له : غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما

٩١٦۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/٢٣٢ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ٣٢٩٣
٩١٧۔ الصحیح لمسلم ، باب صوم سرر شعبان ، ١/٣٦٨
السنن لابی داؤد، باب صوم سرر المحرم ، ١/٣٣٠
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/٣٤٤ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ٨٦٣٧
٩١٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انا فتحنا لك فتحا مبینا ، ٢/٧١٦
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الاجتهاد فی الصلوة ، ١/٥٥
الصحیح لمسلم ، باب اکثار العمل و الاجتهاد فی العبادة ٢/٣٧٧

تاخر ، قال: أ فَلاَ أَكُونَ عَبدًا شَكُورًا۔　　　　فتاوی رضویہ ۳/۴۶۰

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو قیام کرتے یہاں تک کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا۔ عرض کیا گیا: کیا حضور کو اللہ تعالیٰ نے معصوم پیدا نہیں فرمایا اور آپکے ذریعہ اگلوں پچھلوں کی لغزشیں معاف نہیں فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ ۱۲م

۹۱۹۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها ان نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقوم من الليل حتى تتفطر قد ماه ، فقالت عائشة : لم تصنع هذ ا؟ يا رسول الله ! و قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما تأخر ، قال : أفَلاَ اُحِبُّ أنْ أكُونَ عَبدًاشَكُورًا۔　　　　فتاوی رضویہ ۳/۴۶۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو اتنی دیر تک قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک میں شگاف

۷۱۸۔ السنن للنسائی، الاختلاف علی عائشة فی احیاء اللیل، ۱۶۶/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی طول القیام فی الصلوة، ۱۰۲/۱
المسند لاحمد بن حنل ۲۵۱/۴ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۱۱۸۲
السنن الکبری للبیهقی، ۴۹۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۱/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷۱/۱ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۵۲۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۶/۱ ☆ شرح السنة للبغوی ۴۵/۴
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲۵۰/۷ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۱۲۲۰
التفسیر للبغوی، ۱۷۴/۴ ☆ میزان الاعتدال ، ۴۷۳۱
بدائع المنن للساعاتی، ۳۱۶ ☆ المجروحین لابن حبن ، ۱۶۱/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۵۸۴/۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۸۵/۵
المغنی للعراقی ، ۷۸/۴ ☆ الشفا للقاضی عیاض ، ۴۶۵/۱
تاریخ بغداد للخطیب ، ۳۳۱/۴ ☆ الزهد لاحمد بن حنبل ، ۱۷
مناهل الصفا، ۲۶ ☆ الدرالمنثورللسیوطی، ۱۱۱/۲
التمهید لابن عبدالبر، ۲۲۴/۶ ☆ الزهد لابن المبارك ، ۳۶
کنز العمال للمتقی، ۱۸۵۸۰، ۱۷۹/۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۲۳۲/۱۳

۹۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب انا فتحنا لك فتحا مبینا، ۷۱۶/۲
الصحیح لمسلم ، باب اکثار الاعمال و الاجتهاد فی العبادة، ۳۷۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱۵/۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۲۶/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۵۸۴/۸ ☆

آجاتا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اتنا لمبا قیام کیوں فرماتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو معصوم پیدا فرمایا اور آپ کے سبب اگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمادیں ۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اللہ عزوجل کا شکر گزار بندہ بنوں۔۱۲م

(۳) وقت صلوۃ اللیل

۹۲۰۔ **عن** أیاس بن معاویة المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لا بُدَّ مِن صَلٰوۃٍ بِلَیلٍ ، وَ لَو حَلبُ نَا قَةٍ ، وَ لَوْحَلْبُ شَاةٍ ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلاةِ الْعِشَاءِ الآخِرَ ةِ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلِ۔

حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب میں نماز پڑھنا چاہیئے خواہ اتنی دیر جتنے وقت میں اونٹنی یا بکری دوہی جائے اور شب کی نماز کا وقت بعد نماز عشاء ہے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، مگر ابن اسحاق کے بارے میں ترغیب میں طعن مذکور ہے لیکن ہمارے نزدیک ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے افادہ فرمایا۔

جدالممتار ۱/ ۳۲۷

(۴) تعداد رکعات صلوۃ اللیل

۹۲۱۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالی عنها قالت : کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی شهر رمضان وغیر ہ ثلث عشرۃ رکعة باللیل منها رکعتا الفجر ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۹۲۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۲۷۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۲۰۳
الاصابه لابن حجر ، ۱/ ۳۹۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/ ۲۵۲

۹۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف صلوۃ اللیل ، ۱/ ۱۵۳
الصحیح لمسلم ، باب صلوۃ اللیل و عددرکعات ، ۱/ ۲۵۵
المؤطا لمالک ، ۴۲، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۲۵۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ماہ رمضان المبارک اور دوسرے مہینوں کی راتوں میں تیرہ رکعات تھیں ان میں دو رکعت سنت فجر بھی شمار کی گئیں۔۱۲م

(۵) قیام اللیل کی نیت کے ساتھ نیند بھی عبادت

۹۲۲۔ **عن** أم المؤنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : مَا مِنُ اِمُرَءٍ تَكُونُ صَلٰوةُ اللَّیُلِ یَغُلِبُهٗ عَلَیُهَا نَوُمٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أجُرَ صَلٰوتِهٖ وَكَانَ نَوُمُهٗ عَلَیُهِ صَدَقَةٌ۔ **فتاوی رضویہ ۳/۳۲۹**

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص نماز شب کی نیت کرے اور اس پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اسکی نماز کا ثواب دیتا ہے اور اسکی نینداس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔۱۲

۹۲۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ أتٰی فِرَاشَهٗ وَ هُوَ یَنُوِی أنُ یَّقُوُمَ یُصَلِّی مِنَ اللَّیُلِ فَغَلَبَتُهٗ عَیُنَاهُ حَتّٰی أصُبَحَ كُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰی وَكَانَ نَوُمُهٗ صَدَقَةً عَلَیُهِ مِنُ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بستر پر اس نیت سے لیٹا کہ رات کو اٹھ کر نماز شب پڑھیگا پھر وہ سوتا ہی رہ گیا صبح تک ، تو اللہ تعالیٰ اسکی نیت کا ثواب اسے عطا فرماتا ہے۔ اور اسکی نیند اللہ عزوجل کی

۹۲۲۔ السنن لابی داؤد ، باب من نوی القیام فنام ، ۱۸۶/۱
السنن للنسائی، باب من كان صلوته باللیل فغلبه علیها النوم، ۱۹۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۲/۶ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۱۵/۳
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۴۰۹/۱ ☆ التفسیرللقرطبی، ۶۶/۱۳
ارواء الغلیل للالبانی ۴۰۹/۲ ☆ تجرید التمهید لابن عبدالبر، ۵۰۵
المؤطا لمالك ، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹۵/۵

۹۲۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی من نام عن حزبه من اللیل ، ۹۵/۱
السنن للنسائی، باب من اتی فراشه و هو ینوی القیام فنام ، ۱۹۹/۱
المؤطا لمالك ، ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۲/۶
المستدرك للحاكم ۳۱۱/۱ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۱۵/۳
الصحیح لابن خزیمة ، ۱۱۷۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۵۸/۵
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۴۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۱۳۹۱، ۷۸۳/۷
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۴۵۹/۱ ☆ المغنی للعراقی، ۳۴۸/۱

طرف سے اس پر صدقہ ہوجاتی ہے ۱۲م فتاوی رضویہ ۳/ ۳۲۹

(۶) تہجد کیلئے کچھ دیر سونا ضروری ہے

٩٢٤۔ **عن** الحجاج بن عمرو بن غزية صاحب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رضى الله تعالىٰ عنه قال : بحسب احدكم اذا قام من الليل يصلى حتى يصبح أنه قد تهجد ، إنما التهجد المرء يصلى الصلوة بعد رقدة ، ثم الصلوة بعد رقدة ، وتلك كانت صلوة برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۳۳۲

حضرت حجاج بن عمرو بن غزیہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تم میں کسی کا یہ گمان ہے کہ رات کو اٹھ کر صبح تک نماز پڑھے جبھی تہجد ہو۔ تہجد صرف اسکا نام ہے کہ آدمی ذرا سو کر نماز پڑھے یہی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ تھا۔ ۱۲م

(۷) صلوۃ اللیل میں جہر سے قرأت

٩٢٥۔ **عن** أبى قتادة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج ليلة فإذا هو بأبى بكر يصلى يخفض من صوته قال : و مر بعمر بن الخطاب و هو يصلى رافعا صوته قال : فلما اجتمعا عند النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: يَا أَبَا بَكْرٍ ! مَرَرْتُ بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ ، قال : قد اسمعت من ناجيت ، يا رسول الله ! قال : وقال لعمر، مَرَرْتُ بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتُكَ قال : فقال : يا رسول الله ! اوقظ الوسنان و اطرد الشيطان ۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۴۸۱

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات حجرۂ مبارکہ سے تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق نماز میں آہستہ

٩٢٤۔ المعجم الكبرى للطبرانى، ٣/ ٢٢٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢/ ٢٧٧
٩٢٥۔ السنن لابى داؤد ، باب رفع الصوت بالقرأة الخ، ١/ ١٨٨

قرأت کررہے ہیں۔ پھر حضرت عمر کو دیکھا تو وہ بلند آواز سے قرأت میں نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا جب تم نماز پڑھ رہے تھے تو تمہاری آواز نہایت پست تھی۔ عرض کیا: یارسول اللہ! جس سے مناجات کررہا تھا اسے سنا رہا تھا۔ پھر حضور نے حضرت عمر سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم خوب بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔ عرض کی: یارسول اللہ! سوتے ہوئے لوگوں کو جگارہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ ۱۲م

۹۲۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال :قَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ ! أَنْتَ تَقْرَءُ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ ، قال : كلام طيب يجمعه الله بعضه الى بعض ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشاد فرمایا: اے بلال! میں نے تمہیں نماز شب میں پڑھتے سنا کہ تم کچھ اس سورۃ سے پڑھ رہے تھے اور کچھ دوسری سورۃ سے۔ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا کلام پاکیزہ ہے۔ بعض کو بعض کے ساتھ ملا رہا تھا کہ ارادۂ الٰہیہ یونہی ہوتا ہے فرمایا: تم تینوں نے ٹھیک بات کی درست کام کیا۔ ۱۲م

(۸) رات کو جاگ کر عبادت کرنا

۹۲۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بت عند خالتی ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها ، فقام النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فاتی حاجته فغسل وجهه و يديه ثم نام ثم قام فاتی القربة فاطلق شناقها ثم توضأ وضوء بين وضوئين لم يكثر و قد ابلغ فصلی فقمت فتمطيت كراهية ان يری انی كنت انقيه فتوضأت فقام يصلی ، فقمت عن يساره فاخذ باذنی فادارنی عن يمينه فتتامّت صلوته ثلث عشرة ركعة ثم اضطجع فنام حتی نفخ و كان اذا نام نفخ فاذنه بلا ل بالصلوٰة فصلی ولم يتوضأ۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۴۳۶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ

۹۲۶۔ السنن لابی داؤد، با ب رفع الصوت بالقرأة ، الخ، ۱۸۸/۱

۹۲۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الدعا اذا انتبه من الليل، ۹۳۵/۲

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں رات کو قیام کیا تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بستر سے اٹھے اور ضرورت سے فارغ ہوکر اپنے چہرۂ اقدس اور ہاتھوں کو دھویا اور پھر سوگئے، اسکے بعد پھر بیدار ہوئے اور چھوٹے مشکیزہ کو لیکر اسکا بند کھولا پھر خفیف وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے، میں بھی اٹھا اور خوب پیچھے چلا گیا، کیونکہ مجھے یہ اچھا محسوس نہ ہوا کہ حضور یہ خیال فرمائیں کہ میں پیچھے کھڑا انتظار کر رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے وضو کیا اور سرکار اب بھی کھڑے ہوئے نماز میں مشغول تھے۔ لہذا میں حضور کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا، تو سرکار نے میرا کان پکڑا اور کھینچ کر داہنی جانب کھڑا کرلیا۔ پھر تیرہ رکعت نماز پڑھی پھر لیٹ کر سوگئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور سرکار کی یہ عادت کریمہ تھی جب سوتے تو خراٹے لیتے۔ اسی درمیان حضرت بلال نے آپکو نماز کی اطلاع دی۔ آپ اٹھے اور جدید وضو کئے بغیر نماز پڑھائی۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ چیز (سونے سے وضو نہ ٹوٹنا (امت کی بہ نسبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔

(۹) آخر رات میں عبادت بہتر ہے۔

۹۲۸۔ **عن** عمرو بن عنبسة السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ای اللیل اسمعَ؟ قال : جَوفُ اللَّیلِ الْآخِرِ ، فَصَلِّ مَا شِئتَ، فَاِنَّ الصَّلوٰةَ مَشْهُودَةٌ مَکْتُوبَةٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْفَجْرَ ، ثُمَّ اقْتَصِرْ حَتّٰی تَطْلَعَ الشَّمْسُ وَ تَرْتَفِعَ قَیْسَ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَیْنِ ۔ جدالممتار ۱/۱۹۶

حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! رات کا کونسا حصہ نماز کی مقبولیت کیلئے بہتر ہے؟ فرمایا: رات کے دوسرے حصہ کا درمیانی حصہ، تم اس میں جسقدر چاہو نماز پڑھو کہ نماز لکھنے کیلئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تم فجر کی نماز سے فارغ ہو۔ پھر اسی مقام پر بیٹھے

۹۲۸۔ السنن لابی داؤد، باب من رخص فیهما اذا کانت الشمس، الخ ۱/ ۱۸۱
المستدرك للحاکم، ۱/۲۶۹ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۴/۵۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۱۶۴ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۵۰

رہو کہ سورج طلوع ہو کر ایک نیزے یا دو نیزوں کی مقدار بلند ہو جائے۔۱۲م

(۱۰) قیام اللیل پر مداومت کرو

۹۲۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَا عَبْدَ اللّٰہِ ! لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ رات کو قیام کرتا تھا پھر ترک کر دیا۔۱۲م

۹۲۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل ، ۱/۱۵۴
الصحیح لمسلم ، باب النھی عن صوم الدھر الخ ، ۱/۳۶۶
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی قیام اللیل ، ۱/۹۵
المسند لاحمد بن حنبل ۲/۱۷۰ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۱/۴۴۵
الصحیح لابن خزیمۃ، ۱۱۲۹ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۲۳۴
کنز العمال للمتقی، ۲۱۳۸۲، ۷/۷۸۱ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۱۶/۵۷

١٦۔ جمعہ

(١) فضیلت یوم جمعہ

٩٣٠۔ **عن** أوس بن أوس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّا مِکُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِفِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ ، فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، قال: قالوا: يا رسول الله ! كيف تعرض صلوتنا عليك و قد ارمت يعنى بليت فقال : اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَاكُلَ أَجْسَا دَ الْأَنْبِيَاءِ ۔ **فتاوی رضویہ ٣٥/٤**

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں افضل یوم جمعہ ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق ہوئی ۔ اسی دن وصال ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی اور اسی دن بے ہوشی ہے، لہذا اسی دن مجھ پر درود کثرت سے پڑھو۔ کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش ہوتے ہیں ۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے درود آپ پر کیسے پیش ہونگے ؟ آپ تو رمیم ہو چکے ہونگے یعنی گلی ہڈی۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیا کے جسم حرام فرمادیئے ہیں۔ ١٢م

فتاوی رضویہ ١٣٦/٦

٩٣٠۔ السنن لابی داؤد	باب تفریع ابواب الجمعة ،				١٥٠/١
السنن لابن ماجه ،	باب فضل الجمعة ،				٧٧/١
السنن للنسائی،	باب اکثار الصلوة علی النبیﷺ یوم الجمعة ،				١٥٤/١
المستدرك للحاکم ،	کتاب الجمعة ،				٢٧٨/١
المسند لاحمد بن حنبل ،	٨/٤	☆	الجامع الصغیر للسیوطی ،		١٥٠/١
الصحیح لابن خزیمة ،	١٧٣٣	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،		١٣٦١
الدر المنثور للسیوطی ،	٣٣٨/٥	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،		١٥٧/٣
ارواء الغلیل للآلبانی،	٣٤/١	☆	المصنف لابن ابی شیبة،		١٤٩/٢
الترغیب و الترهیب للمنذری ،	٤٩١/١	☆	التوسل للالبانی ،		٥٨
تلخیص الحبیر لابن حجر ،	٧٢/٢	☆	کنز العمال للمتقی، ٢٢٠٢،		٤٩٩/١
المسند للربیع،	٥٥٠	☆	المجعم الکبیر للطبرانی،		١٨٦/١
السنن الکبری للبیهقی،	٢٤٩/٣	☆	التفسیر لابن کثیر ،		٢٧٥/٥
الاذکار اکلنوویة ،	١٠٦	☆	البدایة و النهایةلابن کثیر،		٢٧٥/٥
الحاوی للفتاوی للسیوطی ،	٢٦٤/٢	☆	میزان الاعتدال للذهبی،		٢٩٩١

۹۳۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا، وَ لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِی يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۶۵/۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمام ایام میں بہتر دن یوم جمعہ ہے۔اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ہوئی ۔ اسی دن جنت میں داخل ہوئے اسی دن جنت سے دنیا میں تشریف لائے۔اورقیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔۱۲م

۹۳۲۔ **عن** أبی لبابة بن المنذر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَ أَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالیٰ ، فِيْهِ

۹۳۱۔	الصحيح لمسلم،	كتاب الجمعة ،			٢٨٢/١
	الجامع للترمذی،	باب فضل يوم الجمعة ،			٦٤/١
	السنن لابی داؤد	كتاب الصلوة باب تفريع ابواب الجمعة ،			١٥٠/١
	السنن للنسائی،	باب ذكر فضل يوم الجمعه ،			١٥٤/١
	المسند لاحمد بن حنبل ،	٢٧٢/٢	☆	المؤطا لمالك ،	
	السنن الكبری للبيهقی،	٢٥١/٣	☆	المستدرك للحاكم ،	٢٧٨/١
	الكشاف ،	١٧٠	☆	الترغيب و الترهيب للمنذری،	٥٩٠/١
	التفسير للبغوی،	٩٣/٧	☆	السنن للدارمی ،	
	الصحيح لابن خزيمة،	١٧٢٩	☆	زاد المسير لابن الجوزی،	٢٦٣/٨
	ارواء الغليل للآلبانی،	٢٢٧/٣	☆	الدر المنثور للسيوطی ،	٤٨/١
	موارد الظمئان للهيثمی،	١٠٢٤	☆	المسند للشافعی،	٧٢
	مشكوة المصابيح للتبريزی	١٣٥٦	☆	فتح الباری للعسقلانی	٤٦٠/٢
	بدائع المنن للساعاتی،	٤٢٥	☆	اتحاف السادة للزبيدی،	٢١٦/٣
	تجريد التمهيد لابن عبد البر ،	٦٩٢	☆	كنز العمال للمتقی، ٢١٠٥٠،	٧١١/٧
	المسند للربيع بن حبيب ،	٥٧/١	☆	البداية و النهاية لابن كثير ،	٨٠/١
	التاريخ الكبير للبخاری،	٤٢٣/٥	☆	المغنی للعراقی،	١٧٩/١
	التفسير للقرطبی،	٥١/١٨	☆	التفسير لابن كثير،	١١٥/١
۹۳۲۔	الترغيب و الترهيب للمنذری	٤٨٩/١	☆	المعجم الكبير للطبرانی،	٢٣/٥
	مشكو ة المصابيح للتبريزی	١٣٦٣	☆	كنز العمال للمتقی، ٢١٠٦١،	٧١٣/٧
	حلية الاولياء لابی نعيم ،	٣٦٦/١	☆	المصنف لابن ابی شيبة ،	١٥٠/٢

خَمسُ خِلاَلٍ ، خَلَقَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ وَ أَهبطَ اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ اِلَى الْأَرضِ ، وَ فِيهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ ، وَ فِيهِ سَاعَةٌ لاَ يَسأَلُ اللّٰهَ فِيهَا الْعَبدُ شَيأً اِلَّاأَعطَاهُ اِيَّاهُ مَالَم يَسأَلُ حَرَامًا ، وَ فِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ ، مَا مِن مَلَكٍ مُّقَرَّبٍ ، وَ لاَ سَمَاءٍ ، وَلاَ أَرضٍ ، وَ لاَ رِيَاحٍ ، وَلاَجِبَالٍ ، وَ لاَ بَحرٍ اِلَّا وَهُنَّ يَشفَقنَ مِن يَومِ الْجُمُعَةِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ٩/٢٩٥

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذ ررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے یہاں تمام دنوں کا سردار ہے اور سب سے زیادہ عظمت والا۔اس میں پانچ اوصاف ہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اسی دن آپ زمین پر تشریف لائے۔اسی دن وصال فرمایا۔اسی میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بندہ حرام چیز کے علاوہ جو مانگتا ہے عطا فرماتا ہے اسی دن قیامت قائم ہوگی۔تمام فرشتے،آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر اس دن سے خوفزدہ رہتے ہیں۔١٢م

٩٣٣۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ يَبعَثُ الْأَيَّامَ يَومَ الْقِيَامَةِ عَلیٰ هَيأَتِهَا وَ يَبعَثُ الْجُمُعَةَ زَهرَآءَ مُنِيرَةً أَهلُهَا يَحُفُّونَ بِهَا كَالْعَرُوسِ تَهدِى اِلیٰ كَرِيمِهَا۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو انکی شکل پر اٹھائے گا، اور جمعہ کو چمکتا، روشنی دیتا، جمعہ پڑھنے والے اسکے گرد جھرمٹ کئے ہونگے جیسے نئی دلہن کو اسکے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کر کے لیجاتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ٦/٢٠٢

٩٣٤۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

٩٣٣۔ المستدرك للحاكم ، ١/٢٧٧ ☆ الصحیح لابن خزیمة ١٧٣٠
الكامل لابن عدی ، ٤/١٥٢٢ ☆ السلسلة الصحیحة للالبلانی، ٧٠٦
كنز العمال للمتقی، ٢٠٩١٠ ، ٧/٦٨٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/٢١٦
التفسیر للقرطبی، ١٨/١١٩ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٥١٧
٩٣٤۔ السنن لابن ماجه ، باب ذكر وفاته و دفنه ﷺ ، ١/١١٩
السنن الكبری للبیهقی، ٣/٢٤٩ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٢/١٤٤
المطالب العالیة لابن حجر، ٣٣٢٢، ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٢/٤٩٨

علیه وسلم : أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهٗ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلآئِكَةُ وَاِنَّ أَحَدًا لَنْ يُّصَلِّیَ اِلَّاعُرِضَتُ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰی يَفْرُغَ مِنْهَا،قال : قلت و بعد الموت ، قال : وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ، اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ يُرْزَقُ ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ خاص طور پر فرشتوں کی حاضری کا دن ہے۔ اور مجھ پر جو شخص بھی درود پڑھتا ہے اسکا درود ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اور وصال کے بعد۔ فرمایا: وصال کے بعد بھی۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو کھائے۔ تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔۱۲م

(۲) جمعہ کہاں پڑھا جائے

٩٣٥ ـ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لا جمعة و لا تشريق الا فی مصر جامع۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ اور تکبیر تشریق شہر ہی میں واجب ہیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔　　فتاوی رضویہ ۶۷۲/۳

٩٣٦ ـ **عن** عطا ء بن ابی رباح رضی الله تعالىٰ عنه قال : اذا كنت فی قرية جامعة فنودی بالصلوٰة من يوم الجمعة فحق عليك ان تشهد ها ان سمعت النداء

---

٥٣٤ ـ التفسير لابن كثير ، ٤٦٤/٦ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی ، ١٣٦٦
اتحاف السادة للزبيدی، ٢٤١/٣ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ١٨٩/١
اللآلی المصنوعة للسيوطی ، ١٤٧/١ ☆ كنزالعمال للمتقی، ٢١٨٠ ، ٥١٧/١
المسند للشافعی، ٧٠ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ٥١٧/٢

٩٣٥ ـ المصنف لعبد الرزاق ، باب القری الصغار، ١٦٧/٣
فتح الباری للعسقلانی، ٤٥٧/٢ ☆ الكامل لابن عدی، ٢٨٧/١
نصب الراية للزيلعی، ١٩٥/٢

٩٣٦ ـ المصنف لعبد الرزاق، باب القری الصغار ، ١٦٩/٣

او لم تسمعه ، قال : قلت لعطاء : ما القرية الجامعة ؟ قال : ذات الجماعة و الامير القاضى و الدور المجتمعة ، غير لامتفرقة الآخذ بعضها بعض كهئية جدة۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۶۷۲

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم شہر میں ہو اور جمعہ کے دن اذان ہو جائے تو اب تم پر لازم ہے کہ جمعہ کی نماز میں حاضری دو خواہ تم نے اذان سنی ہو یا نہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے شہر کی تعریف وصفت معلوم کی کہ کس آبادی کو کہتے ہیں؟ فرمایا: جہاں جماعت ہوتی ہو۔ کوئی حاکم ہو اور وہ حاکم حد قصاص جاری کر سکتا ہو۔ گھروں کا سلسلہ متصل ہو کہ آپس میں ملے ہوں۔ جیسے جدہ کی آبادی۔ ۱۲ م

(۳) خطبہ جمعہ خاموشی سے سنو

۹۳۷۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روز جمعہ خطبۂ امام کے وقت تو دوسرے سے کہے چپ، تو تو نے خود لغو کیا۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۶۹۷

۹۳۸۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهٖ صَهٍ فَقَدْ لَغَا ،

۹۳۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الانصات يوم الجمعة ، ۱۲۸/۱
الصحيح لمسلم ، كتاب الجمعة ، ۲۸۱/۱
السنن لابى داؤد كتاب الصلوة باب الكلام و الامام يخطب، ۱۵۸/۱
السنن للنسائى، باب الانصفا للخطبة يوم الجمعة ، ۱۵۸/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى الاستمتاع للخطبة، ۷۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۲۷۲/۲ ☆ السن للدارمى، ۳۲٤/۱
المصنف لعبد الرزاق، ۵۲۲٤، ۳/ ۲۲۳ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۵۸/٤
نصب الراية للزيلعى ، ۲۰۹/۲ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٦۰/۲
فتح البارى للعسقلانى ، ٤۰۹/۲ ☆ السلسله الصحيحة للالبانى، ۱۱۸/۱
۹۳۸۔ السنن لابى داؤد ، باب فضل يوم الجمعة، ۱۵۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۷٤/۲ ☆ الجامع الكبير ، ٦۳/۲

وَ مَنُ لَغَا فَلَیُسَ لَهٗ فِی جُمُعَتِهٖ تِلُكَ شَیُءٌ ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے چپ کہے اس نے لغو کیا اور جس نے لغو کیا اسکے لئے اس جمعہ میں کچھ اجر نہیں۔ فتاوی رضویہ ٣/ ٦٩٧

٩٣٩ـ **عن** عبد الله بن عبا س رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ یَّتَكَلَّمُ یَوُمَ الُجُمُعَةُ وَ الُاِمَامُ یَخُطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الُحِمَارِ یَحُمِلُ أَسُفَارًا ، وَ الَّذِی یَقُوُلُ لَهٗ أَنُصِتُ لَیُسَ لَهٗ جُمُعَةٌ ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جب امام خطبہ میں ہو تو بولنے والا ایسا ہے جیسا گدھا جس پر کتابیں لدی ہوں۔ اور جو اس سے چپ کہے اسکا جمعہ نہیں۔ فتاوی رضویہ ٣/ ٦٩٧

(٤) خطیب دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے

٩٤٠ـ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخطب خطبتین یقعد بینهما۔ فتاوی رضویه ٣/ ٦٨٧

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو دونوں خطبوں کے درمیاں بیٹھتے۔ ١٢م

(٥) دونوں خطبوں کے درمیان دعا

٩٤١ـ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : بینما النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخطب یوم الجمعة اذا قام رجل فقال : یا رسول الله ! هلك الكراع ، هلك الشاء ، فادع الله ان یسقینا فمدیدیه و دعا۔ فتاوی رضویه ٣/ ٦٩٧

٩٣٩ـ المسند الحمد بن حنبل، ١/ ٢٣ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ١٢/ ٩٠
كنز العال للمتقی، ٢١٢٠٦، ٧/ ٧٤٥ ☆

٩٤٠ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب القعدة بین الخطبتین، ١/ ١٢٧
الصحیح لمسلم ، كتاب الجمعة، ، ١/ ٢٨٣
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الجلوس بین الخطبتین، ١/ ٦٧
السنن لابن ماجه ، با ب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة، ١/ ٧٩
المسند لاحمد بن حنبل ، ٥/ ٥٢ ☆ ارواء الغلیل للالبانی ، ٣/ ٧٠

٩٤١ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب الاستقاء فی الخطبة، ١/ ١٢٧

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش ہو۔ حضور نے ہاتھوں کو دراز فرمایا اور دعا کی۔

(٦) خطبۂ جمعہ سے قبل خطیب مقتدیوں کو سلام کرے

٩٤٢۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دنا من منبره يوم الجمعة سلم على من عنده من الجلوس، فاذا صعد المنبر استقبل الناس بوجهه ثم سلم قبل ان يجلس۔

جد الممتار ١/٢/٣٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر کے قریب پہونچتے تو منبر کے قریب بیٹھے ہوئے حضرات کو سلام فرماتے۔ اور جب منبر پر تشریف فرما ہوتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے پھر بیٹھنے سے پہلے سب کو سلام فرماتے۔ ١٢م

٩٤٣۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا صعد المنبر سلم۔　　جد الممتار ١/٢/٣٧

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو سلام کرتے ١٢م

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی علیہ الرحمہ کے نزدیک دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ لیکن ان سے سخت تعجب خیز بات یہ صادر ہوئی کہ ضعیف وواہی کہنے کے بعد فرمارہے ہیں کہ منبر پر امام جب جائے تو

٩٤٢۔ السنن الکبری للبیهقی، ٣/٢٠٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٨٩٧٨

٩٤٣۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة ، ٧٩/١

السنن الکبری للبیهقی، ٣/٢٠٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٤٢/٤

کنز العمال للمتقی، ١٧٩٧٧، ٧/ ٦٤

پہلے سلام کرے اسکے بعد خطبہ پڑھے۔ یہ سنت ہے۔ اوران احادیث کے ذریعہ امام اعظم وامام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مسلک رد ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک سنت نہیں۔

جدالممتار ١/٣٧٢

(٧) حالت خطبہ میں عصا پر ٹیک لگانا

٩٤٤۔ **عن** الحکم بن حزن الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اقمنا بھا ای بالمدینۃ الطیبۃ ایاما ، شھدنا فیھا الجمعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام متوکأ علی عصا او قوس۔ جدالممتار ١/ ٣٨٧

حضرت حکم بن حزن کلبی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں چند روز مقیم رہے۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں حاضری دی تو دیکھا کہ سرکار لاٹھی یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے۔١٢م

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے صرف ایک مرتبہ کے بارے میں معلوم ہوا۔ اور قاعدہ ہے " واقعۃ عین لا تعم " کہ کسی معین وخاص واقعہ سے حکم عام ثابت نہیں ہوتا۔ کیوں کہ ہوسکتا ہے یہ عصا وغیرہ پر ٹیک لگانا کسی عذر کے سبب یا بیان جواز کیلئے ہو۔ جدالممتار ١/ ٣٧٨

٩٤٤۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یخطب علی قوس، ١/١٥٦

۱۷۔ عیدین

(۱) عیدین کی نماز اور وعظ و نصیحت

۹۴۵۔ **عن** عبد اللہ بن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : خرجت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم فطر او اضحی فصلی ثم خطب ثم اتی النساء فوعظھن و ذکر ھن و امرھن بالصدقۃ ۔ فتاوی رضویہ ۶۹۲/۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید اضحیٰ کے دن گیا تو حضور نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا، پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو وعظ و نصیحت سے نوازا اور صدقہ کا حکم دیا۔۱۲م

۹۴۶۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما أن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قام فبدأ بالصلوٰۃ ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزل فاتی النساء فذکر ھن و ھو یتو کأ علی ید بلال و بلال باسط ثوبہ تلقی فیہ النساء صدقۃ۔ فتاوی رضویہ ۶۹۲/۳

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے تشریف لائے اور عورتوں کی جانب تشریف لے گئے اور انکو نصیحت فرمائی۔ آپ حضرت بلال کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں صدقہ کی چیزیں ڈال رہی تھیں۔۱۲م

۹۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب خروج النساء و لحیض الی المصلی، ۱۳۳/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الصلوۃ العیدین ، ۲۸۹/۱
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فی صلوۃ العیدین ، ۹۲/۱
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوۃ باب الخطبۃیوم العید، ۱۶۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۱/۱ ☆ السنن للنسائی، موعظۃ الامام النساء الخ، ۱۸۰/۱
۹۴۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المشی والرکوب الی العید ، الخ، ۱۳۱/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب صلوۃ العیدین ، ۲۸۹/۱

(۲)عیدین کی نماز دو رکعت ہے

۹۴۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم اضحی فصلی العید الرکعتین ثم اقبل علینا بوجھہ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید اضحیٰ کے دن باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں عید کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

(۳)خطبۂ عیدین نماز کے بعد ہو

۹۴۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : شھدت صلوۃ الفطر مع نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنھم فکلھم یصلیھا قبل الخطبۃ ثم یخطب۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق، امر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم، امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں حاضر ہوا۔ان سب حضرات نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیا۔۱۲م

۹۴۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی الاضحی و الفطر ثم یخطب بعد الصلوٰۃ۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید فطر کے دن پہلے نماز پڑھاتے پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے۔۱۲م

۹۵۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۹۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، استقبال الامام الناس خطبۃ العید، ۱/۱۳۳

۹۴۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الصلوۃ العیدین ، ۱/۲۸۹

الجامع الصحیح للبخاری، الخطبۃ بعد العیدین ، ۱/۱۳۱

۹۴۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، المشی و الرکوب الی العید ، ۱/۱۳۱

۹۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، کلام الامام و الناس فی خطبۃ العید ۱/۱۳۴

وسلم صلی یوم النحر ثم خطب فامر من ذبح قبل الصلوۃ ان یعید ذبحه ، فقام رجل من الانصار فقال : یا رسول الله! جیران لی ، اما قال بهم خصاصة و اما قال بهم فقر ، وانی ذبحت قبل الصلوٰۃ ، وعند ی عناق لی احب الی من شاتی لحم فرخص له فیها ۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت انس بن مالک رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدالضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی تھی اسے دوبارہ قربانی کا حکم دیا۔ ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے اور بولے: یارسول اللہ! میرے کچھ پڑوسی ہیں۔ راوی کہتے ہیں یا تو انہوں نے یہ کہا کہ وہ بھوکے تھے یا یہ کہا کہ وہ محتاج تھے۔ لہذا میں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کردی۔ اب میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ پسند ہے۔ چنانچہ حضور نے انکو اسکی قربانی کی اجازت دیدی۔ ۱۲م

۹۵۱۔ **عن** جندب بن عبد الله البجلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح و قال من ذبح قبل ان یصلی فلیذبح اخری مکانها و من لم یذبح فلیذبح باسم الله۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عیدالضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور اسکے بعد قربانی کی۔ اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کردی ہے وہ دوبارہ کرے اور جس نے نہیں کی ہے وہ اب بسم اللہ کہہ کر قربانی کرے۔ ۱۲م

۹۵۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابو بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یصلون العیدین قبل الخطبة ۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

۹۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کلام الامام و الناس فی خطبة العید، ۱/۱۳٤
۹۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الخطبة بعد العید ۱/۱۳۱
الجامع للترمذی ، باب فی صلوۃ العیدین قبل الخطبة، ۱/۷۰
السنن للنسائی، باب صلوۃ العیدین قبل الخطبة، ۱/۲۳۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر، اور امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔۱۲م

۹۵۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یخطب فیأمر بالصدقة فیکون اکثر من یتصدق انس ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن عیدگاہ تشریف لیجاتے اور دو رکعت نماز پڑھاتے پھر خطبہ دیتے اور صدقہ کا حکم فرماتے۔تو اکثر صدقہ وصول کرنے والے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے تھے۔۱۲م

۹۵۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یخرج یوم الفطر و الاضحی الی المصلی ، فاول شئی یبدأ به الصلوة ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس و الناس جلو س علی صفوفهم فیعظهم و یوصیهم ، فان کان یرید أن یقطع بعثا قطعه او یأمر بشئ أمر به ثم ینصرف۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لیجاتے۔سب سے پہلے نماز عید ادا فرماتے پھر پلٹ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور لوگوں کے روبرو کھڑے ہو کر جبکہ لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے آپ وعظ فرماتے اور اچھے کاموں کی وصیت فرماتے۔پھر اگر کسی جگہ جہاد وغیرہ کیلئے کسی دستہ کو بھیجنا ہوتا تو اسکو منتخب فرماتے۔یا کسی دوسری چیز کا حکم دینا ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس تشریف لاتے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سب حدیثیں ظاہر کرتی ہیں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق و فاروق وعثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز عید کا سلام پھیر کر کچھ دیر کے بعد خطبہ شروع فرماتے۔
فتاوی رضویہ ۳/۷۹۰

۹۵۳۔ السنن للنسائی، باب حث الامام علی الصدقة فی الخطبة ، ۱/۲۳٤

۹۵٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر، ۱/۱۳۱

۹۵۵۔ **عن** عبد الله بن السائب رضی الله تعالیٰ عنه قال : حضرت بالعید مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی بنا العید ثم قال : قد قضینا الصلوة فمن احب ان یجلس للخطبة فلیجلس و من احب ان یذهب فلیذهب ۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں عید کی نماز میں حاضر ہوا تو حضور نے عید کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: ہم نماز تو پڑھ چکے اب جو خطبہ سننے کیلئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۹۱

(۴) خطبۂ عیدین اور دعا بعد نماز ہو

۹۵۶۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه قال : کانت الصلوة فی العید ین قبل الخطبة ثم یقف الامام علی راحلته بعد الصلوة فیدعو ویصلی بغیر اذان و لا اقامة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی تھی۔ پھر امام اپنے راحلہ پر وقوف کر کے نماز کے بعد دعا مانگتا اور نماز بے اذان واقامت ہوتی۔

(۵) عید کے دن کی فضیلت

۹۵۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِذَا کَانَتْ غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلآئِکَةَ فِی کُلِّ بَلَدٍ (و ذکر الحدیث الی ان قال) فَاِذَا بَرَزُوْا اِلٰی مُصَلَّاهُمْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (و ساق) وَ یَقُوْلُ: یَا عِبَادِی ! سَلُوْنِی فَوَعِزَّتِی وَ جَلَالِی ، لَا تَسْئَلُوْنِی الْیَوْمَ شَیْأً فِی جَمْعِکُمْ لِآخِرَ تِکُمْ اِلَّاأَعْطَیْتُکُمْ،وَلَا لِدُنْیَا کُمْ اِلَّا نَظَرْتُ لَکُمْ ، فَوَعِزَّتِی لَأَسْتُرَنَّ عَلَیْکُمْ عَثَرَاتِکُمْ مَارَاقَبْتُمُونِی ، وَ عِزَّتِی وَ جَلَالِی لَا أُخْزِیْکُمْ وَلَا أَفْضَحُکُمْ بَیْنَ أَصْحَابِ الْحُدُوْدِ ، وَ انْصَرِفُوا مَغْفُورًا لَکُمْ قَدْ أَرْضَیْتُمُونِی وَرَضِیْتُ

۹۵۵۔ السنن لابن ماجه ، با ب ما جاء فی انتظار الخطبة بعد الصلوٰة ۱/۹۳
السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوة ، باب الجلوس للخطبة، ۱/۱۶۳
۹۵۶۔ کتاب الآثار لمحمد ، با ب صلوة العیدین ، ۴۱
۹۵۷۔ شعب الایمان للبیهقی ، ۳/۳۳۷

عَنۡکُمۡ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور علیہ افضل الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جب عید کی صبح ہوتی ہے مولیٰ سبحانہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتے بھیجتا ہے۔(اسکے بعد حدیث میں فرشتوں کا شہر کے ہرنا کہ پر کھڑا ہونا اور مسلمانوں کو عیدگاہ کی طرف بلانا بیان ہوا۔ پھر ارشاد ہوا) جب مسلمان عیدگاہ کی طرف میدان میں آتے ہیں (مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں فرماتا ہے اور ملائکہ اس سے یوں عرض کرتے ہیں۔ پھر فرمایا) رب تبارک وتعالیٰ مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے۔اے میرے بندو! مانگو، کہ قسم مجھے اپنی عزت وجلال کی آج اس مجمع میں جو چیز اپنی آخرت کیلئے مانگو گے میں تمہیں عطا فرماؤنگا۔ اور جو کچھ دنیا کا سوال کروگے اس میں تمہارے لئے نظر کرونگا۔(یعنی دنیا کی چیزیں خیر وشر دونوں کی متحمل ہیں۔اور آدمی اکثر اپنی نادانی سے خیر کو شر، شر کو خیر سمجھ لیتا ہے۔اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔لہذا دنیا کیلئے جو کچھ مانگو گے اس میں بکمال رحمت نظر فرمائی جائے گی۔اگر وہ چیز تمہارے حق میں بہتر ہوئی عطا ہوگی ورنہ اس کے برابر بلا دفع کریں گے یا دعا قیامت کیلئے ذخیرہ رکھیں گے اور یہ بندے کیلئے ہر صورت سے بہتر ہے) مجھے اپنی عزت کی قسم جب تک تم میرا مراقبہ رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کی ستاری فرماؤنگا۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم، میں تمہیں اہل کبائر میں فضیحت ورسوانہ کرونگا۔ پلٹ جاؤ مغفرت پائے ہوئے۔ بیشک تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے خوشنود ہوا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر غفرلہ القدیر کہتا ہے۔اس کلام مبارک کا اول ’’ یا عبادی سلونی‘‘ ہے۔یعنی اے میرے بندو! مجھ سے دعا کرو۔اور آخر انصرفوا مغفورا لکم ، یعنی گھروں کو پلٹ جاؤ کہ تمہاری مغفرت ہوئی۔تو ظاہر ہوا کہ یہ ارشاد بعد ختم نماز ہوتا ہے کہ ختم نماز سے پہلے گھروں کو واپس جانے کا حکم ہرگز نہ ہوگا۔تو اس حدیث سے مستفاد کہ خود رب العزت جل وعلا بعد نماز عید مسلمانوں سے دعا کا تقاضا فرماتا ہے، پھر وائے بدبختی اسکی جو ایسے وقت مسلمانوں کو اپنے رب کے حضور دعا سے روکے۔‘‘ نسأل اللہ العفو و العافیۃ۔آمین۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۲۷

(۶) معذور عورتیں بھی عید کے دن دعا میں شریک ہوں

۹۵۸۔ **عن** أُم عطیة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کنا نومران نخرج یوم العید حتی تخرج البکر من خدرھا حتی تخرج الحیض فیکن خلف الناس فیکبرون بتکبیرھم و یدعون بدعا ئھم یرجون برکة ذلك الیوم و طھرتہ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن باہر جائیں یہانتک کہ کنواری اپنے پردہ سے نکلے یہاں تک کہ حیض والیاں باہر آئیں۔ صفوں کے پیچھے بیٹھیں۔اس دن کی برکت اور پاکیزگی کی امید کریں۔

فتاوی رضویہ ۳/۷۸۲

(۷) عیدین میں دوگانہ سے پہلے اور بعد میں کھانا

۹۵۹۔ **عن** بریدة بن حصیب الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یخرج یوم الفطر حتی یطعم و لا یطعم یوم الاضحی حتی یصلی ۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۱

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرمائے بغیر باہر تشریف نہیں لاتے ۔اور عید اضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہی کچھ تناول فرماتے ۔۱۲م

۹۶۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : من السنة ان لا یخرج یوم الفطرحتی یطعم و لا یأکل یوم الاضحی حتی یرجع۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر عیدگاہ جانا اور عید اضحیٰ کے دن واپس آکر کھانا سنت ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۱

۹۶۱۔ **عن** بریدہ بن حصیب الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ

۹۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب شہود الحائض للعیدین ، ۱/۱۳۲

۹۵۹۔ الجامع للترمذی، باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج، ۱/۷۱

۹۶۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۱۴۳ ☆ مجمع الزوزائدللھیثمی، ۲/۱۹۹

۹۶۱۔ السنن للدار قطنی، کتاب العیدین ، ۱/۱۸۰

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان لا یخرج یوم الفطر حتی یأکل ، وکا ن لا یأکل یوم النحر حتی یرجع ، فیأکل من اضحیته ۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۱

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرما کر عید گاہ تشریف لیجاتے اور عید اضحیٰ کے دن واپس آکر قربانی کا گوشت تناول فرماتے ۔۱۲م

١٨۔ نمازکسوف

(١)سورج گرہن کی نماز

٩٦٢۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : انکسفت الشمس فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم مات ابرهیم بن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال الناس : انما انکسفت لموت ابرهیم ، فقام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات ، بدأفکبر ثم قرأ فاطال القراء ة ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الرکوع ، فقرأ قرأة دون القرأة الاولی، ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الرکوع فقرأ قرأة دون القرأة الثانیة، ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسه من الرکوع، ثم انحد ر بالسجود فسجد سجدتین ، ثم قام فرکع أیضا ثلث رکعات لیس فیها رکعة الا التی قبلها اطول من التی بعد ها و رکوعه نحوا من سجوده ثم تأخر و تأخرت الصفوف خلفه حتی انتهینا ، و قال أبو بکر حتی انتهی الی النساء ، ثم تقدم و تقدم الناس معه حتی قام فی مقامه فانصرف حین انصرف و قد اٰضت الشمس فقال : یا ایها الناس ! انما الشمس و القمر اٰیتان من ایات الله و انهما لا ینکسفان لموت احد من الناس ، و قال ابو بکر لموت بشر، فاذا رأیتم شیأ من ذلك فصلو حتی تنجلی ، ما من شئ توعدونه الاو قد رأیته فی صلاتی هذه ، لقد جئ با لنار وذلکم حین رأیتمونی تأخرت مخافة أن یصیبنی من لفحها ، و حتی رأیت فیها صاحب المحجن یجر قصبه فی النار کان یسرق الحاج بمحجنه ، فان فطن له قال : اِنما تعلق بمحجنی ، و أن غفل عنه ذهب به و حتی رأیت فیها صاحبة الهرة التی ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تأکل من خشاش الأرض حتی ما تت جوعا ، ثم جئی بالجنة و ذلکم حین رأیتمونی تقدمت حتی قمت فی مقامی و لقد مددت یدی وانا ارید ان اتناول من ثمرها لتنظرو الیه ، ثم بدأ لی ان لا افعل ، فما من شئ توعدونه الاقدر أیته فی صلوتی هذه۔

٩٦٢۔ الصحیح لمسلم، کتاب الکسوف ، ٢٩٧/١

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہوا جس دن حضور کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا۔ لوگوں نے اس پر کہا: یہ سورج گہن حضرت ابراہیم کے وصال کی وجہ سے ہوا۔ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور چھ رکوع اور چار سجدوں سے نماز پڑھائی۔ اس طرح کہ تکبیر تحریمہ کہی پھر خوب لمبی قرأت کی، پھر اتنی ہی دیر رکوع فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ قرأت کی لیکن پہلی قرأت سے کم، پھر اس قرأت و قیام کے برابر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور دوسری قرأت سے کم قرأت کی، پھر قیام کی مقدار رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیلئے جھکے تو دو سجدے کئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ قرأت اور تین رکوع اس مرتبہ بھی کئے اس طریقے پر جس طرح پہلی رکعت میں کئے تھے کہ پہلا رکوع طویل، دوسرا اس سے کم، اور تیسرا اس سے کم، اور رکوع سجدہ کے برابر تھا۔ پھر آپ پیچھے ہٹے اور صفوں کے تمام لوگ پیچھے ہٹنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگ عورتوں کی صفوں کے قریب پہونچ گئے۔ پھر حضور آگے بڑھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھے اور پہلے مقام پر پہونچ گئے۔ پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت سے گہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو اس وقت تک نماز میں مشغول رہو جب تک یہ روشن نہ ہو۔ میں نے آج اس نماز میں ہر وہ چیز دیکھ لی جسکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میرے سامنے دوزخ لائی گئی۔ اور یہ اس وقت جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں اس خوف سے کہ کہیں اسکی لو مجھے نہ لگ جائے۔ دوزخ اتنی قریب تھی کہ میں نے اس میں آنکڑے والے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا۔ وہ شخص دنیا میں حاجیوں کی چوری اس آنکڑے کے ذریعہ کیا کرتا تھا کہ اس میں کوئی کپڑا پھانس لیتا۔ اگر مالک کو پتہ چل جاتا تو کہدیتا کہ میرے اس آنکڑے میں پھنس گئی۔ اور اگر غافل رہ جاتا تو وہ چیز لیکر چلتا ہوتا۔ اور میں نے اس دوزخ میں اس عورت کو بھی دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا۔ نہ اسے کھانا دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی۔ پھر جنت میرے سامنے لائی گئی۔ یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں۔ یہاں تک کہ میں اپنی جگہ جا کر کھڑا ہو گیا میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور

چاہتا تھا کہ اس کے پھل توڑلوں تاکہ تم انکو دیکھو۔لیکن مجھے پھر خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔ غرضکہ میں نے ان تمام چیزوں کا مشاہدہ اپنی اس نماز میں کیا جنکا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔۱۲م

۹۶۳۔ **عن** أسماء رضى الله تعالىٰ عنها قالت : خسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فدخلت على عائشة رضى الله تعالىٰ عنها و وهى تصلى فقلت : ما شأن الناس يصلون ، فاشارت برأسها الى السماء فقلت : آية ، قالت : نعم ، فاطال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم القيام جد ا حتى تجلانى الغشى فاخذت قربة من ماء الى جنبى فجعلت اصب على رأسى او على وجهى من الماء ، قالت : فانصرف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و قد تجلت الشمس ، فخطب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الناس ، فحمده الله و اثنى عليه ، ثم قال: أَمَّا بَعُدُ ! مَا مِنُ شَىْءٍ لَّمُ أَكُنُ رَأَيُتُهٗ اِلَّا قَدُرَأَيُتُهٗ فِى مَقَامِى هٰذَا حَتّٰى الُجَنَّةَ وَ النَّارَ ، وَ اِنَّهٗ قَدُ اُوحِىَ اِلَىَّ اِنَّكُمُ تُفُتَنُوُنَ فِى الُقُبُوُرِقَرِيُبًا اَوُ مِثُلَ فِتُنَةِ الُمَسِيُحِ الدَّجَّالِ ، لا ادرى اى ذلك قالت اسمآء : فيوتى احدكم فيقال ما علمك بهذا الرجل ؟ فاما بالمؤمن او الموقن ، لا ادرى اى ذلك قالت اسماء؟ فيقول :هو محمد ، هو رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، جاء بالبينات و الهدى ، فاجبنا و اطعنا ثلاث مرار ، فيقال له ، نم قد كنا نعلم انك لتومن به فنم صالحا ، و اما المنافق او المرتاب لا ادرى اى ذلك قالت اسمآء؟ فيقول : لا ادرى سمعت الناس يقولون شيأ فقلت ـ

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں سورج گہن ہوا۔ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہونچی تو انکو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں نے ان سے کہا، یہ لوگ اس وقت نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ نے نماز ہی میں سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا: ایک نشانی ہے۔انہوں نے اشارہ سے جواب بھی دیا۔حضور نے اس نماز میں قیام اتنا لمبا کردیا کہ مجھے غشی آنے لگی۔لہذا میں نے ایک مشک سے جو میرے پہلو میں تھی پانی ڈالنا شروع کیا اور سر اور چہرے پر ڈالا۔فرماتی ہیں: پھر حضور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔پھر حضور

۹۶۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الکسوف ، ۱/۲۹۸

الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوۃ النساء مع الرجال فی الکسوف ، ۱/ ۱٤٤

نے خطبہ دیا۔اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔پھر اسکے بعد فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں رہی جسکو میں نے نہیں دیکھا تھا مگر میں نے اپنے اسی مقام سے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی۔ اور میری طرف وحی آئی کہ تم لوگ عنقریب قبروں میں آزمائے جاؤ گے یا دجال کے فتنہ کی طرح جانچے جاؤ گے۔روای کہتے ہیں: یہ خیال نہیں کہ حضرت اسماء نے کیا کہا؟ تو ہر ایک کے پاس ایک شخص آئیگا اور کہے گا ان مرد کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ مومن یا موقن (حضرت اسماء نے کیا کہا خیال نہیں) تو یہ کہے گا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس سے واضح اور کھلے معجزے لیکر آئے۔ہم نے فرمانبرداری اور اطاعت کی۔تین مرتبہ یہ ہی جواب دیگا۔پھر فرشتہ اس سے کہے گا: تو سوجا۔اور ہم خوب جانتے تھے کہ تو مومن ہے لہذا اچھی طرح سوجا۔لیکن منافق یا مذبذب حضرت اسماء نے کیا فرمایا خیال نہیں۔ کہیگا میں نہیں جانتا۔لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو میں بھی کہتا تھا۔۱۲م

۱۹۔نماز استسقاء

(۱)نماز استسقاء

٩٦٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استسقی فاشار بظهر کفیه الی السماء۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھ کر دعا کی تو اپنے ہاتھوں کی پشت مبارک کے رخ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔۱۲م

٩٦٥۔ **عن** الإمام محمد الباقر رضی الله تعالیٰ عنه قال :انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استسقی و حول رادئه لیتحول القحط۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کے بعد دعا میں چادر مبارک الٹی تا کہ قحط ختم ہو جائے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ہمارے اصول پر صحیح ہے۔خادم شرع جانتا ہے کہ صاحب شرع صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو باب دعا میں تفاؤل پر بہت نظر ہے۔اسی لئے استسقاء میں قلب رداء فرمایا کہ تبدیل حال کی فال ہو۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

ائمہ کرام نے فرمایا: کہ چادر الٹنا اس لئے مشروع ہے کہ قحط سے بارش کی طرف،اور تنگی سے خوشحالی کی طرف حالت کو تبدیل کرنے کیلئے نیک فال بن سکے۔

اسی لئے بدخوابی کے بعد جو اسکے دفع شر کی دعا تعلیم فرمائی ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوا کہ کروٹ بدل لے تا کہ اس حال کے بدل جانے پر فال حسن ہو۔

علامہ منادی تیسیر میں لکھتے ہیں۔

٩٦٤۔ الصحیح لمسلم ، کتاب صلوة الاستسقاء ٢٩٣/١

٩٦٥۔ السنن للدار قطنی، کتاب الاستقاء، ٦٦/٢

تا کہ اس سے نجات کیلئے نیک فال بن سکے۔اسی لئے ہنگام دعائے استسقاء پشت دست جانب آسمان رکھے کہ ابر چھانے اور باراں آنے کی فال ہو۔

اسی لئے علماء نے مستحب رکھا کہ جب دفع بلا کیلئے دعا ہو پشت دست سوئے سماء ہو۔گویا ہاتھوں سے آتش فتنہ کو بجھاتا اور جوش بلا کو دباتا ہے۔اسی لئے دعا کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہوا کہ حصول مراد وقبول دعا کی فال ہو۔گویا دونوں ہاتھ خیر و برکت سے بھر گئے۔ اس نے وہ برکت اعلیٰ و اشرف اعضاء پر الٹ لی کہ اس کے توسط سے سب بدن کو پہونچ جائیگی۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۴۰

۲۰۔ سہو

(۱) نماز میں سہو کا بیان

٩٦٦۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيۡسَ عَلىٰ مَنۡ خَلۡفَ الۡإمَامِ سَهۡوٌ ، فَاِنۡ سَهَا الۡاِمَامُ فَعَلَيۡهِ وَ عَلىٰ مَنۡ خَلۡفَهٗ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۴۱

حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتدی پر سجدہ سہو نہیں۔ اور امام سے سہو ہو جائے تو امام ومقتدی پر سجدہ سہو واجب ہے۔۱۲م

٩٦٧۔ **عن** عقبه بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَؤُمُّ عَبۡدٌ قَوۡمًا اِلَّا تَوَلّٰى مَا كَانَ عَلَيۡهِمۡ فِى صَلٰوتِهِمۡ فَاِنۡ حَسُنَ فَلَهٗ وَلَهُمۡ ، وَاِنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهِ وَلَاعَلَيۡهِمۡ۔ فتاوی رضویہ ۳/۶۴۲

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی قوم کی امامت نہیں کرتا مگر وہ اس شئی کا ذمہ دار ہوتا ہے جو قوم کی نماز میں ہو۔ اگر امام نے اچھا کام کیا تو اسکا ثواب امام ومقتدی دونوں کو ملیگا۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہوئی تو امام پر گناہ اور مقتدیوں پر کچھ نہیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں مقتدی پر سہو کی نفی فرمائی اور وہ نفی وقوع نہیں لا جرم نفی حکم ہے۔ جیسا کہ اس پر کلمہ ''علیٰ'' دلالت کرر ہا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ سہو مقتدی کوئی حکم نہیں رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۶۴۲

٩٦٦۔ تلخيص الحبير لابن حجر، ٦/٢ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ١٣١/٢
السنن للدار قطنى، ٣٧٧/١ ☆

٩٦٧۔ المعجم الكبير للطبرانى، ٣٢٩/١٧ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ١٤٥/٤

(۲) سجدۂ سہو کی حکمت

۹۶۸۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلوٰتِهٖ فَلَا يَدْرِكَمْ صَلَّى ثَلٰثًا أَوْ أَرْبَعًا، فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَ لْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ لْيَسْجُدْ سِجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ، فَاِنْ كَانَ يُصَلِّي خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلوٰتَهٗ وَ اِنْ كَانَ صَلّٰى تَمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور یہ علم نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھیں ہے یا چار۔ تو جتنی مشکوک ہیں انکو چھوڑ دے اور جس قدر پر یقین ہے اس پر بنا کرے۔ پھر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ اب اگر واقع میں پانچ رکعتیں ہوئیں تو یہ دونوں سجدے اسکی نماز کا دوگانہ پورا کردیں گے۔ اور اگر واقع میں چار ہی ہوئیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت وخواری ہوں گے۔ فتاوی رضویہ ۱/۷۲۶

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی صورت مذکوہ میں تین ہی رکعتیں سمجھے کہ اس قدر پر یقین ہے۔ اور چوتھی میں شک ہے تو چار نہ سمجھے۔ لہذا ایک رکعت اور پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ تو گویا یہ دونوں سجدے ایک رکعت کے قائم مقام ہو جائیں گے۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۹۲۶

۹۶۸۔ الصحیح لمسلم، باب من شك فی صلوته، ۱/۲۱۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲/۳۳۱ ☆ السنن للدار قطنی، ۱/۶۹۳
التمهید لابن عبد البر، ۵/۲۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۲۸۱

۲۱۔مکروہات

(۱)مکروہات نماز

۹۶۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یُصَلِّیَنَّ أَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلیٰ عَاتِقِهِ مِنْهُ شَیْءٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز تم میں کوئی شخص ایک ہی کپڑا پہن کر نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۷۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلوة فی السراویل۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فقط پائجامہ پہن کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۷۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلیٰ سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَ أَنْ لَا أَکُفَّ شَعْرًا وَ لَا ثَوْبًا ۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۸۰

۹۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری ، با ب اذا صلی فی الثوب الواحد، ۱/۵۲
الصحیح لمسلم ، باب صلوة فی ثوب الواحد و صفة لبسه، ۱/۱۹۸
السنن لابی داؤد، کتاب الصلوة باب جماع اثواب یایصلی فیه ، ۱/۹۲
شرح السنة للبغوی ۲/۴۲۲ ☆ الصحیح لابی عوانة، ۲/۶۱

۹۷۰۔ تاریخ بغداد خطیب، ۵/۱۳۸ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۱۹۲

۹۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لایکف ثوبه فی الصلوة ، ۱/۱۱۳
الصحیح لمسلم ، باب اعضاء السجود و النهی عن کف الشعر، ۱/۱۹۳
السنن لابن ماجه باب السجود ، ۱/۶۳
السنن للنسائی، باب النهی عن کف الشعر فی السجود ، ۱/۱۲۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۷۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۵۰
تاریخ بغداد للخطیب ، ۴/۸۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۲۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ مجھے سات اعضا پر سجدہ کا حکم ملا اور یہ بھی کہ رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے بال اور کپڑوں کو نہ روکوں۔ ١٢م

٩٧٢۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أُمِرۡتُ أنۡ لَا اَکُفَّ الشَّعۡرَ وَ الثِّیَابَ ۔

فتاوی رضویہ ٣/٤٢٣

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ملا کہ میں نماز میں بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔١٢م

٩٧٣۔ **عن** بریدہ الأسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی أن یصلی الرجل فی سراویل و لیس علیہ رداء۔

حضرت بریدہَ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف پائجامہ پہن کر نماز پڑھے اور اس پر چادر نہ ہو۔ فتاوی رضویہ /٦٢٦

(٢) محراب ودر میں کھڑے ہونیکی ممانعت

٩٧٤۔ **عن** قرۃ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا ننہی ان نصف بین السواری علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونطر دعنہا طردا۔

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں دوستونوں کے درمیان صف باندھنے سے منع فرمایا

٩٧٢۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یکف ثوبہ فی الصلوۃ ، ١/١١٣
الصحیح لمسلم ، باب اعضاء المسجود و النہی عن کف الشعر، ١/١٩٣
السنن لابن ماجہ، باب السجود ، ١/٦٣
المسند لاحمد بن حنبل ، ١/٢٧٩ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٢٩٩٨، ٢/١٨٥
٩٧٣۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوۃ باب من قال یزربہ ازا کان صیقان ١/٩٣
الدر المنثور للسیوطی، ٣/٧٩ ☆
٩٧٤۔ السنن لابن ماجہ ، باب الصلوۃ بین السواری فی الصنف ، ١/٧١

جاتا اور وہاں سے دھکے دیکر ہٹائے جاتے تھے۔

۹۷۵۔ **عن** عبد الحمید بن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : صلینا خلف امیر من الامراء فاضطر نا الناس فصلینا بین الساریتین فلما صلینا قال انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه : کنا نتقی ھذا علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم۔

حضرت عبدالحمید بن محمود تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی۔لوگوں نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم دوستونوں کے درمیان نماز پڑھیں۔جب ہم پڑھ چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس سے بچتے تھے۔

۹۷۶۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : لا تصفوا بین الاساطین و اتموا الصفوف۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ستونوں کے بیچ میں صف نہ باندھو اور صفیں پوری کرو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

در میں نماز ناجائز بتانا زیادت ہے۔ہاں امام کو مکروہ ہے منفرد کا اس حکم مین شریک کرنا ٹھیک نہیں۔خود حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب کعبہ معظّمہ میں تشریف لے گئے تو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ کماثبت فی الصحاح عن ابن عمر عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنھم ۔ اور امام کو در میں کھڑا ہونا بلا کراہت جائز ماننا صحیح نہیں۔ یونہی منفرد کا محراب میں قیام مکروہ جاننا کہ یہاں جو وجوہ کراہت علماء نے لکھے ہیں۔یعنی شبہ اختلاف مکان امام و جماعت، یا اشتباہ حال امام، یا تشبہ اہل کتاب، ان میں سے کوئی وجہ منفرد کیلئے متحقق نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۴۴۳

۹۷۵۔ الجامع للترمذی و حسنه، باب ما جاء فی کراهیة الصف بین السواری، ۱/۳۱
المستدرك للحاکم و صحبه، ۱/۲۱۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۳۱

۹۷۶۔ عمدة القاری للعینی، قبیل باب الصلوة الی الراحلة

(۳) نماز میں قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے

٩٧٧ ـ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِذَا كَانَ أَحَدُكُم يُصَلِّى فَلاَ يَصُبِقُ قِبَلَ وَجُهِهٖ ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ قِبَلَ وَجُهِهٖ اِذَا صَلّٰى ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز میں ہو تو سامنے کو نہ تھوکے کہ نمازی کے سامنے اللہ عزوجل کا فضل وجلال اور رحمت وعظمت ہوتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تحت ائمہ دین فرماتے ہیں: نمازی پر واجب ہے کہ معظمین کے سامنے کھڑے ہونے میں جس بات میں انکی تعظیم جانتا ہے وہی ادب اپنی جانب قبلہ میں ملحوظ رکھے۔ کہ اللہ عزوجل سب سے زیادہ احق تعظیم ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۴۲۵

(۴) نمازی کے سامنے ایسی چیز نہ ہو جس سے دل بٹے

٩٧٨ ـ **عن** عثمان بن طلحه رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال لى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنِّى كُنتُ رَأَيتُ قَرُنَى الُكَبَشِ حِيُنَ دَخَلتُ الُبَيُتَ ، فَنَسِيُتُ أَنُ آمُرَكَ أَنُ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرُهُمَا فَاِنَّهٗ لَا يَنُبَغِى أَنُ يَّكُوُنَ فِى الُبَيُتِ شَيُءٌ يَشُغَلُ الُمُصَلِّى ، قال سفيان : لم تزل قرنا الكبش فى البيت حتى احترق البيت فاحترقا ـ

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب میں بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تھا تو میں نے مینڈھے کے دو سینگ دیکھے تھے۔ میں انکو ڈھانکنے کا حکم دینا بھول گیا۔ لہذا تم انکو ڈھانک دو۔ کیونکہ نمازی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیئے جس سے نمازی کا دھیان بٹے ، حضرت سفیان

---

٩٧٧ ـ الجامع الصحيح للبخارى، باب كفارة البزاق فى المسجد ، ٥٩/١
الصحيح لمسلم ، باب النهى عن البصاق فى المسجد ، ٢٠٧/١
السنن الكبرى للبيهقى، ٢٩٣/٢ ☆ المؤطا لمالك ، ١٩٤
شرح السنة للبغوى ، ٢٨٤/٢ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٣١٠/٣
٩٧٨ ـ السنن لابى داؤد ، باب صلوة فى الكعبة ، ٢٧٧/١

حدیث کے راوی کہتے ہیں۔ یہ دونوں سینگ بیت اللہ شریف میں موجود رہے اوراس وقت یہ جل گئے جب خانہ کعبہ میں آگ لگی۔۱۲م

(۵) نماز میں آسمان کی طرف منہ اٹھانا ممنوع ہے

٩٧٩۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِی الصَّلٰوةِ أَوْ لَا تَرْجِعَ اِلَيْهِمْ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ جو نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

٩٨٠۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ أَوْلَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ لوگ جو نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۷۵

٩٨٠۔ الصحیح لمسلم، باب النهی عن رفع البصر الی السماء، ١٨١/١
السنن للنسائی باب النهی عن رفع البصر السماء و عند الدعا فی الصلوة، ١٤٢/١
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٢١/٢ ☆ السنن الکبری للهیثمی
مجمع الزوائد للهیثمی، ٣٥٨/٢ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٧٣/٢
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٣٥٨/١ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٣٠٣، ٦١٨/١١

٢٢۔ عمامه

(١) عمامه کی فضیلت

٩٨١۔ **عن** رکانة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :فَرْقُ مَابَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ أَلْعَمَائمُ عَلیَ الْقَلاَنِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہم میں اورمشرکوں میں فرق ٹوپیوں پرعمامے ہیں۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے فرمایا؛ مسلمان ٹوپیاں پہن کراوپر سے عمامے باندھتے ہیں۔ خالی ٹوپیاں کافروں کی وضع ہیں۔ تو عمامہ سنت ہے۔

٩٨٢۔ **عن** علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْعَمَائمُ تِیُجَانُ الْعَرَبِ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔

٩٨٣۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْعَمَائمُ تِیُجَانُ الْعَرَبِ فَاِذَا وَضَعُوا الْعَمَائِمَ وَضَعُوا عِزَّهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔ جب وہ عمامے چھوڑ دیں گےتو اپنی عزت اتاردیں گے۔

٩٨١۔ السنن لابی داؤد ، باب فی العمائم ، ٥٦٤/٢
المستدرك للحاکم ٤٥٢/٣ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ١٢٩/٧
التاریخ الکبیر للطبرانی، ٦٧/٥ ☆ الحاوی للفتاوی للسیوطی، ١١١/١
المسند لابی یعلی ، ١٤٤/٢ ☆ التفسیر للقرطبی، ١٩٧/٤
٩٨٢۔ المسند الفردوس للدیلمی، ٨٧/٣ ☆ اتحا ف السادة للزبیدی، ٢٥٣/٣
کنز العمال للمتقی، ٤١١٣٢، ١٥ / ٣٠٥ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ١٩٤/٢
٩٨٣۔ الجامع الصغیر للسیوطی ١٥٣/١ ☆

٩٨٤ ـ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِيْتُوا الْمَسَاجِدَ حُسْرًا وَ مُقَنِّعِيْنَ فَاِنَّ الْعَمَائِمَ تِيْجَانُ الْمُسْلِمِيْنَ ـ

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حاضر ہو سر برہنہ اور عمامے باندھے۔ اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

٩٨٥ ـ **عن** عبد الله بن عبا س رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِعْتَمُّوْا تَزْدَا دُوْا حُلْمًا ـ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھیگا۔

٩٨٦ ـ **عن** ركانة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْعَمَامَةُ عَلَى الْقَلَنْسُوَةِ فَصْلُ مَا بَيْنَنَاوَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ ،يُعْطٰى يَومَ الْقِيَامَةِ بِكُلِّ كُوْرَةٍ يُدَوِّرُهَا عَلٰى رَاسِهٖ نُوْرًا ـ

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:: ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دیگا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔

٩٨٧ ـ **عن** اسامة بن عمير رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِعْتَمُّوْا تَزْدَا دُوْا حُلْمًا وَالْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ ـ

حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

٩٨٤ ـ الكامل لابن عدى ،

٩٨٥ ـ المستدرك للحاكم ١٩٣/٤ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٦٢/١
مجمع الزوائد للهيثمى، ١١٩/٥ ☆ فتح البارى للعسقلانى ، ٢٧٣/١٠
اتحاف السادة للزبيدى ، ٥٤/٣ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ٣٩٤/١١
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ١٧٨/٥ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤١١٣٥، ٣٠٥/١٥

٩٨٦ ـ كنز العمال للمتقى، ١١٣٥، ٣٠٥/١٥ ☆

٩٨٧ ـ الكامل لابن عدى ، ☆ شعب الايمان للبيهقى، ١٧٦/٥

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو وقار زیادہ ہوگا، اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔

٩٨٨۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْعَمَائِمُ وَقَارُ الْمُؤْمِنِ وَ عِزُّالْعَرَبِ ، فَاِذَا وَضَعَتِ الْعَرَبُ عَمَائِمَهَا وَضَعَتُ عِزَّهَا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں۔تو جب عرب عمامے اتار دیں اپنی عزت اتار دیں گے۔

٩٨٩۔ **عن** رکانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَزَالُ أُمَّتِی عَلَی الْفِطْرَۃِ مَا لَبِسُوا الْعَمَائِمَ عَلَی الْقَلَانِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت ہمیشہ دین حق پر رہیگی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔

٩٩٠۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ أَمَدَّنِی یَوْمَ بَدْرٍ وَ حُنَیْنٍ بَمَلٰئِکَةٍ یَعْتَمُّوْنَ بِهٰذِهِ الْعَمَامَةُ وَ قَالَ : اِنَّ الْعَمَامَةَ حَاجِزَةٌ الْکُفْرِ وَ الْاِیْمَان۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے بدر وحنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں۔ بیشک عمامہ کفر وایمان مین فارق ہے۔

٩٩١۔ **عن** عبد الاعلی بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ دعا علی بن ابی طالب فعممه و ارخی عذبة العمامة عن خلفه ثم قال: هٰکَذَا فَاعْتَمُّوا : فَاِنَّ الْعَمَامَةَ سِیْمَاءُ الْاِسْلَامِ ، وَهِیَ حَاجِزَةٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے رسول اللہ نے حضرت مولیٰ

٩٨٨۔ المسند الفردوس ، ٨٨/٣ ☆

٩٨٩۔ المسند الفردوس للدیلمی، ٩٣/٥ ☆

٩٩٠۔ السنن الکبری للبیهقی، ١٤/١٠ ☆

٩٩١۔ کنز العمال للمتقی، ٤١٩١١ ، ١٥ / ٤٨٣ ☆

علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بلایا اوران کے سرپر عمامہ باندھا کہ عمامہ کا ایک سرا پیچھے چھوڑ دیا اور ارشاد فرمایا: اس طرح عمامے باندھو کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور یہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فارق ہے۔

۹۹۲۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عممه بیده فذنب العمامة من و رائه ومن بین یدیه ، ثم قال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ، ثم قال له : أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ، واقبل علی اصحابه فقال : هٰكَذَا تَكُوْنُ تِيجَانُ الْمَلآئِكَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے میرے عمامہ باندھا اور آمنے سامنے شملہ چھوڑا۔ پھر فرمایا: پیچھے گھومو تو وہ پیچھے گھومے۔ پھر فرمایا: سامنے مڑو تو وہ سامنے مڑے۔ حضور نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔

۹۹۳۔ **عن** خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ أَكْرَمَ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِالْعَصَائِبِ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔

۹۹۴۔ **عن** خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِعْتَمُّوْا خَالِفُوْا عَلَی الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے باندھو، اگلی امتوں یعنی یہود ونصاری کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے۔

۹۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۹۱۳، ۱۵/۴۸۴

۹۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۴۵، ۱۵/۳۰۷

۹۹۴۔ شعب الایمان للبیهقی، ۵/۱۷۶

۹۹۵۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلیٰ أصْحَابِ الْعَمَائِمِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے روز عمامہ والوں پر۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فضل صلاۃ بالعمامہ میں جو احادیث مروی ہیں وہ اگرچہ ضعاف ہیں مگر دربارۂ فضائل ضعاف مقبول۔ اس حدیث کو حافظ عراقی۔ حافظ عسقلانی اور امام رافعی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام سیوطی نے اس حدیث کو جامع صغیر میں ذکر کیا جب کہ اس کتاب میں التزام رکھا ہے کہ کوئی موضوع حدیث ذکر نہیں۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۳

۹۹۶۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ألصَّلٰوۃُ فِی الْعَمَامَۃِ تَعْدِلُ بِعَشَرِ الٰافِ حَسَنَۃٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

۹۹۷۔ **عن** معا ذ رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْعَمَائِمُ تِیُجَانُ الْعَرَبِ ، فَاعْتَمُّوا تَزْدَادُوْا حُلْمًا، وَ مَنِ اعْتَمَّ فَلَہٗ بِکُلِّ کَوْرٍ حَسَنَۃٍ ، فَاِذَا حَطَّ فَلَہٗ بِکُلِّ حَطَّۃٍ حَطُّ خَطِیْئَۃٍ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔ تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھیگا۔ اور جو عمامہ باندھے اسکے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے، اور جب (بلاضرورت یا ترک کے قصد پر اتارے تو ہر اتارنے پر ایک خطا ہے۔ یا جب (بضرورت بلاقصد ترک بلکہ بارادۂ معاودت اتارے تو ہر پیچ اتارنے پر ایک گناہ اترے۔

۹۹۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۱۷۶

۹۹۶۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۲/۴۰۶

۹۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۴۱۱۴۶، ۱۵/۳۰۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں معنی جو قوسین میں لکھے گئے ہیں محتمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم ۔اس حدیث میں شدید قسم کا ضعف ہے۔کیونکہ اس کے تین راوی متروک و متہم ہیں۔عمرو بن حصین انہوں نے ابوعلاثہ سے اورانہوں نے ثور یرسے روایت کیا۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۷

(۲) عمامہ کی فضیلت نماز میں

۹۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : صَلٰوۃُ تَطَوُّعٍ أوْ فَرِیْضَۃٍ بِعَمَامَۃٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَ عِشْرِیْنَ صَلاۃً بِلاَ عِمَامَۃٍ، وَ جُمُعَۃٌ بِعِمَامَۃٍ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ جُمُعَۃً بِلاَ عِمَامَۃٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا: ایک نماز نفل ہو یا فرض عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کے برابر ہے۔اورایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر ہے

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند میں کوئی کذاب ہے، نہ وضاع ، نہ متہم بالکذب ، نیز اس میں کوئی خلاف شرع معنی بھی نہیں اور نہ ایسے معنی جسکو عقل محال جانے ۔ پھر یہ کہ امام سیوطی نے اسکو جامع صغیر میں نقل فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۳/۷۷

۹۹۹۔ **عن** سالم رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت علی ابی عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهما و هو یتعمم ، فلما فرغ التفت فقال : اتحب العمامة ، قلت: بلی ، قال :احبها تکرم، و لا یراك الشیطان الاولی ، سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : صَلٰوۃُ تَطَوُّعٍ أوْ فَرِیْضَۃٍ بِعَمَامَۃٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَ عِشْرِیْنَ صَلاۃً بِلاَ عِمَامَۃٍ، وَ جُمُعَۃٌ بِعِمَامَۃٍ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ جُمُعَۃً بِلاَ عِمَامَۃٍ، ای بنی ! اعتم ، فان الملائکة یشهدون یوم الجمعة معتمین فیسلمون علی اهل العمائم حتی تغیب الشمس۔

۹۹۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۱٤

۹۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ٤١١٣٩، ۱۵/۳۰٦

حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے۔ جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کرکے فرمایا: تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: اسے دوست رکھو عزت پاؤگے، اور جب شیطان تمہیں دیکھیگا تم سے پیٹھ پھیر لیگا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل خواہ فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے۔ پھر فرمایا: اے فرزند! عمامہ باندھا کر۔ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھ کر آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حق یہ ہے کہ حدیث موضوع نہیں۔ اسکی سند میں نہ کوئی وضاع ہے، نہ متہم بالوضع، نہ کوئی کذاب ہے، نہ کوئی متہم بالکذب، لاجرم اسے امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر فرمایا۔ جس کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تنہا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا۔ اس حدیث کی بابت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیز ان میں فرمایا کہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کے رواۃ میں عباس بن کثیر، ابو بشر بن سیار، محمد ابن مہدی مروزی اور مہدی بن میمون مجہول ہیں۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کیسے قرار دیدیا۔ جبکہ اس روایت میں نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے عقل وشرع محال جانے اور نہ ہی اسکی سند میں کوئی وضاع، کذاب اور متہم ہے۔ محض راوی کے مجہول ہونے سے اس حدیث کو چھوڑنے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ فضائل میں قابل استدلال ہی نہ رہے۔ موضوع کہنا تو بہت بڑی بات ہے۔ اس طرح کی روایات کے بارے میں خود حافظ ابن حجر عسقلانی نے القول المسدد میں بحث کی ہے۔

حافظ ابو الفرج ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا کہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کے بعد شعر کا

ایک بیت پڑھا اسکی اس رات کی نماز قبول نہ ہوگی۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کی سند میں راوی قزعہ بن سوید کے بارے میں امام احمد نے کہا: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم ہے۔ آخر میں ابن جوزی نے کہا: جب اسکی روایت میں علتیں اس قدر کثیر ہوگئیں تو اسکی روایت سے استدلال ساقط ہوگیا۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر نے فرمایا: یہاں پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اس حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ کرتی ہو۔

نیز ابن جوزی نے موضوعات میں یہ حدیث بھی ذکر کی کہ:

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عسقلان ان خوش نصیب شہروں میں سے ایک ہے جن سے روز قیامت ستر ہزار ایسے افراد اٹھائے جائیں گے جنکا حساب نہیں ہوگا۔ اوراس میں پچاس ہزار شہداء اٹھاے جائیں گے جو وفد کی صورت میں صف بستہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گے حالانکہ ان کے سر کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی اس رگ سے خون بہہ رہا ہوگا جو بوقت ذبح کاٹی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں وہ چیز عطا فرما جسکا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیں روز قیامت ذلت سے محفوظ فرما۔ بلاشبہ تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے بندوں نے سچ کہا۔ ان کو سفید نہر میں غسل دو۔ تو وہ اس نہر سے صاف شفاف اور چمکدار ہوکر نکلیں گے اور جنت [میں حسب خواہش چلے جائیں گے اور وہاں کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔

اور ابن جوزی نے اس کے موضوع ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ اس کی تمام سندوں کا مرکز ابو عقال ہے جسکا نام ہلال بن زید بن یسار ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ حضرت انس سے ایسی روایات موضوعہ نقل کرتا ہے جو حضرت انس نے بالکل بیان نہیں کیں۔ امام ذہبی نے میزان میں کہا: یہ باطل ہے۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ روایات فضائل اعمال سے متعلق ہیں۔ اس میں اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب اور شوق دلایا گیا ہے۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں جسے عقل وشرع محال قرار دیتی ہو۔ لہذا محض اس لئے اسے باطل قرار دینا کہ اس کا راوی ابو عقال

ہے قابل حجت نہیں ۔اور امام احمد احادیث احکام میں تو نہیں البتہ احادیث فضائل میں تسامح سے کام لیتے ہیں۔ان کا یہ طریقہ معروف ومشہور ہے۔

اب امام احمد رضا قدس سرہ کا فیصلہ سنئے ۔فرماتے ہیں:

یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ یہ ہی طریقہ علامہ ابن حجر نے عمامہ والی حدیث میں کیوں نہیں اختیار فرمایا حالانکہ یہ حدیث بھی فضائل اعمال سے متعلق ہے۔اور اس سے بارگاہ الٰہی کے ادب پر شوق دلایا گیا ہے۔اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جسے شرع وعقل محال قرار دیتی ہو۔ بلکہ اس میں کوئی راوی بھی ایسا نہیں جسے ابو عقال کی طرح موضوعات کا راوی قرار دیا گیا ہو۔تو اس روایت پر بطلان بلکہ موضوع ہونے کا حکم محض اس بنا پر کہ بعض روایات کا ایسے راویوں سے ہونا جن کو حافظ ابن حجر نہیں جانتے یا فلاں فلاں نے ان کو ذکر نہیں کیا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک ابن النجار کے بعض رواۃ میں سے مہدی بن میمون کے بارے میں وہم ہے یہاں راوی میمون ابن مہران ہیں،سند اس طرح ہے۔

ابو نعیم کے نزدیک عیسی بن یونس ،اور دیلمی کے نزدیک سفیان بن زیاد دونوں نے عباس سے انہوں نے یزید سے انہوں نے میمون ابن مہران سے روایت کیا ہے۔اور میمون سے مراد ابو ایوب جزری الرقی ہیں جو نہایت ثقہ اور فقیہ ہیں۔ مسلم اور چاروں سنن کے رجال سے ہیں جیسا کہ حافظ نے خود تقریب میں کہا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ خاتم الحفاظ علامہ سیوطی نے اس روایت کو جامع صغیر میں نقل فرمایا: جس میں انہوں نے وعدہ کیا کہ کوئی موضوع حدیث بیان نہیں کرونگا۔

اور علامہ ابن حجر کے شاگرد خاص امام سخاوی کا اس عمامہ والی حدیث ابن عمر کو موضوع کہنا صرف اپنے استاذ کے قول کی بنا پر ہے۔کیونکہ انہوں نے موضوع ہونے کی کوئی علیحدہ سے وجہ نہیں بیان فرمائی۔اور حدیث انس میں صرف ابان راوی متروک ہیں۔اور ایک راوی کا متروک ہونا حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ نہیں دے سکتا۔ یہ تفصیلی گفتگو ہم نے " الھاد الکاف فی حکم الضعاف "میں کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ملخصاً ۳/۸۰-۷۹

١٠٠٠۔ **عن** جابر عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رَکْعَتانِ بِعِمَامَةٍ خَیْرٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَةٍ بِلاَعِمَامَةٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ فتاوی رضویہ ٣/ ٧٨

١٠٠٠۔ المسند الفردوس، للدیلمی، ٢/٢٦٥

۲۳۔قضائے فوائت

(۱)قضا نماز کا بیان

۱۰۰۱۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا، لَا کَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ جو نماز بھول گیا وہ یاد آنے پر ادا کرے۔اس نماز کا کفارہ سوائے اسکے کچھ نہیں۔

۱۰۰۲۔**عن** أبی قتاده رضی الله تعالیٰ عنه قال : خطبنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَ لَیْلَتَکُمْ وَ تَأتُوْنَ الْمَآءَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا ، فانطلق الناس لا یلوی أحد علی أحد ،قال أبو قتادة فبینمارسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یسیرحتی ابهار الیل و أنا الی جنبه ، قال : فنعس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمال عن راحتله فأتیته فدعمته من غیر أن أوقظه حتی اعتدل علی راحلته قال : ثم سار حتی تهور اللیل مال عن راحتله قال : فدعمته من غیر أن اُوقظه حتی اعتدل علی راحتله قال : ثم سار حتی اذا کان من آخر السحر مال میلة هی اشد من المیلتین الاُولین حتی کاد ینجفل فاتیته فدعمته فرفع راسه فقال : مَنْ هٰذَا ؟ قلت : أبو قتاده ، قال: مَتٰی کَانَ هٰذَا مَسِیْرُكَ مِنِّی، قلت : مازال هذا مسیری منذ اللیلة قال : حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِیَّهٖ، ثم قال : هَلْ تَرَأنَا نَخْفٰی عَلَی النَّاسِ، ثم قال : هَلْ تَرٰی مِنْ أَحَدٍ ؟ قلت هذ راکب ، ثم قلت : هذ ا راکب اخر حتی اجتمعنا فکنا سبعة رکب ، قال فمال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الطریق فوضع ثم قال : احفظو علینا صلوتنا فکان اول من استیقظ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلمو الشمس فی ظهره قال : فقمنا فزعین ثم قال : ارکبوا فرکبنا فسرنا حتی اذا ارتفعت الشمس نزل ، ثم دع بمیضاة کانت

۱۰۰۱۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائنة ، ۲٤۱/۱
الجامع البخاری ، باب من نسی صلوة الخ، ۸٤/۱
۱۰۰۲۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائنة ، ۲۳۹/۱

معی فیھا شئ من ماء قال : فتوضأ نھا وضوء ا دون وضوء قال : و بقی فیھا شئی من ماء ثم قال لابی قتادۃ : احفظ علینا میضا تک فسیکون لھا نبأ ، ثم اذن بلال بالصلوۃ ، فصلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکعتین ثم صلی الغداۃ فصنع کما کان یصنع کل یوم ، قال : و رکب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رکبنا معہ ، قال : فجعل بعضنا یھمس الی بعض ، ما کفارۃ ما صنعنا تبفریطنا فی صلوتنا ثم قال : أَمَا لَکُمْ فِی اُسْوَۃٌ ؟ ثم قال : أَمَا اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ ، اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلیٰ مَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَجِیْئَ وَقْتُ الصَّلٰوۃُ الْاُخْرٰی فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَیُصَلِّھَا حِیْنَ یَنْتَبِہُ لَھَا ، فَاِذَا کَانَ الْغَدُ فَلْیُصَلِّھَا عِنْدَ وَقْتِھَا،ثم قال: مَاتَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوْا، قال :ثم قال : اصبح الناس فقدوا نبیھم فقال ابو بکر و عمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد کم لم یکن یخلفکم و قال الناس : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین ایدیکم فان یطیعوا ابا بکر و عمر یرشدوا ، قال : فانتھینا الی الناس حین امتد النھار وحما کل شیء وھم یقولون : یا رسول اللہ ! ھلکنا عطشنا ،فقال : لأ ھلک علیکم ، ثم قال : اطلقوا لی عمری ، قال : و دعا بالمیضاۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصب ابو قتادۃ یسقیھم فلم یعد ان رأی الناس ما فی المیضاۃ تکابوا علیھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أحسنو الملاء کلکم سیروی ، قال ففعلوا فجعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصب أسقیھم حتی ما بقی غیر و غیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : ثم صب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال: لی : اِشرب! فقلت : لا اشرب حتی تشرب یا رسول اللہ ! قال : ان ساقی القوم اخری ھم شربا ، قال : فشربت و شرب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال : فاتی الناس المآء جامین روآء۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: تم آج زوال کے بعد اور ساری رات چلتے رہو گے یہاں تک کہ انشاءاللہ تعالیٰ کل صبح پانی کے مقام پر پہونچو گے۔ لہذا لوگوں نے اس طرح سفر کیا کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں: حضور نے بھی لگاتار سفر فرمایا یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی ۔ میں آپ کے پہلو میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور کو غنودگی نے آلیا اور سواری سے ایک جانب جھکنے لگے۔ میں نے بڑھ کر سہارا دیا لیکن میں نے حضور کو بیدار نہیں کیا

۔پھر حضور سنبھل کر سواری پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ کافی رات گزر گئی تو پھر آپ سواری سے ایک جانب جھکنے لگے اس مرتبہ بھی میں نے سہارا دیا لیکن آپ کو اس بار بھی نہیں جگایا اور آپ سواری پر سیدھے ہوگئے ۔ پھر چلتے رہے یہاں تک کہ سحر کا وقت آخر ہوگیا۔ پھر اس بار پہلی دونوں مرتبہ کے مقابلے میں زیادہ جھک گئے یہاں تک کہ سواری سے نیچے آنے کے قریب تھے کہ میں نے بڑھ کر روک دیا۔آپ نے سر اٹھا کر فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوقتادہ، فرمایا: کب سے ہمارے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں برابر حضور کی خدمت میں ہوں ۔فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے جیسے تم نے اسکے نبی کی حفاظت کی ۔ پھر فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ ہم لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا تم کسی کو دیکھ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا: ہاں یہ ایک سوار ہے۔ پھر میں نے کہا: یہ ایک اور سوار ہے۔ یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہوگئے ۔ پھر آپ راستہ سے الگ ہوکر ایک جگہ آرام فرمانے کی غرض سے زمین پر لیٹ گئے اور فرمایا: تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔ پھر سب لوگوں کی آنکھ لگ گئی اور سب سے پہلے بیدار ہونے والے خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔دھوپ اوپر آگئی تھی ۔ہم لوگ گھبرا کر بیدار ہوئے ۔فرمایا: سوار ہوجاؤ اور پھر سب چلنے لگے ۔ یہاں تک کہ جب دھوپ خوب اوپر آگئی تو سواری سے اترے۔وضو کا لوٹا منگوایا جو میرے پاس تھا۔اس میں تھوڑا پانی تھا ۔آپ نے خفیف وضو فرمایا کہ پانی اس میں سے بھی کچھ بچ گیا۔ پھر فرمایا: اس پانی کو باقی رکھنا اس سے ایک عجیب چیز کا ظہور ہوگا۔حضرت بلال نے اذان پڑھی اور حضور نے دو رکعت نماز ادا کی ۔ پھر دو فرض حسب معمول جماعت سے ادا فرمائے ۔ پھر ہم سب سوار ہوکر چلنے لگے اور آپس میں گفتگو کرتے جاتے تھے کہ ہمارے اس قصور یعنی نماز کے قضا ہوجانے کی کیا تلافی ہوگی ۔اس پر حضور نے فرمایا: کیا میری سیرت طیبہ میں تمہارے لئے نمونہ عمل نہیں ۔ سنو! سوتے رہ جانے میں نماز قضا ہوجانا قصور نہیں۔قصور تو یہ ہے کہ تم بیداری میں نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر جائے اور دوسرا وقت آئے۔یاد رکھو۔جب کبھی ایسا اتفاق ہوتو بیدار ہوکر نماز پڑھ لیا کرنا۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ باقی لوگوں نے جو ہم سے جدا ہوگئے ہیں کیا کہا ہوگا۔سنو، جب لوگوں نے صبح کی تو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پایا۔صدیق اکبر اور فاروق اعظم نے کہا: حضور تمہارے پیچھے ہونگے ۔آپ تمہیں پیچھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔بعض نے کہا:

حضور تم سے آگے ہیں۔ لیکن وہ لوگ ابوبکر وعمر کی بات مان لیتے تو سیدھی راہ پاتے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ہماری ان حضرات سے ملاقات ٹھیک دوپہر کیوقت ہوئی جب دھوپ خوب تیز ہوگئی تھی،۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو اب پیاس کی وجہ سے قریب المرگ ہیں۔ آپ نے فرمایا ؛فکر نہ کرو ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ۔ پھر آپ نے وہ لوٹا منگوایا جس میں کچھ پانی محفوظ تھا۔ وہ پانی اس کٹورے میں انڈیلا گیا اور حضرت ابوقتادہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ لوگوں نے دیکھا کہ پانی تو ایک پیالہ ہے۔ یہ دیکھ کر صحابہ کرام ہجوم کی صورت میں جھک گئے۔ آپ نے فرمایا: اطمینان سے رہو۔ تم سب لوگ سیراب ہوجاؤ گے۔ یہ سن کر سب اطمینان سے پانی لینے لگے۔ حضور پانی ڈالتے اور میں پلاتا جاتا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہا۔ صرف میں اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی تھے۔ حضور نے مجھ سے فرمایا پیو، میں نے عرض کیا: حضور جب تک نوش نہیں فرمائیں گے میں ہرگز نہیں پیونگا۔ حضور نے فرمایا: ساقی بعد میں پیتا ہے۔ لہذا میں نے تعمیل حکم میں پی لیا۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی نوش فرمایا۔ پھر لوگ آسودہ حالت میں پانی کے مقام پر پہونچے۔ ۱۲م

۱۰۰۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے وقت سوتا رہ جائے یا غفلت ہوجائے تو جب یاد آئے اسکو ادا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ نماز میری یاد کیلئے قائم کرو۔ ۱۲م

۱۰۰۴۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ نَسِىَ صَلٰوةً فَوَقْتُهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۰۳۔ الصحيح لمسلم، باب قضاء الصلوه الفائتة، ۱/۲۴۱

۱۰۰۴۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱/۳۲۲ ☆ المعجم الاوسط للطبرانى، ۸/۳۵۰

۱۰۰۵۔ المؤطا لمالك، باب النوم عن الصلوة، ۵

وسلم نے ارشاد فرمایا: جونماز بھول جائے تو اس کا وقت وہ ہے جب اسے یاد آئے۔۱۲م

۱۰۰۵۔ **عن** زید بن اسلم رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا رَقَدَ أحَدُکُم عَنِ الصَّلٰوۃِ أوْ نَسِیَھَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَیْھَا فَلْیُصَلِّھَا کَمَا کَانَ یُصَلِّیُھَا لِوَقْتِھَا ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز سے سوجائے یا بھول جائے پھر اسکو نماز کے قضاء ہو جانے کا افسوس ہو تو اسکی تلافی یہ ہے کہ اسکو اسی طرح ادا کرے جس طرح اسکے وقت میں ادا کرتا ہے۔۱۲م

۱۰۰۶۔**عن** میمونة بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا قالت : افتنا یا رسول اللہ عن رجل نسی الصلوٰۃ حتی طلعت الشمس او غربت ما کفارتھا ؟ قال : اِذَا ذَکَرِ ھَا فَلْیُصَلِّھَا وَ لُیُحْسِنُ صَلاَتَہٗ وَ لْیَتَوَضَّأ وَ لُیُحْسِنُ وُضُوْءَہٗ فَذٰلِکَ کَفَّارَتُہٗ۔

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں فرمائیں جو نماز بھول گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا یا غروب ہو گیا۔ تو اسکی اس قضا کا کفارہ کیا ہے۔ فرمایا: جب یاد آئے تو خوب اچھی طرح خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھے اور اچھی طرح وضو کرے یہی اسکا کفارہ ہے۔۱۲م

۱۰۰۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً أوْ نَامَ عَنْھَا فَکَفَّارَتُھَا أنْ یُّصَلِّیُھَا اِذَا ذَکَرَھَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز بھول جائے یا سو جائے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ یاد آنے پر پڑھے

۱۰۰۸۔**عن** أبی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۰۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵/۲۵
۱۰۰۷۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة، ۲۴۱/۱
۱۰۰۸۔ الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة، ۲۴۱/۱

علیه وسلم : لَيۡسَ فِی النَّوۡمِ تَفۡرِيطٌ، اِنَّمَا التَّفۡرِيطُ فِی الۡيُقۡظَةِ، فَاِذَا نَسِیَ أَحَدُكُمۡ صَلٰوةً أوۡ نَامَ عَنۡهَا فَلۡيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیند میں نماز قضا ہو جائے تو اس میں قصور نہیں۔ ہاں قصور تو بیداری میں بلا عذر نماز قضا کر دینا ہے۔ تو جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے اسکو یاد آنے پر نماز پڑھنا لازم ہے۔۱۲م

۲۴۔فضائل درود

(۱)فضائل درود شریف

۱۰۰۹۔**عن** انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :من صلی علی صلی الله علیه عشر صلوات وحط عنه عشر خطئیات ۔ فتاوی رضویہ ۹/۳۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے مجھ پرایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہےاوردس گناہ محوفرمادیتا ہے۔۱۲م

(۲) کثرت درود کی فضیلت

۱۰۱۰۔ **عن** ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ذهب ربع اللیل قال : یا ایها الناس! اذکروا نعمة الله ، یا ایها الناس ! اذکروا جاء ت الراجفة تتبعها الرادفة ، جاء الموت بما فیه ، فقال ابی بن کعب : یا رسول الله ! انی اکثر الصلوة علیك فکم اجعل لك من صلونی ؟ قال : ما شئت۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہارم شب گزرجانے کے بعد کھڑے ہوکرفرماتے: اے لوگو! خدا کی یادکرو۔آئی راجفہ ، اسکے بعدآتی ہے رادفہ، آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جواس میں ہیں۔میں نے عرض کی: یا رسول اللہ!,میں دعا بہت کیا کرتا ہوں۔اس میں سے بطور دورد شریف کس قدر مقرر کروں؟

۱۰۰۹۔ الجامع للترمذی ، باب الصلوة علی النبی ﷺ ، ۱/۶٤
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲٦۸ ☆ المتسدرك للحاكم ، ۱/۵۵۰
التفسیر للبغوی ، ۵/۲۳۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۵/۱۰۳
المصنف لعبد الرزاق ، ۳۱۱۵، ۲/۲۱۵ ☆ المعجم ا لصغیر للطبرانی، ۱/۲۰۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱٦۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۲۹۸
کنز العمال للمتقی، ۲۱٦٦ ، ۱/٤۹۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۱/۱۸۰
۱۰۱۰۔ المستدرك للحاكم ، ۲/۵۵۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۳۲

فرمایا: جتنی چاہو۔ ذیل المدعا ۱۱۵

۱۰۱۱۔ **عن** حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رجلا قال : یا رسول اله ! اجعل ثلث صلوتی علیك ؟ قال : نعم ان شئت ، قال الثلثین ، قال : نعم ، قال : فصلاتی کلها ؟ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اذن یکفیك اللہ ما اهمك من امر دنیاك و آخرتك ۔

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنی تہائی دعا حضور کیلئے کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر تو چاہے۔ عرض کی: دو تہائی، فرمایا: ہاں! عرض کی: کل دعا کے عوض درود مقرر کرتا ہوں فرمایا: ایسا کرے گا۔ تو خدا تیرے دنیا و آخرت کے سب کام بنادے گا۔

﴿۱﴾۔امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک درود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دعا ہے۔ اور جس قدر اس کے فوائد و برکات مصلی پر عائد ہوتے ہیں ہرگز اپنے لئے دعا میں نہیں بلکہ ان کیلئے دعا تمام امت مرحومہ کیلئے دعا ہے۔ کہ سب انہیں کے دامن دولت سے وابستہ ہیں۔

سلامت ہمہ آفاق درسلامت تست۔ ذیل المدعا۔ ۱۱۶

۱۰۱۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان اولی الناس بی یوم القیامة اکثرهم علی صلوة۔

الزلال الانقی ۱۷۳

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے زیاد قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود و

۱۰۱۱۔ السند لاحمد بن حنبل ، ۱۶۴/۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵/۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۰/۱۰ ☆

۱۰۱۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۶۳۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۶۷/۱۱ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۷۱/۵
الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۵۰۰/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۱۳/۱۱
امالی الشجری ، ۱۳۰/۱ ☆ المغنی للعراقی، ۳۱۱/۱
شرف صحابه الحدیث للخطیب، ۶۳ ☆

سلام پیش کرتا ہوگا۔۱۲م

۱۰۱۳۔**عن** ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اکثروا من الصلوة علی فی کل یوم جمعة ، فان صلوة امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرهم علی صلوة کان اقربهم منی منزلة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیگا وہ مجھ سے قریب رہے گا۔۱۲م

(۳) درود شریف اور دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۱۴۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : من صلی علی روح محمد فی الارواح وعلی جسده فی الاجساد و علی قبره فی القبور رأنی فی منامه، و من رأنی فی منامه رأنی یوم القیامة ، و من رأنی یوم القیامة شفعت له، و من شفعت له شرب من حوضی و حرم الله جسده علی النار۔

حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں، درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے اور جو خواب میں دیکھے مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا اور جس کی میں شفاعت فرماؤنگا وہ میرے حوض کریم سے پیئے گا اور اللہ عزوجل اسکے بدن پر دوزخ حرام فرمائیگا۔اللہ ارزقنا بجاهه عندك ۔ آمین۔

﴿۱﴾۔امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: یوں درود شریف پڑھو، اللهم صلی علی روح سیدنا محمد

۱۰۱۳۔ السنن الکبری للهیثمی، ۲۴۹/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ۵۰۳/۲
التفسیر للطبری، ۰ ۸۴/۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳/۱
المستدرك للحاکم ، ۴۲۱/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۳۳۲/۶
المصنف لعبد الرزاق ، ۵۳۳۸، ۲۰۵/۳ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی ، ۳۷۳
الکامل لابن عدی ، ۷۴/۳ ☆
۱۰۱۴۔ الدر المنظم لابی القاسم ، ☆

فی الارواح ، اللھم صلی علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد ، اللھم صلی علی قبرہ سیدنا محمد فی القبور ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۵۹

(۴) درود پاک حضور کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے

۱۰۱۵۔ **عن** عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلائق کلھا قائم علی قبری الی یوم القیامۃ، فما من احد یصلی علی صلوۃ الا ابلغنیھا ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہاں کی بات سن لینے کی طاقت عطا کی ہے۔ وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جو مجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے عرض کریگا۔

۱۰۱۶ ۔ **عن** ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثروا الصلوۃ علی ، فان اللہ تعالیٰ وکل لی ملکا عن قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک : یا محمد ، صلی اللہ علیک و سلم ، ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعۃ ۔

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے۔ جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی، حضور پر درود بھیجی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۴۰

۱۰۱۵۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۴۹۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۹۴۸
الجامع الصغیر للسیوطی ۱/۱۴۲ ☆ میزان الاعتدال للذھبی،

۱۰۱۶۔ کنز العمال للمتقی ، ۲۱۸۱، ۱/۴۸۴ ، ☆ السنن الکبری للھیثمی، ۳/۲۴۹
الترغیب و الترھیب للمنذری ، ۲/۴۹۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۱۴۴